عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ
علیہ السلام

علائمِ ظہورِ امام قائم المہدی

تالیف

طالبِ علمِ بابِ مدینۃ العلم

محمد مرتضیٰ علی مجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ)

نام کتاب ۔ علائم الظہور رامام قائم المہدی علیہ السلام

تالیف ۔ جناب محمد مرتضیٰ علی مجابؔ

اہتمام ۔ جناب مصطفیٰ حیدر سلمان

کتابت ۔ جناب مرزا فرمان علی بیگ

ترتیب ۔ مجتبیٰ حیدر عمران

سن اشاعت ۔ ۲۰۲۰ء۔۱۸/ذی الحجہ ۱۴۴۱ھ

تعداد ۔ (۱۰۰۰) ایک ہزار

قیمت ۔ ۳۰۰ روپئے

زیر اہتمام وتعاون ۔ global.panjetani@gmail.com

ملنے کا پتہ ۔ ناشر

عباس بک ایجنسی

درگاہ حضرت عباسؑ۔ لکھنؤ۔ یوپی۔ انڈیا

فون نمبر:0522-2647590

موبائل:9369444864 - 9415102990

ای میل:abbasbookagency@yahoo.com

ویب سائٹ: www.youtube.com/PANJETANI

انتساب

اُن صابرین ومظلومین
مقدمۂ کربلا کے نام جن پر بعد رسولؐ ایک ہی
ہفتہ کے اندر ایسا مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا کہ تاریخ
انسانیت میں ایسا ظُلم نہیں ہوا۔ جلتا ہوا دروازہ گرایا گیا پہلو
شکستہ ہوا، حضرت محسنؑ کی شہادت ہوئی شیرِؑ خدا کے گلے میں
رسّی ڈالکر مسجد تک کھینچتے لے گئے، بعضوں نے تو قتل کا بھی حکم
دیدیا۔ حسنینؑ وزینبؑ وکلثومؑ اس معرکہ میں مثلِ بے پر پرندہ
کے کانپ رہے تھے۔ اس زمانے کے انقلاب سے
جناب سیدہ اٹھارہ برس کے سن میں
شہادت پائی۔

فہرست

صفحہ نمبر	مضمون	سلسلہ نمبر
۶	اجازہ۔آیت اللہ شیخ عبداللہ الخنیزی (سعودی عربیہ)	۱
۸	ابتدائیہ مضمون۔مولانا سید علی عباس طباطبائی (لکھنؤ)	۲
۱۰	تقریظ۔حجت الاسلام مولانا نور محمد ثالثی نجفی (نجف اشرف)	۳
۱۳	مقدمہ۔ڈاکٹر سید نثار حسین حیدر آقا	۴
۱۶	مقدمہ۔حجت الاسلام مولانا سید تحریر عباس نقوی نجفی	۵
۱۸	مہدویت ایک عالمگیر نظریہ۔ذاکر اہلبیتؑ جناب غلام پنجتن صاحب	۶
۲۰	ایلیس اتصیح بقریب۔حجت الاسلام ابوالقاسم رضوی (آسٹریلیا)	۷
۲۲	دعائے فرج دعائے غریق	۸
	باب اوّل۔۱	۹
۲۳۔۹۶	امام کی معرفت وعقیدہ	
	باب دوم۔۲	۱۰
۹۶۔۱۰۲	انتظار قائم المہدیؑ	
	باب سوم۔۳	۱۱
۱۰۲۔۱۰۹	تاریخی پس منظر	
	باب چہارم۔۴	۱۲
۱۰۹۔۲۰۴	قرآن میں امام مہدیؑ کا جلوہ	
	باب پنجم۔۵	۱۳
۲۰۴۔۲۱۹	احادیث میں امام قائمؑ کا نور	
	باب ششم۔۶	۱۴
۲۱۹۔۲۴۴	اماؑم کی غیبت مشیعت الٰہی	
	باب ہفتم۔۷	۱۵
۲۴۴۔۲۹۵	خطبات وارشاداتِ معصومینؑ	

۱۶	باب ہشتم۔۸	
	امام مہدیؑ کی طویل عمر کی بحث	۲۹۵۔۳۰۵
۱۷	باب نہم۔۹	
	علائم ظہور امام قائم المہدیؑ	۳۰۶۔۳۹۷
۱۸	باب دہم۔۱۰	
	ظہور سے قبل حیران کن قدرتی مناظر	۳۹۷۔۴۰۶
۱۹	باب یازدہم۔۱۱	
	ظہور سے قبل مختلف ممالک کے حالات	۴۰۶۔۴۲۴
۲۰	باب دوازدہم۔۱۲	
	ظہور سے قبل مختلف اشخاص کے خروج	۴۲۵۔۴۳۷
۲۱	باب سیزدہم۔۱۳	
	کتب آسمانی و دیگر قدیم کتابوں میں امام مہدیؑ کا تذکرہ	۴۳۷۔۴۵۱
۲۲	باب چہاردہم۔۱۴	
	ظہور سے قبل جھوٹے مدعیان نبوت و امامت	۴۵۱۔۴۵۷
۲۳	باب پانزدہم۔۱۵	
	احوال امام القائم المہدیؑ ظہور کے بعد	۴۵۷۔۴۸۳
۲۴	باب شانزدہم۔۱۶	
	ملاقات امام	۴۸۴۔۴۸۸
۲۵	باب ھیفدہم۔۱۷	
	توقیعات حضرت امام قائمؑ	۴۸۸۔۴۹۸
۲۶	باب ہیجدہم۔۱۸	
	امام قائمؑ کے اصحاب	۴۹۸۔۵۰۷
۲۷	مصادر	۵۰۸۔۵۱۰
۲۸	دعائے فرج	۵۱۱

اجازه

مكتب الشيخ عبد الله الُخنيزى

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

الُحمد اللّٰه ربِ العالُمين ، الّذِىٰ علّم بالقلم، فَحَثَّ بِذٰلِكَ عَلَىٰ التَّعلم ، و تدوين العلم ، ليبقىٰ منه الأثر، و يعم منه النَّفع، لأ جيالٍ تَمتدُّ و تَمتدُّ...!

والصَّلاة والسَّلام عَلَىٰ خيْر خلق اللّٰه ، منذ أوّل مَخلوقٍ، اِلَىٰ آخر مَنْ سيخلق فِى علم اللّٰه،حبيبه الُمصطفىٰ، الَّذِىٰ ختمت برسالته،رسالات السَّماء ...!

والصَّلاة والسَّلام مُمتدَّان، عَلَىٰ عترتة الطَّاهرة الأئمَّة الأوصياء، الامتداد الطبيعىَّ والُحتمىَّ لاستمرارية الرَّسالة الُخاتِمة ، فِىُ الُحفاظ عليها، فِى دقَّةِ أدائها والتبليغ، دون أنُ تُثاب بتحريفِ أوتغييرِ...!

بينِى وبيُن حيدر أباد الُهند، علقةُ ، ربطها الولاء العقدىُّ ، الُمرتبط بأهل البيت عليه السلام ، وهى علقةٌ تمتد اِلَىٰ أكثر من عقودٍ ثلاثةٍ.

ويطلب منَّىَ الأخ العزيز بنجتُن بشيرُ أحُمد ، وَلَعَلَّ طلبه ، قَدِ ابتنىَ عَلَىٰ طلب، من الأخ العزيز الكريُم ، السيَّد ميُر صابر على زوار، رئيس جَمعية اثنَى عشر معصوماً عليه السلام فِى مدينة حيدر أباد بالُهند.

ولَعَلَّ الطلبيُن ابتنيا - أيضًا - عَلَىٰ رغبةٍمِنُ الأ خ الُموفق، طالب علمٍ بِمدينة العلم ، مُحمد مرتضى على الُمتخلص مُجاب ...

حيث أنَّ لديه كتاباً ، قَدُ عزم عَلَىٰ القيام بطباعته ، حيث جَمَعَ فيه طائفةً، مِنُ خُطَب بعض الُمعصوميُن عليه السلام ، وغيُرهم مِمَّن ينتسب اِليهم ، اِذُجمع فيه ميئاؤعشره خطبة ، كماجاء ذٰلِكَ فِى الفهرست ، الَّذِىٰ بَعَثَ به اِلَىَّ، للاطلاع عليه ...

وَقَدُ ذكَرَ، اِلَىٰ جانب اسم كلَّ خطبةٍ، الُمصدر، الَّذِىٰ رجع اِليه ، ونقل عنه الُخطبة.

وهـذَا عـملُ يُشكر عليه ، ويُشجَّع عَلَىٰ القيام به ، لأنَّه سيُريح القارىء ، بل الباحث، بتهيئة الُخطبت ، مِنُ مصدرها ، فيختصر له طريق البحث والتَّنقيب ...!

والـطَّلب ، الَّذِیُ أشرت اِليه ، هو : أنُ أكتب سطورًا ، حول هذَاالعمل الدَّينِیُ ، الَّذِیُ أرجوله : أنُ يكون مقبولاً ، لدیٰ أهل العصمة عليه السلام ، ليثاب عليه۔ اِنُ شاء اللّٰه .

وأسأل اللّٰه الكريُم له : الُمزيدَ مِنَ التوفيق والسَّداد ، وأنُ تتسم أعماله بالنُيَّة ... !

وأُوصيـه بـأنُ يتـحـریٰ الـدَّقَّة فِیُ النَّقل مِنَ الُمصادر ، الَّتِیُ رجع اِليها ، لئلَّا يقع فِیُ أخطاء تكون سببًا ،فِیُ عدم الا عتماد عَلَیٰ النَّقل ... !

فـعـليه أنَّ يُلاحظ ، وبكل دقَّةٍ، كلّ ما ينقل ، فلا يقع ، فِیُ نقلهِ ، حذفُ أو تحريف ، كتقديُمٍ و تأُ خيُرٍ ، وما اِلَیٰ ذٰلِكَ ... !

ومرَّةً أخریٰ ، أسال اللّٰه له و لنا التَّو فيق والسَّداد ، والثَّبات عَلَیٰ الُحقَّ لِخدمة مدرسة أهل بيت الرَّسول الأقدس ۔ صَلیٰ اللّٰه عليه و آلهِ ، الطَّيَّبيُن الطَّاهرين .

القطيف : ١٨/٧/١٤٣٤ھ

٢٩/٥/٢٠١٣م

عَبدُاللّٰهِ الُخنَيُزِیُ

مولانا سید علی عباس طباطبائی (لکھنؤ)

بسمہٖ سبحانہ تعالیٰ

"بقیة اللّٰه" روئے زمین پر آخری حجت خدا

کلام الٰہی قرآن مجید کا گیارہواں سورہ، سورہ ہود آیت نمبر ۸۶ میں ارشاد ہو رہا ہے۔

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اگر مومن ہو تو اللہ تعالیٰ کا بقیہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

سلسلہ امامت جس کا آغاز رسولؐ خدا کے فوراً بعد شروع ہوتا ہے جس کا اعلان ۱۸/ذی الحجہ ۱۰ ہجری کو آخرے حج کی واپسی پر میدان غدیر خم میں فرمایا تھا جہاں تقریباً سوا لاکھ کا مجمع حج کی واپسی پر موجود تھا اپنے دونوں ہاتھوں پر بلند کر کے مولا علیؑ کے لئے فرمایا تھا من کنت مولاہ فھذا علیٌ مولاہ جس جس کا میں مولا ہوں علیؑ اس کے مولا ہیں، اسکے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا فرمائی تھی اے پروردگار تو اسکو دوست رکھنا جو علیؑ کو دوست رکھے اور تو اسکو دشمن رکھنا جو علیؑ کو دشمن رکھے۔ تو اسے چھوڑ دینا جو علیؑ کو چھوڑ دے اور تو اسکی نصرت و مدد کرنا جو علیؑ کی نصرت و مدد کرے اعلان ولایت امیر المومنینؑ کے بعد جبرئیلؑ امین کا پیغام الٰہی لانا۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور (تمہارے اس) دین اسلام کو پسند کیا۔ (سورہ مائدہ آیت ۳)

یہ آغاز امامت تھا جو پہلے امام حضرت علیؑ سے شروع ہو کر بارہویں امام آخر الزماں علیہ السلام پر تمام ہوتا ہے۔ ۲۸/صفر المظفر ۱۱ ہجری سے امامت نے اپنے فرائض منصبی کو انجام دینا شروع کیا۔ اور یہ سلسلہ ۲۶۰ ہجری تک پہنچا۔

۸ربیع الاوّل ۲۶۰ ہجری کو گیارہویں امام حسن عسکری علیہ اسلام کی شہادت ہوئی۔ یہ دن بقیۃ اللہ کی امامت کے آغاز کا دن ہے۔ غیبت صغریٰ کا آغاز ہو گیا اس زمانے میں امام عصرؑ کے چار نائب خاص ہوئے، آخری نائب کے بعد یہ سلسلہ ختم کر دیا گیا، اب کوئی نائب خاص نہیں ہے۔ یہ دور غیبت کبریٰ کہلاتا ہے۔ ساری کائنات بقیۃ اللہ کے اشارے پر حکم خدا سے چل رہی ہے۔ جب دنیا ظلم و جور سے بھر جائے گی تب یہ بقیۃ اللہ حکم خدا سے ظاہر ہوگا، اور دنیا کو عدل و انصاف سے پر کر دیگا جب امام زمانؑ ظاہر ہوں گے تو خانہ کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھیں گے۔ جناب عیسیٰؑ چوتھے آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے۔ شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کمال الدین وتمام النعمہ میں تحریر فرمایا ہے۔ پہلی بات جو حضرت مہدی علیہ السلام اپنے قیام کے بعد کریں گے وہ یہ آیت ہوگی۔ بقیة اللّٰہ خیر الکم ان کنتم مومنین اس کے بعد کہیں گے۔ میں بقیۃ اللہ ہوں اور تم میں اس کی حجت اور خلیفہ ہوں، لہٰذا اس کے بعد کوئی شخص ایسا نہ ہوگا کہ جو اس طرح سے آپ سلام نہ کرے گا۔ اسلام علیک یا بقیۃ اللہ فی ارضہ۔ اے خدا کی زمین میں بقیۃ اللہ آپ سلام ہو۔ اس دور غیبت میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم دین الٰہی کے پاسبان کو یاد رکھیں اور اس کے ذکر کو عام کریں۔ یہ کتاب ''علائم ظہور امام قائم المہدیؑ'' جس کو محمد مرتضیٰ علی مجابؔ نے تحریر فرمائی ہے۔ موصوف اس سے پہلے بھی قلمی جہاد کر چکے ہیں خطبات لسان الطاہرین اور ولایت علی علیہ السلام کتابیں شائع ہو چکی ہیں، ہمارے ادارہ کو فخر ہے کہ ہمارے ذریعہ سے علمی سرمایہ مونین تک پہنچ رہا ہے۔ اللہ ہم سب کو امام زمانؑ بقیۃ اللہ کے خادموں میں شمار کرے مجھے امید ہے کہ یہ کتاب بھی انشاء اللہ مقبول ہوگی اور لوگ اس کے ذریعہ فرزند زہراؑ کی آمد کے منتظر رہیں گے۔ اور انکے آنے کی علائم ظہور کو اپنے پیش نظر رکھیں گے۔ دعا گو۔

سید علی عباس طباطبائی

۱۲ رنومبر ۲۰۲۰ء

اعلی جناب حجت السلام المسلمین اعلی سماحت
الشیخ مولانا نور محمد ثالثی نجفی صاحب
استاد حوض علمیہ نجف اشرف (عراق)

تقریظ

کتاب علائم ظہور امام قائم علیہ السلام کے مولف گراں قدر جناب ڈاکٹر محمد مرتضٰی علی مجابؔ صاحب شہر حیدر آباد دھند سے تعلق رکھنے والے وہ عظیم انسان ہیں کہ جنہوں نے کائنات کے عظیم الشان انسان پر قلم اٹھایا تو ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ضخیم کتاب صرف ایک گوشۂ زندگی ''علائم ظہور'' پر مرتب کر ڈالی میں نے اس کتاب کا مکمل مطالعہ کیا ہے اور اب آپ قارئین محترم سے مخاطب ہوں کہ اگر یکجا طور پر علائم ظہور امام مہدی عجل اللہ فرجہُ الشریف پر سیر حاصل مطالعہ کرنا ہے تو ڈاکٹر مجابؔ صاحب کی اس کتاب کو اوّل سے آخر تک پڑھ ڈالئے۔

مؤلف کتاب کے حق میں حجتہ الاسلام ''لکھنا بیجا ہوگا'' ثقہ الاسلام'' لکھنا درست نہیں ''علامہ'' لکھنا مبالغہ ہوگا'' آیت اللہ'' لکھنا خطرہ سے خالی نہیں' دیگر القاب وخطابت ان کے شیان شان نہیں' اگر چہ وہ کافی حد تک ان تمام عناوین کے معنیٰ اپنے وجود میں رکھتے ہیں میری نظر میں ان کے حق میں خود ان کے انتخاب کردہ عنوان سے بہتر کوئی عنوان نہیں ہوسکتا جو ان کی کتاب کے ٹائیٹل پر بہت جچتا بھی ہے اور حقیقت

کے ساتھ عقیدت کے موتی نثار کر رہا ہے"**طالبِ علم باب مدینة العلم**" کیا نپا تُلا خطاب اور عقیدت بھرا لقب ہے! سبحان اللہ

ڈاکٹر مجابؔ صاحب کی دیگر کتابیں اگرچہ مطالعہ میں نہیں رہی ہیں لیکن عناوین کتاب بول رہے ہیں کہ انہوں نے کس طرح کا تبلیغی سفر جاری رکھا ہے اور کیسا مشن لیکر چل رہے ہیں میں صرف قارئین محترم کے شوقِ مطالعہ اور ذوق مرائت کو مزیت دوچند کرنے کیلئے عناوین کتب ومؤلفات کو لکھ دیتا ہوں اور خدا سے دعا گو ہوں کہ ہمیں ڈاکٹر صاحب کی عرق ریزیوں کی قدر شناسی اور راہ اہل بیت علیہم السلام زحمات وخدمات کی داد تحسین دینے کی توفیقات سے خداوند متعال ضرور نوازے۔

۱) مناقبِ امام المتقین (سیرت امیر المومنین علیہ السلام)
۲) عرفان ولایت امیر المومنین علیہ السلام
۳) خطباتِ لسان الطاہرین علیہ السلام
۴) نعمتِ عظیم (فضائل درود بر محمد وآل محمد علیہم السلام
۵) خون کی مہندی (حضرت قاسم علیہ السلام)
۶) خون کے آنسو
۷) قتیل العبرات (نوحہ جات امام حسین علیہ السلام)
۸) اطفالِ کربلا (شہزادے عونؑ ومحمدؑ پسران مسلمؑ کے نوحہ جات)
۹) شبابِ کربلا (نوحہ جات شہزادے علی اکبر علیہ السلام

ڈاکٹر صاحب سے گذارش ہے کہ وہ اپنا زورِ قلم اور زورِ بیان حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کی راہ میں دو چند کرتے رہیں اور قائرئین محترم کو مزید گلہائے عقیدت سے مزین و معطر فرمائیں۔ میں جانتا ہوں کہ سرزمین دکن اور شہر مودت حیدر آباد بہت زرخیز ہے مگر ضروری نہیں کہ ہر شخص کو خدا ایسی توفیق عطا کردے کہ وہ کلک و قرطاس کا رسیا بن جائے اور سادات زمین علہیم السلام میں خدمت میں دامے درمے سخنے وارر ہے خوشا بحال جناب ڈاکٹر مجابؔ صاحب۔

آخر کلام میں ڈاکٹر صاحب سے یہی کہوں گا کہ میں آپ کیلئے آپ کے مولا آقا حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی بارگاہ نجف اشرف میں اور دیگر مقاماتِ مقدسہ عراق میں دعا گو ہوں کہ خداوند متعال انہوں بزرگواروں کے صدقہ میں ہر قسم ارضی وسماوی آفات و بلیات سے محفوظ رکھے اور راہ خاندانِ وحی میں مزید توفیقات سے نوازے اور قارئین محترم کو آپ کی تالیفات کا عاشق بنائے۔

واسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ناچیز دعا گو۔

الشیخ مولانا نور محمد ثالثی نجفی

نجف اشرف عراق

ڈاکٹر سید نثار حسین حیدر آقا
صدر کل ہند شیعہ مجلس علماء وذاکرین

مقدمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو علائم ظہور امام مہدیؑ اور علائم قیامت کہ بارے میں مسلمانوں کو واقف کروادیا ہے اور بار بار نبیؐ اکرم نے اور آئمہ نے بتلا دیا ہے کہ امام مقتدائے خلق و پیشوائے کون ومکان کا نام ہے جو خدا کی طرف سے جملہ دینی و دنیاوی امور میں تمام مخلوق کا سردار و حاکم ہوتا ہے۔ ائمہ روسائے الٰہی اور خلفائے رسولؐ اور اوصیائے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اکرمؐ کے بارہ خلفائے مقرر فرمائے ہیں۔ جن میں گیارہ آئمہ کی معرفت تو سبھی کو حاصل ہے۔ لیکن جو بارہویں حجت ہے اُس سے سواء عوام الناس میں کچھ خاص بندگان خدا کو سب واقف نہیں ہیں اور جنکی معرفت حاصل کرنا ہر مسلمین و مسلمات، مومنین ومومنا پر فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس بارہویں حجت کو پردۂ غیبت میں رکھا ہے کیونکہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی۔ نوع انسان جو اشرف المخلوقات ہے بدرجہ اولیٰ اس کا حقدار ہے کہ لمحہ کیلئے بھی بغیر سردار کے نا رہے۔ قدرت نے ہر ذی نفس کی پیدائش ہی میں یہ اہتمام فرمایا ہے کہ اسکے تمام اعضاء و جوارح کو ایک بادشاہ کی ماتحتی میں دیدیا

جسکے تحت اسکا سارا نظام زندگی وابستہ ہے تو یہ کیسے ہو کستا ہے کہ ساری خلقت پر کوئی حاکم معین نہ ہو اور خدا اُنھیں اپنے نمائیندہ کے بغیر آزاد چھوڑ دے اور اسکا کوئی ہادی و پیشواء نہ ہو جبکہ نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور نبوت کے بعد امام کا سلسلہ جاری ہے تو اب ہم کو یہ جاننا ضروری ہے کہ اب ہمارا ہادی و پیشواء اور امام کون ہے کس کی رعیت میں ہم زندگی گذار رہے ہیں اور اگر یہ نہ معلوم کر تو جہالت کی موت ہے۔" **ولم یعرف امام زمانه هٰذافقدمات میتة جاهلیة**" "جو شخص بلامعرفت امام وقت مر گیا تو یقیناً جاہلیت (کفر و شرک) کی موت ہے۔"

قیامت کی ہولنا کیوں میں انسان کا دوبارہ وجود ہوگا تو ہمارا کیا حال ہوگا۔ اس میں جو نیک اعمال کئے ہونگے انکے لئے مختلف قسم کی نعمتیں ہیں۔ لیکن ولایتِ محمدؐ و آل محمدؐ کے بغیر یہ نیک اعمال بھی کام میں آنے والے نہیں ہیں۔ جہاں قرآن میں قیامت کا تذکرہ وہیں ولایتِ علیؑ ابن ابی طالبؑ کا تذکرہ ہے انبیاء کے واقعات ہے جن سے سبق لینا ہے۔ اب ایسے عالم ہیں جبکہ نفسا نفسی کا عالم ہوگا ہر کسی کو اپنی فکر لگی ہوگی کہ اب میرا کیا ہوگا جس کی نبیؐ یا پیغمبر کے پاس اس کی امت جائیگی وہ بتلا دیں گے کہ حق شفاعت مجھے نہیں ہے سوائے محمدؐ آل محمدؐ کے ایسے عالم میں لاکھ عبادت گذار ہو اُسے ایک حامی کی ضرورت ہے۔ روزِ محشر اللہ تعالیٰ انصاف فرمائے گا۔ دنیا میں جو جس کو اپنا آئڈیل اپنا سربراہ اور اپنا امام مانتا تھا اُسے اسی کے ساتھ کر دیا جائے گا۔

اسلام کی بنیاد "لا الٰہ اِلّا اللّٰہ" پہلے تمام معبودوں کی جن کی کہ پرستش کی جاتی تھی نفی ہے ان کا انکار ہے تب اللہ واحد القہار کو اپنا معبود قبول کرنا اسلام ہے ورنہ کفر ہے اسی طرح ولایتِ محمدؐ و آل محمدؐ کو تسلیم کرتے ہوئے انکے غیر کو قبول کرنا نفاق ہے وہ صاحبِ ایمان نہیں

ہوسکتا مسلمان تو ہوسکتا ہے۔اب محشر میں وہ اُسی کے پیچھے پیچھے جائے گا جس سے دنیا میں محبت رکھتا تھا۔اُس کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا۔اُسی لئے دنیا میں ہی انسان کو اپنے لئے ہادی ورہبر منتخب کرلینا چاہیے اور اسی کے دامن سے وابستہ ہوجانا ضروری ہے اب چونکہ محمدؐ نہیں رہے اور علیؑ نہیں رہے تو اب آخر کس کو اپنا امام وہادی بنائیں گے اسی کے بارے میں قرآن میں نشاندھی کی گئی ہے کہ یہ ہادی ہیں اُن کے دامن سے وابستہ ہوجائیں گے تو ان کا سلسلہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ تک لیکر جائیگا۔اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔''**ولم یعرف امام زمانه میتة الجاهلیة**'' ''جو زمانے کے امام کو نہ پہچانے وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرا اور کافر کا ٹھکانہ جہنم ہے اور محشر میں کوئی یار ومددگار نہ ہوگا۔

ڈاکٹر سید نثار حسین حیدر آقا

صدر کل ہند شیعہ مجلس علماء وذاکرین

مقدمہ

مولانا تحریر عباس صاحب قبلہ نجفی

ارشاد رسولؐ اللہ ہے کہ ”**الائمة بعدی اثنا عشر اولهم علی ابن ابی طالبؑ و اخرهم القائمؑ فهم خلفائی و اوصیائی و اولیائی حجج الله علیٰ امتی بعدی المقربهم ومن والمنکر لهم کافر**“ میرے بعد بارہ امام ہوں گے ان میں سے پہلے علیؑ ابن ابی طالبؑ اور آخر میں قائمؑ ہیں پس وہ سب میرے خلیفہ ہیں اوصیاء ہیں میرے اولیاء ہیں جو ان کی اطاعت کریگا مومن ہے اور جو نافرمانی کریگا کافر۔اسی طرح امام زمانہ عجہ کا ذکر کرتے ہوئے اوران کے ظہور میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں(**لوکانا فی کم عدة اهل بدرلقائم قائمنا** (اگر اہل بدر کی تعداد کے برابر (کامل ترین مومنین) کی جماعت تم میں ہوتی تو ہمارا قائمؑ عجہ خروج کرلیتا۔اس حدیث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مشکل امت کی طرف سے ہے۔اگر لوگ امام کی معرفت حاصل کرلیں اور ایک مطلوبہ تعداد مکمل ہو جائے تو یقیناً امامؑ کا ظہور ہو جائے مگر مشکل یہ ہے کہ لوگ امام کی معرفت حاصل نہیں کرسکے۔امامؑ کی معرفت کتنی ضروری اور اہم ہے اسکی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے رسولؐ اکرم کی ایک حدیث ہی کافی ہے ”**من مات ولم یعرف امام زمانه مات میتة الجاهلیه**“ جو شخص اپنے زمانے کے امام کو پہچانے بغیر مرجائے تو وہ جہالت کی موت مرا۔

خوش نصیب ہے وہ انسان جو اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کرے اور اس سے بھی زیادہ خوش نصیب وہ ہیں جو دوسروں کو امام کی معرفت کرانے کے جدوجہد کرے کبھی زبان کے ذریعہ سے کبھی قلم کے ذریعہ اور انہیں خوش نصیب افراد جنہوں نے اپنے قلم کے ذریعہ امام زمانہ عجہ کی معرفت کے سلسلہ میں اپنے قلم کو جنبش دی اور مشقت اٹھائی اور اس مضمون میں تحقیق کی انہیں میں سے ایک محمد مرتضٰی علی مجاب صاحب دام عزہ کہ جنہوں نے مختلف تاریخی کتب اور علماء و افاضل کی مختلف کتابوں سے استفادہ کرتے ہوئے ”علائم ظہور امام القائم المہدیؑ“ جیسی ضخیم

کتاب مرتب کی جو کہ تقریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب موصوف (مجاب صاحب) کی کئی برسوں کی کاوشوں کا نتیجہ ہے جنھوں نے اس کتاب کو بڑی جانفشانی کے ساتھ تالیف کیا۔ سلسلہ اور سادہ اردو زبان استعمال کرتے ہوئے نہایت خوبصورت الفاظ میں مطالب کو تحریر کیا۔

اس سے قبل بھی آپ نے کئی کتابیں تحریر فرمائی ہیں اور جن کی رسم اجراء نجف اشرف ہی میں ہوئی اور انکے نوحہ جات کی رسم اجراء کربلائے معلیٰ میں ہوئی۔ آپ کی مشہور کتاب ۱) خطبات لسان الطاہرین ۲) عرفان ولایت امیر المومنینؑ ۳) نعمت عظیم درود محمدؐ وآلہ الطاہرین اور ۴) مناقب امام المتقین (جو زیر طبع ہے)۔ آپ کی تمام کتابوں کی عباس بک ایجنسی نے نشر و اشاعت کی جس میں خطبات لسان الطاہرین اور عرفان ولایت امیر المومنینؑ کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔

زیر نظر کتاب علائم الظہور قائم المہدیؑ ایک عمدہ اور بہترین کتاب ہے جو کہ بیش بہا معلومات کا ذخیرہ ہے اس کتاب میں امام عصر عجہ کی حیات طیبہ کے ادوار اور مختلف پہلو ذکر کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس کتاب میں ابواب بندی کی گئی ہے جملہ اٹھارہ ابواب قائم کئے گئے ہیں۔ ہر باب ایک خاص عنوان کے تحت مرتب کیا گیا ہے تا کہ استفادہ کرنے والوں کیلئے آسانی رہے۔

خدا مومنین کو اس کتاب سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ کتاب قارئین محترم کیلئے نہایت مفید ہونگے ساتھ ساتھ معرفت امام حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ خدا ہم سب کو معرفت امام نصیب فرما اور امام کے ظہور میں تعجیل فرما اور ہم کو انکے اعوان وانصار میں شامل فرما۔ آمین رب العالمین بحق محمدؐ وآل محمدؐ

ذرّہ خاک نجف

مولانا سید تحریر عباس نقوی نجفی

(نجف اشرف)

ذاکر اہلبیتؑ غلام پنجتن

مہدویت ایک عالمگیر نظریہ

خداوند عالم کی سنت ہے کہ وہ ضرورت سے پہلے اس کو پورا کرنے کا انتظام کر دیتا ہے انسان کے سانس لینے سے پہلے اس نے ہوا کا انتظام کیا' بھوک لگنے سے پہلے غذا کا انتظام کیا' پیاس لگنے سے پہلے پانی کا انتظام فرمایا، آنکھ کے پیدا کرنے سے پہلے خوشنما منظر پیدا کیا، انسان کے وجود سے پہلے رہبر کو پیدا کیا، اس زمین پر سب سے پہلے جس کو بھیجا وہ حضرت آدمؑ تھے جن کو خدا نے نبی اور رہنما بنا کر مبعوث کیا۔ ان کی خلقت سے پہلے ان کی خلافت و نبوت کا اعلان کیا تاکہ ہدایت کے محتاج افراد ہدایت کی تلاش میں بے رہبر نہ رہیں اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ''اگر تو نے ہماری ہدایت کیلئے انبیاء و مرسلین بھیجے ہوتے تو ہم اسکی پیروی کرتے اور ہرگز گمراہ نہ ہوتے۔ خدا کی یہ سنت انبیاء و مرسلین اولیاء و اوصیاء کی شکل میں جاری رہی ایک نبی کے بعد دوسرے نبی لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کیلئے اس دنیا میں خدا بھیجتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کیلئے انبیاء کے علاوہ شریعت، کتاب اور صحیفہ نازل کیئے یہاں تک کہ یہ سلسلہ حضورؐ اکرم کی شکل میں اپنے اختتام اور عروج پر پہنچا اور حضورؐ اکرم پر نبوت و رسالت کا خاتمہ ہوا۔ آپ سلسلہ انبیاء کے آخری نبی اور آپکی کتاب قرآن مجید آخری آسمانی کتاب قرار پائی۔ آپکی نبوت و شریعت صبح قیامت تک ہر ایک اور ہر جگہ کیلئے ہے۔ اب کوئی نبی اور شریعت آنیوالی نہیں ہے۔ جب آنحضرتؐ خدا کے پیغام کو پوری طرح پہنچا چکے اور دین خدا کامل ہو گیا، نعمت خدا مکمل ہوگئی اور اکملتُ کی سند مل گئی اور خدا رضیت لکم الاسلام دینا' کے تحفہ سے خدا نے اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا' **من کنت مولاہُ فھٰذا علیٌ مولا'** کے اعلان کے ساتھ اپنا وصی و جانشین و خلیفہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کو بنا دیا۔ آپ نے اپنی رسالت کے آغاز سے لیکر غدیر تک اور غدیر کے بعد اپنی وفات تک مسلسل مختلف انداز میں بار بار صبح قیامت تک کیلئے لوگوں کی ہدایت و رہبری کیلئے اہلبیت علیہم السلام کو متعارف کرواتے رہے سب کو بتلاتے رہے میرے بعد بارہ خلیفہ بارہ امام، بارہ ہادی و پیشواء ہوں گے اور ان کے یہ نام

ہیں اور سب کے سب قریش سے ہوں گے۔ اس طرح کی متعدد روایتیں صحیح مسلم و صحیح بخاری جیسی اہلسنت کی معتبر کتابوں میں موجود ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! "اِنّی تَارِکُم فِی کُم اللثقلین کتاب اللّٰہ و عترتی" میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جس میں ایک دوسرے سے متصل ہیں یہ جُدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہونگے ایک قرآن اور دوسرے اہلبیتؑ، امت کی رہبری و ہدایت کیلئے دونوں سے متمسک رہنا ضروری ہے ورنہ ضلالت وگمراہی سے نجات نہ حاصل ہوگی۔ قرآن کو چھوڑنا خدا سے رابطہ قطع کرنا ہے اور اہلبیتؑ سے منہ موڑنا حضرت رسولؐ خدا سے رابطہ منقطع کرنا ہے۔

اگر اس دور میں ہم ضلالت و گمراہی سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو ہمکو ہمارے دور کے امام کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے فرمایا! "و لم یعرف امام زمانہ مات میتتہ الجاھلیة" جس نے اپنے دور کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا اور اس وقت ہمارے امام القائم المہدی ہماری ہدایت و رہبری عقدہ کشائی کیلئے موجود ہیں جو سلسلۂ امامت کے بارہوں امام رسولؐ اکرم کے آخری جانشین پردۂ غیبت میں موجود ہیں جو علامات کے وقوع پذیر ہو جانے کے بعد ظہور فرمائینگے۔ ارشاد نبیؐ اکرم ہے "من انکر خروج المھدی فقد کفر" جو حضرت مہدیؑ کے ظہور کا انکار کرے وہ کافر ہے اور ایک حدیث میں اسطرح ارشاد ہوا "من کذب یالمھدیٔ فقد کفر" جو حضرت مہدیؑ کی تکذیب کرے وہ کافر ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کا جو عقیدہ ہے وہ شیعہ و سنی تمام فرقوں میں مسلّم ہے۔ شیعوں کے پاس آپ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں اور آپ ۲۵۵ ہجری میں پیدا ہو چکے ہیں اور پردۂ غیبت میں ہیں اور اہلسنت کے عقیدہ میں ہے آپ آخری زمانے میں پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام مومنین و مومنات کو امام زمانہؑ کے اعوان و انصار میں شمار فرمائے۔ ہمارا شمار امام زمانہؑ کے ناصرین میں ہو۔ خدا ہم کو آپ کی نصرت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ذاکر اہلبیتؑ غلام پنجتن

حیدرآباد دکن۔ انڈیا

حجت الاسلام والمسلمین مولانا سید ابوالقاسم رضوی
الیس الصبح بقریب

ہمارے سلسلہ معتقدات کی روح عقیدہ مہدویت ہے اور یہ اصل واساس دین ہے اور دنیا کے تمام انسانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس دنیا کو ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے یعنی یہ وہ عقیدہ ہے جس پر سب متفق ہیں برادران اہل سنت بھی اس عقیدہ کو دین کا جز مانتے ہیں اور اس موضوع پر کتابیں لکھی گئیں امام ابوداؤد سجستانی نے اپنی صحیح میں ایک باب امام زمانہؑ کے موضوع پر لکھا اور احادیث جمع کیا اور ایک نقطہ پر جمع کیا) مھدی من ولد فاطمہ (یعنی امام زمانہؑ اولاد فاطمہ سے ہونگے یعنی گھر معین کر دیا اور اس موضوع کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے (قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم من انکر خروج المھدی فقد کفر (رسولؐ نے ارشاد فرمایا جو امام مھدیؑ کے ظہور کا منکر ہے وہ کافر ہے اور یہ متفق علیہ حدیث ہے) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم من مات و لم یعرف امام زمانہٖ مات میت الجاھلی (رسولؐ نے ارشاد فرمایا جو وقت کے امام کو پہچانے بغیر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا جب سبھی کو کسی کا انتظار ہے ہر روح منجی بشریت کے لئے تڑپ رہی ہے فساد کائنات چیخ چیخ کر مصلح عالم کے ظہور کا مطالبہ کر رہا ہے اور دنیا ظلم و جور سے بھر چکی ہے اور وعدہ الٰہی بھی ہے۔ هُوَ الَّذِىٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِالۡهُدَىٰ وَدِينِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُونَ (سورہ صف) ''وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے اور سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے اور اب جب کہ لوگ مایوس ہو رہے ہیں کہ دین کب غالب آئے گا اور کب حق عالمی سطح پر فتحیاب ہوگا اور پھر الٰہی وعدہ ہے جو جھوٹا ہو نہیں سکتا۔ وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ إِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (سورہ بنی اسرائیل) اور کہہ دو کہ حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا۔ بیشک باطل نابود ہونے

والا ہے اب ضروری ہے کہ دنیا کو اس نقطہ نجات و اصلاح و عدل عدالت پر جمع کیا جائے لوگوں کو بتایا جائے کائنات کی ضرورت کون ہے منجی بشریت کون ہے اسکی صفات کیا ہیں اور انکا انتظار کس طرح کرنا چاہیئے اور ہماری تیاری کیا ہونا چاہیئے دجالیت کے خلاف کس طرح متحد ہونا چاہیئے اور غیبت کی اس طولانی رات کا کس طرح خاتمہ ہو اور مطلع کائنات پر سپیدئ صبح ظہور نمودار ہو اس موضوع پر نہ صرف لکھنے کی ضرورت ہے بلکہ ہر زبان میں لکھنے کی ضرورت ہے اور آسان و عام فہم زبان میں لکھنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگ شکوک واوہام کے دریا سے نکل کر ساحل یقین پر آئیں اور افضل ترین عمل انتظار امام زمانہؑ ہے اس عمل کو انجام دیں اور اپنے آپ کو امامؑ کی خدمت کے لئے آمادہ کرسکیں جن کی خدمت انبیا اور ائمہ کی آرزو ہے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا **لو ادر کته لخدمته لا يا م حياتي** اگر مجھے آخری حجت کا زمانہ مل جائے تو پوری عمر انکی خدمت کرتا رہونگا ماشاء اللہ محمد مرتضی علی مجابؔ صاحب نے اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے علائم الظہور امام قائم المہدی علیہ السلام تحریر کی ہے انشاء اللہ انکی یہ کتاب عرفان و معرفت امام زمانہؑ میں معاون ثابت ہوگی اور مجھے بھی اس کتاب کا انتظار رہے گا جب یہ زیور طباعت سے آراستہ ہوکر ہم تک پہنچے گی موصوف کو خدا نے جہاد بالقلم کے لئے منتخب کیا ہے ماشاء اللہ اس سے قبل خطبات لسان الطاہرین اور عرفان ولایت امیر المومنین نامی کتابیں تحریر کر چکے ہیں ماشاء اللہ انکے فرزند برادر عزیز علی جان منتظرِ میلبورن آسٹریلیا میں خدمت ولا اور عزا میں مصروف ہیں یہ حسن تربیت کا نتیجہ ہے بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ کریم اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسکا انعام مصنف اور انکے خانوادہ کو امام کے اعوان و انصار کی فہرست میں شامل کر کے عطا فرمائے

حجت الاسلام والمسلمین سید ابوالقاسم رضوی

امام جمعہ میلبورن (آسٹریلیا)

دعائے فرج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ الْحُجَّۃِ ابْنِ الْحَسَنِ صَلَوٰاتُکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَائِہٖ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَفِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَّلِیًّا وَّحَافِظًا وَّقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِیْلًا وَّعَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَہٗ اَرْضَکَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَہٗ فِیْھَا طَوِیْلًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ

رحمٰن ورحیم خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں

خداوندا! تیرے ولی (حضرت) حجت ابن الحسنؑ پر تیرا دُرود پہنچے اور اُن کے آبائے گرامی پر اس ساعت میں اور تمام ساعات میں جو تیرے ولی، نگہدار، قائد (رہبر) یاور، (تیری طرف سے) رہنما اور نگہبان ہیں، حتّٰی کہ تو ان کو اپنی زمین پر بہ اختیار وشوق لوگوں پر ظاہر فرمائے اور طولانی مدّت تک با اختیار رکھے۔ یا اللہ درود نازل فرما محمدؐ وآلِ محمدؐ پر اور ان کے ظہور میں تعجیل فرما۔

(نعیم الاعمال)

دعائے غریق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ، فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِیَّکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ فَاِنَّکَ اِنْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ

اے اللہ تو مجھے اپنی معرفت عطا کر کیونکہ میں نے تیری معرفت حاصل نہیں کی۔ تو تیرے نبیؐ کی معرفت حاصل نہیں کر سکوں گا، اے اللہ مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر میں تیرے رسولؐ کی معرفت حاصل نہیں کر سکا تو تیری حجت کو نہیں پہچان سکوں گا، اے اللہ مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر مجھے تیری حجت کی معرفت عطا نہیں ہوئی تو دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

من مات و لم یعرف امام زمانه فقدمات میتة جاهلیة

جو شخص بلا معرفت امام وقت مرگیا تو یقیناً جاہلیت (کفروشرک) کی موت ہے۔

پس جبکہ امام وقت کی معرفت حاصل کرنا کہ اس کے حاصل کئے بغیر مرنا شرک و کفر ہے۔ان اماموں کی شناخت کیلئے جو معیار قدرت نے مقرر کیا ہے وہ یہ ہے "فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورہ شوریٰ ۹)

"پس وہ خدا ہی ولی مطلق ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر شئے پر قادر ہے"

مندرجہ بالا آیت میں قدرت نے بیان فرمائی کہ مردوں کو زندہ کرتا ہے۔پس ولایت خداوندی کے جو مظہر ہیں وہ بھی حیات وممات دینے کی قدرت رکھتے ہیں اور خدا کی طرف سے تمام امور میں تصرف تام رکھتے ہیں۔

جس طرح خدا کا جاننا معرفت حاصل کرنا ضرور ہے۔اسی طرح اہلبیتؑ کا جاننا اور معرفت حاصل کرنا ضروری ہے۔جاننا جس کو علم کہتے ہیں معرفت دونوں جداگانہ ہیں۔لوگوں کیلئے صرف یہ جاننا ضروری نہیں کہ خدا ایک ہے۔بلکہ اوصاف و آثار کی معرفت بھی ضروری ہے لازمی ہے اسی طرح اہلبیتؑ کی رسولؐ برحق کا صرف جاننا کافی نہیں بلکہ معرفت ضروری ہے کہ وہ کون ہے اور ان کی کیا صفات ہیں۔اوصاف و آثار جاننے کیلئے ان کے حالات کا جاننا ضروری ہے۔چنانچہ ہمارے علمائے نے یہ خدمت بہت احسن طریقہ پر سرانجام دی کہ رسولؐ اور اہلبیتؑ کے حالات و واقعات کتابی صورت میں صحیح انداز کے ساتھ امت محمدؐیہ کے سامنے پیش فرمائے۔خصوصاً اس دور میں جبکہ اپنے آپ کو شیعہ کہنا جرم تھا۔شیعوں کے خون سے بغداد کی دیواریں بنائی جارہی تھیں علماء کو تختہ دار کی زینت بنایا جاتا تھا۔گدی سے زبانیں نکلوائی جاتی تھی۔جانوروں کی کھالوں میں سی کر جنگلوں اور محلات کی بلندیوں پر ڈالا جاتا۔کتب خانے نظر آتش کئے جاتے۔خدا ان علماء ان شیعوں کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے۔اور آج تو ہماری قوم اردو زبان سے تک ناواقف ہوتی جارہی ہے۔جس کا خمیازہ آئیندہ نسلوں کو بھگتنا پڑے گا اور یہی مذہب سے دوری کا سبب بنتا جارہا ہے۔

عقیدۂ مہدیؑ آخرالزماں

تمام اہل اسلام با استثناء معدودِ چند خواہ علماء ہوں یا فقہا عباد ہوں یا زہاد۔ شیوخ ہوں یا صوفیاء کرام وغیرہ سب کے سب امام مہدی آخرالزماں مہدیؑ امت کے خروج کے منتظر ہیں اور چونکہ خصائص وعلائم امام آخرالزماںؑ معین ومقررہ معلوم ہیں۔ اس لئے وہ کبھی کسی جھوٹے مدعی مہدویت کے قائل نہیں ہوئے اور نہ اب ہیں۔ اسلام کے دو بڑے فرقوں میں بڑا اختلاف اس بات میں ہے کہ شیعہ مہدیؑ آخرالزماں کے پیدا ہو جانے کے قائل ہیں اور غائب جانتے ہیں بعض سنّی حضرات قائل ہیں کہ ابھی پیدا نہیں ہوئے بلکہ پیدا ہوں گے اور ظہور فرمائیں گے لیکن علماء محققین اہل السنّت والجماعت جن کے اقوال وتحریرات وکتب عام طور پر معتبر سمجھی جاتی ہیں اکثر وبیشتر جمیع جزئیات وخصوصیات میں شیعوں سے اتفاق رکھتے ہیں اور قائل ہیں کہ امام موجود غائب ہیں۔ اس لئے غیبت امام اور وجود دونوں ہی فرقوں میں مانا جاتا ہے محض شیعوں سے مخصوص نہیں ہے اور اب تو علماء وصفہا میں سے رہا سہا اختلاف بھی تقریباً مفقود ومعدوم ہوتا جاتا ہے اور سب ظہور کے منتظر اور انتظار کی گھڑیاں گن رہے ہیں اور زمانہ ظہور کو قریب ثابت کر رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں۔

لاکھ پردے ڈالیں حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا مطلع آفتاب امامت اہل بصیرت کی نظروں میں کبھی گرد آلود نہیں ہو سکتا "**فان الشمس لاتتغطی**" آفتاب پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔ ایسا کرنے والے اور نور نبوت امام کو پھونکیں مار مار کر بجھانے کی کوششیں کرنے والے خدا اور رسولؐ سے مقابلہ کرنے اور لڑنے والے ہیں عنقریب اس کا خمیازہ اٹھائیں گے۔ اصل منکر مہدویت یہود ونصاریٰ ہیں نہ کہ اہل اسلام۔

وجودِ امام کی ضرورت واہمیت

انسان مختلف الطبع ہیں۔ حرص وطمع، شہوت، غضب وحسب مطلوب ومرغوب ہر ایک میں موجود ہے ایک جگہ رہنے سے اور مجتمع ہونے سے اور بہت سے اسباب تغلب وفساد پیدا ہو جاتے ہیں اور حرص وطمع وشہوت، حب دنیا کا مقتضاء یہ ہے کہ انسان اپنی حد سے تخطی کرتا ہے اور اپنی ہر ایک خواہش کو پورا کرنا چاہتا ہے اور اپنے حقوق سے زائد کا طالب ہوتا ہے اور چونکہ دوسرا بھی انہیں صفات سے متصف اور وہ بھی یہی خواہشات رکھتا ہے تو وہ قبول نہ کریگا کہ کوئی دوسرا اس کا حق لے لے۔ اس لئے یہ اس کے دفاع پر آمادہ ہوگا۔ پس ضروری ہے کہ بنی نوع انسان کیلئے ایک قانون تمدن مرتب کیا جائے۔ پس ضروری ہوا کہ خالق کائینات خود اس احتیاج کو رفع کرے اور ایک قانون تمدنی مرتب کردے اور قانون فطری طور پر ایک حاکم چاہتا ہے۔

شاہان اسلام اور بادشاہان وقت نے بعض خواہشات وضروریات کو پورا کرنے کیلئے غلبہ وتسلط حاصل کرنے کیلئے قانون کی بعض دفعات کو تبدیل کردیئے ہیں یا حسبِ دلخواہ تاویل کر لئے اور اپنی طرف پھیر لئے یا اپنی خواہش کو پورا کرنے کیلئے قانون کی پرواہ ہی نہیں کی تواریخ شاہد ہیں خود ساختہ خلفاء اور امام نے بھی یہی کیا ہے۔

لہٰذا اس قانون کے جاری اور نافذ کرنے اور عمل میں لانے کیلئے اس ضرورت کے رفع کرنے کیلئے خدا پر لازم ہے کہ ایسا شخص خلق کرے جس میں حرص وطمع وشہوت غالیہ وحب دنیا نہ ہو اور وہ باطناً ان تمام افراد انسانی سے جدا اور علیحدہ ہو جس میں اغراض شخصیہ وشہوت نفسانیہ کا گمان ہی نہ ہو سکے۔ وہ سوائے خدا کے کسی کا محتاج نہ ہو۔ کسی کے مال ودولت، عزت وجاہ ومنصب ومرتبہ کی اُسے ضرورت نہ ہو نیز اُس میں کوئی ایسی صفت خاص اور ایسی علامات ہو جو اس کے

منجانب اللہ مقرر ہونے اور اسکے خدائی حاکم اور مجریٔ قانون ہونے کی دلیل و حجت ہو سکے اور شناخت کیا جا سکے کہ یہ خاص برگزیدۂ خدا اور منتخب شدہ الٰہی ہے چونکہ خدا قادر مطلق وہ غالب، وہ قاہر ہے اور سب عاجز و مغلوب و مقہور اس لئے چاہیے کہ وہ بندہ خدا اور برگزیدۂ اللہ دوسرے درجہ پر قادر و غالب و قاہر ہو کہ باقی خلائق سب اسکے مقابلہ میں عاجز ہوں اور یقین کر لیں کے بیشک یہ خدائی فرستادہ ہے اور اُن سے فوق و بالا ہے اور اپنے کمال قدرت سے ایسے کام کر سکتا ہے جو ان تمام افراد انسانی میں سے کوئی بھی نہیں کر سکتا ورنہ ہرگز کوئی بھی اسکے مطیع نہ ہوں گے اور اسکا حکم نہ مانیں گے۔ علاوہ ازیں مجریٔ قانون الٰہی وہ ہو سکتا ہے جو اس قانون کا کماحقہٗ علم رکھ سکتا ہو اور یہ وہی کر سکتا ہے جو خدا کا پڑھایا ہوا ہو وہ اصطلاع شرع میں حجۃ اللہ (یعنی رسول یا امام) کہلاتا ہے۔

حجۃ اللہ کا وجود ضروری ہے اور زمانہ کبھی حجۃ اللہ سے خالی نہیں ہو سکتا اور حجت اللہ یا نبی یا رسولؐ یا امام مثلاً حضرت آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ وغیرہ ہم اور اسی ضرورت فطریہ سے کہ حجت اللہ کا وجود دنیا میں ضروری ہے۔ قرآن شاہد ہے کہ رسول محمد مصطفیٰؐ خاتم النبین نبی آخر الزماں ہیں اور انکے بعد دنیا میں نبیؐ کا وجود نہیں ہے اور اس لئے امام موجود ہے۔ اور دنیا ہرگز وجود امام سے خالی نہیں ہے۔ وجود امام سے انکار اصل نبوت اور قانون قدرت و صحیفہ فطرت اور آیات الٰہی سے انکار کرنا ہے۔

فطرت عالم یہ بھی شہادت دیتی ہے کہ دنیا میں کوئی نواع وانواع عالم میں ایسی نہیں ہے جس کی جماعت کا پیشرو اور نگہبان نہ ہو اور وہ جماعت اسکی متابعت کرے اور اس کے پیچھے چل کر ترقی کرے اور نسل اور تشخص کو باقی رکھ سکے۔ جس گلے کا نگہبان نہ ہو وہ کبھی محفوظ اور باقی نہیں رہ سکتا واقف کار جانتے ہیں کہ صحرا اور جنگل میں بھی جانور رہتے ہیں ان کا بھی انہیں میں سے ایک پیشرو ہوتا ہے اور وہ سب اسکی متابعت کرتے ہیں اور اسکے اشارہ اور ہدایت کے موافق عمل کرتے ہیں اور اسی کی تدبیر سے اپنے کو دشمنوں سے بچاتے ہیں حتیٰ کے چیونٹی کی جماعت ایک پیشرو رکھتی

ہے (جسکا تذکرہ قرآن میں ہے) شہد کی مکھیاں ایک پیشوا رکھتی ہیں جو یعسوب النحل کہلاتا ہے وہ سب پر حاکم ہوتا ہے اور سب کو ان کی حیثیت کے موافق کام تقسیم کرتا ہے اور ان کے حقوق اور درجات کا لحاظ رکھتا ہے۔ شہد اور چھتے کی حفاظت کرتا ہے اگر ان میں یہ سردار اور یعسوب نہ ہو جو قدرت و اقفیت میں ان سب سے زیادہ ہوتا ہے کبھی ان کا انتظام درست نہ رہ سکے بلکہ ہر ایک غالب و قوی مغلوب و ضعیف کو ہلاک کر دے اور آخر کار سارا چھتا اور ساری جماعت فنا ہو جائے۔

بلکہ اگر خود نفس انسان میں غور کیا جائے اور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ انسانی اعضاء و جوارح اگر چہ خود صاحب قوت و حس ہیں مگر ایک حاکم، مدبّر و پیشواء رکھتے ہیں اور بلا اس کے چارہ کار نہیں۔ آنکھ دیکھتی ہے، کان سنتے ہیں، زبان چکھتی ہے، ناک سونگتی ہے اور ہاتھ چھوتا ہے مگر یہ اپنے تمام محسوسات و معلومات میں قلب کے محتاج ہیں۔ قلب اچھے اور بُرے کی تمیز کرتا ہے ان کے شکوک و شبہات کو رفع کرتا ہے اگر قلب غالب نہ ہو تو یہ سب حیرت میں پڑے رہیں پس خدا نے ان اعضاء و جوارح انسانی کو بلا مدبّر و حاکم و متصرف اور پیشوا نہیں چھوڑا۔

امام رضاؑ فرماتے ہیں ''اِنَّ الارضَ لَا تحلُو اعَن صَادقٍ مِنَ اللّٰہ'' زمین ایک ایسے صادق کے وجود سے کبھی خالی نہیں رہتی جو من جانب اللہ صادق ہو۔ یعنی صادق منصوص من اللہ ہمیشہ زمین میں موجود رہتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے بھی اپنی ذریت کیلئے آخر زمان میں ایک سچے بلکہ لسان صدق کی خواہش کی اور بارگاہ بے نیاز میں عرض کیا۔

وَاجْعَل لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِیْ الْآخِرِیْنَ (سورۃ الشعراء ۸۴)

''اُمم آخرین میں میرے لے ایک لسان صدق (سچائی کی زبان) قرار دے۔

یعنی میری ذریت میں سے امت آخر الزماں میں ایسا شخص پیدا کر جو سراسر صداقت لسان صدق ہو۔ خداوند عالم نے یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد ہوا۔ ''وَجَعَلْنَا لَھُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا''

(سورہ مریم ۵۰) ''اور ہم نے امت محمدیؐ کیلئے علیؑ کو لسان صدق بنایا اور یہ قول خدا ہر زمانے میں ضروری ہے اور امامِ منتظر کے منکر منکرِ آیات الٰہی ہیں۔

اسی طرح فطرت انسان میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے بلکہ مشاہد ومحسوس ہے اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ انسان از ورئے ولادت نہیں بلکہ از روز انعقاد نطفہ ایک محافظ ومربی کا محتاج ہے بلا وجود مربی بقاء انسان محال ہے بچہ کیلئے روز ولادت سے محافظ موجد نہ ہو تو کبھی زندہ نہیں رہ سکتا بلکہ جس قدر انسان بڑا ہوتا ہے اسی قدر اسکو زیادہ اسکی احتیاج ہوتی ہے۔ نہ صرف انسان بلکہ حیوان' نبات بھی محتاج ہیں بعد اس رب العالمین کے مربی انسان وہی ہوسکتا ہے جو قائم مقام و خلیفہ وجانشین رب العالمین ہو۔ تو کیا عالم میں کوئی خدا کا خلیفہ و جانشین ہے یا نہیں پس ضرور نمائندہ رب العالمین کا اس کی زمین میں موجود ہونا چاہیے۔ نوع انسانی کی خلقت سے پہلے اپنا جانشین مقرر کردیا اور یہ سلسلہ تا قیامِ شمس وقمر قائم ہے۔

حقیقی ترقی انسان کا دار ومدار علوم حقیقہ ہی پر ہے اور علوم حقیقیہ وہی ہیں جو بلا اسباب ظاہریہ وآلاتِ خارجیہ من جانب اللہ بطور وحی والہام کلامی عطا ہوئے ہوں اور اس لئے نوع انسانی بالفطرۃ ایسے معلّم کی محتاج ہے اور بحکم فطرت عالم وقول خدا وفعلِ خدا ایسے معلّم کا وجود ضروری ہے اور ایسا معلّم اس زمانے میں امام ہے۔ لہٰذا وجودِ امام ضروری ہے۔ وجود امام آخر الزماں کا منکر تمام انبیاء و اوصیاء کا منکر ہے یہی قولِ پیغمبرؐ سے بھی ثابت ہے پس وجود امامؑ پر اعتبار ہر حال میں ضروری ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ''وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ'' (سورہ الزاریت ۲۰) ''زمین میں ہماری نشانیاں موجود ہیں اور خود تمہارے نفسوں میں ہماری آیات و دیعت کی ہوئی ہیں پس کیوں تم بصیرت سے کام نہیں لیتے ''سیرو فی الارض'' (سورہ انعام ۱۱) ''زمین کی سیر کرو اور آیات سے عبرت حاصل کرو۔ وجود امام کیلئے مظہر صفاتِ الٰہی ہونا

ضروری ہے زمین کبھی خلیفۂ خدا سے خالی نہیں ہوسکتی ”فلا تخلو الارض من خلیفۃا للّٰہ“ اور یہی حکم فطرت عالم وکلام خداوندِ عالم ہے۔

دنیا میں وجود معصومِ مطلق لازم وضروری ہے اور عصمت مخصوص ہے نبیؐ ووصیِ نبی سے اور عصمت اُمّتِ محمدی میں غیراز عترتِ رسولؐ اور کسی میں نہیں وہی معصوم ہیں جومظہرِ تطہیر الٰہی ہیں اسی واسطے اہل اسلام میں سے جوعصمت کے قائل ہیں وہ عصمت کواس خاندان سے مخصوص کرتے ہیں اور عصمت امام کے قائل سب آئمہ اہلبیتؑ ہی کوامام مانتے ہیں اس وقت امامِ معصومؑ موجود ہیں اور سلسلۂ اہل بیتؑ وذریت رسولؐ میں امام معصومؑ غیرالحجۃ ابن الحسنؑ عسکری اورکوئی نہیں اور نہ ہوسکتا۔

تجربہ شاہدومشاہداورفطرت انسانی ناطق ہے کہ علم اور کتاب کے پڑھنے اور سیکھنے کیلئے معلم اورمبین کی ضرورت ہے کوئی علم کسی کتاب سے خودبخودنہیں آتا کیونکہ کتاب خود ناطق نہیں ہے۔کلام خدایہی ظاہر کرتا ہے کہ کتاب کیلئے ایک مبین کتاب کی ضرورت ہےاورخدانے اپنی مکمل کتاب اورآخری کتاب کیساتھ ایک مبینِ کتاب بھی بھیجا ہے۔

”وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ“ (سورہ نحل ۶۴)

”اورنہیں نازل کیاہم نے تجھ پرکتاب کومگراس لئے کہ اےپیغمبرؐ! تو بیان کردے“ انسے وہ چیزیں جن وہ اختلاف رکھتے ہیں۔درآنحالیکہ یہ کتاب رفع اختلاف اہلِ ایمان کیلئے رحمت وہدایت ہے“اس آیت سے ثابت ہے کہ پیغمبرؐ مبین کتاب ہےاور یہ کہ یہ بیان یا کتاب موجب رفع اختلاف ہےاوررفع اختلاف ہی رحمت وہدایت پیغمبرؐ رفع اختلاف کیلئے آیا ہےاور قرآن اختلاف مٹانے کیلئے اُترا ہے کتاب کیلئے مبین ضروری اور لازمی ہےاورتعلیم قرآن کیلئے

مبین قرآن پیدا کیا گیا ہے۔"الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْإِنسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (سورہ رحمٰن) رحمٰن نے قرآن پڑھایا ایک انسان کو خلق کیا اور اسکو بیان سکھایا" اگر ہدایت اور تعلیم کیلئے محض کتاب کافی ہوتی تو انبیاء بھیجنے کی ضرورت نہ تھی پس اصل ہادی ومعلّم نبی ہے کتاب قانون الٰہی ہے جس کو بیان کرنے والا اور تعلیم دینے والا اور احکام کو جاری کرنے ونافذ کرنے والا پیغمبرؐ ہوتا ہے۔ اسی طرح سے بعد پیغمبر بھی ایک مبین کتاب کی ضرورت کی ہمیشہ ضرورت ہے کیونکہ جو ضرورت اس وقت تھی اب بھی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ مبین کتاب کون اور کس صفت کا انسان ہوسکتا ہے۔ عام علماء اسلام یا خاص گروہ۔ صورت اوّل بالکل باطل ہے اور مشاہدات دلالت کرتے ہیں کہ علماء مبین کتاب نہیں ہیں کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ کتاب اختلاف مٹانے کیلئے اتری ہے۔ پیغمبرؐ اسی کتاب سے اختلاف کو رفعِ فرماتے تھے اسی وجہہ سے ان کے زمانے میں اہل اسلام میں اختلاف نہ تھا۔ علماء کی تفاسیر ہر روز نت نئے اختلاف پیدا کرتی ہیں علماء نئے نئے مذہب اور فرقے ایجاد کرتے ہیں۔ ایک کتاب توحید ونبوت کے قائل مسلمان تتر بتر ہوگئے یہ سب نتیجہ ہے علمائے کے حقیقی عالم قرآن نہ ہونے اور حقیقی وسچے عالم قرآن ومبین کلام کو ترک کردینے کا "ارشاد نبیؐ اکرم ہے علیؑ میرے علم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری کتاب کا مبین ہے" علیؑ کی محبت ایمان' بغض نفاق اس کی طرف دیکھنا راحت اور اسکی مودت عبادت پس بعد نبیؐ مبین قرآن بابِ علم نبیؐ ہے اور بابِ علم نبیؐ کا وجود ہمیشہ ضروری ہے۔

قرآن ایسی کتاب نہیں ہے جو غیر کی طرف سے اختراع کی گئی ہو۔ پس حقیقت قرآن کا عالم اور اس پر محیط ومطلع وہی ہوسکتا ہے جس کی حقیقت عین یا جزو حقیقتِ محمدیؐ ہو۔ اور ظاہراً وباطناً نفسِ رسولؐ ہو۔ دونوں ایک نور کے دو ٹکڑے اور ایک اصل کے دو تنے ایک شاخ کے دو پھل ایک صدف کے دو موتی ایک کان کے دو پاکیزہ گوہر ایک آسمان علم وحکمت کے دو آفتاب ہوں

ایک مصحف کے دوسورے اور ایک سورۃ کے دوآیۃ اور ایک آیت کے دو مصداق ومفہوم ہوں بعد پیغمبرؐ عالمِ حقیقتِ قرآن وہ ہوسکتا ہے جو خلقاً وخُلقاً متصف با اوصافِ محمدیؐ اور آئینۂ جمال نبوی ہو نبیؐ کا ہو بہو عکس اس میں نظر آئے۔ یہ صفات غیر از ذریت وعترتِ رسولؐ اور کسی میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ کئی مورخین نے حضرت اُمِ سلمہؓ حضرت اُم المومنین عائیشہؓ ابن مردویہؒ واثلہ بن الاسقعؒ وانس سے روایت درج کی ہے کہ آیت تطہیر میں صرف محمدؐ وعلیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ داخل ہیں اور انھیں کی شان میں نازل ہوئی اور بعد ازاں ان کی اولاد اہلبیتؑ نبوتؐ وارث رسالت انھیں کے بارے میں خدا فرماتا ہے وہی نفوسِ قدریہ ہیں جن کے سینوں میں قرآن موجود ہے جس طرح وجود محمدؐ میں تھا یہی وہ نقوش طاہرہ ومطہرہ ہیں جو قبل نزولِ ظاہری واجراء احکامِ قرآنی عالم کتاب اللہ تھے اس پر پہلے سے ایمان رکھتے تھے اور قبل اس کے مسلمان تھے۔

"الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ يُؤْمِنُونَ وَإِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ" (سورہ قصص ۵۳-۵۲)

"اور وہ لوگ جن کو ہم نے پہلے ہی سے حقیقت کتاب عطا کردی ہے وہ سب اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جب ان پر اس کی تلاوت کیجاتی ہے تو کہتے ہیں ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں یہ ہمارے پروردگار کی طرف سے سچی کتاب ہے اور ہم اس پر پہلے ہی ایمان لائے ہوئے ہیں۔"

بہر حال وجود مبین قرآن ومعلم کتاب ہر زمانے میں ضروری ہے اور وہ ذریت وعترت رسولؐ و اہل بیتؑ نبوت ورسالت وخاندانِ عصمت وطہارت سے ہے اور وہی امام خلق ہے۔ کبھی زمین امام خلق اور حجت خدا سے خالی نہیں ہوسکتی۔ پس دلائیل وبراہین سے ثابت کیا جائے کہ یہ امامت ایک خاص زمانہ خاص تک کیلئے محدود تھی اور اس وقت اور زمان کی تعین وتشخیص کی جائے ورنہ وجود امام کا قائل ہونا چاہیے یہ بھی مسلّم ہے کہ اگر یہ امامت ابراہیمیؑ **بجعل الٰھی بلاانقطاع** ثابت و

قائم و باقی ہے تو وہ ضرور ذریت وعترتِ رسولؐ ہی میں ہے اور ذریت رسولؐ میں اب سوائے حضرت محمد ابن الحسنؑ مہدیؑ آخرالزماں اور کوئی امام نہیں ہے۔ اس وقت وہی امام خلق ہے۔
''إِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ إِمَاماً''(سورہ بقرہ ۱۲۴) خود ایک دلیل قطعی و برہان حق ہے وجود امام از ذریت ابراہیمؑ پر اس لئے کہ یہ بھی جعل الٰہی ہے اور اس میں انقطاع وتبدیلی نہیں ہوسکتی کیونکہ ارشاد باری ہے ''میں تجھے امام بنانے والا ہوں کے بعد حضرت ابراہیمؑ کے اس سوال کے جواب میں ''وَمِنْ ذُرِیَّتِیْ'' کیا میری ذریت میں سے بھی امام ہوں گے؟ خداوندِ عالم کا فرمانا کہ ''لاَ یَنَالُ عَھْدِی الظَّالِمِیْنَ'' (سورہ بقرہ ۱۲۴) یہ عہدۂ امامت ظالمین کو نہ پہنچے گا۔ اس کے ہم معنی ''وَاِنِّی جَاعِلُکَ لِنَّاسِ اماماً وَ جَاعِلُ صَالِحِیْ ذُرِیّتِکَ آئمہ'' یعنی تجھ کو امام بناؤں گا اور تیری ذریت کے صالحین کو امام بناؤں گا۔ اور صالحین وہی ہیں جو ظلم جلی (شرک) وظلم خفی (جملہ معاصی) سے محفوظ ومعصوم ہیں اور اس میں کوئی قید وقت وزمان کی نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ فلاں وقت اور فلاں زمانے تک امام ہوں گے بعد میں نہ ہوں گے بلکہ مطلق وَعام ہے جب تک دنیا کا وجود ہے اور صفحۂ روزگار پر ذریت ابراہیمیؑ کا نشان باقی ہے بلکہ اگر روائے زمین پر ایک فرد انسان بھی موجود ہے تو امام از ذریتِ ابراہیمؑ وعترت رسولؐ اللہ ضرور موجود ہے کبھی زمین اس امام خلقِ وحجت خدا سے خالی نہیں ہوسکتی۔

قال سبحانہ وتعالیٰ ''وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ''(سورہ انفال ۳۳)
''نہیں عذاب کریگا خدا ان پر درآنحالیکہ اےپیغمبرؐ تو ان میں ہے'' یہ امر مسلمات اہل اسلام سے ہے کہ امتِ محمدیؐ کے لئے مثل اُمم سابقہ عذاب استیصالی نہیں ہے۔ جسکی دو وجہ ہے ایک یہ کہ پیغمبرؐ خاتم النبیینؐ ہے اگر نوع ہلاک کردی جائے تو بعد اس کے کوئی پیغمبرؐ نہیں ہے جو تربیتِ نوع کردے دوسرے اس لئے کہ نفسِ وجود محمدیؐ رحمتِ واسعہ الٰہی ہے۔ وہ رحمۃ اللعالمین ہے رحمۃ

اللعالمین کے ہوتے ہوئے عذاب نہیں آ سکتا۔ خدا اس لئے عذاب نہیں بھیجتا کہ پیغمبرؐ ان میں ہے اور اس کے وجود کی برکت سے وہ محفوظ ہیں۔ وجود ظاہری پیغمبرؐ کی امت محمدؐی میں اب موجود نہیں ہے۔ پھر عذاب کیوں مرفوع ہے پس یا تو یہ کہا جائے کہ آیت درست نہیں ہے یا یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اب بھی پیغمبرؐ وجود ظاہری موجود ہے یا یہ کہا جائے کہ کچھ نفوس ایسے ہیں جن کی برکت سے دنیا قائم ہے۔ گویا اس وقت بھی پیغمبرؐ ان میں موجود ہے اگر وجود نہ ہوتو نور محمدؐی جزو محمدیؐ اور وہ نہیں ہوسکتا مگر فرزندِ رسولؐ۔ پس فرزند پیغمبرؐ موجود ہے جو جزو پیغمبرؐی و نفس رسولؐ ہے۔ علامہ ابن حجرو سید ابوبکر ابن شہاب الدین علوی نے اس حدیث ''اهلِ بيتي امان اهل الارض كما ان النجوم امان اهل السَّمآء'' یعنی میرے اہل بیتؑ اہل ارض کیلئے امان ہیں یہی مقصود ہے اس آیۃ مجید کا ''لَادَفعُ اللّٰهِ الناس بعَضَهُم ببعضٍ لَفَسدتِ الارضُ'' (سورہ بقرہ ۲۵۱) اگر خدا بعض کی برکت سے دوسرے لوگوں سے عذاب دفع نہ کرتا تو زمین فاسد ہوجاتی کیونکہ امام موجود ہے اگر امامؑ نہ ہوتا تو زمین نیست و نابود ہوچکی ہوتی۔ اگر امام زمین سے اُٹھ جائے اور موجود نہ رہے تو زمین مع اہل زمین منخسف نیست و نابود ہوجائے۔ پس وجود امام از اولاد رسوؐل کہ امان خلق، پناہ زمین و زمان ہے ہمیشہ موجود و باقی ہے جب تک آسمان ہے زمین پانی پر قائم ہے۔

فَقَالَ عزوجَل ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ'' (سورہ نساء ۵۹)

''اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسولؐ کی اور اپنے اولی الامر'' کی پھر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا!'' كَمَا قَالَ عِزّوجَل ! وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ'' (سورہ نساء ۶۴) ''نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس لئے کہ بِاذنِ خدا اس کی

اطاعت کی جائے“

اطاعت دو طرح کی ہوتی ہے ایک اطاعتِ مطلقہ ایک اطاعتِ جزئیہ اطاعتِ جزئیہ کیلئے حد مقرر کردی گئی انسان کا اولین فرض والدین کی فرمانبرداری ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کسی کیلئے سجدہ جائز ہوتا تو میں والدین کے سجدے کا حکم دیتا۔ لیکن ہر ایک امر میں ان کی فرمانبرداری لازم نہیں اسی لئے فرمایا گیا اگر تیرے والدین یہ کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک گردانے تو اس باب میں ان کی اطاعت نہ کرو۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ نبیؐ کی اطاعت اطاعتِ مطلقہ ہے کیونکہ وہ معصوم ہوتا ہے خداوندِ عالم کی اطاعت مطلقہ میں کسی کو شریک نہیں ہوسکتا اور اطاعتِ رسولؐ عین اطاعتِ خدا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ ”وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰه“ (سورہ نساء ۸۰) ”جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی“ لہذا یقیناً اطاعتِ رسولؐ اطاعت مطلقہ ہے یعنی اس کا ہر ایک حکم ماننا ضروری ہے ولازمی ہے کسی امر میں چوں و چرا کی گنجائش نہیں۔ اس اطاعت کے بارے میں ارشادِ باری ہے ”مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا“ (سورہ حشر ۵۹) جو کچھ رسولؐ تمہارے پاس لائے اور حکم دے اس کو لے لو اور تسلیم کرلو اور جس سے روکے اس سے باز رہو“۔ ہر ایک حکم پیغمبرؐ ضروری اور خواہ انسان عبادت خدا ہی میں کیوں نہ مشغول ہو۔ چنانچہ روایات میں ہے ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا۔ آنحضرتؐ نے اسکو بلایا۔ وہ چونکہ نماز میں تھا نہ آیا بعد ختم نماز جب حاضر خدمت ہوا تو جنابؐ نے عدم تعمیل حکم کی وجہ دریافت کی۔ اس نے عرض کیا چونکہ نماز پڑھ رہا تھا حاضر نہ ہوسکا۔ فرمایا! کیا تو نے نہیں سُنا کہ خدا فرماتا ہے“ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ“ (سورہ انفال ۲۴) یہی معنی ہے اطاعت مطلقہ کے جو پیغمبرؐ کی اطاعت نہ کرے اسکے تمام اعمال باطل ہیں چنانچہ ارشاد باری ہوا ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُم "(سورہ محمد ۳۳) "اے ایمان والو! اطاعت کرو خدا اور اسکے رسولؐ کی اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو" جو عمل بھی اطاعتِ پیغمبرؐ سے خارج ہو باطل ہے۔ جب یہ ثابت ہوگیا کہ اطاعت سے مراد آیت میں اطاعت مطلقہ ہے لہٰذا یہ بھی ثابت ہوا کہ اطاعت اولی الامر بھی اطاعت مطلقہ ہے۔ کیونکہ جس اطاعت کا حکم خدا نے اپنے پیغمبرؐ کیلئے دیا ہے اُسی اطاعت کا اپنے اولیا اللہ کیلئے دیا ہے۔ لیکن پیغمبرؐ سے تو ہر ایک واقف ہے صرف معلوم یہ کرنا ہے کہ اولی الامر کون ہے اور وہ مثل پیغمبرؐ معصوم ہو جسکے پاس ہر سال شب قدر فرشتے نازل ہوتے ہوں جس کا حکم حکمِ خدا اور کوئی بات اپنی رائے اور اجتہاد سے نہ کہے اور یہ بات غیر معصوم اور شاہانِ وقت میں ممکن نہیں۔ یہ بات صرف ان کو ممکن ہے جو صاحبانِ علم موہبتی اور موردِ وحی ہوں یہ صفت ہے انبیاء اور آئمہؑ سے "كَمَا قَالَ عَزَّوَجَلَّ" وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ "(سورہ انبیاء ۷۳)۔ پس صاحبانِ وحی انبیاء وآئمہ ہیں لہٰذا انہی کا حکم حکمِ خدا ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے" بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ "(سورہ انبیاء ۲۷, ۲۶ : ۲۱) بلکہ وہ مکرم ومعظم بندگان خدا ہیں وہ کسی بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور اسی کے امر پر عمل کرتے ہیں پس اطاعت مطلقہ کے مصداق بعدِ پیغمبرؐ وہ خلفاء اور اوصیاء پیغمبرؐ وآئمہ امت ہوں گے جو موردِ وحی وصاحبان چادر تطہیر دوسرے کیلئے ثابت نہیں ہے بلکہ ممکن نہیں ہے اور اگر ہم خدائی حکم اور فرمان پیغمبریؐ کی اطاعت نہ کریں اور فرمانبرداری کا ثبوت نہ دیں تو نص آیت قرآنی ہمارے اعمال باطل ہوں گے بلکہ خارج از اسلام ہوجائیں گے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُم "(سورہ محمد ۳۳)

ہر زمانہ میں کتاب اللہ کے ساتھ ایک ہادی ہوتا ہے

" قَدْ جَاءَ كُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُّبِينٌ "(سورہ مائدہ ۱۵)

"تمہاری ہدایت کے لئے اللہ نے ایک کتاب بھیجی ہے اور روشن نور (یعنی رسولؐ) کتاب کے ساتھ ساتھ نور کو رکھنا اس کی دلیل ہے کہ ایک ہادی کافی نہیں۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ ہر زمانہ میں کتاب کے ساتھ ایک ناطق ہادی اور ہونا چاہیے جو نور رسول کا جزو ہو۔ چنانہ ایک ہادی معصوم ہر زمانہ میں ساتھ رہا اور اب بھی ہے (امام زمانہ صاحب الآخر الزمانؑ) پردۂ غیبت میں ہیں یہ دوسری بات ہے کہ لوگ اس کی طرف رجوع نہ کریں۔ خدا کی حجت تو تمام ہوگئی"۔ (تفسیر القرآن صفحہ ۴۲ جلد اول)

زمین کبھی حجتِ خدا سے خالی نہیں رہ سکتی

1) اکمال دین اتمام النعمت شیخ مفید علیہ ارحمہ میں تحریر ہے جب آدمؑ کی نبوت تمام ہوئی اور ان کی عمر کا آخری زمانہ قریب آیا۔ تو خدا نے وحی کی کہ آدم تمہاری نبوت ختم ہوئی اور تمہاری عمر کے ایام ختم ہو چکے تو وہ اسرار جو ایمان اسم آعظم میراث علم اور آثار پیغمبریؐ کے تمہارے پاس ہیں اپنے بیٹوں میں ہیبت اللہ کے حوالے کرو۔ میں ان تبرکات وعلوم کو تمہارے بعد تمہاری ذریت سے قیامت تک ہرگز منقطع نہ کروں گا اور کبھی اپنی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہ چھوڑوں گا اور اس میں ایک عالم کو ہمیشہ باقی رکھوں گا۔ جس کے ذریعہ سے لوگ میرا دین اور طریق اطاعت کو عبادت کو پہچانیں گے۔

2) ترک اسناد کے ساتھ امام موسی کاظمؑ نے فرمایا کہ جب سے حضرت آدمؑ کی روح قبض ہوئی اس وقت سے اب تک اللہ تعالیٰ نے زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا کہ جس سے اللہ کی طرف

ہدایت حاصل کی جاسکے وہی بندوں پر اللہ کی حجت ہے جس نے اس کو چھوڑا ہلاک ہوگیا اور جو اس سے وابستہ رہا اس نے نجات پائی۔

3) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جس روز سے زمین پیدا کی گئی ہے کبھی عالم حجت خدا سے خالی نہیں رکھی گئی جو امور حق کو زندہ کرتا ہے جس کو لوگ ضائع و برباد کرتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی ترجمہ سورہ توبہ آیت ۳۲ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں روشنی کو اللہ کی اپنے منہ سے اور خدا اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے ہاں اگرچہ کافروں کو یہ ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔

4) امام جعفر صادقؑ کے فرمایا کہ حجت خدا خلائق سے پہلے خلائق کے ساتھ اور ان کے بعد بھی رہیگی۔

5) امام جعفر صادقؑ (ترکِ اسناد کیساتھ) کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا نے زمین کو کسی عالم (امام حجت خدا) سے خالی نہیں چھوڑا اس لئے کہ اگر مسلمان دین خدا میں کچھ زیادتی کریں تو ان کو (حدود خداوندی کی طرف) پلٹا دئے اور اگر دین میں کمی کریں تو وہ ان کیلئے کامل کردیں۔

6) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضورؐ اکرم فرماتے ہیں کہ میری امت میں ہر زمانے میں میرے اہلبیتؑ میں سے ایک امام عادل ہوگا جو اس دن میں غالیوں کی تحریف اور اہل باطل کے جھوٹے دعوؤں اور جاہلوں کے غلط تاویلوں کی نفی کرے گا۔ بے شک تمہارے آئمہ تمہیں اللہ کی طرف لے جانے والے ہیں پس اپنے دین اور اپنی نمازوں میں ان کی پیروی کرو۔

7) حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا قول خدا آیت ۵۹ سورہ نساء اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو رسولؐ کی اطاعت کرو اور صاحبان امر کی اطاعت کرو۔ کے متعلق فرمایا اس سے مراد قیامت تک علیؑ اور فاطمہؑ کی اولاد میں ہونے والے آئمہ ہیں۔

8) حضرت امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علم حضرت آدمؑ کے ساتھ زمین پر آیا اور پھر رخصت نہیں ہوا۔ یہ وراثت میں منتقل ہوا اور علم آثار نبوت و رسالت سے منسوب ہے ہر وہ شئے جو اہل بیت سے مروی نہیں ہے باطل ہے اور حضرت علیؑ اس امت کے عالم (امام) ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی عالم (امام) جب دنیا سے اٹھتا ہے تو اپنے بعد اپنے علم کا وارث چھوڑتا ہے۔

9) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ زمین کبھی ایسے عالم سے خالی نہیں ہوتی جو حرام و حلال کا علم نہ رکھتا ہو لوگ اس کے محتاج ہیں اور وہ لوگوں کا محتاج نہیں سائل نے پوچھا مولاؑ میں آپ پر فدا وہ علم کہاں سے جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا! وراثتِ رسولؐ اور علیؑ سے۔

10) (ترک اسناد کیساتھ) امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ کیا زمین بغیر امام کے قائم رہ سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا! نہیں! سائل نے کہا زمین پر امام کا ہونا ضروری ہے جو حلال و حرام اور ان تمام امور کا عالم ہو جن کے لوگ محتاج ہیں۔

11) انہی اسناد کیساتھ امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ کیا زمین بغیر امام کے قائم رہ سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا! نہیں سائل نے کہا! کیا ایک وقت میں دو امام ہو سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا! نہیں مگر یہ کہ ایک خاموش ہو۔ (اور دعوائے امامت نہ کرے) سائل نے پوچھا کہ امام اپنے بعد کے امام کو جانتا ہے؟ آپ نے فرمایا! ہاں اس نے پوچھا! کیا قائم امام ہوں گے؟ امام نے فرمایا! وہ امام ابن امام ہوں گے جیسا کہ اس سے پہلے ہو چکا ہے۔

12) اسناد کے ساتھ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے ابوحمزہؒ زمین خالی نہیں ہوتی مگر یہ کہ ہم اہل بیتؑ میں کوئی عالم (امام) ہو جب لوگ دین میں زیادتی کریں تو وہ

بتائے کہ یہ زیادتی ہے اور جب کمی کریں تو بھی وہ بتائے کہ یہ کمی ہے اور خدا اس امام کو اس وقت تک نہیں اٹھاتا جب تک وہ اپنی اولاد میں اپنے علم کا وارث نہ چھوڑے۔

13) ترک اسناد کے ساتھ امام رضاؑ نے فرمایا کہ زمین خالی نہیں رہ سکتی مگر یہ کہ اس میں ہم میں سے ایک امام ہو۔

14) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ زمین پر اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک حجت خدا رہا ہے جو حلال وحرام جانتا ہے اور لوگوں کو خدا کے راستے کی طرف دعوت دیتا ہے اور حجت سے زمین خالی نہیں ہوگی مگر قیامت سے پہلے چالیس روز کیلئے۔ جب وہ حجتِ خدا زمین سے اٹھالیا جائیگا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور ایمان لانے والوں کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا۔ جو لوگ حجت خدا کے چلے جانے کے بعد ایمان لائیں گے وہ بدترین خلق ہوں گے۔ پھر ان کے لئے قیامت قائم ہوگی۔

15) حضرت ابوالحسن امام رضاؑ نے فرمایا کہ صاحب امر اس وقت تک انتقال نہیں کرتا جب تک کہ وہ اپنے بعد اپنی اولاد نہ دیکھ لے۔

16) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند و بالا ہے کہ زمین کو امام عادل سے خالی رکھے۔

17) ابوعبیدہؓ نے ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ مولاؑ میری جان آپ پر فدا ہو مجھ سے سالم بن ابی حفصہ یلقانی نے کہا کہ کیا تم لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور وہ امام وقت کی معرفت نہ رکھتا ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے میں نے جواب دیا کہ ہاں! یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ پس اس نے کہا کہ حضرت امام محمد باقرؑ کے انتقال کے بعد

تمہارا اب امام کون ہے؟ تو میں آپ پر قربان میں نے اس سے کہا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ ۔میرے آئمہ آل محمدؐ ہیں۔اس نے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ تم صحیح کرتے ہو۔امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ سالم بن ابی حفصہ پر افسوس اور لعنت خدا کی ہو وہ کیا جانے کہ امام کی منزلت کیا ہوتی ہے۔امام کی منزلت ان خیالات سے بلند ہوتی ہے جو سالم اور دوسرے لوگ رکھتے ہیں۔ہم سے جب کوئی امام دنیا سے جاتا ہے تو اپنے علم کا وارث امام چھوڑتا ہے جو علم وسیرت میں اس جیسا ہو۔ اور ان امور کی دعوت دے جن کی سابقہ امام نے دعوت دی اور اللہ کیلئے کوئی ممانعت نہیں کہ جو اس نے حضرت داؤدؑ کو عطا کیا اس سے زیادہ حضرت سلیمانؑ کو عطا کرے

(حدیث ۲۷/) الصراط السوی صفحہ ۲۵۴۔

18) حضرت امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے۔خدا کی قسم اللہ نے حضرت آدمؑ کے بعد سے دنیا کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا۔ جو لوگوں کو ہدایت کرے اور وہ بندوں پر اللہ کی حجت ہوتا ہے پس جس نے اسے چھوڑا وہ ہلاک ہوا اور جس نے ان کا دامن تھام لیا اس نے نجات پائی۔

19) اکمال الدین صفحہ ۲۵۴ اسناد کے ساتھ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ دنیا ایک دن بھی ہم اہلبیتؑ میں سے کسی امام کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی جس کے باعث امت امان میں رہے۔

20) اکمال الدین شیخ صدوق علیہ رحمہ ج 1 صفحہ ۲۵۵ (ترکِ اسناد سے) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ پر حضرت جبرئیلؑ آسمان سے ایک صحیفہ لیکر نازل ہوئے وہ ایک ایسا صحیفہ تھا کہ اس جیسا صحیفہ نہ پہلے کبھی نازل ہوا تھا نہ بعد میں نازل ہوا۔وہ صحیفہ کئی سونے کے مہروں میں بند تھا۔پس جبرئیل نے کہا اے محمدؐ! یہ آپ کی وصیت ہے اسکے لئے جو آپ میں نجیب ہے۔آپ نے پوچھا! اے جبرئیل میرے اہل میں نجیب کون ہے۔حضرت جبرئیل نے عرض کیا!

پہلا علیؑ ابن ابی طالبؑ پس آپ کے انتقال کے بعد وہ اس میں سے ایک مہر توڑے گا اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر عمل کریگا۔ پس حضورؐ اکرم کے انتقال کے بعد حضرت امام علیؑ نے ایک مہر توڑی اور اس میں لکھی ہوئی ہدایت کے مطابق عمل کیا ان کے بعد وہ صحیفہ حضرت امام حسنؑ کے پاس پہنچا۔ آپ نے اس کی ایک مہر توڑی اور اس میں جو کچھ لکھا ہوا تھا اس کے مطابق عمل کیا۔ پھر وہ صحیفہ امام حسینؑ تک پہنچا۔ آپؑ نے اپنے حصہ کی مہر توڑی اور صحیفہ کھولا تو دیکھا کہ اس میں لکھا تھا کہ آپ حصول شہادت کیلئے خروج کریں اور شہادت صرف ان بزرگوں کو حاصل ہوگی جو آپ کی حمایت میں لڑیں گے۔ پس آپ نے اس کے مطابق عمل کیا۔ اس کے بعد ایک مرد زین العابدینؑ کے پاس صحیفہ پہنچا۔ تو انہوں نے اپنے حصہ کی مہر توری تو اس میں پایا کہ خاموشی اختیار کرو اور گوشہ نشین ہو جاؤ اور اللہ کی اتنی عبادت کرو کہ یقین ہو جائے۔ آپ کے بعد وہ صحیفہ ایک بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ کے پاس پہنچا۔ انہوں نے اس کی مہر توڑی تو اس میں یہ ہدایت تھی کہ لوگوں کو حدیث اور احکامات بیان کرو اور اپنے آباء کرام کے علم کو پھیلاؤ اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا خوف نہ کھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارا ضامن ہے اور حکم دیا کہ اس صحیفہ کو اپنے بعد کے امام کو دو۔ اس طرح یہ صحیفہ ایک امام کے بعد دوسرے امام تک تا قیامت منتقل ہوتا رہے گا اور آخر میں امام القائم المہدیؑ منتظر کے پاس پہنچے گا۔ آپ غیبت اختیار فرمائیں گے اور جب ظاہر ہوں گے تو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

21) اکمال الدین ج 1 صفحہ ۲۵۷ پر درج ہے کہ زید ابن ارقم نے رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ میں تم میں دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک کتاب اللہ اور دوسرے اپنی عترت (اہل بیتؑ) یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہو جائیں گے۔

22) بہ سلسلہ اسناد زیدؔ ابن ارقم سے روایت ہے کہ رسولؐ اکرم نے حجۃ الوداع سے واپس ہوتے ہوئے مقام غدیر خم میں آپ نے سائبان بنانے کا حکم دیا پھر اس سائبان میں گئے کجاوؤں کے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ کی طرف سے بلاوا آیا ہے اور میں نے اسے قبول کرلیا ہے۔ پس میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیتؑ۔ پس دیکھنا یہ ہے کہ تم میرے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں گے پھر فرمایا اللہ میرا مولاؐ ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں پھر حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا ہاتھ تھاما اور فرمایا! جس کا میں مولاؐ ہوں ولی ہوں اس کا یہ علیؑ ولی ہے۔ اے اللہ تو اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور اس سے عداوت رکھ جو اس سے عداوت رکھے۔ راوی نے زید ابن ارقم سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث خود رسولؐ اللہ سے سُنی۔ تو انہوں نے کہا جو بھی وہاں موجود تھا ہر ایک نے اپنے اپنے کانوں سے سُنا اور اپنی اپنی آنکھوں سے دیکھا اس معاملہ کو۔

23) امام جعفر صادقؑ نے اپنے اجداد سے علیؑ ابن ابی طالبؑ نے رسولؐ اکرم کے اس قول "تَارِکُمْ فی کُمُ الثقلَین" کتاب اللہ وعترتی من العترۃ کا مطلب دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا عترتی سے مراد میں علیؑ فاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ اور حسینؑ کی اولاد سے جو آئمہؑ ہوں گے جن میں نواں مہدیؑ قائمؑ ہوگا۔ یہ کتاب خدا سے جدا نہ ہوں گے نہ کتاب خدا ان سے جُدا ہوگی یہاں تک کہ حوض کوثر پر وارد ہوں گے۔ (اکمال دین ج 1 صفحہ ۲۶۳ حدیث ۶۴)

24) ترک اسناد کیساتھ اکمال الدین حدیث ۶۵ میں ابن عباس نے رسولؐ اکرم سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اے علیؑ میں حکمت کا شہر ہوں اور تم اس کا

دروازہ اور شہر میں صرف دروازہ سے داخل ہوا جاتا ہے۔ پس وہ شخص جھوٹا ہے جو یہ گمان کرے کہ اسے مجھ سے محبت ہے حالانکہ وہ تم سے بغض رکھتا ہے کیونکہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ تمہارا گوشت میرے گوشت سے، تمہارا خون میرے خون سے تمہاری روح میری روح سے تمہارا راز میرا راز، تمہارا اعلان میرا اعلان، تم میری امت کے امام اور میرے بعد ان پر خلیفہ ہو۔ سعید ہے وہ جس نے تمہاری اطاعت کی۔ شقی ہے وہ جس نے تمہاری مخالفت کی نفع میں رہا وہ جس نے تم سے تولاّ کیا۔ خسارے میں رہا وہ جس نے تم سے عداوت کی۔ کامیاب ہوا جس نے تم سے تمسک اختیار کیا۔ ہلاک ہوا جس نے تمہیں چھوڑا۔ تمہارے اور تمہاری اولاد میں جو آئمہؑ ہیں ان کی مثال سفینۂ نوحؑ کی ہے جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی۔ جس نے مُنہ موڑا وہ غرق ہوا اور تم (لوگوں) کی مثال ستاروں جیسی ہے۔ ایک ستارے کے غائب ہونے کے بعد دوسرا طلوع ہوجاتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

25) الکافی ج ۹ صفحہ ۴۹۸ اپر ترک اسناد کے ساتھ ابن طیغورؔ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابو الحسنؑ نے سوال کیا تیری سواری کیا ہے؟ میں نے عرض کی! گدھا آپؑ سے فرمایا تو نے اسے کتنے میں خریدا؟ میں نے عرض کی تیرہ (۱۳) دینار میں تو آپؑ نے فرمایا! یہ اسراف ہے کہ تو نے تیرہ دینار کا گدھا خریدا ہے اور عام سا گھوڑا چھوڑ دیا۔ میں نے عرض کی! اے میرے آقا! عام سے گھوڑے کا خرچ بھی گدھے سے زیادہ ہے تو آپؑ نے فرمایا! جو گدھے کا خرچ پہنچا سکتا ہے وہ گھوڑے کا بھی پہنچا سکتا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ جو ہمارے قائمؑ کے انتظار میں گھوڑا باندھے اور ہمارے دشمنوں کو اس سے غصہ دلائے اور وہ گھوڑا ہم سے منسوب ہو تو اللہ عزوجل اسے باہم رزق پہنچاتا ہے اور اس کا سینہ وسیع فرماتا ہے اور اسکی آرزوئیں پوری فرماتا ہے اور اسکی حاجات کے برلانے میں اس کی مدد کرتا ہے۔

ہر زمانے میں امام کا موجود ہونا

اکمال الدین والتمام النعمت صفحہ ۲۲۷ جلد اول شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اسناد کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ حضرت امام جعفرؑ صادق سے پوچھا گیا کہ کیا زمین بغیر کسی زندہ امام کے باقی رہ سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اگر زمین بغیر امام کے ایک لمحہ رہے تو بلاشبہ دھنس جائے۔

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ اگر امام ایک ساعت کیلئے بھی زمین سے اُٹھ جائے تو زمین اپنے تمام اہل کے ساتھ غرق ہو جائے گی جس سے طرح سمندر میں کشتی ڈوبتی ہے۔

امام علی ابن موسیٰ رضاؑ فرماتے ہیں کہ ہم خلق میں اللہ کی حجت ہیں ہم اس کے بندوں میں اس کے خلیفہ ہیں۔ ہم راز ہائے قدرت کے امین ہیں۔ ہم ''کلمۃ التقویٰ'' ہیں اور العروۃ الوثقیٰ ہیں ہم شہداء اللہ ہیں اور اس کی مخلوقات میں اسکی نشانیاں ہیں۔ اللہ نے ہمارے نور سے زمین و آسمان کو قائم رکھا ہوا ہے۔ ہمارے وسیلے سے بارش برستی ہے اور رحمت پھیلتی ہے۔ زمین کبھی ہمارے قائم (امام عصر) سے خالی نہ ہوگی چاہے وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ رہے اگر ایک دن بھی زمین حجت خدا سے خالی رہے تو ہوہ اپنے باسیوں کے ساتھ غرق ہو جائے گی جیسے سمندر میں اس پر سفر کرنے والے غرق ہو جاتے ہیں۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں زمین عالم (یعنی حجت خدا) سے خالی نہیں رہ سکتی کیونکہ نہ تو زمین کا نظام عالم کے بغیر ممکن ہے اور نہ ہی انسانوں کی اصلاح بغیر عالم کے ممکن ہے۔

واضح اور روشن نصوص امامت اثناء عشری

''قَالَ النبیؐ بعدی اثنا عشری خلیفتی''، آنحضرتؐ نے فرمایا میرے بعد میرے بارہ خلیفہ ہوں گے یہ ایسی معتبر اور متواتر حدیث ہے جس کو بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد غرض ہر طبقہ

کے محدثین نے مختلف طریقوں سے لکھا ہے۔ بارہ کی تعداد میں تو کسی کو کلام نہیں آنحضرتؐ مختلف مقامات پر مختلف موقوں پر اُنہیں نائب اور اُنہیں قائم مقام خلفاء کا سلسلہ ناموں کے ساتھ تعلیم دیتے رہے۔ آنحضرت کی مراد خلیفہ اثناء عشر سے آپ کے اہلبیتؑ اور عترت علیہم اسلام ہے تو بس اب بغیر بنی ہاشم کے اور کوئی نہیں ہوسکتا اسی لئے آپؐ نے حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ سب کے سب بنی ہاشم ہیں۔

1) علامہ سیّد علی ہمدانی کتاب مودۃ القربیٰ میں تحریر فرماتے ہیں **"عن علی کرم اللّٰہ وجھہ قال رسولؐ اللّٰہ اناسید النبین وعلی سید الوصین و انّ اوصیائی بعدی اثنا عشر اولھم علیؑ و اٰخرھم القائم المھدیؑ"** جناب علی مرتضیٰؑ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآبؐ نے کہ میں جمیع النبیاء کا سردار ہوں اور علیؑ تمام اوصیاء کے سردار ہیں میرے بعد میرے بارہ خلیفہ ہوں گے پہلا ان میں کا علی ابن ابی طالبؑ ہے اور آخری ان میں کا قائم مہدیؑ ہوں گے۔

2) علامہ موفق ابن احمد مخاطب بہ امام خوارزمی اور امام حموینی تحریر فرماتے ہیں **"عن عبد اللّٰہ ابن عباس قال سمعت رسولؐ اللہ بقول انا و علیؑ الحسنؑ والحسینؑ واسعت من والدالحسینؑ مطھرون معصومون"**

حضرت عبداللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ میں نے سنا آنحضرتؐ سے کہ فرمایا آپ نے کے میں علیؑ حسنؑ اور حسینؑ اور امام حسینؑ کی نو اولادیں معصوم اور طاہر ہے۔

3) سلیم بن قیس ہلالی حضرت سلمان الفارسی کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآبؐ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کی امام حسینؑ تشریف لائے۔ آنحضرتؐ نے ان کو اٹھالیا ان کے رخساروں کو چوما، دہن مبارک کے بوسے لئے اور فرمایا تو سید ہے، سید کا بیٹا ہے، سید

کا بھائی ہے۔تو امام ہے امام کا بیٹا ہے امام کا بھائی ہے۔تو حجت خدا ہے' تو حجت خدا کا بیٹا تو حجت خدا کا بھائی ہے اور نو حجتہائے خدا کا باپ ہے جن میں کا آخر قائم المہدیؑ ہے۔

حضرت امام قائمؑ کا مقام ومنزلت

عقدرالدّرر باب اول صفحہ ۲۵ پر ابوایوب انصاری سے اور وہ رسولؐ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا! ''ہمارا نبی، انبیاء میں سب سے افضل ،یعنی تمہارے والد، ہمارا شہید، شہداء میں سب سے افضل یعنی تمہارے چچا، حمزہؑ ہم ہی سے ہیں جو اپنے دو پروں کی مدد سے جنت میں جہاں چاہے پرواز کرتے ہیں۔ سیدالاوصیاء تمہارے والد کا عم زاد اور ہم ہی میں سے اس امت کے دونواسے یعنی حسنؑ وحسینؑ جو ہمارے فرزند ہیں اور ہم ہی میں سے مہدیؑ ہے۔صاحب عقدالدرر لکھتے ہیں کہ: اس حدیث کو حافظ ابوالقاسم طبرانی نے اپنی کتاب المعجم الصغیر ،ج ا،ص ۱۳۷ میں نقل کیا ہے۔

حضرت امام القائمؑ المہدیؑ کے اس شرف ومنزلت کے کیا کہنے جو خداوند متعال نے حضرت مہدیؑ کو منتظر فرمایا اور نبیؐ اکرم نے مفاخر اہلبیتؑ سے شمار کیا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ اور موسیٰؑ نے جب آپؑ کے بلند مرتبہ کو دیکھا تو بارگاہ رب العزت میں آپ کے مقام ومنزلت سے آگاہ ہوئے ان مقامات عالیہ اور نعمتوں کی جانب دیکھا جو قائمؑ آل محمدؐ کو عطا ہونگی تو (ان دونوں نے) دعا کی! اےئ پالنے والے! مجھے قائم آل محمدؐ قرار دے۔
جواب آیا! یہ ذریت احمد (مصطفٰےؐ) کیلئے مخصوص ہے۔دوبارہ انہوں نے نگاہ کی، پھر انہوں نے انہی مقامات اور نعمتوں کا مشاہدہ کیا اور دُعا مانگی، پھر وہی جواب آیا۔تیسری مرتبہ نظر کی انہی مقامات کا مشاہدہ کیا، پھر وہی دعا مانگی، بارگاہ خداوندی سے پھر وہی جواب آیا۔امام محمد باقرؑ سے

بھی یہی حدیث نقل کی گئی ہے۔لیکن امام محمدؑ باقر سے منقول اس حدیث میں بجائے ،حضرت عیسیٰؑ ،حضرت موسیٰؑ بن عمران ہے۔

میری جان فدا ہو میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو۔اۓ امام مہدیؑ منتظر اۓ قائم آل محمدؐ اس عظیم الشان منزلت اور بلند و بالا مقام کے کیا کہنے جو رب العزت نے آپ کو عطا فرمایا۔اورآپؑ ہی سے مخصوص کیا۔ یہاں تک کہ موسیٰؑ کلیم اللہ اور عیسیٰؑ روح اللہ نے اپنی اس شان اور منزلت کے باوجود آپ کے عظیم الشان اور نا قابل وصف مقام تک پہنچنے کی دُعا مانگتے ہیں۔

امام کی لوگوں کو احتیاج ہے

"وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ"(سورة الأنفال ۳۳)

(اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں تھے عذاب دیتا)

حضرت امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ بقائے عالم کی صلاح امام پر موقوف ہے اور وہ اسطرح کہ جب تک کوئی نبی یا امام زمین پر موجود ہوتا ہے اللہ تعالیٰ زمین سے عذاب کو اٹھائے رکھتا ہے۔ارشادِ نبی اکرمؐ ہے کہ ستارے اہلِ آسمان کیلئے امان ہیں اور میرے اہلبیتؑ زمین کیلئے امان ہیں۔آنحضرت نے اپنے اہلبیتؑ سے مراد صرف آئمہؑ کو لیا ہے جن کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ رکھا ہے۔چنانچہ سورۂ نساء آیت ۵۹ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اۓ ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور ان کی جو صاحب امر ہوں اور یہ اولی الامر وہی لوگ ہیں جو معصوم اور ہر طرح کی برائیوں سے پاک ہیں۔جن سے نہ کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے نہ وہ کبھی کسی معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں ان کو اللہ کی طرف سے تائید و توفیق و پشت پناہی حاصل ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ ان ہی کے واسطے سے اپنے بندوں کو رزق دیتا ہے۔بستیوں کو آباد کرتا ہے۔ان کے واسطے سے آسمان سے بارش ہوتی ہے اور ان ہی کے واسطے سے زمین سے دانہ اگتا

ہے ان ہی کے واسطے سے گنہگاروں کو مہلت توبہ ملتی ہے اور نزول عذاب میں تعجیل نہیں کی جاتی۔ ان سے روح القدس کبھی جدا نہیں ہوتا نہ یہ لوگ اس سے جدا ہوتے ہیں نہ یہ لوگ قرآن سے جدا ہوتے ہیں نہ قرآن ان سے جدا ہوتا ہے۔

غیبت امام کا سبب

1) شیخ صدوق علیہ رحمہ نے کتاب علل اشرائع میں اسناد کے ساتھ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس فرزند کے لئے غیبت لازمی ہے تو دریافت کیا گیا کہ یا رسولؐ اللہ یہ کیوں؟ تو فرمایا اس لئے کہ اس کو قتل کا خوف ہوگا۔

2) اسی کتاب میں امام محمد باقرؑ کے دہن مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ اللہ تعالیٰ جب ہم لوگوں کا کسی قوم کے جور میں رہنا پسند نہیں کرتا تو ہم لوگوں کو ان کے سامنے سے ہٹا لیتا ہے۔

3) اور ایک روایت میں امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے کہ امام قائمؑ میں حضرت یوسفؑ کی کچھ سنت ہوگی راوی نے عرض کی شاید آپ ان کی خبر یا ان کی غیبت کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا مگر اس امت میں سے کچھ خوک وخنزیر سے مشابہ لوگ اس سے انکار کیوں کرتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ برادران یوسفؑ اسباط اور اولاد انبیاء میں سے تھے جنہوں نے انکی تجارت کی انہیں فروخت کیا حالانکہ وہ سب حضرت یوسفؑ کے بھائی اور حضرت یوسفؑ ان سب کے بھائی تھے۔ ان سے گفتگو کر کے بھی انہیں نہیں پہچانا جب تک کہ حضرت یوسفؑ نے خود یہ نہیں کہا کہ میں یوسفؑ ہوں۔ پھر یہ امت ملعونہ اس غیبت سے کیوں انکار کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت اپنی حجت کو پردہ میں رکھنے کا ارادہ کرے۔ اور حضرت یوسفؑ تو خدا کے نزدیک ملک مصر سے زیادہ محبوب تھے اور حضرت

یوسفؑ اور انکے والد کے درمیان صرف ۱۸ دن کی راہ تھی اگر اللہ چاہتا کہ حضرت یعقوبؑ کو معلوم ہو جائے کہ یوسفؑ کہاں ہے تو وہ انکے بتانے پر قادر تھا بلکہ حضرت یعقوبؑ کو جب خوش خبری ملی تو انہوں نے اپنے گھر سے مصر تک کا راستہ صرف ۹ دن میں طئے کیا۔ پھر یہ امت کیوں نہیں تسلیم کرتی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ سے جو سلوک کیا وہ اپنی اس امت کے ساتھ بھی کرے اور یہ ہو کہ وہ ان بازاروں میں گھومتے پھرتے ہوں چلتے پھرتے ہوں مگر لوگ انکو نہ پہچانتے ہوں جب تک کہ اللہ تعالیٰ انکو حکم نہ دے دیں خود کو پہچانواو اور جیسا کہ حضرت یوسفؑ کو حکم دیا۔

علل الشرائع ہی میں امام علی النقیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے بعد میرا فرزند حسن عسکریؑ جانشین ہوگا۔ اور اس جانشین کے بعد اس کا جانشین آئے گا تو تم لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ سائل نے عرض کیا میں آپ پر قربان کیوں کیا بات ہو جائے گی؟ آپ نے فرمایا وہ پردۂ غیبت میں رہے گا۔ اس کو تم لوگ نہ دیکھ سکو گے اور نہ اس کا نام لینا تم لوگوں کیلئے جائز و حلال ہوگا۔ میں نے عرض کیا پھر انکو کیا کہیں گے فرمایا تم لوگ یہ کہنا (الحجت من آل محمدؐ) صلواۃ اللہ سلام اللہ علیہ

5) حضرت ابوالحسن علی ابن موسیٰ رضاؑ سے روایت ہے آپ نے فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے تیسرے فرزند کے عہد میں شیعہ چراگاہ تلاش کرتے پھرتے ہیں اور انہیں چراگاہ نہیں ملتی۔ سائل نے عرض کیا فرزند رسولؐ ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا اس لئے کہ ان کا امام ان سے غائب ہوگا۔ سائل نے عرض کیا یہ کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ جب وہ تلوار لیکر اٹھیں تو ان کی گردن پر کسی کی حکومت کا جواز نہ رہے۔

6) سدیر سے روایت ہے کہ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ ہم لوگوں میں سے جو امام قائمؑ ہوگا اس کیلئے غیبت ہے اور یہ غیبت بہت طوالانی ہوگی۔ میں نے عرض کیا فرزند رسولؐ یہ کیوں؟ آپ نے

فرمایا اس لئے کہ اللہ وتعالیٰ نے یہی طئے کرلیا ہے کہ انبیاءؑ میں جو غیبت کا دستور جاری تھا وہی دستور ان میں بھی جاری کرے۔ اور اے سدیر یہ لابدی اور لازمی ہے کہ تمام انبیاء نے جس جس مدت کیلئے غیبت اختیار کی انکی مجموعی مدت تک یہ بھی غیبت ہی میں رہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "لَتَرْكَبُنَّ طَبَقاً عَنْ طَبَقٍ" (ضروری تم ایک سے دوسری حالت پر سوار ہوگئے) سورۂ انشقاق آیت نمبر ۱۹

عبداللہ فضل ہاشمی نے حضرت امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس صاحب الامر کیلئے غیبت لازم اور ضروری ہے جس میں ہر باطل پرست کو شک ہوگا اس نے عرض کیا میں آپ پر قربان یہ کیوں؟ فرمایا اس کی ایک وجہ ہے کہ جس کے بتانے کی ہم لوگوں کو اجازت نہیں۔ اس نے عرض کیا مگر اس غیبت میں اللہ کی حکمت کیا ہے؟ فرمایا اس کی غیبت میں بھی وہی حکمت ہے جو باقی انبیاء کی غیبت میں حکمت تھی اور ان انبیاء کی غیبت کی حکمت ان کے ظہور کے بعد منکشف ہوئی جیسا کہ حضرت خضرؑ کا کشتی میں سوراخ کرنا ایک بچہ کو قتل کرنا گرتی ہوئی دیوار کو سیدھا کردینا اے فضل یہ اللہ کے معاملوں میں سے ایک معاملہ ہے۔ اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے اور اللہ کے غیبت میں سے ایک غیبت یہ اللہ کے حکم کی سراسر حکمت ہے۔

قیام امن کے لئے غیبت امام ضروری تھا

رسولؐ اکرم کی زندگی سے لیکر آج تک معصومینؑ کا یہی دستور رہا ہے کہ قیام امن وامان کیلئے صبر کے جوہر دکھائے ہیں رسولؐ اکرم کی مکی زندگی میں ہر طرح کی صعوبتیں اٹھائیں پتھر کھائے لوگوں کے طعنے سنتے رہے ہمیشہ دشمنوں سے جان کا خوف رہا لیکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹا مدنی زندگی میں قیام امن کیلئے تلوار چلانی پڑی تو فاتح بدر واحد خندق وخیبر علیؑ ابن ابی

طالبؑ نے اپنی تلوار کے جوہر دکھائے لیکن وہی صاحب ذوالفقار بعد رسولؐ پچیس سالہ زندگی صبر سے گذارنے کے بعد تلوار چلانی پڑی اور ایسی تلوار چلائی کہ رہتی دنیا تک یاد رہے گی۔ امام حسنؑ مجتبیٰ اپنے دور میں فقط صبر کے گھونٹ پیتے رہے اسی قیام امن کیلئے امام حسنؑ نے معاویہ سے صلح فرمائی باوجود یہ کہ یہ بات آپ کے ساتھیوں کو ناگوار معلوم ہوئی۔ لیکن آپ نے انکی پرواہ نہ کی اور جنگ کی آگ کو بھڑکنے نہ دیا۔ لیکن یہ صبر بھی دنیا نے برداشت نہیں کیا آخر زہر دیکر امام کی زندگی خاموش کردی۔ امام حسینؑ نے حتی المقدور کوشش قیام امن وصلح وآشتی کیلئے فرمائی لیکن مجبوراً آپ کو تلوار چلانی پڑی اور جام شہادت نوش کیا۔

امام زین العابدینؑ سے آج تک ۹ نو اماموں نے قیام امن وامان بقائے لا الہ کیلئے اپنی جان ومال اور اولاد کی قربانیاں دیں اور اسلام کا شیرازہ بکھرنے نہ دیا۔ حق کا مطالبہ ہوتا رہا بہ زبانی مگر اپنی شمشیر کو بے نیام نہ کیا کوئی ایسا اقدام نہیں فرمایا جس سے ظاہری امن وامان کو ٹھیس لگے۔

اگر غیبت صغریٰ وکبریٰ نہ ہوتی تو دنیا بھر میں خوں ریزی کا سلسلہ جاری ہوجاتا کیونکہ تمام سلطنتیں اپنے زوال کے خوف سے حضرتؑ سے آمادہ پیکار ہوجاتے کیونکہ سب جانتے ہیں کہ امام مہدیؑ آخری الزماں کی حکومت سارے عالم پر ہوگی۔ نتیجہ ہوا کہ حضرت القائمؑ المہدیؑ کا وہ نور ہدایت بھی حجاب میں آگیا جو زمانۂ غیبت صغریٰ میں نائبین کے ذریعہ نفاذ احکام سے مومنین کو فیض پہنچاتا رہا اور غیبت کبریٰ واقع ہوگئی ورنہ وہی سلسلۂ قید وبند نظر بندی اور آخری حربۂ ظلم زہر کا شکار ہوجاتے قدرت کو اس امامت کے سلسلہ کو وقت تا قیام زمین وزماں باقی رکھنا تھا ورنہ تو ایک ساعت بھی قائم نہ رہے امامؑ کی سلامتی امان ہے اہل الارض کیلئے۔

اس وقت حضرت القائم المہدیؑ کی مثال مثل آفتاب درخشندہ ہے جو کہ بادل میں

پوشیدہ ہے لیکن اس کی روشنی سے دنیا فائدہ اٹھاتی ہے۔امام الحجہؑ کے فیوض و برکات سے سارا عالم مستفید ہورہا ہے خصوصاً مومنین جن کے دلوں میں ایمان کی بینائی ہے مستفیض ہو رہے ہیں لیکن بے بصیرت لوگ محروم ہیں۔اسی طرح کچھ خوش قسمت لوگ موجودہ زمانۂ غیبت میں بھی امامؑ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اوران کوشرف ملاقات حاصل ہوتا ہے۔امام القائمؑ کے مخفی رہنے کا سبب کسی دنیوی حکومت یا سربراہ کی گرفت میں آنے والانہیں۔آپ وہ خاص امور آخر زمانہ میں انجام دینے کہ ذمہ دار ہیں۔

امام القائم المہدی تاریخ وسن ولادت

الحمد لِلّٰهِ ربِّ العٰلمِينَ وَ الصَّلوٰةُ والسَّلامُ عَلیٰ نَبِیّهِ وَعَلیٰ اٰلِهِ الطَّیبینُ الطّاهِرینَ

نام اسم مبارک محمدؐ کنیت ابو القاسم اور مشہورترین القاب مہدئ آخر الزمانؑ خلیفۃ الرحمٰن، قائم آل عباؑ، عین الحسنؑ، بقیۃ اللہ، منتظر، شاہد، آپ قائم آل محمدؑ ابن حسن عسکریؑ ابن علیؑ نقی ابن محمدؑ تقی ابن علی رضاؑ، ابن موسیٰ کاظمؑ ابن جعفر صادقؑ ابن محمد باقرؑ ابن علی زین العابدینؑ ابن حسینؑ مظلوم کربلا ابن علی مرتضیٰؑ ابن ابی طالبؑ ابن عبد مطلبؑ ابن ہاشمؑ۔آپ کی والدہ معظّمہ شہزادی نرجس خاتونؑ (شہزادئ روم)

تاریخ ولادت: ۱۵ شعبان

مقام پیدائش: سامراء

سن پیدائش: ۲۵۵ ہجری قمری

مقام غیبت: سامراء

سن غیبت: ۲۶۰ ہجری

دور: سلطنت بنی عباس

غیبت صغریٰ میں نائبین: ۲۶۰ ہجری تا ۳۲۹ ہجری تقریباً ۷۰ سال

اوّل: ابوعمرو عثمان بن سعید بن عمرو عمری اسدی، متوفی ۲۸۰ھ (غالبًا)

دوم: ابوجعفر محمد بن عثمان بن سعید متوفی ۳۰۴ھ

سوئم: ابوالقاسم حسین بن روح نوبختی متوفی ۳۲۶ھ

چہارم: ابوالحسن علی ابن محمد سمری متوفی ۳۲۹ھ

نقشِ خاتم: اَنَاحُجة اللّٰه و خاصّته

نقشِ پرچم: البیعة لِلّٰه

مقام ظہور: کعبة اللّٰه (درمیان رکن اور مقام)

خاص انصار: تین سو تیرہ ۳۱۳

غیبت کبریٰ کا آغاز نائبین: ۳۲۹ ہجری سے شروع ہوئی اور جب تک خدا چاہیے گا باقی رہے گی۔

ولادت امام قائم کے واقعات

تفسیر برہان میں علامہ ابن بابویہ قمی علیہ الرحمہ سے بروایت حضرت موسی ابن قاسم جو جناب امام جعفر صادق علیہ اسلام کے پڑپوتے تھے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جناب حکیمہ خاتون بنت امام محمد تقی علیہ اسلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے بھتیجے ابومحمد حسنؑ بن علیؑ العسکری علیہ اسلام نے مجھے بلوا بھیجا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ پھوپھی اماں آج رات آپ ہمارے ہاں روزہ افطار فرمایئے گا اس لئے کہ یہ شب پانزدہم شعبان ہے اور خدائے تعالےٰ اسی شب میں اپنی حجت کو ظاہر کریگا اور وہ خدا تعالےٰ کی زمین میں اُسکی حجت بن کر رہیگا۔ جناب حکیمہؑ خاتون فرماتی ہیں

کہ میں نے اپنے بھتیجے امام زمانہ حسن عسکری علیہ اسلام سے عرض کی کہ یہ تو فرمائیے کہ اُس حجت خدا کی ماں کونسی ہوگی؟ فرمایا نرجسؑ خاتون! میں نے کہا۔ میں آپ پر قربان ہوجاؤں میں تو نرجس خاتونؑ میں کوئی علامت حمل کی پائی نہیں فرمایا! یہ صحیح ہے مگر ہوگا وہی جو میں آپ سے کہتا ہوں۔

جناب حکیمہؑ خاتون فرماتی ہیں کہ میں گھر میں گئی اور جب سلام کرکے بیٹھی تو نرجس خاتونؑ میرے پاس آکر میری جرابیں (موزے) اُتارنے لگیں اور مجھ سے کہتی جاتی تھیں کہ اے میری سیدہ آپ کا مزاج تو اچھا ہے۔ میں نے جواب میں کہا کہ سیدہ اور سردار تو میرے سارے کنبہ کی اب تم ہو۔ جناب حکیمہ خاتون فرماتی ہیں کہ اس پر نرجسؑ خاتون کہنے لگیں کہ پھوپھی اماں آپ یہ کیسی باتیں کررہی ہیں۔ بزرگی تو آپ ہی کی ہے۔ جناب حکیمہ خاتونؑ فرماتی ہیں کہ اس پر میں نے یہ کہا کہ بیٹی آج کی رات میں خدائے بزرگ و برتر تمہیں ایسا بچہ عنایت فرمائیگا جو دنیا و آخرت کا مالک وسردار ہوگا۔ (پھر تمہاری بزرگی میں کیا شک رہا) یہ سنکر جناب نرجسؑ خاتون بیٹھ گئیں اور شرماسی گئیں۔

جناب حکیمہؑ خاتون فرماتی ہیں کہ جب میں عشاء کی نماز پڑھکر فارغ ہوئی تو میں نے روزہ افطار کیا کچھ کھایا پیا اور اس کے بعد اپنے بستر پر جالیٹی اور سو رہی۔ جب آدھی رات ہوئی تو نماز شب کے لئے اٹھی اور جب نماز شب سے فارغ ہوئی تو میں نے دیکھا کہ نرجسؑ خاتون سورہی ہیں اور کوئی نئی بات ان کے لئے نہیں ہوئی۔ پھر میں بیٹھی تعقیبات پڑھتی رہی۔ پھر لیٹ گئی پھر گھبرا کر جاگ اُٹھی اس وقت بھی دیکھا کہ وہ سورہی ہیں۔ پھر دیکھا کہ نرجسؑ خاتون اُٹھیں پھر انھوں نے نماز پڑھی اور اُس کے بعد پھر سوگئی۔ جناب حکیمہؑ خاتون فرماتی ہیں کہ اب تو میرے دل میں شکوک پیدا ہونے لگے۔ اس پر ابومحمد امام حسن عسکری علیہ اسلام باآوزِ بلند فرمانے لگے۔ پھوپھی اماں جلدی مت کیجئے۔ وقت آپہنچا یہ حضرتؑ حکیمہ خاتونؑ فرماتی ہیں کہ میں نے

سورۂ الٓمٓ سجدہ اور سورۂ یٰسٓ کی تلاوت شروع کردی میں پڑھ رہی تھی کہ نرجسؑ خاتون گھبرائی ہوئی اُٹھیں اور میں لپک کر اُن کے پاس پہنچیں اور میں نے کہا بیٹی! اللہ تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ کیا تمہیں کوئی چیز محسوس ہوتی ہے؟ بولیں ہاں پھوپھی اماں! محسوس ہوتی ہے تو میں نے کہا بیٹی! تم اپنے حواس ٹھکانے کرلو اور اپنی ساری توجہ ایک ہی طرف مبذول کرو۔ یہ وہی بات ہے جو میں تم سے کہہ چکی تھی۔ جناب حکیمہؑ خاتون فرماتی ہیں کہ پھر مجھے ذرا غنودگی سی آ گئی۔ اور اب جو میں اس غنودگی سے چونکتی ہوں تو معلوم ہوا کہ امامؑ نے مجھے چھو کے ہوشیار کیا۔ اور کپڑا اٹھا کر دیکھا تو یکایک دیکھتی کیا ہوں کہ حجت خدا تمام سجدہ کرنیوالے اعضاء کو زمین پر ٹکائے ہوئے سجدۂ خدا میں پڑے ہیں۔ میں نے اُنھیں اُٹھا کر چمٹا لیا تو دیکھتی کیا ہوں کہ ہر طرح سے پاک و پاکیزہ اور صاف وستھرے ہیں۔ پس امام حسن عسکری علیہ اسلام نے پکار کر کہا کہ پھوپھی اماں! میرے بچے کو میرے پاس لے آؤ۔ میں اُسے اُن کی خدمت میں لے گئی تو حضرتؑ نے ایک ہاتھ تو اُن کی پیٹھ کے نیچے رکھا اور اس طرح اُٹھایا کہ اُنکے پاؤں اپنے سینہ پر رکھ لیے۔ پھر اپنی زبان مبارک اُن کے مُنہ میں دیدی اور اپنا دوسرا ہاتھ اُن کی آنکھوں، کانوں اور تمام جوڑوں پر پھرایا پھر فرمایا کہ بیٹا بولو! تو حجت اللہ یہ بولے ''اَشْھَدُ اَنْ لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لا شَرِیک لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحمدصلی اللّٰہُ علیہ و اٰلِہٖ رَسُولُ اللّٰہ اَشْھدُ اَنّا عَلِیٌّ حُجّتُ اللّٰہ'' اور پھر اور آئمہ علیہم اسلام پر تا آنکہ خود اپنے والدِ ماجد پر درود بھیجا پھر چُپ ہو گئے پھر ابو محمد علیہ اسلام نے مجھ سے فرمایا! لو پھوپھی اماں! اب انھیں انکی ماں کے پاس لے جاؤ کہ یہ انہیں بھی سلام کرلیں اور پھر میرے پاس اُسے لے آنا۔ چنانچہ میں انہیں لے گئی انہوں نے اپنی والدہ کو سلام کیا اور میں پھر انہیں واپس لے آئی اور حضرتؑ کے حوالے کردیا۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا! کہ پھوپھی اماں! اب جب ساتواں دن ہو (اہل ہند کے حساب سے چھٹی) تو پھر تشریف لایئے گا۔ حکیمہؑ خاتون فرماتی

ہیں کہ صبح ہوئی تو میں امام زماں ابو محمد علیہ اسلام کے سلام کو حاضر ہوئی اور پردہ اُٹھا کر اپنے آقا حجت خدا کو تلاش کیا تو اُنہیں نہ دیکھا میں نے امام حسن عسکری علیہ اسلام کی خدمت میں عرض کی کہ قربان ہو جاؤں میرے آقا وہ سردار حجت خدا کیا ہوئے؟ فرمایا! پھوپھی اماں ہم نے اُن کو اُسی کے سپرد کر دیا ہے جس کے سپرد موسیٰ علیہ اسلام کی والدہ نے موسیٰ علیہ اسلام کو کر دیا تھا۔ جناب حکیمہؑ خاتون فرماتی ہیں کہ جب ساتواں دن ہوا تو میں حضرتؑ کی خدمت میں آئی اور سلام کر کے بیٹھ گئی تو مجھ سے فرمانے لگے کہ جاؤ میرے بچے کو لے آؤ تو میں اپنے آقا و سردار حجت خدا کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لے گئی تو اُس دن بھی ویسے ہی عمل کیا جیسے پہلے دن کیا تھا۔ پھر اپنی زبان اُن کے مُنہ میں دیدی گویا اُن کو دودھ پلا رہے ہیں یا شہد چٹا رہے ہیں۔ پھر فرمایا! کہ بیٹا باتیں تو کرو تو حجت خدا نے پہلے تو فرمایا۔ ''اَشْھَدُ اَنْ لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ'' پھر جناب محمد مصطفیٰ اور جناب امیر المومنین کی گواہی دی اور دیگر آئمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین پر دُرود بھیجا۔ یہاں تک کہ اپنے والد ماجد پر درود بھیجکر ٹھہر گئے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

''وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ'' (سورۂ قصص ۵) راوی بیان کرتے ہیں (موسیٰ ابن قاسم) کہ میں نے جناب امام حسن عسکری علیہ اسلام کے خادم عَقَبَہ سے یہ واقعہ دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ جناب حکیمہؑ خاتون نے جو کچھ ارشاد فرمایا۔! وہ حرف بحرف صحیح ہے۔

مولا حضرت قائم المہدی علیہ اسلام کا کلمۂ شہادت پڑھنا

عرفان امامت صفحہ ۸۸ پر ظفر عباس کشمیری صاحب نے شیخ جلیل الشان فضل بن شاذان سے جو حضرت کی پیدائش کے زمانے میں بقیہ حیات تھے۔ اور شیخ صدوق علیہ رحمہ شیخ مفید وشیخ طوسی و دیگر حضرات نے چند اسناد صحیفہ سے جو روایات نقل فرمائی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ

جب میرے بھائی امام علی النقی علیہ اسلام نے رحلت فرمائی اور امام حسن عسکری علیہ اسلام قائم مقام ہوئے تو میں اسطرح زیارت کو جایا کرتی تھی جس طرح ان کے پدر بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوتی تھی۔

ایک روز جو حسب عادت پہنچی اور شام کو واپسی کا قصد کیا تو حضرتؑ نے فرمایا! کہ پھوپھی اماں آج روزہ ہمارے ہی ہاں افطار فرمایئے اور رات کو یہیں قیام رہے۔ یہ شب نیمۂ شعبان کی شب ہے۔عنقریب وہ فرزند گرامی میرے یہاں پیدا ہونے والا ہے جو ساری مخلوق پر خدا کی حجت ہوگا۔اور زمین کو مردہ ہونے کے بعد اس طرح زندہ کرے گا کہ وہ ہدایت وایمان سے معمور ہوجائیں گی۔

حکیمہؑ خاتون کا بیان ہے کہ رات کو وہیں ٹھہر گئی نماز مغربین اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد عبادت میں مشغول ہوگئی۔امام حسن عسکری علیہ اسلام نے اُسی جگہ سے جہاں وہ تشریف فرما تھے مجھ کو آواز دی اور بہ علم امامت فرمایا کہ پھوپھی اماں گھبرایئے نہیں وہ وقت قریب آ گیا ہے ۔حضرتؑ نے آواز دی سورہ انا انزلنا پڑھیے۔ میں نے پڑھکر دم کیا ابھی حضرتؑ کا کلام تمام نہ ہوا تھا کہ نرجسؑ خاتون میری نظروں سے غائب ہوگئیں گویا کہ میرے اور اُن کے درمیان ایک پردہ حائل ہوگیا۔ میں فریاد کرتی ہوئی حضرتؑ کے خدمت میں آئی فرمایا کہ پھوپھی اماں اندیشہ کی بات نہیں ہے واپس جایئے۔نرجسؑ کو آپ وہیں پائینگی۔ چنانچہ میں آگئی تو دیکھا کہ پردہ اٹھا دیا گیا ہے اور نرجسؑ خاتون سے ایسا نور ساطع ہورہا ہے جس سے آنکھوں کو خیرگی ہوتی ہے اور ایک صاحبزادے سجدے میں جھکے ہوئے انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند کیئے ہوئے فرمارہے ہیں۔

''اَشْهَدُ اَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واَشْهَدُ اَن جَدّی مُحَمّداً رَسُولُ اللّٰهِ و اَشْهَدُ اَن ابی اَمیرالمومنینَ حجة اللّٰه''

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور میرے نانا محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور میرے دادا امیر المومنینؑ حجت خدا ہیں اسی طرح ایک ایک امام کا نام لیا جب اپنے نام تک پہنچے تو کہا۔

''اَللّٰھُمَّ اَنجِزنِي ما وَعَدتَنِي وَاُتمِمْ لِي اَمرِیْ وَثَبِّتْ وَطَاءَ تِی و اِملَابِیَ الاَرضَ قِسطاً وَّ عَدلاً''

''یعنی بارِالہا! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس کو میرے لئے وفا فرما اور میرے امر کو پورا کر اور مجھ کو ثابت قدم رکھ اور میرے ذریعہ زمین کو عدل اور انصاف سے پُر فرما''

میں نے دیکھا کہ وہ صاحبزادے تمام آلائیشوں سے پاک وہ پاکیزہ پیدا ہوئے اور داہنے ہاتھ پر لکھا ہے۔

''وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً''(سورۃ اسرا ۸۱)

''یعنی حق آیا اور باطل گیا۔ یقیناً باطل تو مٹنے والا ہی ہے''

حضرت حکیمہؑ خاتون فرماتی ہیں پس میں مطمئن ہو کر بیٹھی سورہ الٓم سجدہ اور سورہ یٰسٓ پڑھنے لگی اسی اثناء میں میں نے دیکھا کہ نرجسؑ خاتون مضطرب ہو رہی ہیں یہ دیکھتے ہی میں اپنی جگہ سے اُٹھی اور انکو سینے سے لگا کر دریافت کیا کہ کیا کچھ محسوس کرتی ہو کہا ہاں تب میں نے کہا اطمینان رکھو میں نے اسماء الٰہی پڑھ کر دم کئے ۔حضرت نے آواز دی انا انزلنا پڑھو جیسے جیسے سوروں کی تلاوت کرتی تھی شکم مادر ہی کے اندر سے مولود کے بھی سورہ پڑھنے کی آواز آتی رہی اور مجھ کو سلام کیا جس سے میں ڈری لیکن حضرت نے آواز دی کہ پھوپی اماں قدرت الٰہی سے تعجب نہ کیجئے ۔خداوند عالم ہمارے بچوں کو حکمت کے ساتھ گویا فرماتا ہے۔

حضرت حکیمہؑ خاتون فرماتی ہیں کہ حضرت امام حسن عسکریؑ نے مجھ کو آواز دی کہ میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ میں لیکر گئی۔ جب قریب پہنچی تو صاحبزادے نے پدر بزرگوار کو سلام کیا۔

والد ماجد نے جواب دیا اور اس طرح ہاتھوں لیا کہ صاحبزادے کے پائے مبارک حضرت کے سینے پر تھے۔ حضرت نے اپنی زبان فرزند کے منہ میں دی، سر پر آنکھوں پر، کانوں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا! کہ پڑھو! صاحبزادے نے اعوذ باللہ کے بعد اور بسم اللہ کے ساتھ یہ آیت پڑھی وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ (سورہ القصص آیت:٦) ''یعنی ہم چاہتے ہیں کہ جو لوگ زمین پر کمزور کر دئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور انکو پیشوا بنائیں اور انہیں کو مالک قرار دیں اور انہیں کو روئے زمین پر پوری قدرت عطا کریں۔ اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو انہیں کمزوروں سے وہ چیزیں دیکھائیں جس سے یہ ڈرا کرتے تھے۔

پھر رسولؐ خدا اور آئمہ ہدیٰؑ پر درود بھیجا، انبیاء کے صحیفوں کی تلاوت کی اوّل صحفِ ابراہیمؑ کو سریانی زبان میں پڑھا، کتاب ادریسؑ و نوحؑ و صالحؑ اور توریتِ موسیٰؑ و انجیل عیسیٰؑ و فرقان محمد مصطفیٰؐ کو پڑھا۔ حضرت نے ان مرغان سفید میں سے جن کی آمد و رفت ہو رہی تھی ایک کو حکم دیا کہ اس مولود کو لیجا اور اس کی حفاظت کر چنانچہ وہ لے گیا۔ اور اسکے پیچھے باقی پرندے اُڑ گئے اُس وقت امام حسن عسکریؑ فرما رہے تھے کہ میں نے تم کو اس کے سپرد کیا جس کی سپردگی میں موسیٰؑ کو مادرِ موسیٰؑ نے دیا تھا۔ نرجسؑ خاتون اس واقعہ سے رونے لگیں حضرت نے انہیں تسلی دی اور فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ عنقریب یہ فرزند تمہارے پاس آئیگا۔ اور تمہارے سوائے کسی کا دودھ نہیں پیئے گا۔ آمد و رفت ہوتی رہی، حکیمہؑ خاتون فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ یہ پرندے کیسے تھے فرمایا! جو لے گیا وہ روح القدوس ہے جو آئمہ پر موکل ہے اور باقی ملائکہ تھے۔ بعض روایات میں جبرائیلؑ کا نام آیا ہے اس کے بعد دوسرے روز بھی میں نے صاحبزادے کو نہ دیکھا جس سے میں متحیر تھی مگر حضرت نے یہ کہہ کر مطمئن فرمایا کہ یہ مولود خدا کی امانتوں میں سے ہے۔

البتہ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ گہوارے میں سو رہے ہیں اُوپر سبز کپڑا ڈھکا ہوا ہے جس کو میں نے ہٹایا انہوں نے آنکھیں کھولی اور متبسّم ہوئے۔ میں نے بوسے لینے کیلئے اُنکو اُٹھایا کہ ایسی خوشبو میرے دماغ میں پہنچی کہ اس سے قبل کبھی نہ سونگھی تھی اور چالیس روز بعد میں نے جو دیکھا کہ وہ صاحبزادے گھر میں چل پھر رہے ہیں دو سال کے معلوم ہوتے ہیں۔ اس پر امام حسن عسکریؑ نے فرمایا انبیاء اور اوصیاء کے فرزند جو امام ہوتے ہیں انکی نشو ونما خلاف عادت ہوتی ہے۔

ولادت سے لیکر غیبت صغریٰ تک کے حالات

امام حسن عسکریؑ نے اپنے عہد کے سیاسی اور سماجی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے امام مہدیؑ کی ولادت کو عوام الناس سے مخفی رکھا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنے خاص اصحاب کو اس کی اطلاع دی تھی تا کہ آپ کی ولادت اور وجود کی دستاویزی تحریری صورت میں ذخیرہ احادیث میں محفوظ ہو جائے۔

اؔبو غانم کی روایت کے مطابق ولادت کے تیسرے دن اپنے اصحاب کو مولود کی زیارت کروائی اور بتایا کہ یہ بچہ میرے بعد تمہارا امام ہوگا۔ دوسرے عؔثمان بن سعید (نائب اوّل) کو ولادت کے موقع پر طلب کیا اور روٹی اور گوشت خرید کر بنی ہاشم میں تقسیم کرنے کا حکم دیا اور عقیقہ کے لئے چند بکریوں کو ذبح کرنے کا بھی حکم دیا۔ تیسرے احؔمد ابن اسحاق قمی کو امام حسن عسکریؑ نے خط تحریر فرمایا کہ ’’بچے کی ولادت ہوئی تم اس خبر کو لوگوں سے پوشیدہ رکھوں اس لئے کہ ہم نے بھی سوائے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے کسی کو نہیں بتایا۔ ہم نے تمہیں بتایا کہ تا کہ تمہیں خوشی ہو جیسا کہ اللہ نے ہمیں خوش کیا ہے۔ والسلام‘‘۔ امام حسن عسکریؑ نے اپنی والدہ کو خط کے ذریعہ ولادت مہدیؑ کی اطلاع دی۔

ولادتِ باسعادت انبیاء علیہم اسلام اور آئمہ معصومین علیہم اسلام بھی اکثر و بیشتر حکمت و مصلحت الٰہی خلاف عادتِ عامہ بطور اعجاز و کرامت ہوتی ہے۔کلام مجید میں جن انبیاء علیہم اسلام کی ولادت کا ذکر ہے اور جو احادیث نبویؐ میں ہے اس سے یہ بات خوب واضح ہوجاتی ہے اور مومن کو جائے انکار باقی نہیں رہتی۔حضرت آدمؑ ابوالبشر کی ولادت بطریق خاص ہوئی۔لیکن بعد ازاں بھی یہی سلسلہ رہا ہے اور ولادت انبیاء بطور فرق عادت واقع ہوتی رہی۔حضرت شجرۃ النباء ابراہیم خلیل اللہ کی ولادت کا حال کتب تواریخ واحادیث میں مروی ہے کہ جب نمرود نے حکم دیا ہوا تھا کہ مرد عورتوں سے جدا کردیئے جائیں اور اگر کسی کے لڑکا پیدا ہو تو ہلاک کردیا جائے۔تو نطفۂ خلیل اللہ خاص قصر نمرودی میں سات ڈیوڑھیوں کے اندر اس کی خواب گاہ (نمرود کی) اور اس کے سرہانے سے ایک گز کے فاصلے پر اسی شب میں اور عین اسی وقت اور اسی ساعت قرار پایا۔جبکہ نمرود یہ خواب دیکھ رہا تھا کہ ایک ستارہ آسمان سے اُترا اور اسکی روشنی نے قصر کا احاطہ کیا اور قصر کی چھت سے گزر کر اس کے سرہانے ایک گز کے فاصلے پر زمین پر اُترا اور غروب ہوگیا۔والد ماجد جناب ابراہیمؑ تلوار لئے سرہانے کھڑے رہتے تھے نصف شب میں والدہ گرامی حضرتؑ سات ڈھیوڑیوں اور پہروں سے گذر کر اپنے خاوند کے پاس پہنچ گئیں اور وہ نور وہیں ودیعت کیا گیا۔ پھر حملِ جنابؑ شکم مادر میں نمایاں نہ ہوا۔اور جب ولادت ہوئی تو ان کی والدہ بخوف ہلاکت ان کو ایک غار میں لیجا کر رکھ آئیں جہاں نہ کوئی محافظ تھا نہ نگہبان اپنے انگوٹھے چوس چوس کر پرورش پاتے تھے جب حُبِ مادری جوش میں آتی ان کی والدہ جا کر دیکھ آتی تھیں۔نشونما بھی خلاف عادت عامۃ الناس تھی۔ایک دن میں اتنے بڑھتے تھے جتنا کہ اور بچے ایک ہفتہ میں اور ایک ہفتہ میں اتنا جتنا دوسرے لڑکے ایک ماہ میں اور ایک ماہ میں اتنا جتنا عام بچے ایک سال میں اور پندرہ ماہ کی عمر میں جوان رعنا اور رشید تھے کہ خدا فرماتا ہے۔

''وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِه عَالِمِينَ''(سورہ انبیاء ۵۱)

''ہم نے ان کو قبل سن رشد عقل وفہم کامل اکمل عطا کر دی تھی''

اور ہم نے اس کو پہلے ہی سے جانتے تھے۔حضرت اسحاقؑ کی ولادت جب ہوئی جب آپؑ کا سن ۱۲۰سال اور حضرت سارہؑ کی عمر نوے سال تھی۔ولادتِ باسعادت جناب اسحاقؑ خلافِ عادت عامدّ الناس تھی۔

اُن کے بعد حصرت موسیٰؑ کی ولادت کا حال اوران کا قصہ قرآن میں مذکورہ ہے اور احادیث میں مروی ہے فرعونی سختیوں سے پوشیدہ حمل قائم ہوااورآثار حمل بالکل ظاہر نہ ہوئے اور جب پیدا ہوئے تو ان کی والدہ ڈریں کہ اب فرعون کو خبر ہو جائے گی تو وہ قتل کرادے گا تو خود موسیٰؑ نے تکلم کیا اور تسلی دی اور پھر آپ کی پرورش خانہ فرعون میں ہوئی اور سوائے اپنی والدہ گرامی کے اور کسی دایہ کا دودھ نہ پیا۔اور حالات ولادت سے مشابہ ہیں۔یہی حال جناب یحییٰؑ کی ولادت کا ہے ملاحظہ ہو(سورہ مریم) کھیٰعص ارشاد باری ہوا! ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جسکا یحیٰؑ ہے۔آپ نے عرض کیا پروردگار! میرے کیونکر لڑکا ہوگا حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں منتہائے پیری کو پہنچ گیا ہوں۔ارشاد ہوا! لیکن یہ تمہارے پروردگار کی بشارت ہے (جو ہر چیز پر قادر ہے)۔

اور قصہ جناب عیسیٰ علیہ اسلام مشہور ومعروف ہے مفصّل حال قرآن میں مذکور ہے اور جناب مریمؑ بھی یہ بشارت سنکر یہی تعجب کرتی ہے اور فرماتی ہے '' أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا''(سورہ مریم ۲۰) میرے کیونکر لڑکا ہوگا حالانکہ نہ تو مجھے شوہر نے مس کیا ہے اور نہ میں بدکار ہوں۔ارشاد باری ہوااس بچہ کو لوگوں کیلئے اپنی نشانی اور آیت بنائیں گے۔ہم ہر شئے پر قادر ہیں۔ہر طرح سے خلق کر سکتے ہیں اور اس کو ہم اپنی خاص

رحمت قرار دیں گے۔'' بے شک خدا کے نزدیک عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ جیسی ہے کہ اس کو تراب سے بنایا ہے پھر کہا کہ ہو جا پس وہ ہو گیا'' ''جب وہ کسی چیز کا ارادہ کیا تو وہ کہے کہ ہو جاہ پس وہ ہو جائیں گی'' ارشاد باری ہوئی سورہ آل عمران میں ''اے مریمؑ خدا تجھے بشارت دیتا ہے اپنے کلمہ کی جس کا نام مسیح عیسیٰؑ ابن مریم ہے اور وہ دنیا و آخرت میں باعزت وصاحب وجاہت ہے اور وہ مقربین بارگاہِ الٰہیٰ سے ہے۔ وہ لوگوں سے شیر خواری میں جب کہ وہ گہوارے میں ہوگا۔ اور بڑا ہو کر بھی باتیں کرے گا'' ان آیاتِ مبارک سے یہ بھی ثابت ہے کہ جناب عیسیٰؑ کی خلقت میں مادۂ جسمانی کو دخل نہیں ہے روح انکی روحِ خاص نورانی ہے جو منسوب ہے خدا کی طرف اور جسم انکا مثل دوسرے انسانوں کے نطفہ مادیۂ جسمانیہ سے نہیں بنا بلکہ وہ ایک کلمہ وجودیہ الٰہیہ ہے۔ جسم بھی خاص ہے روح بھی خاص یہی وجہ ہے کہ عیسیٰؑ ابن مریمؑ اپنے اسی جسم بشری سے چرخ چہارم پر زندہ وموجود ہیں۔

اوّل شناخت نبیؐ اللہ خلیفۃ اللہ امام مبین کی یہ ہوتی ہے کہ وہ پیدا ہوتے ہی تکلم کر سکتے ہیں۔ حالات انبیاء اور آئمہ کے دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ولادت کے ساتھ ہی کلمہ توحید پڑھتے ہیں۔ یہ اوّل شناخت سے منصوص من اللہ کی چنانچہ وقت ولادت باکرامت ختمی مرتبتؐ بہت سے خوارق، عادات و اعجازات ظاہر ہوئے جب سے آپؐ شکم مادر گرامی میں تشریف لائے والدۂ گرامی کی پیشانی سے ہمیشہ نور ساطع تھا آپؐ شکم مادر سے تسبیح و تحلیل کی آواز سنی جاتی تھی۔ جب آپؐ کی ولادت پر نور جمالی ہوئی سارا عالم نور جمال سے منور ہو گیا۔ حضرت آمنہ بنت وہب فرماتی ہیں کہ ایسا نور طع تھا جس سے آپ نے مکہ سے شام کے قصر روشن دیکھے۔ چنانچہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں میں اُس وقت سے موجود ہوں جب کہ آدمؑ کا پتلا آب وگل کے درمیان تھا میں تم کو خبر دوں گا تم کو اپنے اوّل امر کی۔ میں دعائے ابراہیمؑ بشارت عیسیٰؑ اور خواب مادر گرامی

ہوں جو انہوں نے اُس وقت دیکھا تھا۔ آپؑ نے اوّل ولادت میں تکلم فرمایا جب گہوارے میں ہوتے تھے تو ملائکہ گہوارہ ہلاتے تھے۔ اوّل کلمہ جو آپ کی زبان سے نکلا ''اللّٰہ اکبر کبیراً کبیرا والحمدُ لِلّٰہِ کثیراً تھا۔'' حضرت عباس ابن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ آپ نے پیغمبرؐ اکرم سے کہا کہ مجھ کو تمہارے دین میں تمہاری نبوت کی ایک علامت نے داخل کیا ہے میں نے دیکھا تھا کہ جب پیدا ہوئے اور گہوارے میں تھے تو چاند سے باتیں کرتے تھے اور انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ پس جدھر کو تم اشارہ کرتے تھے اُدھر کو وہ جھک جاتا تھا اور بڑے ہوکر آپؐ نے اشارہ انگشت سے دو ٹکڑے کیئے۔

یہ سلسلہ ذریت پیغمبرؐ میں بھی برابر جاری رہا کیونکہ نور انبیاء و آئمہ ایک ہے عصمت و طہارت ایک ہے۔ منصب خلافت الٰہیہ میں یہی نورانی سلسلہ انبیاء اور بعد ختمہ نبوت آئمہ و ولی ہیں اُس قسم کا اصطفاء ذریت انبیاء سے مخصوص ہے۔ اور اسی سے انکو خدا نے تمام عوالم پر برگزیدہ بنایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَکَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّراً فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّکَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ'' (آل عمران ۳۴،۳۳)

''بیشک خدا نے آدمؑ ونوحؑ وآل ابراہیمؑ وآل عمرانؑ کو تمام عوالم پر برگزیدہ کیا ہے۔ یہ ایک ہی ذریت ہے جو ایک دوسرے سے وابستہ و مرتبط ہے اور خدا سب باتوں کا سُننے اور جاننے والا ہے۔''

یہ رحمت و برکت خاص تا روز قیامت خاندان رسالتؐ میں جاری و ساری ہے اور وارثانِ نبوت میں باقی ہے۔ چنانچہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولادت کے حالات ہیں کہ اوّل خانہ کعبہ کی دیوار شق ہوئی۔ حورانِ بہشت خدمت کیلئے آئے۔ زمین پر تشریف لاتے ہی کلمہ پڑھا۔

جب رسولؐ اللہ تشریف لائے تو فرمایا ''اسلام علیک یارسول اللہ'' فرمایا اور اکثر روایات میں موجود ہے کہ جب آنحضرتؐ نے کہا پڑھو یا سناو تو آپؐ نے قرآن سنایا (شیعہ روایات میں ہے کہ چاروں کتابیں سنائیں) اور روایات اہلسنت میں یہ تشریح ہے کہ ''قَدْ اَفْلَحَ الْمُو مِنُون'' پڑھی یہ تصرفات جس طرح انبیاء میں پائے جاتے ہیں اسی طرح امامؑ میں بھی منجملہ علامات امامؑ یہ ہے کہ جس وقت وہ زمین پر آتے ہیں تو اوّل ہاتھ زمین پر ٹیکتا ہے اور سر آسمان کی طرف بلند کرتا ہے اور کلمۂ شہادت پڑھتا ہے۔

امام جعفر صادقؑ نے وقت ولادت موسیٰؑ کاظم جب آپ مکان سے صاجزادے کی ولادت کے بعد خوشی خوشی باہر تشریف لائے تو ابوبصیر سے خوشی کا سبب پر استفسار فرمایا کہ ''حمیدہؑ نے (والدۂ ماجدہ جناب موسیٰؑ بن جعفر) مجھ سے ایک بات سنائی جسکو میں پہلے سے جانتا ہوں اور اس سے بہتر جانتا ہوں۔ راوی نے کہا وہ کیا بات ہے فرمایا کہ جس وقت بچہ پیدا ہوا تو ہاتھ زمین پر ٹیک دیئے اور سر آسمان کی طرف بلند کیا۔ میں نے کہا ان سے کہ یہ نشانی ہے رسولؐ اللہ کی۔ ان کی ولادت بھی ایسی ہی ہوئی تھی اور یہی امامؑ کی نشانی ہے۔ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو خدا ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور وہ اسکی پیشانی پر لکھ دیتا ہے۔ ''وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لَا مُبَدِّلِ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ'' (سورہ الانعام ۱۱۵)

تعلیم وتربیت

امام حسن عسکری علیہ اسلام فرائض عبادت کے بعد اپنا تمام وقت اپنے نورِ نظر کی تعلیم و تربیت میں صرف فرماتے تھے۔ آئمہ طاہرین کو کسی ظاہری تعلیم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کا علم وہبی ہوتا ہے کسبی نہیں لیکن ہر امام اپنے نائب اور قائم مقام کو اسرار ربانی اور رموز یزدانی سپرد کرتا ہے اور وہ امور جو منصب امامت اور درجۂ رفیعہ نبوت سے تعلق رہتے ہیں جس طرح انبیاء اپنے

نائب کی تعلیم اپنے ذمہ فرض سمجھتا ہے اور اپنے بعد زمینوں اور آسمانوں کی تمام تر ذمہ داریاں تفویض کرتا ہے۔ آنحضرتؐ نے کس اہتمام اور کس احتیاط سے مختلف اوقات میں خلوت میں سرگوشی میں جہاں ازواج مطہرات کو تک آنے کی اجازت نہیں تھی ان امور کی تعلیم دی۔ امیر المومین علیہ اسلام فرماتے ہیں کہ جس طرح ایک پرندہ اپنے بچے کو چونچ مُنہ میں دیگر چگاتا ہے اسی طرح رسولؐ اکرام نے مجھے تعلیم دی ہے۔

جناب ام المومنین سلمہ سلام اللہ علیہا کے مکان کا واقعہ مشہور ہے جہاں رسولؐ اکرم نے علی علیہ اسلام سے صبح سے نماز مغرب تک سرگوشی فرماتے رہے۔ اس دوران ام المومنینؑ کئی مرتبہ دروازے پر آ کر سلام کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم باہر ہی رہو حجرے میں آنے کی اجازت نہیں دی۔ جب اُم المومنینؑ کو آنے کی اجازت ملی تو ارشاد فرمایا اُم سلمہؑ جبرئیل آئے ہوئے تھے اور یہ حکم لائے تھے کہ علیؑ کو اپنے پیچھے وصیت کر جاؤں میں علیؑ اور جبرئیل کے درمیان واسطہ تھا۔ جبرئیل میری داہنی جانب تھے علیؑ بائیں جو کچھ کہ مجھے جبرئیل کہتے تھے میں علیؑ کو اُن امور سے کہ میرے بعد قیامت کے روز تک ہونے والے ہیں آگاہ کرر ہا تھا۔ اے اُم سلمہؑ مجھے معذور رکھو۔ خدا نے ہر ایک امت کیلئے ایک نبی مقرر کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لئے ایک وصی ہوتا آیا ہے پس میری عترت اور میرے اہل بیت سے میری امت میں علیؑ میرے وصی ہیں۔ یہ وہی تعلمیں تھیں جو خاصان اپنے نائب اور قائم مقام کو حکم الٰہی کے مطابق پہنچایا کرتا تھا۔ (خطب خوارزمی حنفی عالم)

غزوۂ طائف میں بھی ایک مرتبہ اس رازداری کا ایسا ہی واقعہ پیش آیا جو عام طور سے تاریخ اور حدیث کی تمام کتابوں میں درج ہے۔ ترمذی اور نسائی میں تحریر ہے کہ جابر ابن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ غزوۂ طائف کے روز آنحضرتؐ نے جناب علی مرتضیٰؑ کو سرگوشی کیلئے بلایا۔ لوگ کہنے لگے کہ آنحضرتؐ کی سرگوشی اپنے ابن عم کے ساتھ بہت بڑھ گئی ہے آنحضرتؐ نے

فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ خدا نے کی ہے۔آپؐ نے فرمایا جس نے علیؑ سے حسد کیا اُس نے مجھ سے حسد کیا اور جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

حضرت امام زمانہؑ کا نام ''القائم'' رکھے جانیکی وجہ

کتاب العلل الشرائع میں ابوحمزہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت نقل کی ہے جس میں حضرت امام زمانہ عجہ کا نام ''القائم'' رکھے جانے کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امام حسینؑ کو شہید کیا گیا تو اس وقت فرشتوں نے بارگاہ خداوندی میں التجا کی چیخ و پکار کی خدایا تیرے حسینؑ پر اتنا ظلم ہو رہا ہے تو اس وقت خدا ان فرشتوں سے مخاطب ہوا کہ میں اس کا بدلہ ضرور لوں گا۔خواہ ایک زمانہ کے گذرنے کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔پھر ان کے سامنے سے ایک پردے کو ہٹایا گیا تو سامنے ایک تصویر آئی جو امام حسینؑ کی اولاد میں سے ایک امام تھے اور جو اس وقت کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے تو اس وقت فرشتوں سے خطاب ہوا کہ میں اس قائم کے ذریعے اپنے حسینؑ کا بدلہ لوں گا۔

والدہ ماجدہ امام القائم المہدیؑ شہزادی نرجس خاتون

الصراط السوی جلد دوم ۳۸۷ صفحہ پر تحریر ہے کہ شیخ صدوق، شیخ طوسی، شیخ طبرسی و شیخ طراسبی وغیرہ ہم نے بشیر بن سلیمان بردہ فروش انصاری سے روایت کی ہے کہ جو سامرہ میں امام علیؑ نقیؑ کے پڑوسی تھی وہ کہتا ہے کہ کافور خادم امام میرے پاس آیا اور کہا کہ! حضرت ابوالحسنؑ علیؑ بن محمدؑ تجھے بلاتے ہیں۔میں حاضر خدمت ہوا اور جب میں پاس بیٹھ گیا تو فرمایا! اےئ بشیر تو اولاد انصار سے ہے اور ہماری مودت و محبت و موالات تم میں ہمیشہ رہی ہے اور اس کو میراث میں پاتے رہے اور تم ہم اہلبیتؑ کے معتمدین میں ہو۔میں تجھے ایک خاص بزرگی کیلئے پسند کرتا ہوں اور

ایک فضیلت مخصوص کیلئے تجھے اختیار کرتا ہوں۔ جس سے تو تمام ہمارے دوستوں پر سبقت لیجائے گا اور تجھے ایک راز پر مطلع کرتا ہوں۔ ایک کنیز کی خریداری کیلئے بھیجتا ہوں پھر آپ نے ایک خط رومی زبان اور خط میں نہایت عجیب ولطیف لکھا اور مہر کردی اور ۲۲۰ دوسوبیس اشرفیاں کپڑے میں بندھی نکالی اور مجھکو دیدیا اور فرمایا کہ یہ لے لو اور بغداد چلے جاؤ اور چاشت کے وقت فرات کے گھاٹ پر پہنچ۔ اس وقت چند کشتیاں اسیروں کی آئیں گی۔ وہاں تو بہت سی کنیزیں اور بہت سے خریدار سرداران بنی عباس کے وکیلوں سے اور کچھ جوانان عرب دیکھے گا۔ جب یہ دیکھے تو دور سے عمؔر بن نخاس پر نظر ڈال اور دن بھر اس کا خیال رکھ یہاں تک کہ وہ ایک کنیز اس صفت کی پیش کرے جو دو جامدر شمین پہنے ہوگی اور چہرے پر نقاب اوڑھ رکھی ہوگی اور وہ کنیز خریداروں پر پیش ہونے اور ان کو دیکھنے اور مَس کرنے سے انکار کرتی ہوگی اور اس پر راضی نہ ہوگی کہ کوئی اس کو ہاتھ سے مس بھی کرسکے اور تو اس وقت سنے گا کہ وہ نقاب کے اندر سے رومی زبان میں کچھ کہہ رہی ہے اور وہ کہتی ہوگی ''دھتک ستراہٗ'' ائے وائے مصیبتا کہ میری پردہ دری کی جاتی ہے۔ اس وقت ایک ایک خریدار کہے گا میں اس کو تین سو دینار میں خریدتا ہوں اس کی پاکدامنی اور عفت کو دیکھ کر تب وہ اسکو زبان عربی میں جواب دیگی کہ اگر تو سلیمان ابن داؤد کی مملکت وحشمت اور اسکی شوکت بھی لیکر آئے تو بھی تیری طرف مائل نہ ہوں گی۔ اس وقت نخاؔس کہے گا کہ بیچنا تو ضروری ہے۔ پھر اس کی کیا صورت ہوگی جواب دیگی کہ جلدی نہ کر، تاوقتیکہ خریدار پہنچے جس کی دیانت وایمان پر میں اعتماد کرتی ہوں۔ اس وقت تو عمر بنؔ یزید کے پاس جا اور کہنا کہ میرے پاس ایک سید کا خط ہے جو اس نے بڑی ملاطفت سے رومی زبان اور رومی خط میں لکھا ہے اور اس میں اپنے فضل وکرم وجودو سخا اور اپنی شرافت وکرامت کا ذکر کیا ہے۔ پس یہ خط اس کو دیدے کہ اس بزرگوار کے اخلاق و اوصاف میں غور وفکر کرے اگر راضی ہوگئی تو میں خریداری کیلئے ان کی طرف سے وکیل ہوں۔

اور جو کچھ میرے مولاؑ نے حکم دیا تھا میں نے بالکل اسی طرح عمل کیا اس نے وہ خط لیکر پڑھا اور غور کیا اور رونے لگی اور کہا! مجھکو صاحب خط کے ہاتھ فروخت کردے اور سخت قسمیں کھائیں کہ اگر اس کے ہاتھ نہ بیچے گا تو میں اپنے کو ہلاک کرلوں گی۔ میں قیمت کی بابت برابر جھگڑتا رہا یہاں تک کہ وہ اسی قیمت پر راضی ہوگیا جو میرے مولاؑ نے دی تھی۔ میں قیمت ادا کرکے اس کو لے آیا اور بغداد میں اپنی قیام گاہ میں ان کو لے آیا۔ جس وقت وہ معظّمہ وہاں پہنچی نہایت خوشی ومسرور تھیں اور بار بار اس خط کو بوسہ دیتی تھیں۔ یہ دیکھ کر میں نے تعجب سے کہا کہ تمہارے نزدیک اس خط کی اتنی قدر وعظمت ہے حالانکہ لکھنے والے کو جانتی بھی نہیں ہو۔ ان معظّمہ نے جواب دیا کہ اے عاجز اور بزرگی فرزندان انبیاء واوصیاء کی کم معرفت رکھنے والے دل سے متوجہ ہو اور کان لگا کر سن تاکہ میں تجھے اپنا حال سُناؤں۔

میں شہزادی ملکہ شہنشاہِ روم قیصر کی پوتی ہوں۔ میرے والد کا نام یشوعا ہے اور میری ماں شمعون بن صفاء وصی حضرت عیسیٰؑ سے جا ملتا ہے۔ میں تجھے ایک عجیب بات کی خبر دیتی ہوں پس تو جان لے کر میرے دادا نے چاہا کہ میرا عقد اپنے بھتیجے سے کردے پس اس نے اپنے قصر میں نسل حوارین ُعلماء سے تین سو بزرگ اور امرء ولشکر وسردان قبائل سے چار ہزار نفر کو جمع کیا اور ایک تخت جواہر سے مرصع جو اس نے اپنی بادشاہی کے زمانہ میں تیار کرایا تھا۔ اسکو چالیس پایوں پر نصب کیا اور صلیبوں اور بتوں کو اونچے اونچے مقامات پر رکھا اور اپنے بھتیجے کو تخت پر بیٹھایا۔ پس جس وقت پادریوں نے انجلیں کھولیں صلیبیں سرنگوں ہوگئیں بت زمین پر گرنے لگے۔ تخت کا پایہ ٹوٹ گیا اور وہ زمین پر گر پڑا۔ دولھا بھی گر کرے بے ہوش ہوگیا۔ یہ صورت دیکھ کر پادریوں کے رنگ متغیر ہوگئے۔ ہر ایک تھر تھر کانپنے لگا۔ جشن عروسی ماتم کدہ نظر آنے لگا۔ ان میں سے سب سے بڑے پادری نے میرے دادا سے عرض کیا! یہ انتہائی منحوس علامت ہے۔ صلیبیں گرنے سے دین مسیح کا

زوال نظر آ رہا ہے۔ اے بادشاہ! ہم کو اس امر سے معاف رکھ۔ بادشاہ نے اس کو فال بد سمجھا۔ اور علماء و راہبوں کو حکم دیا کہ دوبارہ تخت کو نصب کیا جائے۔ اور بجائے اس بدقسمت لڑکے کے اس کے دوسرے بھائی سے عقد کر دیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس کے بھائی سے شادی کی سعادت ہماری اس نحوست پر غالب آ جائے گی۔ بس انہوں نے ایسا ہی کیا اور دوسرے لڑکے کو تخت پر بیٹھایا۔ جونہی انہوں نے انجیل کو پڑھنا شروع کیا وہی صورت حال پیش آئی اور ہر چیز پہلے سے زیادہ ٹوٹ پھوٹ گئی۔ اب تو حاضرین نے جانے کیلئے میرے دادا سے رسمی اجازت لینے کی تاخیر بھی گوارا نہ کی۔ جس کا جدھر منہ ہوا بھاگ کھڑا ہوا محفل ختم ہوگئی اور میرا دادا حرم سرا میں چلا گیا اور خجالت سے باہر نہ نکلا۔

جب رات ہوگئی اور میں سوگئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ جناب مسیح عیسیٰؑ ابن مریم چند حوارین کے ہمراہ تشریف لائے اور ایک ممبر نور نصب کیا گیا جو بلندی میں آسمان سے مقابلہ کرتا تھا اور اس کو اسی جگہ نصب کیا گیا جہاں قصر شاہی میں وہ تخت نصب کیا گیا تھا بعد ازاں جناب محمد مصطفےٰؐ مع اپنے داماد و وصی علی ابن ابی طالبؑ اور آئمہ اور اولادعلیؑ تشریف لائے۔ جناب عیسیٰؑ تعظیم و استقبال خاتم الانبیاء کیلئے کھڑے ہوگئے اور گلے ملے اور خاتمؐ الانبیاء نے فرمایا! اے روح اللہ! میں اس لئے آیا ہوں کہ ملیکہ دختر شمعون الصفاء کی اپنے اس فرزند کیلئے خواستگاری کروں اور انگشت مبارک سے ماہ بُرج امامت جناب حسن عسکریؑ کی طرف اشارہ کیا جو اس جنابؐ کے فرزند ہیں جن کا تو خط لایا ہے۔ پس حضرت عیسیٰؑ نے شمعون کی طرف دکھایا اور فرمایا اے شمعون تجھے رحمتہ العالمین کی طرف سے بہت بڑا اشرف عطا کیا جا رہا ہے۔ میرا مشورہ تو یہ ہے کہ یہ رشتہ قبول کرلے۔ میرے جداعلیٰ شمعون نے عرض کیا! مجھے قبول ہے اس کے بعد نبی کونین نے میرے سر پر ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا! بیٹی کلمہ اسلام پڑھ۔ میں نے کلمہ پڑھا نبیؐ اکرم! ممبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا! جناب مسیح اور جناب خاتم الانبیاءؐ نے امام حسن عسکریؑ سے میرا عقد کیا اور باقی آئمہ اور حوارین گواہ ہوئے۔

جب میں اس خواب سے بیدار ہوئی تو میں نے اس خواب سعادت مآب کا کسی سے ذکر نہ کیا اسے اپنے دل میں پوشیدہ رکھا۔ آتشِ محبت خورشیدِ فلک امامت روز بروز میرے سینے میں بڑھتی ہی گئی۔ سرمایۂ صبر وقرار ختم ہونے لگا۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ کھانا پینا چھوٹ گیا اور ہر روز جسم گھلنے لگا رفتہ رفتہ میں کمزور سے کمزور تر ہوتی چلی گئی اور بلاد روم میں کوئی طبیب ایسا نہ رہا تھا جس کو میرے دادا نے معالجہ کیلئے نہ بلایا ہو۔ میرے دادا کو مجھ سے بے انتہا محبت تھی جب وہ علاج سے مایوس ہوگیا تو کہا! میری نورِ چشم کیا تیرے دل میں کوئی خواہش دنیا ہے؟ تا کہ اس کو پورا کروں میں نے عرض کیا! میں صحت وآرام سے مایوس ہوں اور درکشائیش اپنے لئے بند دیکھتی ہوں۔ اگر آپ مسلمان قیدیوں کو اذیت کم کردو اور ان کو قیدِ غم سے نجات دیدو تو امید ہے کہ حق سبحانہ تعالٰی اور جناب مسیحؑ اور جانب مریمؑ مجھے صحت بخشیں جب اس نے ایسا کیا اور مسلمان قیدیوں کو رہا کرنا شروع کیا تو میں نے کچھ صحت کا اظہار کیا اور کچھ کھانا شروع کیا۔ میرا دادا خوش ہوا پھر اور دوسرے مسلمان قیدیوں کو عزیز رکھنے لگا۔ پس میں نے چار شب کے بعد خواب میں دیکھا کہ جناب سیدہ النساء العالمین فاطمۃ الزہراؑ اور جناب مریمؑ ہزار حوران بہشت کے ہمراہ تشریف لائیں اور جناب مریمؑ نے فرمایا! اے نورِ چشم یہ مادرِ گرامی امام حسن عسکریؑ ہیں۔ میں نے ان کا دامن تھام لیا اور رونے لگی اور میں نے شکایت کی کہ امام حسن عسکریؑ مجھے دیکھنے کو نہیں آتے۔ اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا! کہ بیٹی گھبراؤ نہیں میں جا کر حسن عسکریؑ سے کہدوں گی اور آئندہ تم کبھی انکی زیارت سے محروم نہ رہو گی۔ پھر اس کے بعد سے آج تک جمالِ آفتابِ امامت سے محروم نہ رہی اور دوسری رات کو جب سوئی تو جلوۂ نورِ امامت سے مشرف ہوئی۔

بشیر بن سلیمان نے عرض کیا آپ اسیروں میں کسطرح سے آگئیں؟ فرمایا! کہ ایک شب مجھے اس جنابؑ نے خبر دی کہ تمہارا دادا فلاں روز مسلمانوں کی طرف لشکر بھیجے گا اور خود پیچھے

جائے گا اور تم بھیس بدل کر خدمت گاروں اور کنیزوں میں شامل ہو جانا اور دادا کے پیچھے روآنہ ہونا اور فلاں راہ سے چلنا میں نے ایسا ہی۔ مسلمانوں کی جاسوسی جماعت نے ہمیں دیکھ لیا اور گرفتار کر کے لے گئے اور میرا انجام یہ ہوا جو تو نے دیکھ لیا۔ اور جس کے حصے میں آئی تھی اس نے میرا نام دریافت کیا تو میں نے نرجس بتلایا۔ اس نے کہا یہ کنیزوں جیسا نام ہے بشیر نے کہا یہ تعجب ہے کہ آپ اہل روم سے ہیں اور عربی خوب جانتی ہیں۔ فرمایا! کمال محبت کی وجہ سے میرا داد چاہتا تھا کہ مجھے آدابِ حسنہ سکھائے۔ ایک زنِ مترجمہ کو میرے لئے مقرر کیا جو رومی اور عربی خوب جانتی تھی اسی نے مجھے عربی بھی سکھایا ہے۔

بشیرؔ کہتا ہے جب میں اس معظّمہ کو سامرہ لے گیا اور خدمت جناب امام علی النقیؑ میں لے گیا تو آپؑ نے فرمایا! تجھے اللہ نے اسلام کی عزت اور دین نصاریٰ کی ذلت اور محمدؐ وآل محمدؐ کی فضیلت کسطرح دکھلائی۔ اس معظّمہ نے عرض کیا! اۓ فرزندِ رسولؐ میں کیا بیان کروں اس امر کا جس کو آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ پھر امامؑ نے فرمایا! چونکہ تو شہزادی ہے اس لئے تجھے عزت دینا چاہتا ہوں ۔پس تو کیا پسند کرتی ہے یہ کہ میں دس ہزار اشرفی دیدو یا بشارت دو شرافت وکرامت ابدی کی؟ عرض کیا! میں مال کی خواہش مند نہیں بلکہ شرف کی خوشخبری چاہتی ہوں۔ فرمایا! پس تجھ کو بشارت ہو ایک ایسے فرزند کی جو مشرق ومغرب عالم کا بادشاہ ہوگا اور زمین کو عدل ودادا سے بھر دے گا جب وہ ظلم وجور سے بھر گئی ہوگی۔ عرض کیا! یہ فرزند کس سے ہوگا؟ فرمایا! اس سے جسکے لئے رسولؐ خدا نے تیری خواستگاری حضرت عیسیٰؑ سے کی تھی۔ فرمایا! کیا ان کو پہچانتی ہو؟ عرض کیا! کیسے نہیں پہچانوں گی جب سے بہترین زنان عالمینؑ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا اس کے بعد سے آج تک ہر رات عالم خواب ان کی زیارت سے مشرف ہوتی رہی ہوں۔ امام علی النقیؑ نے اپنے خادم کافور کو بلایا اور کہا کہ جاؤ حضرت حکیمہ خاتونؑ کو بلالاؤ۔ جب وہ آئیں تو فرمایا! یہی وہ کنیز ہے یہ سن کر انہوں نے گلے سے

لگالیا اور بہت مہربانی سے پیش آئیں۔ آپ نے فرمایا! اے بہن! ان کو اپنے گھر لے جاؤ اور فرائض و سنت دین تعلیم دو یہ زوجہ امام حسن عسکریؑ اور والدۂ صاحب الزمان ہے۔

یہ شرافت وکرامت وسعادت و برکت ورحمت وفضیلت کہ عقد عالم انوار وارواح میں ہوا اہل بیتؑ رسالتؐ و نبوتؐ ہی سے مخصوص ہے۔ اس کی نظریں اس خاندان میں بہت موجود ہیں۔ جناب فاطمۃ الزہراؑ اور امیر المومنینؑ کا عقد عالم انوار وارواح میں ہونا ثابت ومحقق ہے۔ نیز جناب شہر بانو والدہ امام زین العابدینؑ کا عقد امام حسینؑ سے ہوا تھا۔ یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔

اس روایت سے یہ بھی واضح ہے کہ جناب ملیکہؑ (شہزادی نرجس خاتون) کا کنیزی کا واقعہ محض ظاہری حالات ہیں ورنہ فی الحقیقت وہ شاہزادئ روم ہیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آئیں اور خود آئیں اور لشکر اسلام ونصاریٰ میں جنگ بھی واقع نہ ہوئی۔ ''**وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ**'' (سورۂ عنکبوت ۴۹)

جناب نرجس خاتون سلام اللہ علیہ کی گرفتاری

دُرِّ مقصود ۱۰۲ صفحہ پر علامہ فوق بلگرامی نے تحریر فرمایا ہے کہ معتمد نے سب سے پہلے حضرت نرجسؑ خاتون سلام اللہ علیہ کی گرفتاری کا حکم دیا اُس کے اس ظالمانہ حکم کی فوراً تعمیل کی گئی اور حضرت موصوفہ ظالم معتمد کے سامنے لائی گئی۔ یہاں تک میری تحقیق کام کرتی ہے مجھ کو اسلام کی تاریخ میں یہ دوسری مثال ثابت ہوتی ہے کہ اس خاندان عصمت وطہارت کی مخدراتِ عظمےٰ حاکم وقت اور فرمانروائے زمانہ کے دربار عام میں جائزۂ سلطانی کیلئے لائی گئیں اور اسلام کے سلاطین جابرہ کی فہرست میں یزید ابن معاویہ کے بعد معتمد ابن متوکل کا دوسرا نمبر خصوصیت کے ساتھ قائم کیا جاتا ہے۔ جسنے پاسِ شریعت کے ساتھ ہی عرب ہونیکی عزت اور قوم قریش ہونیکی

حمیت بھی ہمیشہ کیلئے ضائع کردی اور دنیا میں وہ ننگ و عار اختیار کی جو اسکی پیشانی کا داغ بنکر قیامت تک اسکی بدافعالی اور شامت اعمالی کا یادگار بنا رہا۔

بہر حال علیہ مکرمہ حضرت نرجس خاتون جیسا ابھی بیان ہو چکا ہے اس شقی القلب کے سامنے دربار میں لائی گئیں۔ اُسنے قائم آل محمدؑ کی نسبت استقفار کیا تو آپ نے نہایت ہوشیاری سے اور عاقبت اندیشی سے اپنی حفاظت جانی اور اسرارِ خداوندی کے اخضاء اور کتمان کی خاص غرض سے انکار کیا اور کہا کہ مجھ سے اس وقت تک کوئی ولادت نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ میں ابھی تک حاملہ ہوں اور میرے وضع کے ایام پورے نہیں ہوئے ہیں۔

خدا کی قدرت اور خدا کی شان انکے بیان پر معتمد کو فوراً یقین ہو گیا اور اس نے اپنے موجودہ اضطراب کی فکر میں اس کو ہزار غنیمت سمجھکر کے جب ولادت ہوگئی تو مولود فوراً قتل کردیا جائے گا علیہ مکرمہ جناب نرجسؑ خاتون کو قاضی ابوشوراب کی حراست میں قید کردیا اور قاضی پر سخت تاکید کردی کہ وہ انکی حفاظت ونگرانی کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے اور جس وقت ولادت واقع ہو فوراً خبر کیجائے کہ وہ اپنی آئیدہ تجویزوں کو اسکے متعلق فوراً عملی صورت میں لائے (دُرِّ مقصد ۱۰۲)

جناب نرجس خاتون کی شہادت یا وفات؟

ذکر مصائب حضرت حجت علیہ السلام

امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے بعد جب حکومت عباسیہ کے فرمانروا معتمد نے حضرت امام عصرؑ کے قتل کی تدبیروں کے سلسلہ میں پوشیدہ طریقہ سے تفتیش شروع کی تو اوّل اس تجسس میں گھر کے باہر مرد معتین گئے گئے اور بعض خبروں کی بناء پر حمل کے خیال سے گھر کے اندر دائیاں بھیجی گئیں۔ کنیزوں کی نگرانی ہونے لگی اگر کوئی ولادت ہوئی تو مولود کو ضائع کردیا جائیگا۔ جب

اس میں ناکام رہے تو دوسرے طریقے اپنائے گئے۔اس وقت منجانب حکومت حضرتؑ کی خفیہ تلاش شہروں میں ہی محدود نہ تھی بلکہ غیر آباد مقامات پر جاسوس لگے ہوئے تھے۔حضرت کے حالات کا جس شخص پر بھی ذرا سا شبہہ ہوتا تھا اسکی گردن اڑا دی جاتی تھی۔سفینۃ البحار میں ہے کہ جب حضرت کی والدۂ ماجدہ شہزادی نرجسؑ خاتون نے امام حسنؑ عسکری سے ان حالات کو سُنا کہ میرے بعد ایسے ایسے واقعات پیش آئیں گے تو عرض کیا کہ آپ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ میں آپ کے سامنے دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔چنانچہ یہی ہوا کہ حضرتؑ کی حیات ہی میں رحلت فرمائیں۔اور ایک روایت میں ہے کہ معتضد باللہ نے زہر دلوا کر شہید کروا دیا۔

امام حسن عسکریؑ کا اپنے شیعوں میں ولادت کی خبر پھیلانا

امام حسن عسکریؑ نے کرۂ ارض پر پھیلے ہوئے اپنے دوستوں، چاہنے والوں مومنین ومحبین کو آخری ہادی اسلام کی ولادت باسعادت کی خوش خبری پہنچائی چنانچہ حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے دست مبارک سے قم میں موجود اپنے وکیل کو خط لکھا۔آپ خط میں فرماتے ہیں۔

اے احمد ابن اسحاق! ذات اقدس نے ہمیں فرزند عطا کیا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ خوشخبری آپ تک پہنچائیں تا کہ ہماری مسرت و شادمانی میں آپ بھی ہمارے ساتھ شریک ہو جائیں۔ہاں یہ خیال رکھنا کہ یہ ایک راز ہے، اپنے قابل اعتماد رشتے داروں ہم سے محبت رکھنے والوں کو بے شک بتا دیں لیکن دشمنوں تک یہ خبر ہرگز نہ پہنچے (اکمال دین اتمام نعمت صفحہ ۴۳۴)

اسی طرح چند دوسرے افراد ہیں جنہیں اطلاع دی جاتی ہے۔ان میں سے اولاد امام حسنؑ میں سے حسن ابن حسین، امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر مولودِ مسعود کی ولادت پر ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں (غیبت طوسی صفحہ ۱۵۱)

حضرت امام حسن عسکریؑ نے سامرہ میں موجود تمام محبان اہلبیتؑ کے گھروں میں ذبح شدہ دنبے بھیجے اور بیرون سامرہ والوں کو زندہ دنبے بھیجے اور ساتھ ہی لکھ بھیجا کہ ان دنبوں کو اپنے آقا امام مہدیؑ کے عقیقہ کے عنوان سے ذبح کر کے خود بھی کھالو اور اپنے دیگر مومن بھائیوں کی بھی دعوت کرو (یوم الخلاص، غیبت طوسی ۲۴۸)

حمزہ ابن ابوالفتح حسن ابن منذر کے پاس پہنچتا ہے اور اس سے ملکر فرطِ مسرت سے جھوم کر کہتا ہے خوشخبری ہے خوشخبری ہے۔ کل امام حسن عسکریؑ کے ہاں فرزند متولد ہوا ہے۔ مبارک ہو مبارک ہو اور حکم امام ہے اسے صیغۂ راز میں رکھا جائے۔ (اکمال دین ۴۳۲)

ایک اور محبؒ جو سامرہ سے باہر رہتا تھا اسے چار دنبے بھیجے اور ایک خط لکھا کہ یہ چاروں دنبہ میرے فرزند مہدیؑ کے عقیقہ کے عنوان سے ذبح کر کے خود بھی کھاؤ اور جس قدر بھی ہمارے محبؒ تمہارے اردگرد رہتے ہیں ان کی بھی دعوت کرو (اکمال دین ۴۳۲)

جب محمدؐ بن ابراہیم کوفی حضرت امام حسن عسکریؑ کی زیارت کیلئے حاضر ہوا تو آپ نے اُسے ان تمام محبان کے نام بتائے جنہیں آپ نے امام زمانہؑ کے عقیقہ کے سلسلے میں گوشت یا دنبے بھجوائے تھے۔

ان تمام امور کا مقصد صرف یہ تھا کہ اگر کسی دن محبان اہلبیتؑ کو گواہوں کی ضرورت پڑ جائے تو انہیں گواہ میسر آجائیں۔ اور غالباً یہی وجہہ تھی کہ آپ نے اپنے خاندان اور اقرباء میں خاص لوگوں تک اطلاع کی خاطر شب برأت میں اپنی پھوپھی حضرت حکیمہ خاتون کو اپنے گھر رہنے کیلئے کہا تھا۔ امام حسن عسکریؑ اپنے مقرب ترین صحابی عثمانؓ بن سعید کو اپنے پاس بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دس ہزار روٹیاں اور دس ہزار رطل گوشت خرید کر بنی ہاشم میں تقسیم کردو (دس ہزار رطل ۱۰۷ من بنتا ہے) (کمال دین صفحہ ۴۳۱)

امام حسن عسکریؑ کا اپنے فرزند کا دیدار کروانا

امام حسن عسکریؑ نے امام زمانہؑ کی اس دنیا میں آمد کے تیسرے دن محبان اہلبیتؑ کی ایک قابل اعتماد جماعت کے سامنے اپنے فرزند کو پیش کیا تا کہ ان لوگوں کو شنید (اطلاع) ہی نہ رہے بلکہ دیدار بھی ہو جائے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ بوقت گذرنے کے ساتھ ساتھ لوگ شکوک و شبہات میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ امامؑ نے امام زمانہؑ کو اپنی گود میں بٹھایا اور ان لوگوں سے فرمایا! یہ میرا جانشین اور تمہارا آقا ہے۔ میرے بعد یہی تمہارا مولا و آقا ہے یہی وہ قائمؑ ہے جسکا انتظار کرتے کرتے آنکھیں تھک جائیں گی۔ مگر اس کا ظہور اس وقت ہوگا جب زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اسکے بعد زمین عدل وانصاف سے بھر جائیگی۔

امام قائمؑ کو اپنے والد کے زیر سایہ رہنے کا موقع صرف پانچ برس ملا ویسے تو ولادت کے کچھ ہی ساعت کے بعد سفید پرندہ آ گئے تھے اور ان میں جبرئیل امین بھی تھے جنہیں امام حسن عسکریؑ نے اپنے بیٹے کو انکے حوالے کر دیا وقت ضرورت وہ لاتے لیجاتے تھے اور آپکی پرورش آسمانوں میں ہوتی رہی۔ آپ امام حسن عسکریؑ کی زندگی میں بھی پردۂ غیبت میں ہی رہے لیکن کئی مواقع پر امامؑ نے اپنے محبین کو ان کے امام کا دیدار کرایا۔ جن خوش نصیب لوگوں نے اللہ کے نور کے دیدار سے آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل کی جن میں چند نام درج کئے جاتے ہیں۔

1) احمد ابن اسحاق 2) عمرو آہوازی 3) محمد بن عثمان عمری 4) محمد بن ایوب ابن نوح 5) معاویہ بن حکیم 6) یعقوب بن منقوش 7) ابراہیم بن محمد ابن فارسی نیشاپوری 8) ابوہارون 9) سعد ابن عبداللہ قمی 10) کامل بن ابراہیم مدنی

یہ سب وہ لوگ ہیں جنہوں نے امام زمانہؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ان سب کے بیانات کتابوں میں ملتے ہیں امام حسن عسکریؑ فرماتے تھے کہ! دیکھو! میرے بعد یہی تمہارا امام ہے اور میرا جانشین ہوگا۔ ہر حکم اسی سے لینا اور دین میں کسی قسم کا اختلاف نہ کرنا ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔

امام زمانہؑ کے خدمت گذار جنہیں شرفِ خدمت وشرف دیدار ملا

کچھ ایسے خوش بخت لوگ بھی ہیں جنہیں اس گھر کی غلامی کا شرف حاصل ہوا اور انہوں نے سرکارِ حجتِ خدا کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

خادم خانۂ ابونصر: یہ وہ خوش نصیب خادم ہے جسے سرکارِ حجت خدا کے گہوارے کے قریب کھڑے ہونے کا شرف ملا اور اسکی زندگی میں ایسے بہت لمحے آئے۔

خادم خانہ ابوغانم: یہ بھی ان ہی خوش نصیبوں میں سے ایک ہے جنہیں گھر میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس نے سرکارِ حجت کی ولادت کے تیسرے روز کے بعد کے واقعات بہت تفصیلی طور سے بیان کئے۔

ابوعلی خیزرانی: ابوعلی خیزرانی یہ خوش نصیب نہ تو خود نوکر تھا اور نہ غلام البتہ ایک کنیز تھی جو اس نے امام حسنؑ عسکری کی خدمت میں پیش کی تھی۔ یہ کنیز ہر وقت گھر کے افراد کی خدمت کرتی تھی۔ جب شہادت امام حسنؑ عسکری ہوئی تو عباسیوں کی فوج نے حجت خدا کو تلاشش کرنے گھر پر یلغار کردی۔ انہوں نے فرزند رسولؐ کے گھر کو ویران کردیا۔ نوکروں اور کنیزوں کو گرفتار کرلیا۔ لیکن یہ کنیز کسی طرح بھاگ کر اپنے ولی ابوعلی کے گھر میں آ گئی اور اس نے ابوعلی کو ولادت سے لیکر اور بعد کے بہت سے واقعات بہت تفصیل کے ساتھ بتائے جو کتابوں میں پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔

ماریہ: اس کنیز کو شرف کنیزی حاصل ہے اندرونِ خانہ تمام خدمات یہی انجام دیتی تھی یہی وہ نیک بخت ہے جسے شب ولادت جناب حکیمہ خاتون سلام اللہ علیہا کے ساتھ حجت خداعجہ فرجہ کی والدہ کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس نے وہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا جب صاحب العصرؑ نے انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند کر کے کہا۔

"الحمد للّٰہ رب العالمین و صلی اللّٰہ علی محمد و آلہِ الطاھرین"

خادم خانۂ نسیم: یہ بھی ان خوش نصیبوں میں سے ہے جنہوں نے امامؑ کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔اس شرف کو اس نے بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔

ابوسہل سماعیل ابن علی نوبختی: یہ وہ آخری خوش قسمت ہے جس نے امام حسن عسکریؑ کی زندگی میں اور امام کے دولت خانہ پر حضرت حجتؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ابوسہل کہتا ہے۔

''مجھے قسمت ایسے وقت میں امام کی خدمت میں لے گئی جب سم جفا اپنا اثر کر چکی تھی۔امام بستر پر دارز تھے اور چاہتے تھے کہ پانی میں جوش دی ہوئی مصطگی نوش فرمائیں لیکن نقاہت کی وجہ سے آپ اٹھ نہ سکتے تھے۔آپ نے اپنے جگر گوشہ سرکار حجتؑ خدا سے فرمایا! کہ مصطگی پینے میں میری مدد کرو۔چنانچہ سرکار نے پیالہ ہاتھ میں لیا اور امام حسن عسکریؑ کے لبوں سے لگایا۔آپ نے وہ پانی نوش فرمایا پھر فرمایا! نماز پڑھنے میں میرے ساتھ تعاون کرو۔حضرت امام زمانہؑ نے سہارہ دیا تجدید وضو میں تعاون کیا اور امام حسن عسکریؑ نے اپنے فرزند سے خطاب فرمایا!

''بیٹے آپ کو بشارت ہو کہ آپ ہی صاحب الزماں، مہدیٔ امت اور روئے زمین پر خدا کی حجت ہیں۔آپ میرے بیٹے اور میرے جانشین ہیں'' پس یہ وہ آخری الفاظ تھے جو حضرت امام حسن عسکریؑ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے۔

حضرت حجت خدا کا اپنے والد کے جنازے میں پردۂ غیبت سے ظاہر ہو جانا

ایک ایسا پُر آشوب زمانہ تھا حکمران آپ کے خون کے پیاسے تھے حجتِ خدا ان کی حکمرانی کیلئے خطرہ تھے سو وہ اس خطرے کا وجود ہی مٹانا چاہتے تھے۔اسی لئے تو اللہ نے آپ کو پردۂ غیبت میں رکھا ہوا تھا۔جب امام حسن عسکریؑ کا جنازہ تیار ہو چکا اور نمازِ جنازہ جو معصوم ہی کو پڑھانی تھی اس موقع پر آپ کا پردۂ غیبت میں رہنا مناسب نہیں تھا۔

حکمران اپنے تمام تر وسرکاری وسائل خرچ کررہے تھے اور اعلان کررہے تھے کہ حضرت امام حسنؑ عسکری اس دنیا سے بے اولاد جارہے ہیں۔امام حسنؑ عسکری کا بھائی جو کہ جعفر کذاب کے نام سے جانا جاتا ہے بہت خوش تھا۔وہ عباسی حکومت کا حمایت یافتہ تھا اور عباسی حکومت کی بیساکھیوں سے کوشش میں تھا کہ وہ امام حسنؑ عسکری کا وارث بن جائے اور امت اسے امام بنالے۔وہ بھی نہیں جانتا تھا کہ حجت خدا کو اس دنیا میں تشریف لائے ہوئے پانچ سال ہوگئے ہیں وہ بھی امام حسنؑ عسکری کو بے اولاد سمجھتا تھا۔

وہ دل میں تو بہت خوش تھا لیکن دنیا کو دکھانے کیلئے اس نے رونی صورت بنائی ہوئی تھی۔ وہ امام کا جنازہ پڑھانے کی امید بھی دل میں لئے بیٹھا تھا۔امام کے جنازہ کی روداد ابو دیاؔن کی زبانی سنئے۔

''جنازہ تیار ہورہا تھا غسل دیا جارہا تھا کفن آچکا تھا۔آپ کا بھائی جنازہ کا منظر مکان کے ایک گوشہ میں غمزدہ صورت بنائے ہوئے کھڑا تھا۔لوگ گروہ در گروہ آ آکر اسے تعزیت پیش کررہے تھے اور ساتھ ساتھ مسند نشینی کی مبارکباد بھی پیش کررہے تھے۔میں تو امام کا خادم تھا اور جعفر کے حالات سے بھی واقف تھا۔میں اسکی شب وروز کی مصروفیات سے بھی آشنا تھا۔حکومت کے ساتھ اسکے درپردہ تعلقات بھی مجھ سے پوشیدہ نہیں تھے۔میں جعفر کے باطن کو اچھی طرح جانتا تھا۔میں دیکھ رہا تھا کہ تعزیت کے وقت جعفر کی آنکھوں سے آنسو کم ٹپکتے تھے لیکن مسند نشینی کی مبارکباد سے خوشی چھپائے نہ چھپتی تھی۔مجھے سادہ لوح محبان اہلبیتؑ پر ترس بھی آرہا تھا کہ اگر منصب امامت جعفر کے ہاتھ میں آگیا تو کیا ہوگا۔حالانکہ میں جانتا تھا کہ امام کے فرزند موجود ہیں لیکن وہ نظروں سے اوجھل تھے اور میں بس یہی سوچے جارہا تھا کہ اب کیا ہوگا''۔

اس اثناء میں امامؑ کا خادم عقید سامنے آیا اور اس نے جعفر سے مؤدبانہ انداز میں کہا کہ آقا جنازہ تیار ہے۔ جعفر کے قدم بے تابانہ آگے بڑھے۔ وہ جنازہ کے قریب پہنچا۔ امام کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے سامرہ کے علاوہ اور بھی علاقوں سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ امامؑ کے جنازہ میں لوگوں کی تعداد شمار سے باہر تھی صفیں بندھ گئی تو جعفر نے تکبیر کے لئے ہاتھ بلند کئے۔ ابھی ہاتھ بلند ہی ہوئے تھے کہ ایک ہاتھ ظاہر ہوا اور جعفر کے سینے پر پڑا جس سے کہ وہ لڑکھڑا گیا۔ اسی لمحہ گوشۂ مکان سے ایک آفتاب طلوع ہوا۔ دیکھنے والوں نے چشمِ حیرت سے دیکھا کہ ایک کمسن بچہ نور کا ایک پیکر، شانوں پر لہراتے بال، عظمت کا سر بفلک پہاڑ ہیبت الٰہیہ کا مجسم پیکر انتہائی وقار سے چلتے ہو جعفر کے قریب آیا اور جعفر کی عبا پکڑ کر فرمایا! چچا جان! میرے بابا کا جنازہ ہے۔۔۔ ایک معصوم کا جنازہ معصوم ہی پڑھا سکتا ہے۔ میں خود یہ جنازہ پڑھاؤں گا۔ آپ پیچھے صف میں تشریف لے جائیں۔

جعفر حیرت کی تصویر بن گیا، اس کا ماتھا شرمندگی سے عرق آلود ہو گیا۔ پسینہ پونچھتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔ حجت خدا نے آگے بڑھ کر اپنے والد گرامی کی نماز جنازہ پڑھائی

(اکمال الدین ۴۷۵)

امام کی معرفت کا فائدہ: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ! **اِعرِفِ اِمامَکَ فَاِنَّکَ اِذاعُرِفتَهٗ لَم یَضُرُّکَ تَقَدَّمُ هٰذَا الاَمرِ اَو تَاخَرَ** ''اپنے امام کی معرفت حاصل کرو، کیونکہ جب تم اپنے امام کی معرفت حاصل کرلو گے تو پھر آپؑ کے لئے فرق نہیں کرتا کہ آپؑ کا ظہور جلدی یا آپؑ کا ظہور دیر سے ہو۔ (بحار الانوار ج ۵۲، ص:۱۴۱، غیبت نعمانی)

غیبت صغریٰ ۲۵۵ تا ۳۲۹ ہجری

غیبت صغریٰ کے ۲ دور ہیں۔ ایک وہ دور ہے جو ولادت باسعادت کے بعد سے امام حسن عسکریؑ کی شہادت کا دور ہے جس میں وقتاً فوقتاً آپ جلوہ افروز ہوتے رہے۔ جس میں مقربین نے شرفِ دیدار سے فیض پایا۔ یہ پانچ برس کا دور ہے جو آپ نے اپنے والد کے زیرِ سایہ گذارے اور باقی (69) انہتر سال آپ نے اپنے والد حضرت امام حسنؑ عسکری کی شہادت کے بعد عالم غیبت میں رہ کر منصب امامت پر جلوہ افروز ہوکر نفاذ احکام کیئے۔

پانچ سال کی عمر میں خاص الخاص اصحاب سے آپکی ملاقات امام مہدی عجہ صفحہ 35 پر یعقوبؒ بن منقوش و محمدؒ بن عثمان عمری و ابیؒ ہاشم جعفری اور مسیؒ بن جعفر بن وہبؒ بغدادی کا بیان ہے کہ ہم حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی مولا۔ آپ کے بعد امر امامت کس کے سپرد ہوگا اور کون حجتِ خدا قرار پائے گا؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا! کہ میرا فرزند محمدؑ میرے بعد حجت اللہ فی الارض ہوگا۔ ہم نے عرض کی مولاؑ ہمیں انکی زیارت کروا دیجئے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا! وہ پردہ جو سامنے آویختہ ہے اسے اٹھاؤ۔ ہم نے پردہ اٹھایا تو اس سے ایک نہایت خوب صورت بچہ جسکی عمر پانچ سال ہوگی برآمد ہوا اور وہ آکر امام حسنؑ عسکری کی آغوش میں بیٹھ گیا۔ امام نے فرمایا! کہ یہی میرا فرزند میرے بعد حجت اللہ ہوگا۔ محمد بن عثمانؒ کا کہنا ہے کہ ہم اس وقت چالیس افراد تھے اور ہم سب نے ان کی زیارت کی۔ امام حسن عسکریؑ نے اپنے فرزند امام مہدیؑ کو حکم دیا کہ وہ اندر واپس چلے جائیں اور ہم سے فرمایا! کہ اب تم آج کے بعد پھر اسے نہ دیکھ سکو گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر غیبت شروع ہوگئی (کشف الغمہ ص:۱۳۹ و شواہد النبوۃ ص:۲۱۳) علامہ

طبرسی اعلام الوریٰ کے ص: ۲۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ آئمہؑ کے نزدیک محمد اور عثمانؓ عمری دونوں ثقہ ہیں پھر اسی صفحہ میں فرماتے ہیں کہ ابو ہارون کا کہنا ہے کہ میں نے بچپن میں صاحب الزمانؑ کو دیکھا ہے ''کانه' القمر لیلة البدر'' ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔

حضرت امام حسن عسکریؑ نے چند کنیزوں کو جن سے اطمینان تھا طلب فرما کر حکم دیا کہ مولود کو سلام کرو۔ انہوں نے بعد سلام بوسے لئے۔ نسیم کنیز کا بیان ہے کہ صاحبزادے کی پیدائش سے ایک شب کے بعد میری حاضری ہوئی تو مجھے چھینک آئی صاحبزادے نے فرمایا''' یرحمک اللہ'' جس کو سُن کر مجھے خوشی ہوئی پھر کہا کہ کیا اس کے متعلق تجھکو خوشخبری دوں میں نے عرض کیا ارشاد ہو فرمایا کہ! چھینک کا آنا تین دن تک موت سے امان ہے۔

ایک شخص نے امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا کہ ابن رسولؐ اللہ اگر مسلمان اپنے میں سے کسی کو اپنا پیشوا منتخب کر لیں تو اس میں کیا قباحت ہے؟ امام حسن عسکریؑ کی آغوش میں اس وقت قائمؑ آل محمد تھے جن کا سن صرف تین سال تھا۔ امام عسکریؑ نے بیٹے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا! بیٹا اپنے ارادتمند کو جواب دو۔ آپ قائمؑ آل محمدؐ نے اس شخص سے فرمایا۔ کہ مسلمان اگر کسی کو منتخب کریں گے تو کیا یہ دیکھیں گے کہ یہ علم وفضل، زہد وتقویٰ، دیانت وامانت میں افضل ہے یا نہیں؟ اس نے کہا ضرور دیکھیں گے پھر فرمایا، کیا یہ ہوسکتا ہے کہ جس میں یہ صفات دیکھ کر منتخب کریں وہ بعد کو ایسا ثابت نہ ہو۔ اس نے کہا ایسا بھی ہوسکتا ہے۔ کمسن بچہ نے (بچپن ہو یا نوجوان) امامت کے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے پس فرمایا! کہ یہی وجہ ہے کہ مسلمان یا مخلوق خدا منتخب نہیں کرسکتے۔ امام یا پیشوائے قوم وہ منتخب کرسکتا ہے جس کے انتخاب میں ایسی کوئی غلطی نہ ہو۔

(آفتاب ظہور مہدی ص: ۳۶،۳۷)

طفلی میں امام قائمؑ کے جوابات

کتاب کمال دین اور دیگر مستند کتب میں سعد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں علم مناظرہ میں خاص دستگاہ رکھتا تھا۔ ایک روز ایک ناصبی سے میرا مناظرہ ہوا وہ کہنے لگا تم لوگ بڑے ناانصاف ہو خلافت اوّل سے انکار کرتے ہو حالانکہ انہوں نے اسلام سب سے اوّل قبول کیا اور بخوشی قبول کیا۔ تم لوگ واقعہ عقبہ (جنگ تبوک سے واپسی کے موقع پر قتل کی نازش پہاڑ کی گھاٹی پر اونٹ کر بھڑکانے کی) کو پیش کر کے ان کو رسولؐ کا مخالف ثابت کرتے ہو۔ میں اس کا فوراً کوئی جواب نہ دے سکا اور ایک ہفتہ کی مہلت مانگی کچھ اور سوالات بھی میرے دل میں تھے یہ مسئلہ بھی لے کر میں سامرہ امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں پہونچا۔ اس وقت امام کے قریب ان کا چار پانچ سال کا ایک بچہ بیٹھا ہوا تھا میں نے سب سے پہلے امامؑ سے یہی سوال کیا کہ خلیفہ اوّل بخوشی اسلام لائے تھے یا با جبر؟ امامؑ نے بچہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا! بیٹا جواب دو امام زادہ نے فرمایا! ائے سعد خلیفۂ اوّل نہ بخوشی نہ با جبر بلکہ ان کا اسلام بہ طمع تھا۔ کیونکہ انکے احباب میں ایک کاہن نے ان کو بتلادیا تھا کہ تم ایک دعویٰ کرنے والے نبی کے خلیفہ بنو گے۔ اس لئے بغرض حصول منصب ایسا کیا میں نے کہا اچھا یہ فرمایئے کہ مسلمان اپنا امام خود منتخب کر سکتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا' مسلمان غیر معصوم ہونے کی وجہ سے ہمیشہ غلطی کریں گے بلکہ امام کو سوائے خدا کے اور کوئی منتخب کر ہی نہیں سکتا۔ جب موسیٰؑ جیسے پیغمبر کے منتخب کردہ ستّر (۷۰) آدمی جب کوہ طور پر پہنچے اور عذاب الٰہی کی بجلی گرنے سے سب ہلاک ہو گئے تو عام انسانوں کے انتخاب کا ذکر میں کیا ہے۔

ینابیع المودۃ میں کتاب الغیبہ کی روایت سعد بن عبداللہ قمی کا بیان ہے کہ میں علوم کی گہرائیوں میں مشغول تھا اور میں ایک کتاب میں چالیس سے زیادہ کے مشکل مسائل لکھ رہا تھا میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ میں ان مسائل کو اپنے آقا ابومحمد امام حسنؑ عسکری کے مصاحب

احمد بن اسحاق سے کیوں نہ دریافت کروں۔ آپ سامرہ جانے کے ارادے سے روآنہ ہو چکے تھے میں راستہ میں آپ سے مل گیا۔ ہم لوگ اجازت لیکر اپنے آقا امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ احمد بن اسحاق کے کندھے پر ایک چمڑے کی تھیلی تھی۔ جس میں ایک سو ساٹھ تھیلیاں دیناروں اور درہموں کی موجود تھیں اور ہر تھیلی پر اسکے مالک کی مہر لگی ہوئی تھی۔ امام حسن عسکریؑ کی داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جو چاند کی مانند خوبصورت تھا ہمارے آقا کے سامنے ایک سونے کا انار پڑا ہوا تھا جو عجیب و غریب نقوش کی وجہہ سے چمک رہا تھا اور نادر قسم کے نگینہ اس میں جڑے ہوئے تھے۔ حضرتؑ کی خدمت میں اس کو بصرہ کے روساء نے پیش کیا تھا۔ حضرت کے ہاتھ میں ایک قلم تھا۔ لیکن آپ تحریر نہیں فرما رہے تھے لڑکے نے آپ کی انگلیوں کو پکڑا ہوا تھا ہمارے آقا اس انار کو لڑکھڑا ئے تا کہ اس لڑکے کو اس کے گھومنے میں مصروف رکھیں۔

جب حضرتؑ لکھنے سے فارغ ہوگئے تو احمد نے چمڑے کی تھیلی کو اپنی چادر سے نکالا ہمارے آقا نے فرمایا! اسحاق کے بیٹے اپنے دوستوں کی مہر توڑ دو۔ عرض کیا! ائے میرے آقا! کیا انہیں باہر نکالوں۔ ابن اسحاق نے پہلی تھیلی باسٹھ (۶۲) دیناروں پر مشتمل ہے جو مال حرام سے حاصل ہوئے ہیں۔ اس تھیلی کے مالک نے فلاں اور فلاں ماہ و سال اپنے ہمسائے کو سومن اون تول کر دی تھی جولاہے کے پاس سے چور چرا کرلے گیا تھا۔ جولاہے نے اسکو اس بات سے آگاہ کر دیا تھا لیکن اس نے جولاہے کی بات کو جھٹلا دیا۔ اس کے عوض سو امن کاتی ہوئی اون اس سے وصول کر لی تھی! اس نے اس سے کپڑے کو بنایا اور اس کپڑے کو فروخت کر ڈالا۔ جس کی یہ قیمت ہے تھیلی کو جب کھولا گیا تو اس میں سے ایک خط برآمد ہوا جس پر اس شخص کا نام موجود تھا اور ان دیناروں کی تعداد اتنی تھی جس قدر اس لڑکے نے بتائی تھی۔ امام حسن عسکریؑ نے فرمایا! ائے میرے بیٹے آپ نے سچ کہا۔ ابن اسحاق نے ایک اور تھیلی نکالا۔ اس لڑکے نے کہا یہ فلاں بن فلاں کی ہے جو قم میں فلاں محلّہ میں رہتا ہے۔ اس میں پچاس دینار ہیں ان کو ہاتھ لگانا ہمارے

لئے حلال نہیں ہے یہ ایک ایسی گیہوں کی قیمت ہے جس کے مالک نے خیانت کی ہے۔ جب گیہوں کو لیا ہے تو زیادہ تول کر لیا ہے اور جب اسکو فروخت کیا ہے تو کم تول کے دیا ہے۔ امام حسن عسکریؑ نے فرمایا! اے بیٹے تم نے سچ فرمایا۔ پھر امام حسن عسکریؑ نے فرمایا۔ اے ابن اسحاق تم ان تمام تھیلیوں کو اُٹھا لو ان کو ان کے مالکان کے پاس واپس کر دو ہم لوگوں کو بڑھیا کا کپڑا دیدو۔

امام حسن عسکریؑ نے سعدؔ بن عبداللہ سے پوچھا۔ اے سعدؔ تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ آپ کی ملاقات کا مشتاق تھا فرمایا! جن مسائل کے دریافت کرنے کا ارادہ کیا ان کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک سے دریافت کرو۔ اس لڑکے نے کہا جو کچھ تمہاری مرضی ہو دریافت کرو میں نے ایک ایک کر کے اپنے مسائل کو دریافت کیا آپ نے مجھے تشفی بخش جواب دیا۔ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ بھی دریافت کیا گیا۔ ''کھیعص'' کی کیا تفسیر ہے ارشاد فرمایا ک سے کربلا مراد ہے ھا سے عترت کی ہلاکت مراد ہے۔ یا سے یزید ملعون مراد ہے عین سے عترت کی پیاس مراد ہے ص سے ان کا صبر مراد ہے۔

سعدؔ نے امام قائمؑ سے ''إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى'' (سورۂ طٰہٰ۔ آیت: ۱۲) کی تفسیر دریافت کی۔ موسیٰؑ اپنے اہل سے سخت محبت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ'' یعنی اپنے اہل کی محبت اپنے دل سے نکال دو۔ اسکے بعد میں سلام عرض کر کے واپس نکلا۔ ابن اسحاقؔ مجھے روتے ہوئے ملا۔ اور کہا میں بڑھیا کا کپڑا گم کر دیا ہے۔ میں نے کہا اسکو میں نے امام کے قدموں کے نیچے دیکھا ہے۔

کتاب الغیبہ میں محمد بن علی قمی سے روایت ہے کہ علی بن حسینؔ بن موسیٰ کی زوجیت میں اسکی چچا زاد بہن تھی۔ آپ کو اس سے کوئی فرزند پیدا نہیں ہوا تھا آپ نے شیخ ابوالقاسمؔ بن روح کی خدمت میں خط تحریر کیا۔ یہ غیبت صغریٰ میں آپ کے وکیل تھے اور محمد بن عثمانؔ عمری کی موت کے بعد یہ وکیل بنے۔ آپ امام سے استدعا کریں کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ آپ کی چچازاد بہن سے اولاد

نصیب کرے۔جواب ظاہر ہوا!اۓ علی تجھے تیری چچازاد سے کوئی فرزند عطا نہیں ہوگا۔عنقریب تم ویلم کی لونڈی کے مالک ہوں گے اس سے تجھے دو فقیہ فرزند عطا ہوں گے اور جوان دونوں کے درمیان پیدا ہوگا۔وہ زاہد ہوگا لیکن فقیہہ نہیں ہوگا۔اسکو محمد اور حسین نامی دو فرزند فقیہہ عطا ہوئے۔

ینابیع المودۃ ۱۴ ۷ صفحہ کتاب الغیبۃ سے احمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ میں امام حسن عسکری کی خدمت میں حاضر ہوا۔میں آپ سے اس بات کو دریافت کرنا چاہتا تھا کہ آپ کے بعد آپ کا قائم مقام کون ہے۔حضرتؑ نے میرا مدعا بیان کرنے سے پہلے فرمایا!اۓ احمد!اللہ تعالیٰ نے زمین کو آدمؑ سے لیکر قیام قیامت تک اپنی مخلوق پر حجتؑ سے خالی نہیں چھوڑا۔اس کی وجہ سے زمین سے بلاؤں کو دور کرتا ہے اور اسی کی وجہ سے بارش برساتا ہے اسی کی وجہ سے زمین کی برکتوں کی ظاہر کرتا ہے۔میں نے عرض کیا!اۓ فرزند رسولؐ میں آپ پر قربان جاؤں آپ کے بعد امام یا خلیفہ کون ہیں؟ آپ جلدی جلدی اُٹھے اور گھر کے اندر تشریف لے گئے۔پھر آپ اس حالت میں تشریف لے آئے کہ آپ کے کندھے پر ایک بچہ بیٹھا ہوا تھا۔چودہویں رات کے چاند کے مانند اس کا چہرہ روشن تھا تین سال کے عمر کے بچوں کی عمر کے برابر تھا۔فرمایا!اۓ احمد اگر اللہ تعالیٰ کی کرامت تیرے حق میں نہ ہوئی تو میں اپنا یہ فرزند تم پر پیش نہ کرتا۔رسولؐ اللہ کے نام اور کنیت پر آپ کا نام اور کنیت ہے یہ وہ ہیں زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس قدر ظلم وجور سے بھری ہوگی۔اۓ احمد عمر کی طوالت کے لحاظ سے اور علم لدنی کے لحاظ سے اس کی مثال حضرت خضرؑ کے مانند ہوگی خدا کی قسم! آپ ایک عرصہ تک ضرور غائب رہیں گے۔آپ کے زمانۂ غیبت میں صرف وہ لوگ نجات پائیں گے جنکو اللہ تعالیٰ آپ کی امامت کے قول پر ثابت قدم رکھے گا۔

احمد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا اۓ آقا! کیا اسکی کوئی علامت بھی ہے۔جس سے میرا دل اطمینان حاصل کرے۔بچہ بول اٹھا کہا اۓ احمد''میں اللہ کی زمین پر اللہ کے خلفاء کا بقیۃ اللہ'' میں اللہ کے دشمنوں سے بدلہ لینے والا ہوں۔میرے بابا کے بعد

میرے سواء اور کسی کو امام طلب نہ کرنا۔ میں اللہ کے امر میں سے ایک امر ہوں۔ میں اللہ کے راز میں سے ایک راز ہوں۔ میں اللہ کے غائب میں سے ایک غائب ہوں۔ جو کچھ میں آپ کو عطا کروں لے لو۔ اور شاکرین میں سے ہو جاؤ تا کہ کل تو ''علیین'' میں ہمارے ساتھ موجود ہو۔ احمد نے کہا میں بہت زیادہ مسرور ہوا۔ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور اسکے احسان کا شکر ہے

ابوادیانؔ سے روایت ہے کہ میں ابو محمد امام حسن عسکریؑ کی خدمت بجالایا کرتا تھا میں آپ کے خطوط کو شہروں میں پہنچایا کرتا تھا۔ آپ نے ایک خط تحریر فرمایا اور مجھے فرمایا! کہ اس کو مدائن میں لے جاؤ تم پندرہ دن غیر حاضر رہو گے اور سامرہ میں پندرہویں دن واپس آؤ گے۔ تم میرے گھر سے رونے کی صدائیں سنو گے مجھے غسل دینے کی جگہ پر پاؤ گے۔ میں نے عرض کیا! آقا آپ کے بعد قائمؑ کون ہوگا فرمایا! جو شخص میرے خطوط کا تم سے جواب طلب کرے گا۔ وہ میرے بعد قائم ہوگا میں نے عرض کیا اور وضاحت فرمایئے فرمایا! جو شخص مجھ پر نماز جنازہ پڑھے گا وہ میرے بعد قائم ہوگا۔ میں نے کہا اور کچھ وضاحت فرمایئے فرمایا جو کچھ تمہارے پاس امانتیں ہوگی طلب کرے گا۔ اسکے بعد مجھے آپ سے رعب ودبدبے نے آپ سے سوال کرنے سے روکدیا۔ چنانچہ میں خطوط لیکر مدائین روانہ ہوا میں نے ان خطوط کا جواب حاصل کیا۔ پندرھویں روز سامرہ میں داخل ہوا اور حضرت کے گھر سے موت کی خبر سُنی۔ آپ غسل کرنے کی جگہ پر موجود تھے آپ کو کفن دیا گیا۔ جب آپ کے بھائی جعفر نے آپ پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو ایک لڑکا ظاہر ہو گیا اس نے جعفر کی چادر کو کھینچا۔ فرمایا! اے چچا پیچھے ہو جائیں میں اپنے باپ پر نماز پڑھنے کا زیادہ حق دار ہوں۔ لڑکا آگے بڑھا! اور حضرتؑ پر نماز پڑھی پھر فرمایا! اے ابودیانؔ ان خطوط کے جوابات میرے حوالے کرو۔ جو تمہارے پاس موجود ہیں۔ میں نے ان جوابات کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

غیبت صغریٰ کا دوسرا دور ۲۶۰ھ ہجری سے ۳۲۹ھ ہجری تک

غیبت صغریٰ کا دوسرا دور امام حسنؑ عسکری کی شہادت کے بعد کا دور ہے جو دو چار مہینے کم انہتر سال رہا۔ امام حسن عسکریؑ کی شہادت ۲۶۰ھ ۸ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ ۵ سال غیبت صغریٰ کا پہلا دور رہا۔ ۲۶۰ھ سے غیبتِ صغریٰ کے دوسرے دور کا آغاز ہوا۔ جو ۳۲۹ھ تک جاری رہا۔ اس غیبت صغریٰ کے دور میں آپ کے خاص نائبین اور وکیل رہے ہیں۔ جو حضرت کی خدمت میں قیام گاہ پر حاضر ہوا کرتے تھے ان صاحبان کے ذریعہ سے حضرت کے احکام جاری ہوتے تھے مسائل وعرائض کے جوابات ملتے تھے اور تبلیغ و ہدایت کے انتظامات مذکورہ قائم تھے۔ لیکن غیبت کبریٰ میں پیغمبری کا یہ طریقہ بند ہوگیا حضرت کا محل و مقام نظروں سے مخفی ہے اس طرح ملاقات کیلئے وہاں کوئی شخص حاضر خدمت نہیں ہوسکتا جس طرح پہلے مشرف ہوا کرتے تھے۔

محمدؒ بن ابی عبد کوفی اسدی سے روایت ہے کہ آپ نے ان حضرات کا ذکر کیا ہے جنہوں نے صاحب الزمانؑ کو دیکھا ہے اور آپ کے کرامات ملاحظہ کیئے ہیں۔ حضرت کے وکلاء جو بغداد میں موجود تھے محمدؒ بن عثمان عمری اور اس کا بیٹا حاجزؒ بلالیؒ وعطاردؒ ہیں کوفہ میں آپ کا وکیل عاصمیؒ تھا اہواز میں محمدؒ بن ابراہیم بن محضر یارؒ قم میں احمدؒ بن اسحاقؒ ہمدان میں محمدؒ بن صالحؒ رئے میں بسامی اور اسدیؒ آذربائیجان میں قاسمؒ بن علاؒ اور نیشاپورؒ میں محمد بن شاذان نعیمی تھے یہ بارہ آدمی حضرت کے وکیل تھے اور وہ لوگ جو حضرت کے وکیل نہیں تھے ان کی تعداد ترپن ہے ان حضرات کے نام کتاب الغیبہ میں تحریر ہیں۔ (ینابیع المودة ۲۳ ۷ صفحہ)

اس نظام ہدایت کے سلسلہ میں چار صاحبان حضرتؑ کے نائب خاص ہوئے جو بڑے جلیل القدر عالی مقام حضرات تھے ان نائبین خاص میں پہلے نائب جناب ابو عمروؒ عثمان بن سعید عمری اسدیؒ ہیں نام عثمان بن سعید دوسرے نائب جناب ابو جعفرؒ محمد بن عثمان علیہ رحمہ نائب اول

کے بیٹے تھے۔ تیسرے نائب جناب ابوالقاسم حسین بن روح نوبختی تمیمیؒ ہوئے چوتھے نائب جناب ابوالحسن علی بن عمریؒ ہیں۔ ان کی علالت کے آخری زمانہ میں حضرتؑ کا یہ فرمان صادر ہوا کہ چھ روز کے اندر تمہاری وفات ہوگی اپنا انتظام درست کرلو۔ آئندہ یہ منصب کسی کے سپرد نہ ہوگا۔ جوتمہارے بعد تمہارا قائم مقام ہو۔

ان چوتھے نائب کی ۳۲۹ھ میں رحلت کے بعد نیابت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ چوتھے نائب کی وفات کے ساتھ ہی غیبت صغریٰ کا دور ختم ہوا اور زمانہ غیبت کبریٰ آغاز ہوگیا۔

غیبت کبریٰ ۳۲۹ ہجری سے آج تک

غیبت کبریٰ حضرت قائم کے زمانہ کی نگاہوں سے پوشیدہ رہنے کا وہ زمانہ غیبت صغریٰ کے بعد شروع ہوا جو آج تک چل رہا ہے۔ اس دور میں آپ کے نائبین نہیں ہیں اب حضرتؑ کا مقام ومحل نظروں سے مخفی ہے۔ البتہ ہدایات وملاقات کی اب دوسری صورتیں ہیں۔ فیضانِ کرم ابھی بھی جاری ہے جیسے آفتاب بادلوں میں سے بھی زمانہ کوروشن کرتا ہے۔

”یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُواْ لاَ تَسْأَلُواْ عَنْ أَشْیَاءَ إِن تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ“(سورہ مائدہ آیت ۱۰۱)

”یعنی اے ایماندارو ایسی چیز کو نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کردی جائیں تو تمہیں بُری معلوم ہوں“۔

حضرت کی غیبت کے ثبوت میں یہی کافی ہے کہ جب عقلی ونقلی دلائل آیات قرآن و احادیث سے یہ ثابت ہے کہ کوئی زمانہ خدا کی حجت سے خالی نہیں رہتا۔ خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ اس لئے ایک معصوم رہنما کا وجود لازم وضروری ہے۔ حضرت کی غیبت میں جو ظاہری مصلحتیں ہیں وہ عقل میں آنیوالی باتیں ہیں اور سمجھنے والوں کیلئے ہر طرح کافی ہیں پھر بھی درحقیقت اسرار الٰہیہ میں سے ایک راز ہے جسکی حقیقی وجہ خداوند عالم خوب جانتا ہے یہ راز تواسی وقت ظاہر ہوگا جب حضرتؑ کا ظہور ہوگا۔

حضرات آئمہؑ طاہرین کے پیش نظر ہمیشہ دنیا میں قیام امن وامان کا مسئلہ رہا طرح طرح کی مصیبتیں اٹھائیں مگر صبر کیا' اپنے حقوق پامال ہوتے دیکھے مگر تحمل سے کام لیا پہلے جناب سیدہؑ کے در کو جلایا گیا پہلو شکستہ ہوا' امیر المومنینؑ کا حق پائمال ہوا امام حسنؑ کے جنازہ پر تیر چلائے گئے سید الشہداؑ' کو بھوکا و پیاسا بے آب و گیاہ جنگل میں شہید کیا گیا اہلحرم کو زندانوں کی صعوبتیں اُٹھانی پڑیں اسکے بعد ظلم وستم کا سلسلہ بند نہیں ہوا بلکہ بعد میں آنیوالے تمام آئمہؑ کو زہر دیتے رہے زندانوں میں اسیر رکھا۔ گھروں پر نظر بند رکھا گیا۔ اب اگر اس امام کیلئے غیبت نہ ہوتی تو یا تو اسیر کر لیا جاتا یا زندانوں میں مقید کر دیتے اور بالآخر زہر دیتے نتیجہ یہ ہوتا کہ جہاں یہ آخری حجت زمانہ سے اُٹھ جاتی وہیں دنیا فنا ہو جاتی۔

ابھی ساری دنیا پر حضرتؑ کی ظاہری حکومت کا وقت نہیں آیا دنیا کو ڈھیل دی گئی ہے۔ اسکی مشیت میں جتنی جابر و ظالم سلطنتوں کا آنا ہے وہ آتی رہیں زمانہ ترقی کرتا رہے تاکہ جو علامات وقوع پذیر ہونے والے ہیں وہ ظاہر ہو جائیں انسان چاند پر قدم رکھے تب حجت خدا کی حکومت دنیا کے سامنے قائم ہو پھر یہ بھی کہ کفار و منافقین کی اولاد میں صاحب ایمان مومن پیدا ہو جائیں جب یہ سب امانتیں ان کے اصلاب میں ہیں باہر آجائیں اس وقت حضرتؑ کا ظہور ہوگا اور کفر و نفاق کا ایسا خاتمہ ہوگا کہ زمین ان نجاستوں سے بالکل پاک ہو جائے گی۔

جابر ابن عبدؓ اللہ انصاری نے رسولؐ اللہ سے سوال کیا تھا کہ آیا زمانۂ غیبت میں قائم آل محمدؐ سے دوستوں کو فائیدہ پہنچے گا' آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! ائے جابر اس خدا کی قسم! جس نے مجھ کو نبی بنا کر بھیجا ہے یقیناً ان کی غیبت میں وہ ان سے فیضیاب ہوتے رہیں گے اور ان کے نور ولایت سے اسی طرح روشنی حاصل کریں گے جس طرح لوگ آفتاب سے فائیدے حاصل کرتے ہیں اگر چہ اس پر بادل چھایا ہوا ہو۔

اپنے شیعوں کو حجاب غیبت سے مانوس کروانا

ولادت حضرت قائمؑ سے قبل ہی قدرت نے عنوانِ غیبت قائمؑ فرمادیا تھا حضرت کے پدر بزرگوار امام حسن عسکریؑ اور دادا امام علی نقیؑ کی حیات طیبہ اس طرح گذری تھی کہ قید اور نظر بندی کے زمانوں سے ہٹ کر بھی عام مومنین سے نہ ملتے تھے بس چند آدمیوں کی آمد و رفت تھی اور امام حسن عسکریؑ تو بیشتر خاص مومنین سے بھی پردہ کے اندر سے گفتگو فرماتے تھے سوائے ایسی مجبوری کے جو حکومت کی طرف سے پیش آتی تھی باہر نکلتے تھے ان حضرات کا یہ عملدر آمد بھی آخری حجتؑ خدا کی غیبت کا مقدمہ تھا تا کہ لوگ حجاب غیبت سے مانوس ہو جائیں۔

امام قائمؑ کو سلام کرنے کا طریقہ: اکمال الدینؔ غیبۃ نعمانی، بحار میں جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا! کہ کتاب خدا اور سنت نبی صلعم قلب مہدیؑ میں اس طرح اُگے گا جسطرح کھیتیاں اُگتی ہیں اگر تم میں سے اس وقت باقی رہے گا اور ملاقات کریگا تو سلام اس طرح کرے ''اسلام علیک یا اھلبیتؑ رحمۃ و نبوۃ و معدن العلم و موضع الرسالۃ'' اور ایک روایت میں ہے کہ امام قائمؑ کو اس طرح سلام کرے ''اسلام علیک یا بقیۃ اللّٰہ فی الارضہٗ''

امام حضرت قائمؑ کو مہدیؑ کیوں کہتے ہیں

امام صادقؑ سے روایت ہے کہ جب حضرت قائمؑ قیام فرمائیں گے تو لوگوں کیلئے نئے سرے سے اسلام کی دعوت دیں گے اور ان کو ہدایت کریں گے ایسے امر کی جو مٹ گیا ہوگا۔ عوام کی اکثریت اس سے گمراہ ہو چکی ہوگی۔

حضرت قائمؑ کو مہدیؑ اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہ ایک گمشدہ اور چھوڑے ہوئے امر کی ہدایت کریں گے قائمؑ اس لئے کہا گیا ہے کہ آپ حق کی خاطر قیام کریں گے۔

(الارشاد المفید ص364)

بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہیگا

بحارالانوار جلد 12 مجلسی علیہ رحمہ نے عبدالواحدؒ بن عبداللہ نے احمد بن محمد بن ریاح سے انہوں نے محمدؒ بن عباس سے انہوں نے ابن بطائنیؒ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مفضل سے روایت کی ہے کہ مفضلؒ کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کوفرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا! ''ان لصاحب الامر بیتا دقال له بیت الحمد فیه سیراج یزهر مند یوم ولد انی یوم لقوم بالشیف کا یطفی''

''صاحب الامر کا ایک گھر ہے جس کو بیت الحمد کہتے ہیں۔اس میں ایک چراغ آپ کی ولادت کے دن سے روشن ہے اور جس دن آپ تلوار لیکر ظہور فرمائینگے اس دن تک روشن رہے گا۔(غیبۃ نعمانی)

امام قائمؑ ہرسال فریضۂ حج ادا فرماتے ہیں

علامہ مجلسی علیہ رحمہ نے محمدؒ بن عثمان عمری سے روایت کی ہے کہ

''وَاللّٰهُ اِنَّ صَاحِب هٰذَا الْاَمر یحضر الموسم کُلّ سَنَةٍ فسینری النّاس وَیَعرِ فهُم وَیَر ونهُ وَلَا یعرِفونَهُ''(اکمال دین)

''محمد عمری کہتے ہیں خدا کی قسم حضرت صاحب الامرؑ ہرسال حج کیلئے تشریف لاتے ہیں وہ سب کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں اوران کو بھی سب دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ہے۔

امام آخرالزمانؑ ملک عظیم پرحکومت کریں گے

''فَقَد اٰتَینَآ اٰلَ اِبرٰهِیمَ الکِتٰبَ وَالحِکمَةَ وَاٰتَینٰهُم مُّلکًا عَظِیمًا'(سورہ النساء ۵۴)

''ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب وحکمت دی اور ہم نے ان کو ملک عظیم عطا فرمایا''

تفسیر قرآن صفحہ 306 اولاد جناب اسحاقؑ میں جناب یوسفؑ' جناب داؤدؑ' جناب سلیمانؑ کو جو سلطنتیں ملی وہ محدود تھی جن کو ملکِ عظیم نہیں کہا جاسکتا۔ان سے بڑی سلطنتیں آج دنیا

میں موجود ہے۔ ملکِ عظیم کا اطلاق تو اس سلطنت پر ہوگا جو مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھیلی ہوئی ہے اور خطہ زمین پر ایک ہی حکمران کا حکم چلتا ہو اور ساری دنیا میں ایک ہی دین ہو۔ اب رہا ملک عظیم پر حکومت کرنے والا اس عظیم الشان سلطنت کے مالک اولاد ابراہیمؑ میں ہمارے امام آخر الزمانؑ حجت عجل اللہ فرجہ ہوں گے جو روئے زمین کو عدل وداد سے اس طرح پر کردیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

حضرت ابراہیمؑ کے بعد حضرت اسماعیلؑ کے سلسلے سے صرف ایک نبی ہوئے یعنی محمد مصطفےٰؐ وہ نہ صرف اہل زمین کے امام وحاکم تھے بلکہ تمام عالموں پر زمین سے لیکر آسمان تک سب موجودات و مخلوقات خداوندی پر امام وحاکم تھے۔

" تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْراً "(الفرقان ۱)

"پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے بندے پر قرآن کو نازل کیا تاکہ وہ تمام عالموں کیلئے عذاب سے ڈرانے والا ہو"

یہ امامت کبریٰ حضرت ابراہیمؑ کی امامت سے بالاتر مرتبہ رکھتی تھی کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کو نظام کائنات زمین پر دیکھا دیا گیا تھا اور نبی آخر الزماںؐ کو "قابَ قوسین اوادنی" تک لیجا کر دیکھایا گیا۔

اس سلسلے میں قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے کسی عہدے کے ملتے وقت اپنی اولاد کو یاد نہیں کیا لیکن جب امام بنائے گئے تو اولاد یاد آئی غالباً اس کی یہی وجہ ہوگی کہ وہ بعلم نبوت یہ جانتے تھے کہ نبیوں اور مرسلوں کے آنے کا سلسلہ کسی نہ کسی وقت ختم ہوجائے گا سوائے عہدۂ امامت کے کہ قیامت تک ایک نہ ایک امام ہر زمانے میں باقی رہنے والا ہے۔

نسل ابراہیمؑ میں صرف سرکارؐ دوعالم کا سلسلہ نبوت قیامت تک چلنے والا ہے اور جو کتاب حضرت پر نازل ہوئی (یعنی قرآن حکیم) وہ بھی قیامت تک لوگوں کی ہدایت کیلئے موجود

رہے گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر رسالتمآبؐ کے بعد امامت کبریٰ کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے تو ہدایت خلق کا بندوبست کیا ہوگا۔ اگر صرف قرآن رہ جائے گا تو وہ بلحاظ صامت ہونے کے کیسے ہدایت کرے گا اور اگر امت رسولؐ میں اسکی آیات سمجھنے میں اختلاف ہوگا تو اس اختلاف کو دور کون کرے گا۔ قرآن خود تو ناطق نہیں اور اختلاف سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ایک امت کا تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجانا اس کی دلیل ہے کہ اختلاف قرآن کو نہ سمجھنے ہی سے پیدا ہوا ہے۔ علمائے امت اس اختلاف کو دور کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے ہادی بنائے ایک ناطق ایک صامت۔ ''قَدْ جَاءَ کُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَ کِتَابٌ مُّبِینٌ(سورہ مائدہ آیت ۵)

(''تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ہدایت کو ایک نور آیا ہے اور ایک کتاب مبین'')

منشاء یہ ہے کہ جو بات قرآن میں نہ سمجھو وہ رسولؐ سے پوچھلو۔ اگر صرف قرآن کافی ہوتا تو رسولؐ سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ پس اس پر غور کیا جائے کہ رسولؐ کے بعد دو ہادی کیوں نہ رہے اگر قرآن یا کوئی اور مسئلہ دریافت کرنا ہو تو کس سے پوچھیں؟ اس ضرورت کو پیش نظر رکھ کر سرکارِ دو عالم نے قرآن کے ساتھ اپنے اہلبیتؑ کو کیا۔ جیسا کہ حدیثِ ثقلین سے ظاہر ہے۔

''اِنّی تاء ریکم فی کم الثقلین کتاب اللّٰهِ و عترتی'' یہ اہلبیتؑ رسولؐ انہیں صفات کے رکھنے والے تھے جو رسولؐ میں تھیں۔ رسولؐ کی طرح معصومؑ رسولؐ کے یہاں سے علم حاصل کئے ہوئے۔ بمصداق آیت تطہیر ہر قسم کے رجس سے پاک تھے۔ تمام عالموں پر ان کا علم احیاء کئے ہوئے کتاب خدا کا پورا پورا علم رکھتے تھے اور۔ ''من عنده علمُ الکتاب'' (سورہ رعد۴۷) کے مصداق ہیں اسی لئے وہ رسولؐ کی طرح صاحب امامت کبریٰ جانتے ہیں۔ اور آج بھی ہمارا وارث اسلام کا مرکز امامتِ کبریٰ پردۂ غیبت میں سلامت ہیں۔

امام زمانہؑ کا اصل نام لینے کی ممانعت

1) حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ صاحبؑ الامر کو ان کے نام سے نہیں پکارے گا مگر کافر۔

2) ریانؔ بن صلت نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام علیؑ رضا سے امام قائمؑ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا نہ انہیں دیکھا جائے گا اور نہ ان کا نام لیا جائے گا۔

3) ابوؔ ہاشم جعفری نے کہا کہ میں نے حضرت امام علی نقیؑ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرا جانشین میرا بیٹا حسنؑ ہوگا۔ تم اسکے فرزند کیساتھ کیا سلوک کروگے؟ کہا خدا مجھے آپ پر فدا کرے آپ نے ایسا کیوں فرمایا؟ آپؑ نے جواب دیا۔ نہ تم اسکو دیکھ سکو گے اور نہ ہی ان کا نام لینا جائز ہوگا۔ میں نے عرض کیا پھر ہم ان کا ذکر کیسے کریں؟ آپؑ نے فرمایا حجتِ آل محمدؐ کہا کرو۔ (فلسفہ غیبت ص:245)

احتراماً کھڑے ہونا: جب بھی صاحب الزمان عج اللہ فرجہ کا ذکر مقدس آئے جس مجلس میں یا محفل میں تذکرہ ہو تو استقبال کیلئے کھڑا ہونا سنت آئمہؑ ہے۔

☆☆☆☆☆

باب دوم۔انتظار قائمؑ

ظہور امام کے انتظار کا ثواب

"فَانتَظِرُواْ إِنِّی مَعَکُم مِّنَ الْمُنتَظِرِینَ" (سورہ اعراف آیت ۷۱)

1) اکمال الدین واتمام نعمت جلد دوم صفحہ ۶۱۰ ترک اسناد سے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص امام القائمؑ المہدیؑ کا انتظار کرتے ہوئے مرے گا اس کا ثواب و مرتبہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص امام القائمؑ کے ساتھ خیمہ میں مقیم ہو۔

2) ترک اسناد سے امام محمد باقرؑ سے روای نے دریافت کیا! مولاؑ خدا آپ کا بھلا کرے۔

ہم لوگوں نے تو صاحب الامرؑ کے انتظار میں بازار جانا چھوڑ دیا ہے۔آپؑ نے فرمایا! اے عبد الحمید کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ضبط نفس سے کام لے گا تو خدا اس کیلئے راستہ نہ کھولے گا؟ نہیں خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اس کیلئے ضرور راستہ پیدا کریگا۔ اللہ رحم کرے اس پر جو ہمارے خاطر ضبط نفس سے کام لے۔ اللہ رحم کرے اس پر جو ہمارے امر کو زندہ کرے۔ میں نے عرض کیا! مولا اگر میں امام قائمؑ کا زمانہ پانے سے پہلے مر گیا تو؟ آپؑ نے فرمایا! اگر تم میں سے کوئی یہ خواہش رکھے کہ اگر میں امام قائمؑ کا زمانہ پاؤں گا تو ان کی نصرت کروں گا تو وہ شخص کے مانند ہے جو ان کی معیت میں تلوار چلائے نہیں بلکہ ان کے ہمراہ شہادت بھی پائے۔

3) روایت کی ہے موسیٰ بن واسطی نے حضرت ابوالحسنؑ سے انہوں نے اپنے آباء کرام سے کہ حضورؐ اکرم نے فرمایا! میری امت کا بہترین عمل اللہ عزوجل کی جانب سے فرج و(کشائش) کا انتظار ہے۔

4) اکمال دین میں تحریر ہے کہ بیان کیا محمد بن فضیل نے امام رضاؑ سے ظہور قائمؑ کے متعلق دریافت کیا آپؑ نے فرمایا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "**فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ**"(سورہ اعراف آیت ۷۱) "سو منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں"

5) اکمال دین میں شیخ صدوق علیہ رحمہ نے روایت کی ہے محمد بن ابی نصر سے انہوں نے حضرت امام رضاؑ سے فرمایا! کہ صبر اور انتظار امام القائمؑ کیا خوب بات ہے کہا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سُنا۔"وارتقبوا آنی معکم رقیب" (سورہ ہود آیت ۹۳) انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ نیز فرمایا۔"**فانتظرو آنی معکم من المنتظرین**"(سورہ اعراف آیت ۷۱)"سو منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں" پس صبر سے کام لو کیونکہ مایوسی کے بعد کشادگی آتی ہے اور تم سے پہلے لوگ بھی تم سے زیادہ صابر تھے۔

6) ترک اسناد کے ساتھ امام جعفر صادقؑ نے اپنے اپنے آباء کرام سے انہوں نے علی ابن ابی طالبؑ سے فرمایا کہ ہمارے صاحبؑ امر کا انتظار کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی شخص اللہ کی راہ میں جہاد کر کے اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

7) فلسفہ غیبت کتاب میں عمار ساباطی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ آقا باطل حکومتوں کے دور میں امام القائم کے دامن سے متمسک رہتے ہوئے چھپ چھپ کر عبادت کرنا افضل ہے یا ظہور امام کے بعد آپؑ کے عہد حکومت میں اعلانیہ عبادت کرنا۔ آپؑ نے فرمایا۔اے عمّار! باطل حکومتوں میں پوشیدہ خیرات خدا کی قسم علانیہ خیرات سے افضل اور بہتر ہے۔اسی طرح باطل پرست حکومتوں کے دور میں امام غائب کے دامن سے وابستہ رہتے ہوئے پوشیدہ عبادت کرنا جس میں دشمنوں کا خوف بھی لاحق ہوا ان لوگوں کی عبادت سے افضل ہے جو امام قائمؑ کے ظہور کے بعد بے خوف عبادت کریں گے کیونکہ باطل حکومتوں کی حالت خوف میں عبادت اور حکومت حق میں رہتے ہوئے حالت امن میں عبادت کرنا برابر نہیں ہوسکتا۔آج کے دور میں اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے دشمنوں سے پوشیدہ طور پر تنہا ایک واجب نماز اس کے وقت میں ادا کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے پچیس نماز فریضہ کا ثواب لکھ دے گا۔اور جو اس کے وقت میں نماز نافلہ ادا کرے گا تو اس کیلئے دس نماز نافلہ کا ثواب لکھا جائے گا۔تم میں سے جو شخص ایک نیکی بجالائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے بیس نیکیوں کا ثواب لکھے گا اور جو شخص قربۃ الی اللہ اپنے دین اپنے امام اور اپنے نفس کے تحفظ کیلئے تقیہ پر عمل پیرا ہوگا اور اپنی زبان بند رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے حسنات اور نیکیوں میں کئی گنا اضافہ کردیگا کیونکہ اللہ عزت وجلال والا بڑا کریم ہے۔

میں نے عرض کیا مولاؑ میں آپ پر قربان ہوجاؤں آپ نے تو میرے جذبہ عمل میں اضافہ فرمادیا۔مگر یہ تو فرمایئے کہ اس زمانے میں ہم لوگوں کا عمل امام قائمؑ کے ظہور کے بعد انکے

ساتھ رہنے والے کے عمل سے کیسے افضل قرار پا سکتا ہے؟ جب کہ ہمارا اور ان کا دین تو ایک ہی ہے اور وہ اللہ ہی کا بھیجا ہوا دین ہے؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا! تم لوگوں کو ان پر سبقت حاصل ہے۔ تم لوگ ان سے پہلے دین میں داخل ہوئے، نماز، روزہ، حج کے فرائض بجالائے مسائل فقہ پر عمل کیا کار خیر انجام دیئے۔ دشمنوں کے خوف سے پوشیدہ عبادت کی اور اپنے امام کے دامن سے وابستہ رہے۔ ان کی اطاعت کرتے رہے ان کے ساتھ صبر کیا۔ ان کے ساتھ حکومت حق کے منتظر رہے۔ تمہیں حکمرانوں سے اپنے امام کے اور اپنے متعلق خطرہ رہا۔ تم دیکھتے رہے کہ تمہارے امام کا حق اور تمہارا حق ظالموں کے ہاتھوں میں ہے۔ تمہیں تمہارا حق نہیں دیا گیا اور مجبور کیا گیا کہ تم لوگ اپنے دین پر صبر کے ساتھ قائم رہتے ہوئے اللہ کی عبادت اور اطاعت کرتے رہو۔ اپنے دشمنوں سے ڈرتے ہوئے کسب معاش میں لگے رہو۔ اس طرح اللہ نے تمہارے اعمال میں اضافہ کیا بس یہ فضیلت تمہیں مبارک ہو۔

میں نے عرض کیا! مولاً میں آپؑ پر قربان، پھر ہم لوگ یہ تمنا کیوں کرتے ہیں کہ کاش امام قائمؑ کے ظہور کے وقت ہم ان کے ساتھ ہوتے؟ جب کہ آج آپؑ کی امامت میں ہمارا عمل ان لوگوں کے عمل سے افضل ہے جو امام قائمؑ کے ساتھ ہوں گے؟ آپؑ نے فرمایا! سبحان اللہ! کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ اللہ دنیا میں حق و عدل کو ظاہر کرے لوگ خوشحال ہوں سب لوگ ایک دین پر ہوں اور آپس میں محبت و یگانگت ہو۔ روئے زمین پر اللہ کی نافرمانی نہ ہو۔ دنیا میں نظام الٰہی کا نفاذ ہو۔ ہر شخص کو اس کا حق ملے اور حق کو ظاہر کرنے میں کوئی خوف مانع نہ ہو۔ اے عمارؓ! خدا کی قسم جس حال میں تم لوگ اس وقت زندگی گزار رہے ہو اگر اس حالت میں تم میں سے کوئی مرجائے۔ تو اس کی موت اللہ کے نزدیک جنگ بدر اور جنگ احد کے بہت سے شہیدوں سے افضل ہوگی۔ (فلسفۂ غیبت صفحہ ۲۴۱)

انتظار امام قائمؑ

" قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُون "(سورہ انعام ۱۵۸)

دنیا میں شائد ہی کوئی ایسا مذہب ہو جو کسی آنے والے کا انتظار کر رہا ہو۔ چونکہ سیکڑوں دلائل عقلیہ ونقلیہ سے حضرت حجتؑ کی امامت ثابت ہے اور موجودگی محقق ہے غائبانہ طور پر حضرتؑ کے وجود سے سارا عالم مستفید ہو رہا ہے۔ ہماری ظاہری آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے لیکن بصیرت کی آنکھیں جمال نور امامت سے مستفید ہو رہی ہیں

آئمہ طاہرین نے کم وبیش دس ہزار علامات ظہور بتلائے ہیں آپکے بارے میں ہزارں برس پہلے سے پیشنگوئیاں ہوتی چلی آرہی ہیں۔ ہر ایک مذہب میں علیحدہ علیحدہ ناموں سے آپ کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے تمام آسمانی کتابوں میں الہامی کتابوں میں صحیفوں میں آمد کا تذکرہ ہے۔

انتظار امام القائم المہدیؑ بہترین عمل

جناب امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے کہ ظہور کے منتظر رہنا کیونکہ خدا کے نزدیک بہتیرن عمل انتظار ہے اور ہمارے امر کا منتظر مثل اس شخص کے ہے جو راہِ خدا میں شہید ہو اور اپنے خون میں لوٹے پیغمبر اسلامؐ اور اہلبیتؑ اطہار کی بہت سے احادیث سے یہ ثابت ہے کہ ظہور امام زمانہؑ کے منتظرین بے انتہا ثواب اور فضائل کہ حامی ہیں۔

رسولؐ اکرم نے ارشاد فرمایا! **قال رسولؐ اللہ افضل اعمال امتی انتظار الفرج من اللہ عزّوجل**۔ میری امت کا بہترین عمل خداوند تعالیٰ کی طرف سے فرج کا انتظار ہے۔

امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا! جو شیعہ اس حال میں مرے کے وہ ظہور امام مہدیؑ اور ان کی عالمی حکومت کا منتظر ہو وہ فضیلت کے لحاظ سے اس طرح ہے کہ حضرت قائم آلِ عباؑ کے خیمے میں رہتا رہا ہو۔ چنانچہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا۔ وہ شخص جو آئمہؑ

کی ولایت کا قائل ہے اور حکومت حق کا انتظار کر رہا ہے ایسے شخص کا مرتبہ اور مقام کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا! ''هُوَ بمنزلة مَن كَانَ مع القائم فی فسطاطه '' وہ اس شخص کے مانند ہے جو امام کے ساتھ انکے خیمے میں ہوا۔ امامؑ نے سکوت فرمایا! پھر فرمایا! ''ھوکمن کان مع رسولؐ اللہ'' وہ اس شخص کے مانند ہے جو رسولؐ اللہ کے ہمراہ جنگ میں شریک رہا ہو۔ بعض روایات میں ہے ''بمنزلة الضاربِ بسیفیة فی سبیل الله'' ۔اس شخص کے ہم رتبہ ہے جو راہ خدا میں شمشیر چلا رہا ہو۔ (بحار ج ۵۲ ص ۱۲۶)

كَمَن قارع معه بِسيفيهِ ''اس شخص کے مانند ہے جو رسولؐ خدا کے ہمراہ دشمن پر تلوار لگا رہا ہو۔'' بمنزلة مجاهدین بین یدی رسولؐ الله یا بعض مقامات پر ہے ''بمنزلة من استشهدمع رسولؐ الله'' اس شخص کے مانند ہے جو پیغمبرؐ کے ہمراہ درجہ شہادت پر فائز ہوا (بحار ج ۵۲ ص ۱۴۲) ان روایتوں سے غور کرنے سے انتظار کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ انتظار اور جہاد میں کس قدر ربط ہے' انتظار اور شہادت میں کتنا گہرا تعلق ہے۔ انسان کو جس چیز کا انتظار ہوتا ہے اسی اعتبار سے وہ خود کو آمادۂ استقبال کرتا ہے۔ ہم ایک عظیم ہستی کے انتظار میں زندگی کے شب و روز گزار رہے ہیں ایک عالمی انقلاب کی امید جس کے بعد دنیا میں امن و امان' سکون قائم ہوگا۔ آج جو دنیا میں قتل و خون و غارتگیری مچی ہوئی ہے ایک ہی وقت میں یا لمحہ میں ہزاروں کی موت پھر کوئی پرسانِ حال نہیں۔ چنانچہ ارشاد نبیؐ اکرم ہے کہ تمہارے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جن میں ایک شخص اجر و ثواب میں تمہارے پچاس آدمیوں کے برابر ہوگا کیونکہ ان کو جیسے مصائب اور مصیبتیں پیش آئیں گی کہ تم لوگ ان کی طرح اطمینان صبر نہیں کر سکتے۔

حضرت امام قائم المہدیؑ کے ظہور کا کوئی وقت معین نہیں ہے

علائم الظہور صفحہ 97 پر تحریر ہے کہ جاننا چاہیے کہ امامؑ کے ظہور کے لئے کسی وقت کا تعین نہیں ہے وقتِ ظہور کا علم خدا کو ہے چونکہ وقت ظہور خدا کے پوشیدہ رازوں میں سے ایک راز ہے

اوراس کے خزانوں کے رموز میں ایک رمز ہے اس لئے وقت کے تعین کے بارے میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی لیکن وقت ظہور کے بارے میں حضرات آئمہ ہدیٰؑ سے چند علامتیں بتائی گئی ہیں اور بطور اشارہ و کنایہ کے چند حدیثیں ایسی فرمائی ہیں جو زمانہ ظہور کے قریب ہونے پر دلالت کرتی ہیں اوراسی طرح زمانہ قریب بہ ظہور کا استنباط اعداد حروف کے حساب سے بھی کیا جاسکتا ہے۔

بروجردیؒ کتاب نورالانوارؒ میں بیان کرتے ہیں کہ قرآن پاک کے سورتوں کے وہ حروف مقطعات جن سے سورۂ شروع ہوتا ہے مثلاً آلم. وطٰسم۔ حٰم ۔ کٓھیٰعٓصٓ وغیرہ منجملہ اس امر پر دلالت کرتے ہیں۔

فاضل کرمانیؒ نے اپنی کتاب علائم الظہور میں لکھتے ہیں کہ منجملہ علامات کے اسلامی سلطنت کا مشروط ہونا۔مفتاح الغیب سے اسرار محمدؐ کے اسرار میں نقل کرتے ہیں کہ آپکے نام کے اعداد سے مرسلین کی تعداد ظاہر ہوتی ہے۔اوراس نام پاک کے اعداد باطنی وظاہری کے مجموع سے وقت ظہور برآمد ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

باب سوم۔تاریخی پس منظر

امام حسن عسکریؑ پر حکومت کی پابندیاں

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ میرا آخری وصی اس دنیا کو عدل و انصاف سے اسطرح بھردے گا جس طرح ظلم و جبر سے بھری ہوگی۔ نبیؐ اکرم کی وفات کے بعد خلفاء کا دور شروع اس کے بعد خلافت بنی امیہ میں چلی گئی اور پھر بنی عباس خلافت پر آئے جوسب کے سب ظالم و جابر تھے خلافت الٰیہ کو حکمرانی میں تبدیل کردیئے تھے۔تمام اسلامی تاریخوں میں بنی عباس کے غیر شرعی غیر اسلامی طرز حکومت بھرے پڑے ہیں۔

سارے ظالم و جابر حکمران جانتے تھے کہ آنحضرتؐ کے آخری وصی کے آنے سے انکی حکومت ختم ہوجائے گی اوران کا نام ونشان مٹ جائے گا لہٰذا بنی عباس کی کوشش تھی کہ وہ نبیؐ پاک

کے آخری وصی کو اس دنیا میں آنے ہی نہ دیں۔ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے بنی عباس نے اپنے کئی بچوں کے نام مہدی رکھے پھر جیسے جیسے امام حسن عسکریؑ کے زندگی کا زمانہ قریب ہو رہا تھا ان کی سازشیں بھی آئمہؑ کے خلاف بڑھتی گئیں امام محمد تقیؑ کو ۲۵ سال کی عمر میں جو عین شباب کا زمانہ ہوتا ہے زہر دیدیا اور امام علی نقیؑ کی زندگی نظر بند میں گذری پھر امام حسن عسکریؑ کی زندگی جو ۲۸ سال کی بھرپور جوانی سے شہادت تک قید و بند میں گذاری اور زہر دیدیا گیا۔

سامرہ جس کا نام سُرِّ من رائی تھا اور جسے بنی عباس نے دجلہ کے کنارے آباد کیا تھا یہ بڑا خوبصورت شہر تھا اس لئے اس کا نام سر من راہ تھا جس کا مطلب ہے جو بھی دیکھے اسے خوش ہو جائے لیکن ظلم و ستم کی وجہ سے یہ شہر ویران ہوا تو اس کا نام سامن راہ ہو گیا جس کا مطلب ہے کہ جس نے بھی اسے دیکھا ہو مایوس ہوا۔

فرعون نے بنی اسرائیل کے ہزاروں بچے مروادیئے، عورتوں کے پیٹ تک چاک کروادیئے کہ خدا کی حجت موسیٰؑ دنیا میں نہ آنے پائیں لیکن قدرت کا فیصلہ تھا کہ آئے فرعون تیرے ہی گھر میں پرورش کروں گا۔ معتمد خلیفہ بنی عباس نے حضرت نرجس خاتون کیلئے جاسوس خواتین مقرر کردی تھی کہ کہیں اللہ کی آخری حجت مادر رحم میں آئے نہیں۔ ان کا ارادہ یہی تھا کہ وہ آنے والے بچے کو اس دنیا میں آنے ہی نہیں دیں گے صرف جاسوس عورتیں ہی انھوں نے مقرر نہیں کی ہوئی تھیں بلکہ انہوں نے تو گھر کے ایک بندہ حضرت امام حسن عسکریؑ کے بھائی جعفر کو بھی خریدا ہوا تھا جو انہیں تمام اطلاعات دیتا تھا۔

جب اللہ تعالیٰ کی آخری حجت اللہ کے نائب اللہ کے نور اس دنیا میں تشریف لا چکے تھے تو اب حضرت امام حسن عسکریؑ کے سامنے دو باتیں نہایت اہمیت کی حامل تھیں۔ ایک تو یہ کہ اس خبر کو دشمنوں سے مخفی رکھنا ہے اور دوسری طرف اس ولادت باسعادت کی خبر اپنے شیعوں میں پہنچانا

ہے تا کہ ہزاروں برس پردۂ غیبت میں گزارنے کے باوجود بھی کوئی تردید ولادت نہ کر سکے یہ دونوں ہی باتیں بہت اہم تھیں اور ایک دوسرے کے متضاد بھی لیکن امام حسن عسکریؑ نے دونوں ہی مسائل کو بڑی خوش اسلوبی سے حل گیا۔

اخفاء کا یہہ عالم تھا کہ اپنے بھائی جعفر کو جو کہ اغیار سے ملا ہوا تھا اُسے امام حسن عسکریؑ کے شہادت واقع ہونے تک بھی یہ پتہ نہ چل سکا کہ امام کا کوئی فرزند بھی ہے یا نہیں ہے اور حکومت وقت جسکی تمام تر توجہہ ہی اس بات پر تھی کہ وہ پتہ لگائے کہ کہیں امام حسن عسکریؑ کو کوئی فرزند پیدا تو نہیں ہوگیا۔ سب ناکام رہے کسی کو بھی معلوم نہ ہوسکا۔ امامؑ کی شہادت تک سب خوش تھے کہ امام کا کوئی فرزند نہیں ہے۔ لیکن جب امامؑ کی شہادت ہوئی تو سب اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔ جب امام مہدیؑ اپنے بابا کی نماز جنازہ کے موقع پر جعفر کذاب کو دھکیل دیا اور فرمایا اے چچا! یہ میرا حق ہے اور آپ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

امام قائمؑ کی قتل یا گرفتاری کی سازش

۲۷۹؁ ہجری میں جب معتمد مر گیا تو اسکی جگہ معتضد باللہ کی سلطنت ہوئی۔ وہ بھی عداوتِ اہلبیتؑ پر کمر بستہ رہتا اور بظاہر سادات بنی فاطمہ کی ہمدردی مترشح (ظاہری) ہوتی تھی مگر چند مشیران سلطنت نے روکا اور اچھی طرح اسکے دل میں یہ بات بیٹھائی کہ ہمیشہ ان لوگوں کے پیش نظر حکومت رہی ہے ایسا نہ ہو کہ عام نگاہوں میں انکی عظمت وجلالت قائم ہو جائے چنانچہ وہ حضرت حجتؑ کے تجس کی طرف متوجہ ہوا۔ جا بجا جاسوس لگا دیئے گئے مقدس مقامات' عقبات عالیات مسجد کوفہ ومسجد سہلہ نجف اشرف' کربلا معلیٰ کاظمین میں خصوصیت کے ساتھ جستجو ہوتی رہی سامرہ میں جہاں بھی وہم وگمان ہوتا وہیں تلاشی لی جاتی یہ سختیاں اس نوبت کو پہنچ گئی تھیں کہ حضرت کی طرف سے اپنی اور اپنے تابعین کی حفاظت کے پیش نظر وکلا وسفراء کو یہ حکم ہو گیا تھا کہ کوئی مومن کسی حالت میں ہمارا نام اپنی زبان سے نہ لے ہمارے متعلق اشارات وکنایات میں گفتگو کی جائے۔

ینابیع المودۃ پر ہے کہ ایک مرتبہ کسی مخبر کی خبر پر معتضد نے اپنے چند آدمیوں کو تنہائی میں بلایا اور یہ حکم دیا کہ ابھی فوراً شاہی اصطبل کے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہو کر بغداد سے سامرہ روانہ ہو جائیں راستہ میں کہیں توقف نہ ہو' وہاں پہنچ کر فلاں مکان میں جس کا پتہ ونشان یہ ہے بلا تامل داخل ہوں اور جس کو اندر دیکھیں اس کا سر کاٹ کر میرے پاس لے آئیں۔ چنانچہ یہ لوگ سامرہ پہنچے' آدھی رات کا وقت تھا حسب ہدایت ان نشانات کے مطابق جو بتائے گئے تھے اس مکان کے دروازے پر پہنچتے دیکھا کہ ایک غلام حبشی بیٹھا ہوا ازار بُن رہا ہے۔ اس سے دریافت کیا کہ اس مکان میں کون ہے؟ اُس نے بے پرواہی کے ساتھ جواب دیا کہ مالک مکان ہیں اور خود اپنے کام میں مشغول رہا' آنے والوں کی طرف کچھ توجہ نہ کی اور بالکل مزاحم نہ ہوا' وہ اندر داخل ہو گئے۔

انہوں نے دیکھا کہ بڑی خوشنما عمارت ہے جس کے صحن میں پانی کا دریا بہہ رہا ہے ۔ایک صاحب نہایت حسین وجمیل نورانی صورت بوریہ پر عبادت الٰہی میں مصروف ہیں۔ سب کے سب یہ منظر دیکھ کر مارے حیرت کے کھڑے کے کھڑے رہ گئے بالآخر ان میں سے ایک شخص جرأت کر کے آگے بڑھنا چاہا تا کہ ان نمازی تک پہنچ جائے اور معتضد کے حکم کی تعمیل کرے لیکن پانی میں قدم رکھنا تھا کہ اسکی گہرائی میں گر پڑا اور ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ قریب تھا کہ ڈوب جائے اسکے دوسرے ساتھیوں نے ہاتھ پکڑ کر اس کو کھینچ لیا جب باہر نکلا تو بے ہوش تھا۔ کچھ دیر تک اسی حال میں پڑا رہا۔ پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی حماقت سے یہی حرکت کی ۔اس پر بھی یہی آفت آئی تب تو سب پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ قدم اکھڑ گئے اور ان میں سے ایک سمجھ دار نے ان صاحب سے کلمات معذرت ادا کئے کہ میں اس اپنے اقدام جرم سے توبہ کرتا ہوں اور معافی کا خواستگار ہوں میں آپ کی عظمت وجلالت سے واقف نہ تھا اس کا کوئی جواب نہ ملا ۔اسکے بعد جلدی سے یہ لوگ گذرتے ہوئے باہر نکل آئے اور سوار ہو کر بغداد کی طرف روآنہ ہو گئے گھوڑوں کی باگیں اٹھائیں اور شاہی محل میں پہنچ کر ہی دم لیا اس وقت معتضد ان لوگوں کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ ان لوگوں نے ساری روداد بیان کی جس کو سُن کر وہ سکتہ میں رہ گیا اور کچھ دیر خاموشی کے بعد کہنے لگا کہ مجھ کو اب یقین ہو گیا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا اور اس نے سختی کے ساتھ ان جانے

والوں سے عہد لیا کہ کسی پر اس واقعہ کا اظہار نہ ہو اور کانوں کان اسکی خبر نہ ہونی چاہیے۔

معتضد کو اس معجزے سے حضرتؑ کے موجود ہونے کا یقین ہو گیا اور شانِ امام کو بھی سمجھ لیا لیکن حضرت کے ہاتھوں زوال سلطنت کے خیال نے پھر زور کیا خاندان رسالتؐ سے عداوت کی آگ دل میں لگی اور ایک روز اس نے اپنے خاص فوجی جوانوں کی کافی جماعت کو حکم دیا کہ سامرہ پہنچ کر امام علی النقیؑ کے مکان کا محاصرہ کرلیں اور جسکو بھی وہاں پائیں گرفتار کر کے لے آئیں۔ چنانچہ یہ سپاہی گئے مکان کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ آمد و رفت کے راستے بند کر دیئے کچھ جوان مع افسران کے اندر داخل ہوئے اور حسب ہدایت اس سرداب مقدس کے قریب پہنچ گئے جو مکان کے آخری حصہ میں ایسے پوشیدہ مقام پر واقع تھا جہاں کسی کے رہنے کا احتمال نہیں ہو سکتا تھا۔ اس میں ایسا اندھیرا تھا کہ کسی کو اندر جانے کی جرأت نہ ہوئی۔ جب یہ کوشش کر کے وہاں پہنچے تو اتنے میں وہاں سے بڑی خوش الحانی کے ساتھ تلاوت قرآن کی آواز ان کے کانوں میں آنے لگی۔ جس کو سُن کر سب کی محویت کی یہ کیفیت ہوئی کہ کھڑے کے کھڑے رہ گئے اس جماعت کے افسر نے مکان سے باہر والے سپاہیوں کو بھی اس خیال سے اندر بلا لیا کہ جو مقصد ہے وہ اسی سرداب میں پورا ہوگا۔ جنکو گرفتار کرنا ہے وہ یہیں موجود ہیں محاصرہ کی ضرورت نہیں ہے اب سب مل کر پوری قوت کے ساتھ گرفتاری عمل میں لائیں کہ یکایک حضرت حجتؑ سرداب سے باہر تشریف لائے اور ان لوگوں کے آگے سے نکل کر سب کے نگاہوں سے غائب ہو گئے بہت سے سپاہیوں نے حضرتؑ کو نکلتے ہوئے دیکھا کچھ نظریں نہ پڑیں مگر جب فوجی افسر نے سرداب کے اندر داخل ہونے کا سپاہیوں کو حکم دیا تو دیکھنے والوں نے کہا کہ ایک صاحب ابھی برآمد ہوئے تھے اور اس طرف کو چلے گئے' افسر نے کہا کہ ہم نے تو کسی کو نکلتے نہیں دیکھا' تم نے دیکھا تھا تو کیوں نہیں پکڑا' انہوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کے حکم کے منتظر رہے جب آپ نے کچھ نہ کہا تو ہم نے بھی توجہ نہ کی۔ اس صورت حال سے سب کے سب دنگ رہ گئے پھر ہر چند کوششیں کی گوشہ گوشہ چھان ڈالا لیکن کوئی نشان نہ ملا۔

خلفائے بنی عباس نور خدا کو بجھانے مسلسل کوشش میں رہے

متوکل عباسی، معتمد عباسی، معتضد باللہ مسلسل انتہائی کوششوں میں رہے کہ کسی طرح حضرت پر قابو حاصل ہو جائے برابر تجسس میں رہے لیکن حافظ حقیقی نگہبان تھا۔ قدرت کی طرف سے اپنی حجت کی حفاظت کیلئے سامان مہیا ہو رہے تھے۔ چونکہ خاندان ہی کی بات تمام احادیث میں پڑھ چکے تھے کہ جب بارہواں جانشین رسالتؐ آئیگا تو کسی کی حکومت باقی نہ رہیگی ساری دنیا پر اسکا تصرف ہوگا۔ امام قائمؑ کی غیبت کبریٰ کا دور ۳۲۸۔۶۲۹ ہجری تک نہایت دشوار گزار رہا تھا سادات پر بنی عباس کے مظالم بنی امیہ کے بے رحمیوں سے کم نہ تھے بلکہ کچھ اور ہی سفاکانہ واقعات رونما ہوتے رہے جنہیں دنیا جانتی ہے اور تاریخی اوراق میں محفوظ ہیں سرزمین بغداد گواہ ہے کہ سادات اور ان کے عقیدت مندوں کے خون کی ندیاں بہائی گئیں ان کے خون کے گارے بنائے گئے مکانوں کی بنیادوں میں دیواروں میں زندہ چنوائے گئے، سولیوں پر چڑھائے گئے جس دوام کی سزائیں جھیلیں، جائیدادیں ضبط ہوئیں طرح طرح کے مصائب میں مبتلا ہوئے۔

پہلے متوکل نے امام علی نقیؑ کو نظر بند کر کے رکھا قید کیا اور طرح طرح کی تکلیفیں دیں اور یہ کوشش رہی کہ امام علی نقیؑ کو اولاد نہ ہو۔ پھر جب یہ ظاہر ہو گیا کہ امام حسن عسکریؑ زمانے میں آچکے ہیں تو ان کو اپنی سلطنت کی بقاء کیلئے آبائی بغض و عناد پر قرار آیا۔ اگرچہ امام حسن عسکریؑ کے جد بزرگوار و پدر نامدار نے بھی مصیبتیں اٹھائی تھیں لیکن حضرتؑ کے مصائب بہت بڑھ گئے تھے بنی عباس کے فرمانروا معتمد نے حضرت حجتؑ کے قتل کی تدبیروں کے سلسلہ میں پوشیدہ طریقہ سے تفتیش شروع کی۔ گھر کے باہر کے حالات کیلئے گھروں کے اطراف مرد مقرر کئے گئے بعض خبروں کی بنیاد پر حمل کے خیال سے اندر دائیاں بھیجی گئیں، کنیزوں کی نگرانی ہونے لگی کہ اگر کوئی ولادت ہوئی تو مولود کو ضائع کر دیا جائے۔ جب گھر سے اطلاعات نہ ملنے لگیں تو سُراغ رسانی کے

دوسرے بڑے بڑے انتظامات کئے گئے اس وقت منجانب حکومت حضرتؑ کی خفیہ تلاش صرف شہروں ہی میں محدود نہ تھی بلکہ غیر آباد مقامات پر بھی جاسوس لگے ہوئے تھے خصوصاً شیعہ آبادیوں میں جگہ جگہ پر اس تجسس کی ایسی مصیبت ناک صورت ہوگئی تھی کہ حضرتؑ کے حالات سے واقفیت کا جس شخص پر ذرا بھی شبہ ہوتا اسکی گردن اڑا دی جاتی تھی۔ مومنین کی حالت یہ تھی کہ ایک دوسرے سے کوئی راز کہتا نہ سنتا تھا۔ ان پریشان حال لوگوں کا نہ کوئی کاروبار تھا نہ روزگار۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اپنا گھربار چھوڑ کر خاندان کے خاندان اطراف عالم نکل گئے اور دوسرے دور دراز ملکوں میں سکونت اختیار کر لی۔ بہت سارے جنگلوں میں خانہ بدوشی کی زندگی گذارنے لگے۔ بہت سے غریب مہاجر اس غربت ومسافرت میں سر پٹک پٹک کر مر گئے۔ بہرحال کچھ راسخ العقیدہ اور کامل ایمان نا قابل برداشت مصائب پر ثابت قدم رہے۔

اسلامی ممالک پر حکومت کرنے والے کس قدر اسلام، سنت پیغمبرؐ اور ہدایت پیغمبرؐ سے دور تھے ان کے انحراف اور فاسق و فاجر ہونے کی داستانوں سے تاریخ بھری پڑی ہے متوکل عباسی سے پہلے حکمرانوں، بنی امیہ کے دور سے تعلق رکھنے والے حکمرانوں غرض خود فتنہ خلافت وحکومت جہاں جہاں آئی ان میں تمام غیر شرعی خرابیاں موجود تھیں اس بات کی ایک بہترین دلیل متوکل عباسی سے متعلق ایک واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام علی الہادیؑ کے گھر چند ترکی سپاہیوں کو بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ حضرتؑ کے گھر میں گھس جائیں اور آپؑ کو گرفتار کر کے رات کو ہی میرے محل میں لے آئیں۔ جب وہ سپاہی حضرتؑ کے گھر وارد ہوئے تو آپؑ قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے۔ انہوں نے حضرتؑ کو قیدی بنالیا اور متوکل عباسی ملعون کے پاس لے آئے جب سپاہی حضرتؑ کو متوکل کے سامنے لے آئے تو متوکل معلون کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا۔ حضرتؑ کو دیکھتے ہی اس پر ایک طرح کا خوف طاری ہوا اور وہ امامؑ کی ہیبت اور رعب و دبدبہ سے گھبرا گیا، مجبوراً اس نے حضرتؑ کا احترام کیا اور آپ کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور اس ملعون کے

ہاتھ میں شراب کا جام تھا۔ جو اس نے حضرتؑ کی طرف بڑھایا۔ حضرتؑ نے اسے دیکھ کر فرمایا! اے حاکم! میرے گوشت اور خون میں آج تک شراب کا ایک قطرہ بھی شامل نہیں ہوا۔ مجھے شراب کی دعوت نہ دو اور نہ ہی ایسی پیشکش مجھے کرنی چاہیے۔ میں اس پیش کش کو قبول کرنے سے عاجز ہوں، یہ سن کر اس ملعون نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ (تاریخ الغیبۃ الکبریٰ ص:۵۹)

☆☆☆☆☆

باب چہارم۔ قرآن میں امام قائمؑ کا جلوہ

غیب پر ایمان

"الٓمٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لاَ رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ" (سورہ بقرہ ۱۔۳)

"وہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس میں کوئی شک ہی نہیں اور ہدایت ہے
متقین کے لئے جو غیب پر ایمان لے آتے ہیں"

یعنی حضرت قائم المہدیؑ پر ایمان لے آتے ہیں۔ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں جب دریافت کیا گیا آپؑ نے فرمایا ہدایت ہے متقین کیلئے جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا! اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت قائمؑ کے قیام کا اقرار کرتے ہیں اور اسے حق سمجھتے ہیں۔

ایک اور روایت میں امام جعفر صادقؑ نے یحییٰ بن قاسم کے سوال پر سمجھایا کہ "وہ کتاب ایسی اس میں کوئی شک ہی نہیں اور ہدایت ہے متقین کیلئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں" آپؑ نے فرمایا متقین علیؑ کے شیعہ ہیں اور غیب سے مراد حجت القائمؑ غائب ہیں اور اس کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ ارشاد ہے کہ

"وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلاَ اُنْزِلَ عَلَیْهِ آیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ
فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ" (سورہ یونس ۲۰)

''اور وہ کہتے ہیں کہ اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی نازل نہیں ہوتی ۔ کہدو کہ غیب تو خدا ہی کا ہے سوتم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ۔''

پس اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا کہ غیب ہی اسکی نشانی ہے اور غیب ہی حجت ہے اور اسکی تصدیق اس آیت سے ہوتی ہے۔

''وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً''(سورہ مومنون ۵۰)

''اور ہم نے مریم کے بیٹے اور اسکی ماں کو نشانی قرار دیا یعنی انہیں حجت قرار دیا ہے''

حضرت جابر ابن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ جندل بن جنادہ بن جبیر یہودی آنحضرتؐ کے خدمت میں حاضر ہوا اور چند سوالات کیئے اور قبول اسلام کیا اُس نے حضورؐ پاک سے انکے اوصیاء کے بارے میں سوال کیا۔ حضورؐ نے اپنے اوصیاء کے ناموں کا تعارف کراتے ہوئے گیارہ آئمہ کے بعد فرمایا کہ گیارویں امام حسنؑ عسکری کے بعد انکا بیٹا محمدؐ وصی ہے۔ جنہیں امام مہدیؑ کے نام سے پکارا جاتا ہے اور قائم اور حجت بھی انکے لقب ہیں وہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جائیں گے پھر خروج کریں گے اور ظاہر ہوں گے اور جس وقت ظہور کریں گے زمین کو عدل و انصاف سے یوں بھر دیں گے جس طرح کے وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ پس طوبیٰ ہے ان لوگوں کیلئے جو ان کی محبت پر قائم رہیں گے۔

یہ لوگ امام مہدیؑ کے وجود ظہور میں شک کرنیوالے ہیں

حافظ سلیمان قندوزی الحنفی نے ینابیع المودۃ میں اپنی اسناد کیساتھ مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا! وہ شک کرنے والے کہیں گے کہ ''امام مہدیؑ کب

پیدا ہوئے؟ ان کو کس نے دیکھا؟ وہ اس وقت کہاں ہیں؟ کب ظاہر ہوں گے؟ یہ ان پر شک نہیں اللہ کی قضاء وقدر میں شک ہے اسکے بعد آپ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی مزید فرمایا انھوں نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی نقصان اٹھائیں گے۔

"قَالَ لَوُ أَنَّ لِیُ بِکُمُ قُوَّةً أَوُ آوِیُ إِلَی رُکُنٍ شَدِیُدٍ" (سورہ ہود آیت ۸۰)

"(حضرت لوطؑ) نے کہا کاش کہ مجھ میں تمہارے مقابلہ کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعہ کی طرف پناہ لے سکتا"

حضرت لوطؑ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں اپنی قوم میں پیغمبر مبعوث ہوئے ان کی قوم طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا تھی وہ برے کام فخریہ طور پر کرتے ان کی بیوی اسی قوم سے تھی مگر خیانت کرتی ان کے راز اپنی قوم میں جا کر فاش کرتی قوم طاقتور تھی حضرت لوطؑ کمزور تھے حضرت کو ستاتے تنگ کرتے ان کی بے عزتی کرتے اپنی کمزوری پر افسوس کرتے ہوئے یہ حسرت بھرے جملے انہوں نے ادا کیئے۔ حافظ سلیمان قندوزی نے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے امام فرماتے ہیں کہ حضرت لوطؑ کی قوت وطاقت کی تمنا رکھنا اس قوت کی آرزو ہے جو حضرت قائم آل محمد (عجل فرجہ) کے پاس دشمنوں کے مقابلہ میں ہوگی اور ان کے اصحاب کی مضبوطی اور قوت کی خواہش کا اظہار ہے قوۃ سے مراد قوت قائم آل محمدؐ ہے اور رکنِ شدید کا تاویل مطلب حضرت قائمؑ کے اصحاب کرام سے ہے کیونکہ امام کے ہر صحابی میں چالیس طاقت ور آدمیوں کی قوت وطاقت ہوگی اور ایک آدمی کا دل لوہے کے ٹکڑوں سے یقیناً سخت ہوگا اور اگر وہ لوگ لوہے کے پہاڑوں کے پاس گزریں تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہوکر ہموار ہو جائیں اس وقت تک وہ تلواروں کو نیام میں واپس نہ کریں گے جب تک کہ جملہ کفار قتل نہ ہولیں اور خدا راضی نہ ہو جائے۔

خدا کا بقیہ تمہارے واسطے بہتر ہے

"بَقِيَّةُ اللّٰهِ خَيۡرٌ لَّكُمۡ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ "(سورہ ھود آیت ۸۶)

"خدا کا بقیّہ تمہارے واسطے بہتر ہے اگر تم سچے مومن ہو۔"

شافعی عالم نور البصار میں علامہ ابن الصّراغ "فصول المہمہ" میں امام محمد باقرؑ سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے امام فرماتے ہیں جب حضرت قائمؑ المہدیؑ ظہور فرمائیں گے تو کعبہ کی دیوار کے ساتھ اپنی پشت لگا کر کھڑے ہوں گے اوران کے پاس ان کے پیروکار تین سو تیرہ کی تعداد میں جمع ہوں گے اس وقت امام مہدیؑ کی سب سے پہلی بات اس آیت "بَقِيَّةُ اللّٰهِ خَيۡرٌ لَّكُمۡ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ" کی تلاوت ہوگی اسکے بعد فرمائیں گے میں ہی بقیۃ اللہ ہوں میں ہی اللہ کا خلیفہ ہوں میں ہی تم پر اسکی حجت ہوں پس کوئی شخص بھی انہیں سلام نہ کہے گا مگران لفظوں کے ساتھ "السلام علیک یا بقیة اللّٰہ فی الارض"

جسے ہم نے چاہا نجات دی

"حَتَّىٰٓ إِذَا اسۡتَيۡـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوٓاْ أَنَّهُمۡ قَدۡ كُذِبُواْ جَآءَهُمۡ نَصۡرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَآءُ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِينَ "(سورہ یوسف آیت ۱۱۰)

"یہاں تک کہ جب پیغمبر قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے اوران لوگوں نے سمجھ لیا کہ جھٹلائے گئے ہیں تو ان کے پاس ہماری خاص مدد پہنچی تو جسے ہم نے چاہا نجات دی اور ہمارا عذاب گنہگار لوگوں سے ٹالا نہیں جاسکتا"

حافظ سلیمان القندوزیؔ نے اسناد کے ساتھ علیؑ سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کی مدد نہیں آئے گی یہاں تک کہ ناامید ہو جائیں گے اور وہ گمان کریں گے کہ جھٹلائے جاچکے ہیں ان کی پاس ہماری مدد آئیگی اور یہ ہمارے قائم المہدیؑ کے قیام وظہور کا زمانہ آئے گا۔

اللہ کے تین دن ہیں

"وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ" (سورہ ابراهیم آیت ۵)

"اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئے اور ان کو اللہ کے دنوں کی یاد دلا بے شک اس میں ہر صبر کر والے اور شکر کرنے والے کے لئے نشانیاں ہیں"

الحافظ قندوزی الحنفی نے اسناد کے ساتھ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے تین دن ہیں۔ 1) جس دن کے قائم ظہور کریں گے 2) کرّہ کا دن 3) قیامت کا دن۔

کرّہ کے دن سے مراد شائید رجعت کا دن جس دن رسولؐ خدا اور امیر المومنینؑ واپس دنیا میں تشریف لائیں گے جبکہ شیطان قتل کر دیا جائے گا یہ وہ وقت معلوم کا دن ہوگا جس کیلئے اللہ نے شیطان کو مہلت دے رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء سابقین کو حکم دیا کہ اپنی امتوں کو آخری نبی محمد رسولؐ اللہ اور امام مہدیؑ کی خوشخبری دیں تو یہ آیت اسی بات کا اشارہ کرتی ہے۔

انبیاء سابقین نے امام مہدیؑ کی بشارت دی

"أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ" (سورہ ابراهیم آیت ۲۵)

"کیا تو نے نہیں دیکھا کس طرح اللہ نے مثال بیان کلمہ طیبہ کی کہ وہ مثل ایسے پاکیزہ درخت کے ہے جس کی جڑ زمین میں گڑھی ہوئی ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں"۔

''شواھد التنزیل'' الحافظ الحاکم الحسکانی (الحنفی) نے سلام الخشعمی سے امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آیت کے متعلق دریافت کیا امام محمد باقرؑ نے فرمایا! اے سلام درخت تو محمد مصطفےٰؐ ہیں اور اس بڑی ٹہنی سے چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں وہ آئمہؑ جو اولادِ جناب سیدہؑ سے ہیں یہ آیت امام مہدیؑ کو بھی شامل کرتی ہے۔

وقت معلوم تک شیطان کو مہلت

''قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِی إِلَی یَوْمِ یُبْعَثُونَ قَالَ فَإِنَّکَ مِنَ الْمُنظَرِینَ إِلَی یَومِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ''(سورہ الحجر آیت ۳۶۔۳۸)

''شیطان نے کہا اے میرے رب پس مجھے مہلت دے اس دن تک جس دن مردے قبروں سے اٹھیں گے۔ اللہ نے فرمایا بے شک تو ان میں سے ہے جن کو مہلت دی گئی ہے مگر ایک وقت معلوم کے دن تک۔''

''فرائد السمطین'' شافعی مسلک کے مشہور عالم محمد بن ابراہیم الحموینی نے مذکورہ اسناد کے ساتھ الحسن بن خالد سے ایک روایت درج کی ہے حضرت امام علی بن موسیٰ رضاؑ نے فرمایا! کہ وقت معلوم کا دن وہ دن ہے جس دن ہمارے قائم آل محمدؑ خروج کریں گے سائل نے کہا وہ قائم کون ہے؟ جو آپ کے اہل بیت میں سے ہوگا۔ امام موسیٰ رضاؑ نے فرمایا وہ میری اولاد میں چار اماموں میں سے چوتھا امام ہوگا جو زمین کو تمام جور سے طاہر اور تمام جرم وظلم سے پاک کردے گا۔

اللہ نے اُن فسادیوں پر اپنے خاص بندوں کو مسلط کیا

''فَإِذَا جَاء وَعْدُ أُولاهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَاداً لَّنَا أُوْلِی بَأْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُواْ خِلاَلَ الدِّیَارِ وَکَانَ وَعْداً مَّفْعُولاً ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَأَمْدَدْنَاکُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِیْنَ وَجَعَلْنَاکُمْ أَکْثَرَ نَفِیْرًا''(سورہ الاسراء آیت ۵۔۶)

''پھر ان فسادوں میں پہلے کا وقت آ پہنچا تو ہم نے تم پر اپنے بندوں کو مسلط کر دیا جو بہت سخت قوت والے تھے تو وہ تمہارے گھروں میں آ گھسے اور خدا کا وعدہ عذاب پورا ہو گیا۔ پھر ہم نے دوبارہ تم کو ان پر غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور بیٹوں سے ہم نے تمہاری مدد کی اور تم کو بڑے جھتے والا بنایا''۔

تفسیر البرہانؒ میں علامہ البحرانی نے جریر طبریؒ سے اسناد کے ساتھ سلمان سے روایت کی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے کسی نبیؑ کو اور کسی رسولؐ کو مبعوث نہیں فرمایا مگر اس کے بارہ خلیفہ مقرر کیئے۔ سلمان نے کہا میں نے یہ بات اہل کتاب (یہود تورات والے نصاری انجیل والے) سے پہچانی ہے۔ حضورؐ پاک نے ارشاد فرمایا! اۓ سلیمان کیا تو نے جان لیا کہ میرے نقبا کون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے میر بعد میری امت کیلئے پیشواء وسردار کی حیثیت سے چن لیا ہے سلمان نے کہا! اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتا ہے۔

حضورؐ پاک نے فرمایا! اۓ سلمان! اللہ نے مجھے اپنے خاص نور اور خالص نور سے پیدا کیا ہے اور ہم نے اللہ نے پکارا تو اسکی اطاعت کی اسکے بعد میرے اور علیؑ کے برگزیدہ نور کے حصے سے فاطمہؑ کو پیدا کیا اللہ نے ان کو پکارا تو فاطمہؑ نے بھی اطاعت کی پھر میرے اور علیؑ و فاطمہؑ کے نور سے حسنؑ کو پیدا کیا خدا نے ان کو آواز دی انہوں نے بھی اطاعت کی اور اسی طرح میرے اور علیؑ کے نور سے حسینؑ کو پیدا کیا خدا نے ان کو بلایا تو انہوں نے بھی خدا کی اطاعت کی۔ پھر اللہ نے ہم پانچوں کے پانچ نام رکھے پس اللہ محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں اللہ اعلیٰ ہے تو میرا بھائی بھی علیؑ ہے اللہ فاطر السموات والارض ہے اور یہ فاطمہؑ ہیں ولله الاحسان (اللہ ہی کیلئے احسان ہے) تو یہ الحسنؑ ہے اور اللہ محسن ہیں تو یہ حسینؑ ہیں پھر اللہ نے ہمارے اور الحسینؑ کے نور سے نو امام خلق فرمائے خدا نے ان کو بلایا تو انہوں نے بھی خدا کی اطاعت کی۔

اے سلمان! اللہ نے یہ ہمارے نور اس وقت خلق فرمائے نہ آسمان کا شامیانہ لگایا نہ گیا تھا اور نہ زمین کی چادر بچھائی گئی تھی نہ کوئی فرشتہ پیدا ہوا تھا اور نہ ہمارے سواء کوئی بشر وجود میں آیا تھا ہم بس نور تھے۔ اللہ کی تسبیح کرتے تھے اس کا فرمان سنتے تھے اور اسکی اطاعت کرتے تھے۔

سلمان نے کہا! یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں جوان معصومینؑ آئمہ کو پہچانے اس کا ثواب کیا ملے گا۔

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا! اے سلمان جوان کو پہچانے جوان کی معرفت کا حق ہے اور ان کی پیروی کرے ان کے دوست کو دوست رکھے (تولاّ) اور ان کے دشمن سے برات و بیزاری کرے (تبرّا) خدا کی قسم وہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہوگا وہ وہیں وارد ہوگا جہاں ہمارا ورود ہوگا اور وہاں ٹھرے گا جہاں ہم ٹھریں گے۔ سلمان نے کہا یا رسولؐ اللہ! ان کے اسماء اور ان کے انساب (خاندان) کی معرفت کے بغیر کوئی مسلمان ہوسکتا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا! نہیں یا رسولؐ اللہ! میں نے پانچویں معصوم امام حسینؑ تک تو معرفت حاصل کرلی باقی نو اماموں کا تعارف کرادیں۔

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا! حسینؑ کے بعد سید الساجدین علی ابن الحسینؑ پھر ان کے بعد محمد بن علیؑ باقر علوم الاولین ولافرین من النبین والمرسلین یعنی انبیاء ومرسلین اولین وآخرین کے علم کا وارث وحامل پھر جعفر بن محمدؑ لسان اللہ الصادق (اللہ کی سچی زبان) پھر موسی ابن جعفر کاظمؑ اللہ عزوجل کی راہ میں صبر کرتے ہوئے غصہ پی جانے والے۔ پھر علی بن موسیٰؑ اللہ کے امر پر راضی بہ رضا ہونے والے پھر محمد بن علی تقیؑ اللہ کی مخلوق میں چُنے ہوئے پھر علی بن محمد نقیؑ اللہ کی طرف ہدایت کرنے والے پھر حسن بن العسکریؑ سچے اور اللہ کے راز کے امین پھر محمد بن الحسنؑ الہادی المہدیؑ اللہ کے حق کے ساتھ قائم ہوکر حق بولنے والے۔

حضورؐ پاک! نے سلسلہ بیان رکھتے ہوئے فرمایا کہ اے سلمان! بے شک تو ان کو پائے گا ان سے ملاقات کریگا اور تجھ ایسے اور مومن بھی اور وہ لوگ بھی جو حقیقتِ معرفت کے ساتھ ان سے تولاّ رکھتے ہیں ملاقات کریں گے (رجعت کے وقت جب جناب امام مہدیؑ ظہور فرمائیں

گے تو ایسے صالح اور سچے مومن زندہ ہو کر ان کی ملاقات اور ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کریں گے۔

سلمان کہتے ہیں! کہ میں نے اس بشارت پر خدا کا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یا رسولؐ اللہ! کیا میں اس زمانے تک زندہ رہوگا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے سلمان اللہ کا یہ فرمان ہے ۔**فَاِذَا جَآءَ وَعدُاولھُمَا بعثنا علیھم** تا آخر آیت سلمان کہتے ہیں! پس میرا گریہ اور شوق اور بڑھا میں نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ! یہ آپ کی طرف سے عہد ہے۔

حضورؐ پاک! نے فرمایا خدا کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ بھیجا یہ ہے میری طرف سے علیؑ و فاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ اور باقی اماموں کی طرف سے ہے اور ہر وہ مومن جو ہم سے ہے اور ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے۔ ہاں خدا کی قسم اے سلمان وہ رجعت میں ہمارے ساتھ ہوگا ۔ان کی طرف سے بھی یہ عہد ہے۔ (تفسیر البرہان جلد۲ صفحہ ۴۰۷۔۴۰۶)

ہر انسان کا نامہ اعمال اس کے گلے میں ہوگا۔

"**كُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَآئِرَهُ فِي عُنُقِهِ**" (سورہ الاسراء آیت ۱۳)

"اور ہم نے ہر آدمی کے نامہ اعمال کو اسکے گلے میں لٹکا دیا ہے"

الحافظ سلیمان قندوزی نے "ینابیع" میں اسناد کے ساتھ روایت تحریر کی ہے کہ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر میں طائیرہ سے مراد ولایت الامام ہے ولایت الامام ایسا عمل ہے جو تمام عملوں کا سردار ہے اور ولایت امام طائر کے مصداقوں میں سے زیادہ ظاہر مصداق ہے۔ مقتدی امام کی پیروی کرتا ہے اسی کے حکم سے اعمال بجالاتا ہے پس جس نے سچے اماموں سے لو لگائی اور سچے امام کی پیروی کی اس کے اعمال اس شخص سے مختلف وہ الگ ہوں گے جس نے کاذب اور باطل امام کی اطاعت کی اسی طرح مختلف اماموں کے پیروں کاروں کے اعمال نامے بھی مختلف ہوں گے جو ان کے گلوں کا ہار ہوں گے۔ ہر زمانے میں امام حق کا وجود ضروری ہے جنکی ابتداء امیر المومنین سے اور اختتام حضرت امام مہدیؑ المنتظر پر ہے۔

وارث کو قصاص لینے پر غلبہ عطا کیا

"وَمَن قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً فَلاَ يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورا" (سورہ اسرا آیت ۳۳)

"اور جو شخص بے گناہ قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قصاص (قتل کا بدلہ قتل) لینے کا قاتل پر غلبہ وقابو دے دیا ہے تو وارث کو چاہیے کہ خون کا بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرے بے شک مقتول کے وارث کی مدد کی جائے گی۔"

احادیث شریفہ میں وارد ہوا ہے کہ امام مہدیؑ جب ظاہر ہوں گے تو امام حسینؑ کے قاتل حکم خدا سے برآمد کئے جائیں گے اور ان سے امام مہدیؑ بدلہ لیں گے۔ الحافظ سلیمان قندوزی (الحنفی) نے اسناد کے ساتھ عبدالسلامؑ بن الصالح ہروی سے روایت کی ہے کہ امام علی رضاؑ فرماتے ہیں کہ یہ آیت امام حسینؑ اور امام مہدیؑ کے بارے میں نازل ہوئی۔ کیونکہ امام حسینؑ "مَنْ قُتِلَ مظلومًا" کے مصداق ہیں کہ وہ ظلم وجور سے قتل کئے گئے اور امام مہدیؑ ان کے ولی و وراث ہیں جو اللہ کی طرف سے منصور (مدد کئے گئے) ہیں۔

آج تک کوئی ساری زمین کا وارث نہیں ہوا

"وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ" (سورہ الانبیاء آیت ۱۰۵)

"اور ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے ذکر یعنی تورات کے بعد کہ زمین کے وارث ہوں گے میرے صالحین بندے"

الحافظ سلیمان تندوزی الحنفی نے اسناد کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ امام محمد باقرؑ وحضرت امام جعفر صادقؑ اس آیت کی تفسیر کے سلسلہ مں ے فرمایا کہ عبادی الصالحون سے مراد القائم المنتظر المہدیؑ اوران کے اصحاب ہیں۔ کیونکہ آج تک تاریخ میں کوئی ساری زمین کا وارث نہیں ہوا جسکا

حکم ساری زمین پر نافذ ہوا ہو۔ نہ پیغمبرؐ اسلام کے زمانے میں نہ خلفاء کے دور میں۔ امام منتظر المہدیؑ کا جب ظہور جلال ہوگا تو حکم الٰہی زمین کے چپہ چپہ پر نافذ ہوگا۔

قیامت قائم نہیں ہوگی مہدیؑ کے ظہور تک

”وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا (سورہ الحج آیت ۷)

”اور یقیناً قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں“

مسلکؒ شافعی کے عالم السیوطیؒ نے اپنی تفسیر میں سنن ابیؒ داؤد سے نقل کیا ہے کہ سعیدؒ الخذری کی روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری اولاد سے امام مہدیؑ زمین کا مالک و وارث نہیں بنے گا۔ امام مہدیؑ روشن پیشانی اونچی ناک والے ہوں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے یوں بھر دیں گے جس طرح کہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی۔

عبدالرحمٰن السیوطیؒ مزید لکھتے ہیں کہ امام احمدؒ بن حنبل ابوسعیدؒ الخذری کے حوالے سے آنخضرتؐ کی ایک حدیث نقل کی ہے ارشاد فرماتے ہیں اے لوگو! میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی میری امت میں امام مہدیؑ کو اس وقت مبعوث کرے گا جب کہ جھگڑے اور اختلافات بہت ہوں گے، زلزلے زیادہ آئیں گے تو امام مہدیؑ زمین کو عدل وانصاف سے پُر کردے گا جس طرح کہ ظلم وجور سے پر ہو چکی ہوگی اور آسمان وزمین کے باشندے اس سے خوش ہوں گے وہ مال کو بطور صحاح تقسیم کرے گا اس وقت ایک آدمی نے عرض کیا حضورؐ! صحاح کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ لوگوں میں مساوات و برابری کے ساتھ مال خدا تقسیم کرے گا۔ دولت مندی و بے نیازی سے امت محمدیہ کو لبریز کریدے گا اور اس کے عدل وانصاف کا سایہ تمام لوگوں پر چھا جائے گا یہاں تک کہ ایک منادی کو حکم دیگا وہ ان کے امر سے کہے گا کسی کو مال و دولت کی ضرورت ہے؟ فرمائیں گے میرے خزانچی کے پاس جا اور اس سے کہہ امام مہدیؑ تجھے حکم دیتے ہیں کہ مجھے مال دے۔ خازن کہے گا کہ دامن پھیلا یہاں تک کہ جب خازن اس کی گود میں ڈالے

گا اور اس کی گود میں پہلے سے چھپا ہوا مال ظاہر کرے گا تو اس شخص کو بہت شرمندگی اور پشیمانی ہوگی اور کہے گا کہ میں امت محمدؐ میں سب سے زیادہ لالچی اور حریص ہوں کہ جو مال تمام امت کیلئے وسیع اور عام تھا وہ مجھے بے نیاز نہ کریگا۔ آنحضرتؐ نے سلسلہ کلام کا جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ وہ لالچی شخص جب پشیمان ہوگا تو وہ لیا ہوا مال واپس کرنا چاہے گا تو اس سے کہا جائے گا ہم جو کچھ دیتے ہیں واپس نہیں لیتے (الدّرِ منشور)

کافر قرآن پر شک کرتے ہیں

”وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ حَتّٰی تَأْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ یَأْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ“ (سورہ الحج آیت ۵۵)

”اور جو لوگ کافر ہیں وہ ہمیشہ قرآن کے بارے میں شک ہی میں رہیں گے یہاں تک کہ اچانک قیامت ان کے سر پر آپہنچے گی یا یوں کہ ایک دن سخت منحوس دن کا عذاب ان پر نازل ہوگا“

یہ آیت کریمہ اس دن پر بالکل منطق ہے (پوری اترتی ہے) اور وہ دن جناب قائم آل محمدؑ عجل اللہ فرجہٗ کے ظہور کا دن ہے۔

شافعی عالم السیوطی نے اسناد کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ رسولؐ اللہ فرمارہے تھے میری امت کی ایک جماعت امر خدا کے مطابق جنگ کرتی رہے گی وہ جماعت مومنے دشمن پر غالب رہے گی ان کے مخالف اس جماعت کو نقصان نہ پہنچا سکتیں گے یہاں تک کہ اسی حالت میں ان پہ قیامت آجائیں گے۔

خدا ضرور مظلوم کی مدد کریگا

”وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْر“ (سورہ الحج ۶۰)

”اور جو شخص اپنے دشمن کو اتنا ہی ستائے جتنا کہ اسے ستایا گیا ہے پھر

دوبارہ اس پر دشمن کی طرف سے زیادتی کی جائے تو خدا اس مظلوم کی ضرور مدد کریگا بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا اور بہت بخشنے والا ہے''۔

ینابیع میں اسناد کے ساتھ یہ مفصل حدیث آنحضرتؐ وسلم سے بیان کی گئی ہے اسکے بعد جناب رسولؐ اللہ نے فرمایا۔''ینصرنه الله'' اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا یعنی حسینؑ شہید کی مدد کرے گا اس کے فرزند امام القائم المہدیؑ کے ذریعہ حضرت قائم آل محمدؑ اللہ کی مدد سے اپنے جدِّ مظلوم کی شہادت کا انتقام لیں گے۔

اللہ کے حکم سے آسمان زمین پر گرنے سے رکا ہوا ہے

''وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ''(سورہ الحج ۶۵)

''اور وہی تو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر جب اس کا حکم ہوگا۔''

علامہ بحرانی غایۃ المرام میں اہل سنت ذریعہ اسناد کو حذف کرتے جناب رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص جانتا ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے وحدہٗ لاشریک کے اور محمدؐ خدا کا بندہ اور رسولؐ ہے اور علی ابن ابی طالبؑ میرا خلیفہ ہے اور اسکی اولاد میں سے آئمہ میری حجتیں ہیں میں اس کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کروں گا اور اپنے عفو وکرم سے اسے آگ جہنم سے نجات دوں گا۔

راویؔ کا بیان ہے کہ جب حضورؐ پاک یہاں تک پہنچے تو جابر بن عبد اللہ انصاری اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسولؐ اللہ! وہ کون امام ہیں جو علیؑ ابن ابی طالبؑ کی اولاد سے ہیں آپ نے فرمایا الحسنؑ والحسینؑ جو جوانانِ جنت کے سردار ہیں پھر علی ابن الحسینؑ جو عابدین کے سردار ہیں۔ پھر محمد بن علی باقرؑ اے جابر! تو انہیں پائیگا اور ان سے ملاقات کریں گا اور جب تو ان سے ملے تو میرا اسلام کہہ دینا انہیں پھر جعفر صادقؑ بن محمدؑ پھر موسیٰؑ ابن جعفرؑ الکاظمؑ پھر علیؑ ابن موسیٰؑ رضا پھر محمد بن علیؑ التقی پھر علی ابن محمد النقی پھر الحسن العسکریؑ الزکی پھر ان کا فرزند القائمؑ بالحق

المہدیؑ میری امت کا مہدیؑ جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اۓ جابر! یہ میرے خلفاء میرے اوصیاء میری اولاد میری عترت ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے ان کا یا ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کیا اس نے میرا انکار کیا انہیں کے ذریعے خدا نے آسمان کو روک رکھا ہے زمین پر گرنے سے۔

عبادت کرو اور نیکی کرو

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ☆وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيداً عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ“ (سورہ الحج آیت ۷۷.۷۸)

”اۓ ایمان والو! رکوع کرو اور سجدے کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور خدا کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں چن لیا ہے اور امور دین میں تم پر سختی نہیں کی تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سنت کو تمہارا مذہب بنا دیا ہے۔ اسی نے تمہارا نام پہلے ہی سے سلطان رکھا ہے اور اس قرآن میں بھی تو جہاد کرو تا کہ رسولؐ تمہارے گواہ بنیں اور تم لوگوں پر گواہ بنو پس نماز پڑھا کرو زکوٰۃ دیتے رہو اور خدا کے احکام مضبوطی سے پکڑو وہ کیا اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے“۔

علامہ السید ہاشم البحرانی اپنی کتاب ''غایۃ المرام'' میں سلیم بن قیس الہلالی سے روایت درج کی ہے ایک طویل حدیث میں جناب علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اصحاب رسولؐ اور تابعین کے دوسو سے زیادہ مجمع میں جو کہ ایک مجلس میں جمع تھے قسم دیکر چند امور کی بابت وضاحت فرمائی جو کچھ آپ نے فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ اے گروہ انصار ومہاجرین اے گروہ اصحاب وتابعین تمہیں اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ الحج میں یہ آیت نازل فرمائی ''یا ایھا الذین سے آخر تک حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ یہ خطاب جناب رسولؐ اللہ نے اپنے اصحاب سے کہا تو حضرت سلمان نے اٹھکر کہا۔ یارسولؐ اللہ وہ کون لوگ ہیں کہ آپ ان پر گواہ ہیں وہ لوگ جن کو خدا نے چن لیا ہے اور ان پر دین میں سختی نہیں کی جو حضرت ابراہیمؑ کی ملت ہے تو حضورؐ نے فرمایا۔ اس سے ۱۲ خاص مرد مراد ہیں نہ کہ یہ امت۔ سلمانؑ نے کہا یارسولؐ اللہ! کھولکر ان کے نام بیان فرمادیں اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا! میں اور میرا بھائی علیؑ اور ان کی اولاد سے گیارہ امام تو اس وقت اصحاب اور تابعین کے دوسو سے زائد مجمع نے حضرت علیؑ کی تصدیق کی اور کہا کہ ہاں! یا علیؑ ہم نے سُنا ہے بے شک۔

اللہ نے مہدیؑ کے خروج کا وعدہ کیا ہے

''وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ'' (سورہ النور آیت ۵۵)

''اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں کہ ضرور خلیفہ بنائے گا ان کو زمین میں جس طرح کہ ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔''

علامہ نیشاپوریؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ مہدیؑ جس کا انتظار ہے وہ ہے جس کے خروج کا خدا نے وعدہ کیا جس کے متعلق خدا نے قرآن میں فرمایا وعداللہ الذین ۔۔تا آخر آیت اور نبیؐ سے جو اس بارے میں وارد ہوا ہے وہ یہ ہے حضورؐ پاک فرماتے ہیں اگر دنیا ختم ہوگئی اور سوائے ایک دن کے کچھ بھی باقی نہ بچا تو اللہ اس دن کو ضرور اتنا لمبا کر دے گا کہ اس میں میری اولاد سے ایک مرد خورج کرے گا جس کا نام میرے نام کے مطابق محمدؐ اور کنیت ابوالقاسم میری کنیت ہوگی وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح کہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

اس میں چند امور غور طلب ہیں اوّل یہ کہ یہ وعدہ عام مومنین سے نہیں بلکہ خاص مومنین مراد ہیں دوم معیار خلافت کا اس آیت میں ایمان اور اعمال صالحات ہیں جیسے کہ مولائے کائینات فرماتے ہیں'' لو کشِفَ الغطَآءَ کماَازدتُ یقینا ''اگر میرے اگے سے پردے ہٹا دیئے جائیں میرے ایمان یقین میں کچھ زیادتی نہ ہوگی۔اسی طرح عمل صالحات سے تمام اعمال صالحہ ہیں تیسرے ایسا خلیفہ بناؤں گا جیسا تم سے پہلے آدمؑ و داؤدؑ کو بنایا تھا۔اسے مراد شاہان دنیا نہیں جیسے فرعون، وہامان نمرود شداد بلکہ خلفاء اللہ وارث نبوت ورسالت چہارم ان پسندیدہ دین مرتضےٰ پر قدرت دوں گا۔اور ان کے خوف کو امن سے بدل دوں گا پھر میری خالص عبادت ہوگی یہ قدرت آج تک کسی بادشاہ اسلام کو حاصل نہیں ہوئی برابر فسادات وفتنہ برپا رہے کشت وخون کا بازار گرم۔پس معلوم ہوا یہ وعدہ ابھی تک وقوع میں نہیں آیا۔یہ وعدہ حقیقی معنوں میں اسی وقت صادر آئیگا جب دنیا میں سوائے اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہے ظالمین کی حکومتیں ختم ہوں (یہ زمانہ امام القائم المہدیؑ میں ہوگا)۔یہ آیت اسی جانب سے تعلق رکھتی ہے۔

ہم چاہیں تو آسمان سے کوئی معجزہ نازل کریں

"إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ "(سورہ الشعراء آیت ۴)

''اگر ہم چاہیں تو ان لوگوں پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ نازل کریں کہ ان کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں''

سلیمان قندوزی نے ینابیع المودۃ میں اسناد کے ساتھ جناب امام علیؑ بن موسیٰ رضاؑ سے روایت فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں سے معصوم آئمہ میں سے وہ چوتھا امام ہے (یاد رہے کہ جناب علیؑ ابن موسیٰؑ کے بعد چار امام محمد تقیؑ، علی نقیؑ حسن عسکریؑ والحجۃ القائمؑ المہدیؑ چوتھے امام حضرت مہدیؑ ہیں جن کی طرف امام رضا نے اشارہ کیا ہے)۔

وہ بیٹے ہیں تمام کنیزوں کی سردار کنیز کے (یعنی نرجس خاتون جو شہنشاہ روم کی صاحبزادی ہیں اور ایک جنگ میں جب انکے والد مغلوب ہوگئے تو آپ اسیر ہو کر کنیزوں میں شامل ہوگئی پھر امام علی نقیؑ نے اپنے فرزند امام حسن ابن علیؑ کے لئے خرید کیا) اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے زمین کو ہر قسم کے ظلم و جور سے پاک کردے گا اس کے بعد امام علی رضاؑ فرماتے ہیں امام مہدیؑ وہ حجت خدا ہیں کہ جب ظاہر ہوں گے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا۔ جسے تمام اہلِ زمین سنیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ حجت خدا بیت اللہ کے پاس ظہور فرمائیں گے پس ان کی پیروی کرو کیونکہ حق اس میں اور اس کے ساتھ ہے۔ اسکے بعد امام نے اوپر مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔

دابۃ الارض ظاہر ہوگا

"وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ" (سورہ النمل آیت ۸۲)

"جب ان لوگوں پر قیامت کا وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے والا نکال کھڑا کریں گے جو ان سے یہ باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے"

علامہ جلالؒ الدین سیوطیؒ شافعی نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے متعلق لکھا ہے کہ ابن جریر طبریؒ حذیفہ یمانی سے حدیث روایت کی ہے کہ یارسولؐ اللہ! وہ دابّہ کہاں سے نکلے گا۔

تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا! اس مسجد سے نکلے گا جو عزت واحترام میں اللہ کے نزدیک سب سے بڑی مسجد ہے یعنی مسجد الحرام (خانہ کعبہ) اس اثناء میں کہ حضرت عیسیٰؑ خانہ کعبہ کا طواف کررہے ہوں گے اوران کے ساتھ مسلمان ہوں گے کہ ناگاہ ان کے نیچے سے زمین کانپے گی جس طرح کہ چراغ کی لو کانپتی ہے اور صفاء پہاڑی کا وہ حصہ جو مقام سعی (دوڑنے کی جگہ) سے ملا ہوا ہے پھٹ جائے گا اوراس سے ایک چلنے والا (جانوریہ یا علیؑ کے بارے میں بھی ہے) نکلے گا سب سے پہلے اسکا سر برآمد ہوگا جو چمک درا ہوگا اس پر پشم اور لمبے بال ہوں گے۔

وہ اتنا تیز ہوگا کہ کوئی طلب کرنے والا دوڑ کر اس کو پا نہ سکے گا اور کوئی بھاگنے والا اس سے بچ کر جا نہ سکے گا۔ پھر عام لوگ جمع ہوجائیں گے مومن اور کافر مگر مومن کو اس کا چہرہ یوں دکھائی دیگا جیسے کہ چمکتا ہوا تارہ ہے اوراس کی دوآنکھوں کے درمیان پیشانی پر لکھا جائے گا یہ مومن ہے لیکن کافر تو اس کی پیشانی پر آنکھوں کے درمیان ایک سیاہ نکتہ کندہ کیا جائے گا اور لکھا جائے گا یہ کافر ہے (الدّر المنثور)۔

نیز علامہ جلال الدین السیوطی نے سند کے ساتھ تحریر کیا ہے ک علامات قیامت میں سے پہلی علامت ہے دوسری دجال تیسری یاجوج ماجوج چوتھی عیسیٰؑ ابن مریم پانچویں دخان (آگ کا دھواں) چھٹی دابّۃ الارض۔

ہر امت کے ایک گروہ کو قبروں سے اُٹھائیں گے

”وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجاً“ (سورہ النمل ۸۳)

”اور جس دن کے ہر امت سے ایک گروہ کو قبروں سے اٹھائیں گے“

جلال الدین السیوطی شافعی عالم نے اپنی تفسیر در منثور میں اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ''فوجاً'' سے گروہ مراد لیا ہے۔

اور جس دن کہ ہر امت سے ایک گروہ کو قبروں سے اٹھائیں گے وہ دن امام مہدیؑ آل محمدؐ کے ظہور کا دن ہوگا کیونکہ اس دن ظالمین کا ایک گروہ قبوروں سے اٹھایا جائے گا جن سے کہ انتقام لیا جائے گا اور ایک گروہ مومین کا قبروں سے مبعوث ہوگا جن کو ثواب آخرت سے پہلے دنیا کا ثواب دیا جائے گا وہ مومنین اٹھیں گے جن کا ایمان آزمایا ہوا اور خالص ہوگا اور وہ کافر اٹھائے جائیں گے جن کا کفر پرکھا گیا ہوگا اور خالص اور پکا کفر ہوگا یہ دن قیامت کا دن نہ ہوگا کیونکہ قیامت کے دن تو تمام مردے قبروں سے زندہ کئے جائیں گے ظہور امام مہدیؑ کی طرف اشارہ ہے۔

امام فرعونوں کو اور جباروں کو قتل کردیں گے

''وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ''(سورہ القصص آیت ۵)

''اور ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جن کو زمین میں کمزور کیا گیا ہے اور ہم ان کو امام بنائیں گے اور ان کے وارث قرار دیں گے''

تفسیر البرہان میں حنفی عالم الشیبانی کی کتاب کشف البیان میں مذکورہ روایت نقل کی گئی ہے جو انہوں نے امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں آئمہؑ نے فرمایا! یہ آیت خاص جناب صاحب الامر قائمؑ المہدیؑ کے ساتھ مخصوص ہے جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور جبّاروں، فرعونوں، سرکشوں، متکبّروں کو ہلاک کر ڈالیں گے زمین کے شرفاء غرباء مالک ہو جائیں گے اور اس کو انصاف وعدل سے امام بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

ایک حدیث میں امام حسن العسکریؑ نے امام القائم المہدیؑ سے ولادت کے ساتویں دن فرمایا اے میرے پیارے بیٹے! کلام کر انہوں نے کلمہ شہادتین ادا کیا شہادت توحید اور شہادت رسالت اورشہادت ولایت پڑھا اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی یہ آیت تلاوت فرمائی

''وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ''

صاحب تفسیر البرہانؒ نے حنفی عالم الشیبانیؒ سے روایت نقل کی ہے جو الشیبانیؒ نے حضرت امام محمد باقرؑ وامام جعفر صادقؑ سے روایت درج کی ہے کہ فرعون و ہامان جنہیں امام مہدیؑ قتل کریں گے وہ قریش کے جبّاروں میں سے دو شخص ہیں اللہ تعالیٰ ان کو حضرت القائم مہدیؑ آل محمدؐ جو آخر زمانے میں ظہور فرمائیں گے ان کے ظہور کے وقت زندہ کریگا اور جو کچھ ان دونوں نے ظالمانہ کاروائیاں کی تھیں ان سے بدلہ لے گا یہ اس دور کے علامات اور اس دور کے نشانیوں میں سے ہے۔ (ینابیع صفحہ ۴۵۰۔ التفسیر البرہان فی التفسیر القرآن جلد ۲ صفحہ ۲۲۰)

اس دن مومنین مسرور ہوں گے

''وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ☆ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ '' (سورہ الروم ۴۔۵)

''اور اس دن مومنین اللہ کی مدد کے ساتھ خوش ہوں گے اللہ مدد کرتا ہے جس کی چاہے اور وہ غالب اور رحم کرنے والا ہے''

الحافظ سلیمانؒ قندوزی نے اسناد کے ساتھ ابی بصیر سے امام جعفر صادقؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول!''وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ'' کے متعلق بیان فرمایا ہے کہ امام القائم المہدیؑ کے قیام کے وقت مومنین خوش ہوں گے کیونکہ خدا کی پوری اور مکمل امداد ہر لحاظ سے اور ہر جگہ مومنین کے لئے صرف اسی زمانے (ظہور امام مہدیؑ) اور اسی دور میں ہوگی پس حضرت امام القائمؑ اس آیت کریمہ کے مکمل اور پوری طرح صحیح مصداق ہیں۔

اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا

"وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ" (سورہ الروم آیت ۶)

"اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے"

الشافعی علامہ المقدسی الدمشقی نے کتاب "عقد الدرر" میں اسناد کے ساتھ حذیفہ یمانی سے رسولؐ اللہ کی روایت درج کی ہے کہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں افسوس ہے کہ اس امت کے جبّار اور ظالم بادشاہ کس طرح قتل کریں گے اور ڈرائیں گے تنگ کریں گے ان لوگوں کو جو اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں اور چھوڑ دیں گے ان لوگوں کو جو ان ظالموں کی اطاعت کا اظہار کریں گے۔

پس ہر پرہیزگار مومن تو ان کے ساتھ زبانی تو نرم رویّہ رکھے گا مگر دل سے ان سے سخت نفرت کرے گا۔ جب اللہ چاہے گا اسلام کی رفعت و شوکت و غلبہ کو لوٹائے تو وہ ہر سرکش، ظالم اور دشمن کو ہلاک کر دیگا اور اللہ ہر اس بات پر قدرت رکھتا ہے جو چاہے گا کہ فتنہ وفساد کے بعد امت کی اصلاح کرے گا کہ میرے اہلبیتؑ میں سے ایک آدمی ظہور فرمائے گا اس کے ہاتھوں لڑائیاں واقع ہوں گی اور وہ اسلام کو غالب کریگا" پھر فرمایا اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا اور جلدی حساب لینے والا ہے"

انہیں ضرور عذاب کا مزہ چکھائیں گے

"وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ" (سورہ السجدہ آیت ۲۱)

"اور ضرور ان کو بڑے عذاب سے پہلے معمولی عذاب کا مکمل مزہ چکھائیں گے تاکہ یہ لوگ ہماری طرف رجوع کریں"

علامہ السید ہاشم الجرانی نے اپنی تفسیر البرہان میں محمد بن الحسن فرقد الشیانی الحنفی سے روایت بیان کی ہے (انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے ہیں "العذاب الادنیٰ) سے مراد قحط، خشک سالی اور "العذاب الاکبر" سے مراد ہے امام مہدیؑ کا آخری زمانہ میں تلوار لے کر نکلنا اور کفار و ظالمین کو تہہ تیغ کرنا۔ باقی تاویل "الراسخون فی العلم" جانتے ہیں۔

فتح کے دن ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دیگا

"قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ "(سورہ السجدہ آیت ۲۹)

"آپ کہہ دیں اے پیغمبرؐ! کہ فتح کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی ان کو مہلت دی جائے گی"

کافر سوال کرتے ہیں بتلاؤ مسلمانو! "متیٰ يَومَ الفَتح اِنْ كُنتم صٰدِقين" وہ روزِ فتح جس کے تم امیدوار ہو غلبہ کلی کب حاصل ہوگا۔

الحافظ سلیمان قندوزی الحنفی نے اسناد کے ساتھ ابن دراج (صحابی امام جعفر صادقؑ) سے روایت کی ہے امام جعفر صادقؑ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "یوم الفتح" فتح کے دن سے مراد ہے وہ دن جس دن دنیا کو قائم آل محمدؐ فتح کریں گے اور جو شخص اس روز سے پہلے مومن نہ تھا اور عین اسی دن اس کا ایمان لانا اسے کوئی فائدہ نہ دیگا لیکن جو شخص اس سے پہلے ان کی امامت کا یقین رکھتا تھا اور ان کے خروج کا منتظر تھا پس اس شخص کو اس کا ایمان نفع بخشے گا اور اللہ عزوجل اس مومن کی قدر وشان بڑھائے گا اور یہ اجر ہے موالیان اہلبیتؑ کا۔

جس قدر آیات متعلق وعدہ وفتح ونصرت سابقاً مذکورہ ہوئیں ان سب کی تائد وتصریح اس آیت سے ہوتی ہے اور ضرور ان سب کے مصداق وہی جنابؑ ہیں اور اسی دن تمام ادیان پر غلبہ کلی ظاہر ہوگا۔ پس منتظرِ روز فتح اور وعدۂ الٰہی رہو کیونکہ امام بھی منتظر ہیں حکم کے۔

آیت تطہیر

"إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا " (سورہ الاحزاب آیت ۳۳)

"سوائے اس کے نہیں کہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ اہلِ بیتؑ! تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور یوں پاک وپاکیزہ رکھے جس طرح کے پاک رکھنے کا حق ہے"

شافعی مسلک کے علامہ جلال الدین سیوطی نے کتاب (المعروف الوردی) میں اسناد کے ساتھ رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا! عنقریب میرے بعد خلفا (جانشین) ہوں گے ان کے بعد امراء ہوں گے۔ امراء کے بعد ملوک بادشاہ ظالم و جابر بادشاہ ہوں گے پھر میرے اہل بیتؑ سے امام مہدیؑ ظہور کریں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح کہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

رات ہو یا دن جب بھی چاہو امن سے چلو پھرو

"وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّاماً آمِنِينَ " (سورہ سبا آیت ۱۸)

''اور ہم نے ان کے درمیان اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے ان میں برکت عطا کی تھی کچھ ظاہری بستیاں آباد کیں جو با ظاہر تھیں اور ہم نے اُن میں آمدورفت کی راہ مقرر کی تھی تو ان میں راتوں کو یا دنوں کو جب بھی چاہے امن سے چلو پھرو''۔

الحافظ سلیمان قندوزی الحنفی نے اسناد کے ساتھ محمد بن صالح الھمدانی سے اللہ تعالیٰ کے قوم مذکورہ ''وجعلنا بینھم'' تا آخر آیت کی تفسیر کے بارے میں روایت کی ہے محمد بن صالح کہتا ہے کہ میں نے حضرت صاحب الزمانؑ عجل فرجہ کی خدمت میں تحریر کیا کہ میرے گھر والے مجھے اس حدیث کے ذریعہ جو آپ کے آباؤ اجداد سے مروی ہے اذیت پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری قوم اللہ کی مخلوق میں تحریر ہے۔ تو آپؐ (جناب صاحب الزمانؑ) نے جواب میں لکھا تم پر افسوس ہے کہ کیا تم اللہ کا فرمان نہیں پڑھتے۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي	پس تم بخدا وہ بستیاں ہیں جن میں اللہ کی برکت
بَرَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً	ہے اور تم وہ بستیاں ہو جو ظاہر اور نمایاں ہیں

(ینابیع ۵۱۱)

کفار میدان حشر میں گھبرائے ہوئے پھریں گے

”وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ☆وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَكَانٍ بَعِيدٍ☆وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ☆ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ“(سورہ سبا آیت ۵۴۔۵۱)

”اے رسولؐ! کاش تم دیکھتے جب یہ کفار میدان حشر میں گھبرائے ہوئے پھریں گے تو چھٹکارا نہ ہوگا اور قریب ہی جگہ سے پکڑے جائیں گے تو اس وقت کہیں گے ہم ایمان لائے اور اتنی دور دراز جگہ سے ان کا دسترس کہاں ممکن ہے حالانکہ اس سے پہلے انکار کر چکے ہیں اور غیب کی اٹکل بے تکی باتوں کے تیر بڑی دور دور سے چلاتے رہے اور اب تک ان کے اور انکی تمناؤں کے درمیان اس طرح پردہ ڈال دیا گیا ہے جس طرح سے اُن سے پہلے لوگوں کے ساتھ برتاؤ کیا گیا اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہیں“۔

شافعی فقیہ علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر میں ان آیات مذکورہ کی تفسیر کے سلسلہ میں بیان کیا ہے کہ ابن ابی عبید اور طبرانی نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت درج کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ جناب حضورؐ پاک نے فرمایا! میری امت کے ایک مرد (امام القائم المہدیؑ) علامات مذکورہ کی وجہہ سے بیعت کی جائے گی کعبہ میں رکن اور مقام کے درمیان بیعت کرنے والوں کی تعداد مجاہدین بدر کی تعداد کے برابر ہوگی پس ان کے پاس عراق کا گروہ لشکر شام کے ابدال ائیں گے جس وقت وچٹیل میدان میں پہنچے گے تو زمین کے اندر دھنس جائیں گے۔

ابن عباسؓ سے مذکورہ بالا آیات کی تفسیر کے ضمن میں مروی ہے وہ فرماتے ہیں ”کہ وہ سفیانی کا لشکر ہوگا۔ کسی نے کہا کہ وہ کہاں سے پکڑے جائیں گے تو حضرت ابن عباسؓ نے کہا اپنے قدموں کے نیچے سے یعنی زمین میں دھنس جائیں گے۔

سلیمانؒ قندوزی نے الحاہی (صحابی علیؑ) کے حوالے سے حضرت علیؑ فرماتے ہیں ہمارے قائم المہدیؑ کے قیام سے کچھ پہلے سفیانی خروج کرے گا اور وہ ایک عورت کے حمل کی مدت یعنی نو ماہ تک اقتدار میں رہے گا اس کا لشکر مدینہ طیبہ آئے گا اور جب وہ میدان میں پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اسے زمین میں دھنسا دے گا۔ (ینابیع ۵۱۲)

ابلیس کو وقت معلوم تک مہلت

قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ☆ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ☆إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ (سورہ ص آیت ۷۹.۸۱)

”ابلیس نے کہا اے پروردگار! مجھے مہلت دے (زندہ رکھ) اس دن تک جس دن مردے قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ اللہ نے فرمایا بے شک تو ان لوگوں میں سے جن کو مہلت دی گئی مگر ایک مقرر ادن تک“

شافعی عالم الحموینی نے سند مذکورہ کے ساتھ الحسن بن خالد سے کہ امام علیؑ رضاؑ فرماتے ہیں ”یوم الوقت المعلوم“ سے مراد جس دن کہ ہمارے قائم المہدیؑ خروج کریں گے۔

ان امامؑ سے دریافت کیا گیا! اے فرزند رسولؐ! یہ قائم کون ہیں؟ جو آپ اہل بیتؑ سے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ میری اولاد میں سے جو چار امام ہوں گے یہ ان کے چوتھے امام ہیں جو سیدۃ الاماء (تمام کنیزوں کی سردار) کے بیٹے ہوں گے۔ یاد رہے کہ حضرت امام مہدیؑ القائم المنتظر عجل اللہ فرجہ کی والدہ جناب نرجس خاتون شاہ روم کی صاحبزادی ہیں۔ امام علی نقیؑ نے انہیں امام حسن عسکریؑ کی زوجیت میں دیا۔ انہیں حضرت قائم آل محمدؐ کی ماں بننے کا شرف حاصل ہوا یہی مراد سیدۃ الاماء کی۔

امام قائمؑ کا اضطرار

"أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ "(سورہ نمل ۶۲)

"کون ہے جو مضطر و بے قرار کی دعا و پکار کو قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اسکی تکلیف و مصیبت کو دور کردیتا ہے؟ اور تمہیں زمین میں اگلوں کا جانشین بناتا ہے"

"أَيْنَ الْمُضْطَرُّ الَّذِي يُجَابُ إِذَا دَعَا (دعائے ندبہ)

"کہاں ہے وہ مضطر کہ جب بھی وہ دعا منگتا ہے دعا قبول ہوتی ہے"

تفسیر علی بن ابراہیم قمی میں آیا ہے امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اس مراد قائم آل محمدؑ ہے وہ مضطر جو مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور خدا سے دعا کرتا ہے خدا اسکی دعا کو قبول فرماتا ہے اور اسے اپنی زمین پر خلیفہ بناتا ہے۔ (مکیال المکارم ص:۶۵)

امام کے ظہور کی خبر

"وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ " (سورہ ص آیت ۸۸)

"اور تم اسکی خبر کچھ وقت کے بعد ضرور جان لوگے"

ینابیع المودۃ میں اسناد کیساتھ عاصم بن حمید سے روایت تحریر ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا نباہ سے مراد (خبر) سے مراد حضرت القائم المہدیؑ کی خبر ہے جو ان کے خروج کے وقت معلوم ہوگی۔ ان علوم کی تفسیر سوائے راسخون فی العلم کے اور کوئی نہیں جانتا وہی دوسروں سے قرآن کے مطالب و معانی زیادہ جانتے ہیں کیونکہ قرآن ان کے گھروں میں اترا ہے۔

امام القائم بھی جنب اللہ ہیں

"أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَى عَلَى مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ"(سورہ الزمر آیت ۵۶)

''کہ تم میں سے کوئی شخص کہنے لگے کہ ہائے افسوس! میری اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے پہلو (قرب حاصل کرنے) میں کی ہے اور میں تو ہنسی مذاق کرنے والوں میں سے تھا''۔

سلیمان القندوزیؒ نے ینابیع المودۃ صفحہ ۴۵۹ پر تحریر کیا ہے کہ علی ابن سوید نے روایت کی ہے امام موسیٰ کاظمؑ سے امام فرماتے ہیں کہ جنب اللہ (اللہ کا پہلو) سے مراد امیر المومنینؑ ہیں اسی طرح ان کے بعد انکی اولاد سے اوصیاء بلند شان کے مالک ہیں اور یہ سلسلہ ان کے آخری وصی حضرت قائم المہدیؑ تک جا پہنچتا ہے۔

امام کے نور سے زمین جگمگا اُٹھیگی

''وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا''(سورہ الزمر آیت ۶۹)

''اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی''

ینابیع المودۃ صفحہ ۲۴۸ پر سند کے ساتھ امام موسیٰ رضاؑ کے امام حضرت القائم المہدیؑ کے متعلق حدیث میں ذکر فرمایا ہے کہ امام مہدیؑ ان کے بعد ان کی اولاد سے چوتھے امام ہیں پس جب خروج کریں گے تو زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی یہ آیت بطور تاویل امام مہدیؑ کی شان میں ہے۔

حاملانِ عرش مومنین بخشش کی دعائیں کرتے ہیں

''الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا''(سورہ الغافر آیت ۷)

''وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے آس پاس ہیں سب اپنے

رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور بخشش کی دعائیں کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں“

ینابیع المودۃ میں تحریر ہے کہ ”مناقب“ میں سند کے ساتھ تحریر ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ اے علیؑ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مرسلین کو تمام فرشتوں پر فضیلت دی ہے اور مجھے تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل قرار دیا ہے اے علیؑ میرے بعد یہ فضیلت تیرے اور تیرے بعد تیری اولاد سے جو امام ہونگے ان کیلئے ہے کیونکہ فرشتے تو ہمارے اور ہمارے محبین کے خادم ہیں۔

اے علی! وہ فرشتے جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اس کے آس پاس ہیں وہ سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کیلئے مغفرت طلب کرتے ہیں جو ہماری ولایت پر ایمان لائے ہیں۔ آیات سابقہ میں ثابت ہو چکا ہے کہ امام مہدیؑ آخری امام ہیں تو یہ آیت ان کے اور انکے دوستوں کو بھی شامل کرتی ہے۔

امام مہدیؑ اللہ کی طرف سے حق ہیں

”سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَق“ (سورہ فصّلت آیت ۵۳)

”عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھائیں گے جو ساری کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں اور خود ان کے نفسوں میں موجود ہیں یہاں تک کہ انہیں ظاہر ہو جائے گا کہ وہ یقیناً حق ہے۔“

ینابیع المودۃ صفحہ ۵۱۲ پر تحریر ہے کہ ابی بصیر نے امام محمد باقرؑ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا! کہ لوگ کائنات میں اللہ کی قدرت دیکھیں گے اور اپنے نفسوں میں بھی عجیب وغریب نشانیاں ملاحظہ کریں گے۔ یہاں تک کہ ان کے سامنے امام القائمؑ منتظر المہدیؑ کا خروج ظاہر ہو جائے گا جو اللہ کی طرف سے حق ہیں مخلوق ان کو دیکھے گی کہ ان کے بغیر

چارہ نہیں وقتِ ظہور قائمؑ اہل عناد آفاق عالم میں قحط وکشت وخون وغارت اورایسی آیتِ الٰہی نظر آئیں گی کہ سب جان لیں کہ قیام قائم حق ہے۔

دین اسلام غالب ہوگا۔

"حٰمٓ عٓسٓقٓ" (سورہ الشوریٰ آیت ۱.۲)

"یہ آیت اس طرح پڑھنی چاہیے حا' میم' عین' سین' قاف (الگ الگ حروفوں میں) یہ حروفِ مقطعات جناب رسولؐ اللہ کے بعد آنے والے واقعات حادثات انقلابات' مدح' وسرااوران کے انجام اور فضائل کی طرف رموز و اشارات ہیں کہ دین اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا۔ بسبب امام مہدیؑ کی بلندی' شان اور حضرت عیسیٰؑ کی قوت سے جبکہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔

الساعۃ سے مراد ظہور امام القائمؑ

" وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ " (سورہ الشوریٰ آیت ۱۷)

"اور تمہیں کیا معلوم شائید قیامت قریب ہی ہو"

ینابیع المودۃ میں مفضل بن عمر نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے امام فرماتے ہیں اور تجھے کیا معلوم ہے کہ شائد قیامت قریب ہو' الساعۃ' سے مراد حضرت قائم المہدیؑ کا قیام ہے۔

"أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ " (سورہ الشوریٰ آیت ۱۸)

"آگاہ رہو! تحقیق کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ بڑے زیادہ گمراہی میں ہیں"

ینابیع المودۃ میں مفضل بن عمر نے امام جعفر صادقؑ سے سوال پر امامؑ نے بتلایا کہ الساعۃ سے مراد القائم المہدیؑ کا قیام ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ کب پیدا ہوئے' کس نے دیکھا' اب کہاں

ہے کب ظاہر ہوں گے یہ ساری باتیں اللہ کی قضاء وقدرت میں شک ظاہر کرتی ہیں اوران میں شک کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا وآخرت میں اپنے نفسوں کو نقصان میں رکھا۔

آیت مودت

"قُل لَّا أَسأَلُكُم عَلَيهِ أَجراً إِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُربَى " (سورہ الشوریٰ آیت ۲۳)

''اے رسول کہدو میں اس تبلیغ رسالت کا اپنے قرابتداروں کی محبت کے سواء کوئی اجر نہیں چاہتا''

قیامت کی روشن دلیل عیسیٰؑ کا نزول

''وَإِنَّهُ لَعِلمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَذَا صِرَاطٌ مُّستَقِيمٌ'' (سورہ الزخرف آیت ۶۱)

''اور وہ تو یقیناً قیامت کی روشن دلیل ہے پس تم لوگ ہرگز اس میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔''

ینابیع میں مقاتل بن سلمان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت حضرت امام مہدیؑ کی فضیلت میں نازل ہوئی بعض راویوں نے قبل ظہورِ قائمؑ عیسیٰؑ کا نزول مراد لیا ہے۔ متواتر روایات سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے وقت نزول فرمائیں گے اور بلاشک وشبہ حضرت امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

قیامت اچانک آجائیگی

"هَل يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأتِيَهُم بَغتَةً وَهُم لَا يَشعُرُونَ " (سورہ الزخرف آیت ۶۶)

''کیا یہ لوگ بس قیامت ہی کہ منتظر ہیں کہ اچانک ہی ان پر آجائے اور ان کو خبر تک ہی نہ ہو۔''

الحافظ سلیمان قندوزی نے زرارہ بن اعین سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا!

''الساعۃ'' سے مراد ساعۃ القائم حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کا وقت مراد ہے اور یہ گھڑی لوگوں پر اچانک آجائے گی۔

آسمان سے دھواں نکلے گا

''فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ☆يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ☆رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ☆ أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ'' (سورہ الدخان آیت ۱۳۔۱۰)

''تو تم اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے ظاہر بظاہر دھواں نکلے جو لوگوں کو ڈھانک لے گا یہ دردناک عذاب ہے (پھر یہ لوگ گھبرا کے کہیں گے) کہ پروردگار! ہم سے عذاب کو دور کردے ہم بھی ایمان لائے ہیں اس وقت بھلا کیا ان کو نصیحت ہوگی جب پیغمبرؐ آچکے ہیں جو صاف صاف بیان کردیتے تھے''۔

شافعی علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر ''الدّر منثور'' میں بیان کیا ہے کہ ابونعیم نے وہب بن منبہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں علامات ظہور مہدیؑ کا ذکر کرتے لکھتے ہیں اور پانچویں علامت الدخان ہے۔ السیوطی نے یہ بھی روایت تحریر کی ہے کہ رسولؐ اللہ فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ہیں 1) الدجّال 2) الدابۃ 3) یاجوج ماجوج 4) الدخان 5) اور سورج کا جانب مغرب سے طلوع ہونا۔

ظہور، قیام، قیامت

''قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ '' (سورہ الجاثیہ آیت ۱۶)

''اے رسولؐ! مومنوں سے کہدو کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی امید نہیں رکھتے ان سے درگذر کرو۔ تاکہ وہ لوگوں کے اعمال کا بدلہ دے۔''

ینابیع صفحہ۵۱۲ میں سلیمان قندوزی نے اسناد مذکورہ کے ساتھ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں وہ ایّام جن کی امید ہے تین دن ہیں حضرت امام المہدیؑ کے قیام کا دن یوم الکرۃ رجعت، یوم القیامۃ۔

قسطنطنیہ فتح ہوگا

''فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا فَأَنَّى لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ''(سورہ محمد آیت ۱۸)

''تو کیا لوگ قیامت کا ہی انتظار کر رہے ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اس کی نشانیاں تو آ ہی چکی ہیں۔تو جس وقت قیامت ان کے سر پر آ پہنچے گی تو اس وقت ان کو نصیحت کیا فائدہ دیگی''۔

جلال الدین السیوطی نے اپنی تفسیر میں آنحضرتؐ کی حدیث تحریر کی ہے حضورؐ پاک نے فرمایا! میری امت میں آخر زمانہ میں اس کے بادشاہ کی طرف سے ایک سخت بلا نازل ہوگی یہاں تک کہ زمین ان پر تنگ ہوجائیگی پس اللہ سبحانہٗ میری عترت میں سے ایک مرد کو بھیجے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے اسطرح بھر دے گا جس طرح کے ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی آسمان وزمین کے باشندے اس بات سے راضی وخوش ہوں گے۔ابن ماجہ اور حاکم نے ایک حدیث ثوبان سے ثوبان نے رسولؐ اللہ سے روایت کی ہے کہ حضورؐ پاک نے فرمایا وہ شخص میری اولاد سے خلیفۃ اللہ المہدیؑ ہوگا۔

علامہ السیوطی نے کہا ہے کہ مسلم نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ حضورؐ پاک نے اپنے اصحاب سے خطاب کر کے فرمایا! کیا تم نے ایک ایسے شہر

کے متعلق سنا ہے کہ جس کا ایک طرف (پہلو) خشکی میں اور دوسرا پہلو تری میں ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں! یارسولؐ اللہ آپؐ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ستر ہزار بنی اسحاق کے مجاہد اس شہر کے ساتھ (باشندوں) کے ساتھ جنگ کریں گے جب یہ مجاہد اس شہر کے قریب نزول کریں گے تو وہ ہتھیاروں سے جنگ کریں گے او نہ تیر پھینکیں گے وہ یہ ورد اپنی زبانوں پر جاری کریں گے۔ ''لا الہ الا اللّٰہُ و اللّٰہُ اکبر'' اس سے اس شہر کا یک حصہ فتح ہو جائے گا پھر یہی پاک کلمہ پڑھیں گے تو اس کا دوسرا پہلو فتح ہو جائے گا۔ پھر جب تیسری بار یہ مبارک کلمہ کہیں گے تو اس کے دروازے کھل جائیں گے اور اس پر قابض ہو جائیں گے۔

پس یہ غازی اس شہر میں آزادنہ داخل ہو جائیں گے الحاکم الحسکانی نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے یہ شہر قسطنطنیہ ہے جو ترکی میں واقع ہے اور یہ بات صحیح ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح قیامت کے قیام کے وقت ہوگی۔ یہ تمام حضرت الحجۃ القائمؑ کے ظہور کی علامات ہیں یہ کامیابی اور یہ غلبہ مجاہدین کو رعب کے ساتھ حاصل ہوگا بغیر لڑائی قسطنطنیہ کی فتح اور یہ آیت کریمہ امام مہدیؑ کے ظہور کی طرف اشارے ہیں۔ اس آیت میں ''الساعۃ'' سے مراد حضرت قائم المہدیؑ کا قیام ہے جن کے ظہور کے بعد شہر قسطنطنیہ فتح ہوگا جیسا کہ متعدد احادیث میں وارد ہے۔

جب منافقین کی پشتوں سے مومنین پیدا ہو جائینگے

''لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً'' (سورہ الفتح آیت ۲۵)

''اگر وہ لوگ ایماندار کفّار سے الگ ہو جاتے تو جو لوگ کافر ہیں اس میں سے ہم ان کو دردناک عذاب کی سزا دیتے۔''

ینابیع صفحہ ۵۱۴ میں امام جعفر صادقؑ سے روایت کی گئی آیت تحریر ہے امام نے فرمایا کہ کافرین وہ منافقین کی پشتوں میں اللہ تعالیٰ کی امانتیں محفوظ ہیں ان کی پشتوں سے مومن پیدا ہونے والے ہیں۔

اس وقت تک ہمارے القائمؑ ظاہر نہیں ہوں گے جب تک کفار و منافقین کی پشتوں سے مومن نہ پیدا ہو جائیں جب تمام مومن پیدا ہو جائیں گے اس وقت ہمارے قائمؑ ظاہر ہوں گے اور کفار و منافقین کو قتل کریں گے (امام کی تلوار اس کافر پہ نہیں چلتی جس کے صلب سے اہل ایمان پیدا ہوں گے)۔

دین غالب ہوگا

"هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ" (سورہ الفتح آیت ۲۸)

"وہ اللہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو بھیجا ہدایت اور سچے و برحق دین کے ساتھ تا کہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے"

شافعی مسلک کے دو علامہ (الکنجی "البیان فی اخبار صاحب الزمان" میں اور الشبلنجی اپنی کتاب نور الابصار میں بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر اس آیت کی تفسیر "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ" کہ وہ دین کو غالب کرنے والا امام القائم المہدیؑ ہیں جو جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی اولاد سے ہوں گے۔

سخت چیخ

"وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ☆ يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ" (سورہ ق آیت ۴۲،۴۱)

"اور کان لگا کر سُن رکھو کہ جس دن پکارنے والا قریب ہی کی جگہ سے آواز دے گا جس دن کے لوگ ایک سخت چیخ کو بخوبی سن لیں گے وہی دن نکلنے کا دن ہوگا"۔

ینابیع المودۃ میں الحموینی کی کتاب "فرائد السمطین" سے نقل کیا ہے کہ امام علیؑ بن موسیٰ رضاؑ نے اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ مراد میرے بیٹے القائمؑ المہدیؑ کے خروج کا دن ہے۔ الصیحہ (ندا) کی آواز اور خروج دونوں امام مہدیؑ کیلئے ہے۔

قیام مہدیؑ حق ہے

"فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ" (سورہ الزاریات ۲۳)

"پس آسمان وزمین کے مالک کی قسم ہے کہ یہ اس طرح حق ہے جس طرح کہ تم بولتے ہو"۔

ینابیع صفحہ ۵۱۱ میں سلیمان قندوزی نے اسحاق بن عبد اللہ امام زین العابدینؑ سے روایت کی ہے کہ ہمارے قائم مہدیؑ کا قیام بے شک اس طرح حق ہے سچ ہے وقوع میں آنے والا ہے جس طرح تم بولتے ہو۔

الساعت سے مراد قیام قائمؑ ہے

"اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ" (سورہ القمر آیت ۱)

"قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا دو ٹکڑے ہو گیا"

سلیمان قندوزی الحنفی نے تحریر کیا ہے کہ امام حضرت جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ "الساعۃ" جو قریب ہے وہ امام مہدیؑ کا قیام ہے یعنی الساعۃ سے مراد قیام القائم ہے (الساعۃ کے معنی کہیں قیامت اور کہیں ظہور امام مہدیؑ سے لئے گئے ہیں کیونکہ یہ دونوں دن حشر کے عجیب دن ہیں قبروں سے اٹھنے کے ظہور امام کے وقت مخصوص لوگ اٹھیں گے اور قیامت کا دن تو عام حشر کا دن ہے جب تمام لوگ اٹھائے جائیں گے۔

دشمنان اسلام پیشانی سے پکڑے جائینگے

"يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ" (سورہ الرحمٰن آیت ۴۱)

"مجرم گنہگار لوگ اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے تو پیشانی اور قدموں کے ساتھ پکڑے جائیں گے"

ینابیع صفحہ ۱۴ پر سلیمان قندوزی نے معاویہ بن عمار حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت

کرتے ہیں کے امام نے فرمایا! جب ہمارے قائم ظاہر ہوں گے تو ہمارے دشمن اپنی خاص نشانیوں سے پہچانے جائیں گے پس وہ اپنی پیشانیوں اور پیروں سے پکڑے جائیں گے۔ امام مہدیؑ اور انکے اصحاب ان کو تلواروں کے ساتھ خوب ماریں گے اور انہیں کُچل کے رکھ دیں گے۔

ظلم وستم کا خاتمہ ہوگا

"اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا" (سورہ الحدید آیت ۱۷)

''تم جان لو یقیناً اللہ زمین کو زندہ کرے گا جب کہ وہ مرچکی ہوگی''

ینابیع صفحہ ۵۱۴ پر تحریر ہے کہ سلام بن المستیز سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ امام محمد باقرؑ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین کو القائم المہدیؑ کے ذریعہ زندہ کریگا پس وہ زمین میں عدل پھیلائیں گے جبکہ وہ ظلم وستم کے ساتھ مرچکی ہوگی (گویا کہ ظلم زمین پر اسکی موت ہے اور عدل اس کی زندگی)۔

مومن کو غیبت میں صبر کرنا ہے

"أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" (سورہ المجادلہ آیت ۲۲)

''وہی لوگ تو اللہ کا گروہ ہے آگاہ رہو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہے وہ مراد پانے والے ہیں''

علامہ قندوزی الحنفی نے اپنی کتاب ینابیع میں اسناد کے ساتھ جابر بن عبداللہ انصاری سے رسولؐ اللہ کی ایک طویل حدیث تحریر کی ہے آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ ان کو المہدیؑ والقائمؑ اور الحجۃؑ کے القاب کے ساتھ پکارا جائے گا۔ وہ غائب ہو جائیں گے پھر ظہور کریں گے۔ جس وقت وہ ظاہر ہوں گے زمین کو عدل وانصاف کے ساتھ بھر دیں گے جس طرح کے وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی۔ خوش حالی اور اچھائی ہے ان لوگوں کیلئے جو ان کے زمانۂ غیبت میں صبر کریں

گے۔ اچھائی ہے ان لوگوں کیلئے جو ان کی محبت پر قائم رہیں گے۔ وہی لوگ ہیں جنکی خدا نے اپنی کتاب میں تعریف کی ہے ''ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب'' امام کی غیبت میں صبر کرنا انکی محبت پر قائم رہنا حزب اللہ میں شامل ہونا اور فلاح پانا میں کامیابی حاصل کرنا ہے۔

کافر کو پہاڑ میں بھی پناہ نہیں

''هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ'' (سورہ الصّف آیت ۹)

''وہ اللہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو بھیجا ہدایت اور دین حق کے ساتھ تا کہ وہ غالب کرے اس دین حق کو تمام دینوں پر''

سلیمانؒ القندوزی نے اسناد کے ساتھ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کی تفسیر کے بارے میں امامؑ فرماتے ہیں! خدا کی قسم اس کی تاویل کا وقت ابھی نہیں آیا اس کی تاویل اس وقت ظاہر ہوگا جب امام مہدیؑ القائمؑ ظہور کریں گے اور جب امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے اس وقت جو مشرک باقی ہوں گے ان کے ظہور کو ناپسند کریں گے اور جو کافر و عناد رکھنے والا باقی ہوگا تہہ تیغ ہو جائے گا یہاں تک کہ اگر کوئی کافر کسی پتھر کی چٹان کے اندر بھی پناہ گزین ہوگا وہ چٹان پکار کے کہے گی یا مومن! میرے پیٹ میں کافر چھپا ہے پس مجھے توڑ دے اور اس کافر کو باہر نکال کر ہلاک کر دے۔

غدیر خُم

''فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِیْ أَنزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيْرٌ'' (سورہ التغابن آیت ۸)

''پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے اور اللہ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔''

علامہ القبیسی ''ماذی فی التاریخ ج ۳ ص ۴۴۔۴۵ پر جریر الطبری متوفی ۴۱ھ نے کتاب الولایہ'' میں اسناد کے ساتھ زید ابن ارقم سے روایت درج کی ہے۔زید ابن ارقم کا بیان ہے کہ جب رسولؐ اللہ حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم میں اترے تو اس وقت چاشت کا وقت تھا اور گرمی تیز تھی انہوں نے خیمے لگانے کا حکم دیا اور آپ نے خم غدیر میں درختوں کے نیچے کی زمین صاف کرنے کا حکم دیا۔پس وہ زمین صاف کردی گئی۔منادی نے ندا دی ''الصلوٰۃ جامعۃ'' یہ کسی امر عظیم کی تبلیغ کے موقع پر لوگوں کو اکٹھا ہو گئے حضورؐ نے ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اور خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے یہ اعلان فرمایا! اے گروہ مسلمین! ایمان لاؤ اللہ اور اسکے رسولؐ اور اس نور پر جس کو ہم نے نازل کیا پھر یہ آیت پڑھی جس کی تفسیر میں فرمایا وہ نور مجھ میں ہے پھر علیؑ میں پھر اس کے معصوم اولاد میں حضرت القائم المہدیؑ تک۔

دشمنان اسلام پست و کمزور ہو جائینگے

''حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِراً وَأَقَلُّ عَدَداً '' (سورہ الجن آیت ۲۴)

''یہاں تک کہ جب یہ لوگ ان چیزوں کو دیکھ لیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور اور شمار میں ہے''

ینابیع صفحہ ۵۱۵ میں محمد بن الفضیل نے علیؑ بن الحسینؑ سے اس آیت کے تفسیر کے بارے میں امامؑ نے فرمایا ''مایوعدون'' جس کا وعدہ کیا گیا'' وہ حضرت القائم المہدیؑ ان کے اصحاب وانصار ہیں اور انکے اعداء کمزور و پست ہو جائیں گے مددگار کے لحاظ سے وہ قلیل ہوں گے تعداد کے اعتبار سے جب وہ ظہور فرمائیں گے۔

جب سور پھونکا جائے گا کافروں پر سخت ہوگا

''فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ☆ فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ☆ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ (سورہ المدثر ۸.۱۰)

''تو پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کافروں پر سخت دن ہوگا آسان نہیں ہوگا''

ینابیع صفحہ ۵۱۵ پر سلیمان قندوزی نے بیان کیا ہے کہ المفضل بن عمر نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ امام فرماتے جب القائم مہدیؑ کے کان میں اُن کے قیام وظہور کی ندا کی جائے گی تو وہ قیام وظہور کریں گے پس یہ دنیا کافروں پر زیادہ مشکل اور سخت ہوگی حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ قرآن میں اس قسم کی مثالیں بیان کیں ہم اسے جانتے ہیں اور ہمارا غیر اسے نہیں جانتا۔

امام غیبت میں چلے جائینگے

"فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ" (سورہ التکویر آیت ۱۵)

"مجھے ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں" (چھپ جاتے ہیں)

سلیمان قندوزی ینابیع صفحہ ۵۱۵ پر ذکر کیا ہے کہ ہانی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے امامؑ نے فرمایا الخنس سے مراد امامؑ ہیں جو پیدا ہوں گے اور پیدائش کے بعد غیبت میں چلے جائیں گے ۲۶۰ھ میں پھر وہ دہکتے ہوئے شعلہ کی مانند ظاہر ہوں گے۔

میرے اہلبیتؑ میں پہلے امام علیؑ آخری مہدیؑ ہے

"وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ" (سورہ البروج آیت ۱)

"مجھے قسم ہے جو آسمان کی جو برجوں والا ہے"

سلیمان قندوزی نے اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا "اَنَا السَّمَآءِ" میں آسمان ہوں اور بروج پس میرے اہل بیتؑ اور میری عترت میں سے امام ہیں جن کے پہلے علیؑ اور آخری المہدیؑ ہیں وہ تعداد میں بارہ ہیں۔جس طرح بروج بھی بارہ ہیں۔

اسرار مخفی مت دریافت کرو

"یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْیَاءَ إِن تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ "(سورہ المائدۃ آیت ۱۰۱)

"اے ایمان والو! ایسی چیزوں کو نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کردی جائیں تو تمہیں بری معلوم ہوں"

سبب غیبت کے بارے میں خود حضرت حجت نے فرمایا ہے یہ خدا کا کلام حضرت کی غیبت میں جو ظاہری مصلحتیں ہیں وہ عقل میں آنے والی باتیں ہیں اور سمجھنے والوں کیلئے ہر طرح کافی ہیں۔ پھر بھی در حقیقت اسراء الہٰیہ'' میں سے یہ ایک راز ہے جسکی حقیقی وجیہ قادرِ مطلق علالم الغیوب بہتر جانتا ہے۔ یہ راز تو امام کے ظہور کے بعد ہی ظاہر ہوگا۔

امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا گیا کہ آخر امام القائم کی غیبت کا سبب کیا ہے؟ تو امام نے ارشاد فرمایا! اس کا انکشاف ظہور کے بعد ہوگا جس طرح خضرؑ کا کشتی میں سوراخ کرنا' ایک لڑکے کو قتل کرنا۔ دیوار کو درست کرنا۔ ان کاموں کی حکمت حضرت موسیٰؑ ہر ظاہر نہ ہوئی کیونکہ وہ ظاہری علوم کے حامل تھے اور علم باطنی سے نہ واقف تھے۔

اس غیبت امام القائمؑ میں جو جو مصلحتِ الہٰیہ ہے وہ گھرانہ ہی بہتر جانتا ہے جو راسخونَ فی العلم کے حامل ہیں۔ غیبت کی مثال ایسی ہی جیسے قرآن میں حروفِ مقطعات یا آیاتِ متشابہات جو سوائے خدا اور رسولؐ اور اہل بیتؑ کے کسی کو معلوم نہیں ہے۔

جب تک تم میں امام موجود ہے عذاب نہیں آئے گا

"وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَأَنتَ فِیْھِمْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُونَ"(سورہ النفال آیت ۳۳)

''اے رسولؐ! جب تک تم ان میں موجود ہو خدا ان پر عذاب نہ کرے گا اور نہ ایسی حالت میں عذاب نازل فرمائے گا کہ لوگ استغفار کرتے رہیں۔''

حجتِ خدا کا وجود اہل زمین و آسمان کیلئے امان کا سبب ہے۔ القائم آل محمدؐ غایتِ خلقت عالم اور بقائے عالمین ہے۔ ارشاد نبی اکرم ہیں ''**النجوم امانِ لاهل السماء و اهل بیتی امان لاا هل الارض**'' یعنی ستارے اہل آسمان کیلئے امان کا سبب ہے اور میرے اہل بیتؑ زمین والوں کے واسطے باعث امن و امان ہیں۔ اگر ایک ساعت بھی روئے زمین حجت خدا سے خالی ہو جائے تو ساری زمین تباہ و برباد ہو جائیگی اور حجت خدا نہ ہونے کی صورت میں زمین اسی طرح موجیں ماریگی جس طرح سمندر موج زنی کرتا ہے۔

حق آیا اور باطل مٹنے والا ہے

''وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً ''(سورۃ اسریٰ ۸۱)

''کہدو (اے پیغمبرؐ کہ) حق آ گیا اور باطل نیست و نابود ہو گیا بیشک باطل مٹ جانے والا ہی تھا''

بلاشک وشبہ تمام انبیاء حق لے کر آئے اور پیغمبرؐ خاتم النبینؐ مجسمہ حق تھے اور ہدایت کامل دین حق کے ساتھ بھیجے گئے تھے لیکن ابھی تک باطل دنیا سے بالکل نیست و نابود نہیں ہوا۔ بلکہ ابھی تک روئے زمین پر کفر وشرک باقی ہے۔ مگر ضروری ہے کہ یہ بالکل مٹ جائے گا اور یہ فرزند رسولؐ اور یہ فرزند رسولؐ اور جزو محمدؐی امام القائم المہدیؑ امت کے ہاتھ پر ہوگا جبکہ سوائے دین حق دنیا میں کچھ باقی نہ رہے گا اور اسی وقت یہ آیت اپنے اصلی معنوں میں صادق آئیگی وقت ولادت آنحضرتؐ منادی نے آسمان سے ندادی تھی جاء الحق الخ اسی وجہ سے وقتِ ولادت باسعادت مہدیؐ امت نے تلاوت کی تھی کہ اسکی تکمیل مجھ سے ہوگی اور اسکے صدق کا آئینہ میں ہوں اور یہی آیت انکے بازو پر نقش ہے۔

امامؑ سے توسّل عبادت ہے

"یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوا إِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ "(سورہ مائیدہ ۵:۳۵)

ضرورت پڑنے پر یا ہر وقت ایمان والوں کیلئے ہر وقت ہر تکلیف میں امام القائم المہدیؑ سے توسّل کرنا چاہیے کیونکہ یہ خداوندِ عالم کی اطاعت وعبادت ہے اوراسکی قربت کا وسیلہ ہے۔

محشر میں سب کو اپنے اپنے اماموں کے ساتھ محشور کیا جائے گا۔

"یَوْمَ نَدْعُوْ کُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ "(سورہ اسراء ۷۱)

''اس دن کو یاد کرو کہ جب ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے''

یہ قیامت کا دن ہوگا جس میں سارے بندے اپنے اپنے امام کے ساتھ بلائے جائیں گے یہ اس کی دلیل ہے کہ ہر زمانے والوں کے لئے خدا کے طرف سے ایک امام یا پیشوا کا ہونا ضروری ہے اور اس وقت کے امام حضرت القائم المہدیؑ ہیں اور جو لوگ دنیا میں جن کی پیروی کرتے ہیں وہ ان کے اماموں کے ساتھ آئیں گے یہاں تک کہ آٹھ آدمی میدان حشر میں سوسمار کے ساتھ آئینگے (وہ لوگ مولائے کائنات کے زمانے کے ہیں)

ایک دن اسلام تمام دینوں پر غالب آئیگا۔

"هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدَیٰ وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهِ وَکَفَیٰ بِاللّٰهِ شَهِیْدًا "(سورہ فتح آیت ۲۸)

اگر فتح مکہ پر یہ وعدہ پوا ہو جاتا تو اس کی تجدید نہ کی جاتی یہ وعدہ بعد ذکر فتح ہے اس لئے کہ یہ وعدہ تمام موالفین اور مخالفین میں مشہور تھا کہ ایک دن دین اسلام کو تمام عالم کی فتح کلی حاصل ہوگی اور اس لئے بعض مخالفین بطور استہزاء پیغمبرؐ سے سوال کرتے تھے اور مسلمانوں سے پوچھتے تھے۔

فتح کا دن کونسا ہے

"مَتَى هَـٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ " (سورہ السجدہ آیت ۲۸)

"اے مسلمانو! اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ کہ وہ فتح جس کے تم امیدوار ہو کب ہے؟"

اس کا جواب بارگاہِ الٰہی سے یہ دیا گیا

فتح کے دن کفار کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دیگا

"قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ" (سورہ السجدہ آیت ۲۹)

"اے پیغمبران سے کہہ دو۔ کہ اس فتح کے دن کفاروں کا ایمان لانا کچھ نفع نہ بخشے گا اور نہ ان کو مہلت ہی دی جائے گی۔"

پس اس سے معلوم ہوا کہ وہ روز فتح محمدی وہ دن ہے کہ جس دن کافروں کو ان کا ایمان لانا مفید نہ ہوگا اور اس دن اُن کو مہلت نہ دی جائے گی انتقام لیا جائے گا اور سزا دی جائے گی اس دن کسی ایسے نفس کو ایمان لانا فائدہ نہ دیگا جو پہلے سے مومن نہ تھا فتح مکہ میں یہ دونوں باتیں نہ ہوئی۔ یوم فتح مکہ وہ یوم الفتح نہیں ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے لہذا ثابت ہوا کہ ابھی تک وہ وعدۂ غلبہ ثابت نہیں ہوا لیکن ہونا ضرور ہے کیونکہ خدا کبھی خلاف وعدہ نہیں کرتا اور ضرور تمام عالم پر اپنے دین کو غلبہ دیگا یہ وعدہ امام القائم المہدیؑ کے ہاتھ پر پورا ہوگا۔

جو صدق کی تصدیق کرے وہ متقی ہے

"وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ "(سورہ زمر ۳۳)

"اور جو صدق لے کر آیا جس نے صدق کی تصدیق کی پس وہی متقی ہیں۔"

آمنّا کہنے پر اعتبار نہیں کیا جائے گا

"أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ "(سورہ العنکبوت آیت ۲)

"کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کے صرف آمنا کہہ دینے سے ان پر اعتبار کرلیا جائے گا اوران سے امتحان نہیں لیا جائے گا"

روایات اوراحادیث میں اس سے مراد امام القائمؑ کے زمانہ غیبت کی آزمائش ہے۔ حضرت امام عجہ کے ظہور سے قبل بہت سے مسلمان دین حق سے خارج ہو جائیں گے اور آپ کے اکثر معتقدین آپ کی امامت وعصمت کے قائل لوگ عقیدہ سے منحرف ہو جائیں گے اور آپ کے وجود سے انکار کریں گے یہ امتحان اس قدر سخت ہوگا کہ حضرت صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ٹوٹ جاؤ گے شیشہ کی طرح ٹوٹنا نہ ہوگا کہ دوبارہ پگھلا دوبارا جوڑا جاسکے بلکہ تم ٹھیکری کی مانند ٹوٹو گے جس کو دوبارا جوڑا نہ جاسکے۔ یہ امتحان ہر طبقہ کے لوگوں کیلئے ہے جس جس قدر جس طبقے کی بلندی ہے اس قدر اس کا امتحان شدید ہوتا ہے۔

موجودہ زمانے میں ہمارے لئے بہت سنگین خطرات ہیں زیادہ خطرہ یہ ہے کہ کہیں ہمارا ہاتھ سے مولاؑ کا دامن نہ چھوٹ جائے۔ ہمارا علم کیا عمل کیا ہم کس طرح اس پر بھروسہ کرسکتے ہیں ہمیں اپنی زندگی کے شب و روز کا حساب کرنا چاہیے کہ ہم نے کیا اعمال انجام دیئے اس مشکل سے گزرنے کا صرف ایک راستہ نظر آتا ہے۔

1) خدا کا زیادہ ذکر کیا کریں۔ اسے اس طرح یاد کرو جس طرح اس کی قرآن میں رہنمائی ہوئی ہے۔ آیات کی تلاوت اوران پر غور کریں۔

2) امام عصرؑ سے مدد کے طالب ہوں۔ یہ بھی ایک مشکل مسئلہ ہے کہ آنحضرت تک کس طرح رسائی ہو اس کا ایک آسان ذریعہ امام حسینؑ ہیں اس لئے روزآنہ بلاناغہ زیارت عاشورہ

پڑھا کریں۔ ایک بار قاتلوں پہ لعنت اور ایک بار سلام تا کہ توسل قائم ہو سکے۔ زیارت عاشورہ پڑھنے کے بعد حضرت امام زمانہؑ کی مادر گرامی جناب فاطمۃ الزہراؑ کی روح کو ہدیہ کر دیں۔ حضرت حجتؑ ولی و وارث خون امام حسینؑ ہیں۔ زیارت پڑھتے وقت جناب زینبؑ کا وہ گریہ یاد کریں جب بدن مبارک کے قریب آئی تھیں تو گریہ فرمایا تھا۔ زیارت عاشورہ پڑھنے کی خود امام العصرؑ نے سفارش فرمائی ہے اسکے پڑھنے والے لوگوں پر عجیب اثرات کا ثمرہ نصیب ہوا۔ اور ان کی حاجت روائی ہوئی ہے پروردگار عالم ہمیں حضرت حجتؑ سے وابستگی نصیب کرے اور ہم اپنے اعمال سے مولاؑ کو خوش کریں۔

مومنین کیلئے طوبیٰ ہے

”طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآب“ (سورہ رعد آیت ۲۹)

”خوشحالی ہے ان کیلئے اور اچھا ٹھکانہ ہے“

شیخ صدوق نے اسناد کیساتھ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا! اس وقت تم کیسے زندگی گذارو گے جب تم اپنے امام کو نہیں دیکھ سکو گے اور نہ ہی ان کا پتہ پا سکو گے اور اس سے نجات ان لوگوں کو ملے گی جو دعائے غریق پڑھیں گے۔ عرض کیا کہ حضور اس وقت ہم کیا کریں؟ آپؑ نے فرمایا کہ جب ایسا وقت آئے تو دین پر ثابت قدم رہنا۔ یہاں تک کہ امر تمہارے لئے واضح ہو جائے۔

دعائے غریق: ”یااَللّٰہُ یارَحمٰنُ یا رَحِیمُ یامُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِینِکَ“

خدا قادر ہے عذاب میں جیسے چاہیے مبتلا کرے

”قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَاباً مِّن فَوْقِكُمْ“ (سورہ انعام ۶۵)

”کہد یجئے کہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے“

حضرت امام محمد باقرؑ نے قرآن مجید کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔

قَالَ "مَن فوقکم" "هو الدّجال و الصیحة" "اَومِن تحتِ ارجُلِکُمۡ" "وَهُوَ الخسفَ" "اَو یلبسکُم شِیَعًا" "وَهوَ اختِلاف فی الدین" "وطَعَنَ بعضِکُمۡ علیٰ بعضٍ" ویُذیق بَعضُکُمۡ بَاس بعضٍ" "وَهُوَ یَقتُلُ بَعضکُم بعضاً وَکُلُّ هَذا فِي اَهلِ القِبلَة"

فرمایا! من فوقکم سے مراد دجال کا خروج اور ندائے آسمانی ہے اور من تحت ارجلکم سے مراد زمین کا شق ہونا ہے اور او یلبسکم شیعاً سے مراد دین میں اختلاف ایک دوسرے پر طعنہ زنی ہے اور ویذیق بعضکم باس بعضٍ سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے اور یہ سب کچھ اہل قبلہ (مسلمانوں) ہی کے درمیان ہوگا۔ (بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۶۲)

خوفناک آواز آئیگی

"وَلَوۡ تَرَیٰ إِذۡ فَزِعُوا فَلَا فَوۡتَ" (سورہ سبا: ۵۱)

"اور اے کاش تم دیکھتے اُن کو جبکہ وہ گھبرائے ہوئے پھریں گے اور کوئی جائے قرار نہ پائیں گے"

امام جعفر صادق نے ابولجارود سے فرمایا۔ یہ فزع اور خوف آواز سے ہوگی اور آواز آسمان سے آئیگی

پیروں کے تلے زمین شق ہوگی

"وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ" (سورہ سباء آیت ۵۱)

"انہیں قریبی جگہ سے اخذ کر لیا جائے گا"

امام فرماتے ہیں اُن کے پیروں کے نیچے کی زمین شق ہوجائے گی اور وہ زمین کے اندر سما جائیں گے۔

ترک اسناد کیساتھ بحار میں اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں حضرت رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا! "ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ میں پناہ لیگا اور اسکی گرفتاری کیلئے لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ لشکر بیابانِ مدینہ پہنچے گا تو زمین شق ہوجائے گی اور سارا لشکر اس میں سما جائے گا۔

سائل نے خود عذاب خدا مانگا

"سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ" (سورہ معارج آیت ۱)

"ایک مانگنے والے نے عذاب مانگا"

امام ابوجعفر محمدؑ نے فرمایا! ایک آگ مغرب سے چلے گی اور ایک بادشاہ اسکو اسکے پیچھے سے بڑھاتا ہوا لائے گا یہاں تک کہ خانۂ سعد بن حمام کے پاس اُن لوگوں کی مسجد کے قریب جا پہنچے گی اور بنی امیہ کا کوئی گھر بغیر جلائے نہ چھوڑے گا اور آل محمدؑ پر جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کو جلا کر خاک کر دیگا اور وہ امام مہدیؑ ہوں گے۔ تفسیر علی بن ابراہیم (بحار ۲۷)

ظہور کے بعد ایمان لانا فائدہ نہیں دیگا

"يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ" (سورہ انعام ۵۸)

"جس دن آئے گی ایک نشانی تیرے رب کی تو جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا اب اس کا ایمان لانا اس کو فائیدہ نہیں پہنچائے گا"

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا! اس میں آیات سے مراد آئمہ ہیں اور آیت منتظرہ امام قائمؑ المنتظر ہیں کہ ان کے قیام بالسیف کے بعد کسی کا ایمان لانا فائیدہ مند نہ ہوگا۔ اگر چہ کہ وہ پہلے ان کے آباء پر ایمان رکھتا ہو۔ (اکمال الدین ۳۴۴)

قیامت تک حسینؑ کی اولاد میں امامت رہے گی

"وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ" (سورہ زخرف آیت ۲۸)

"اور یہی بات پیچھے چھوڑ گیا اپنی اولاد میں"

مفضل نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا فرزند رسولؐ مجھے اس آیت کے بارے میں کچھ بتایئے آپ نے فرمایا! امامت امام حسینؑ کی اولاد میں تا قیامت باقی رہے گی۔

(اکمال الدین ۳۶۳)

نعمت ظاہرہ و باطن سے مراد امام قائم ہے

''وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً'' (سورہ لقمان آیت ۲۰)

''اور پوری کر دیں تم پر اپنی نعمتیں کھلی ہوئی اور پوشیدہ''

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا! نعمت ظاہرہ سے مراد امام ظاہر اور نعمت باطنہ سے مراد امام غائب ہیں۔ سائل نے عرض کیا۔ مولاؑ کیا آئمہ طاہرین میں سے کوئی غیبت اختیار کرے گا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں وہ خود لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگا مگر اس کا ذکرِ مومنین کے قلوب میں رہے گا۔ وہ ہم میں سے بارہواں ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل کو آسان اور ہر سختی کو سہل کر دیگا۔ اسکے لئے زمین کے خزانے ظاہر ہوں گے ہر فاصلہ قربت میں بدل جائیگا۔ ہر جابر ہلاک ہوجائے گا۔ اسکے ہاتھوں تمام شیاطین ہلاک ہوجائینگے اس کا نام لینا جائز نہ ہوگا یہاں تک کہ اللہ اسکو ظاہر کر دے گا اور وہ دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (اکمال الدین)

اگر ہم چاہیں آسمان سے نشانیاں اُتاریں

''إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ '' (سورہ الشعراء ۴)

''اگر ہم چاہیں ان پر آسمان سے ایک نشانی اتاریں پھر انکی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں۔''

امام علی رضاؑ کا ارشاد ہے! جس کے پاس پرہیزگاری نہیں اس کیلئے دین نہیں جس کے پاس تقیہ نہیں اس کیلئے ایمان نہیں۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے مکرم وہ ہے جو تقیہ پر زیادہ عمل کرتا

ہے کسی نے پوچھا فرزند رسولؐ کب تک؟ فرمایا! وقت معلوم تک اور وہ دن ہوگا جس دن ہم اہلبیتؑ کا قائمؑ خروج کریگا۔ عرض کیا گیا فرزندِ رسولؐ آپ اہلبیتؑ میں سے قائمؑ کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا! لوگ اس کی ولادت کے بارے میں شک کریں گے وہ خروج سے پہلے غیبت اختیار کریگا' جب وہ خروج کریگا زمین اسکے نور سے منور ہوجائیگی وہ لوگوں کے درمیان عدل قائمؑ کریگا اور کوئی کسی پر ظلم نہیں کرسکے گا اس کے لئے فاصلے سمٹ جائیں گے اس کا سایہ نہ ہوگا آسمان سے ایک منادی اسکے طرف لوگوں کو دعوت دیگا' جسے تمام اہل زمین سنیں گے وہ منادی کہے گا آگاہ ہو کہ اللہ کی حجت بیت اللہ کے پاس ظاہر ہوئی ہے پس اس کا اتباع کرو۔ حق اسکے ساتھ ہے۔

عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھانے والے ہیں

"سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ "(سورہ حٰم السجدۃ ۵۳)

''عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھانے والے ہیں آفاق میں اور انکے نفسوں میں''

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا کہ آفاق میں نشانیوں کا مطلب زمین میں فتنہ وفساد اور نفسوں میں نشانیوں کا مطلب دشمنان خدا کا مسخ ہوجانا ہے۔ (بحار صفحہ 124 'الارشاد)

ہم نے اُنکو کھیتی کی طرح کاٹ دیا

"فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ ☆ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ☆ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ☆ فَمَا زَالَت تِّلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ" (سورہ الانبیا ۱۱۔۱۵)

''پس جس وقت ان مخالفین و معاندین و منافقین نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا اس سے بھاگنے لگے تو ہم نے کہا بھاگو نہیں پھر اب تم اسی عیش و عشرت سے اور اپنے محل و قصر کی طرف لوٹو۔ (اگر لوٹ سکتے ہو) کہ تم سے کچھ سوال کیا جائے۔ انہوں نے کہا بیشک ہم سرکش ظالم تھے بس یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو کھیتی کی طرح کاٹ کے ڈال دیا۔''

چنانچہ علی بن ابراہیم ہی سے مروی ہے کہ یہ حالت مخالفین، معاندین و منافقین کی وقت قیام قائمؑ ہوگی اور اس کے خوف اور عذاب الٰہی سے بھاگیں گے مگر نہ بھاگ سکیں گے یہاں تک کہ سب کے سب تلوار سے قتل ہو جائیں گے یعنی یہ حالت قیامتِ صغریٰ یعنی قیام قائمؑ ہی کے وقت پیدا ہوگی۔ اس وقت تمام دشمنان خدا و دشمنان دین خدا سیف اللہ کے خوف سے بھاگیں گے اور پناہ مانگیں گے اور ان کو مہلت نہ دیجائیگی کیونکہ وہ مہلت کا وقت نہ ہوگا۔

اگر ہم انہیں حکومت دیں تو یہ نماز قائم کریں گے

''الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ'' (سورہ الحج ۴۱)

''یہ مظلومین وہی لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں قدرت و تمکین عطا کریں تو یہ نماز کو قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں اور نیکی کا حکم دیں اور بُرائی سے منع کریں اور سب امور کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے''

اس آیت سے یہ واضح ہے کہ ابھی ان مظلومین کو زمین میں قدرت نصیب نہیں ہوئی اگر ان کو قدرت ہوتی تو یہ دنیا میں نماز قائم کر دیتے اور حق زکوٰۃ ادا کرتے اور ہر ایک کو ہر ایک برائی سے روکتے اور نیکی کا حکم دیتے مگر ابھی تک تو دور ظالمین و جبارین رہا۔ ان مظلومین کو کچھ نہ کرنے

دیا اور محض اس وجہ سے ان پر ظلم ہوتے رہے کہ یہ کہتے تھے کہ پروردگار صرف ایک ہے اسی کو مانو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا حکم تسلیم کرو مگر وہ اسکے خلاف ان سے بیعت چاہتے رہے اگر انسان اس آیت کے الفاظ ظاہر پر غور کرے اور اس کے ساتھ اس آیت کو ملحوظ خاطر رکھے کہ جناب ابراہیم نے جس وقت حضرت اسماعیلؑ کو مکہ معظّمہ میں مقیم کیا تھا تو دعا کی تھی اور فرمایا تھا۔

زمین پر عترت رسولؐ نمازیں قائم کرتے ہیں

”رَبَّنَا إِنِّیۡ أَسۡکَنتُ مِن ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِندَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُواۡ الصَّلاَۃَ“ (سورہ ابراھیم ۳۷)

عرض کرتے ہیں ”اے ہمارے پروردگار میں نے اپنے بعض ذریت کو تیرے خانۂ محترم کے پاس اس وادی بے زراعت میں سکونت پذیر کیا ہے پروردگار اسلئے کہ یہ دنیا میں نماز کو قائم کریں۔

تو نتیجہ صاف یہی نکلے گا کہ یہ مظلومین جو محض خدا کا نام لینے پر گھر سے نکالے گئے جلاوطن کئے گئے اور قتل کئے گئے کسی کو زہر دیا گیا اور کسی کو تیغ ظلم سے بے آب وغذا گھر سے دور میدان کربلا میں مع احباب واصحاب وعزیز واقرباء نہایت سختی اور بے رحمی سے ذبح کیا گیا اور ان کو زمین میں کبھی حکومت نصیب نہ ہوئی ہمیشہ ان کے سامنے ظالمین کا غلبہ رہا۔ یہی ذریت ابراہیمؑ رسولؐ وعترتِ رسولؐ ہیں جو دنیا میں نماز قائم کرنے اور دین پھیلانے کیلئے پیدا کئے گئے اور اگر ان کو قدرت ہوتی تو وہ ضرور ایسا ہی کرتے اور اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایک دن ایسا ضرور آئے گا اور یہ زمانہ ظہور امام مہدیؑ آخرالزماں میں ہوگا جبکہ مشرق سے مغرب تک اسی جناب کی حکومت ہوگی جیسا کہ روایات میں آچکا ہے کہ وہ مشارق ومغارب عالم کو فتح کریں گے اور تمام دنیا میں ایک ہی دین خدا ہوگا اور یہ وعدہ انہی جناب کے ہاتھ پر پورا ہوگا۔

خدا واقف ہے کون امام کے ناصر ہیں

"وَلَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّکَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ" (سورہ عنکبوت ۱۰)

"اور جب ان کی طرف خدا کی مدد آئے گی تو کہنے لگیں گے کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے یہ جھوٹ بولتے ہیں کیا خدا ان کے دلوں کی بات جاننے والا نہیں ہے"

صراط السوی صفحہ ۴۲۷ جلد ۲ (یازدہم) روایت میں وارد ہے کہ اس سے مراد نصرت قائمؑ ہے اور نصر آپ کا نام ہے اور یہی وہ ناصر دین ہے جو سابقہ مذکور ہوا۔

جن پر ظلم ہوا اگر وہ انتقام لیں تو کوئی اعتراض نہیں

"وَلَمَنِ انتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ" (سورہ الشورہ ۔ ۴۱)

"جن پر ظلم ہوا ہے اگر وہ اسکے بعد اپنا انتقام لے تو اس پر کوئی راہ اعتراض نہیں ہے"

منصور اور منتقم سے مراد بھی مہدیؑ آخر الزماں ہے۔ جو تمام انبیاء و اوصیاء و اولادِ انبیاء کا انتقام لے گا اور منتقم اور منتصر ان کے اسماء مبارکہ سے ہیں"

کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے

"أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ" (سورہ نمل ۶۲)

"اے کافرو! جن کو تم معبود جانتے ہو وہ معبود ہیں یا وہ خدائے بزرگ و برتر جو مضطر کی دُعا کو قبول کرتا ہے جبکہ وہ دعا کرے اور اسکی تکلیف و مصیبت کو دفع کر دیتا ہے اور تم کو خلفاء الارض بناتا ہے"

صورت تنزیل اس آیت کی ظاہر ہے اور صورت تاویل میں منقول ہے کہ یہ منتظر مہدیؑ آخرالزماں ہیں کہ جب وقت آئے گا تو وہ دو رکعت نماز پڑھیں گے اور دعا کریں گے تو اس وقت خدا ان کی دعا قبول کرے گا اور اذنِ خروج دیگا اور کون ان بزرگوار سے زیادہ مضطر ہوسکتا ہے جو ایک ہزار برس سے زائد عرصہ سے ظلم و جور و عدوان دیکھ رہے ہیں اور صبر کرتے ہیں اور حکم کے منتظر ہیں اور پردۂ غیبت میں پھر رہے ہیں۔ بیشک مضطر بہت سے ہیں اور صبر کرتے ہیں مگر مضطر مطلق اور اس کا مصداق کامل یہی جناب ہیں اور حقیقت امر یہ ہے کہ جب دنیا میں ظلم و جور حد سے زیادہ پھیل جائے گا اور تمام روئے زمین خشکی وتری ظلم و جور وفتنہ وفساد سے پُر ہوجائیگی اور ہر طرف خونریزی کا بازار گرم ہوگا۔ ہر طرف جان و مال وعزت و ناموس معرض خطر میں ہوں گے ۔اس وقت تمام عالم خصوصاً بندگانِ خدا اور نیکوکاروں میں سخت اضطراب واضطرار پیدا ہوگا اور دنیا چیخ اٹھے گی اور طالب مدد ونصرتِ خدا ہوگی۔ اس حالت اضطراب واضطرار کو دیکھ کر امام خلق اور ولیؑ زماں سے رہا نہ جائے گا۔ اور اس ظلم عمومی کو دیکھ کر نہایت مضطر ہوں گے جس وقت ان کا اضطرار حدِ کمال کو پہنچ جائے گا اور حضرتؑ ظہور وخروج کیلئے بے چین ہوں گے تو بارگاہِ ایزدی میں دُعا کریں گے اور اذنِ خروج چاہیں گے۔ اس وقت مضطر کامل و مضطر مطلق تمام مضطرین کے پیشواء اور قائمؑ مقام وخلیفۃ اللہ کی دُعا قبول ہوگی اور اِذنِ خروج دیا جائے گا اور اس لئے مصداقِ کامل اس آیت کا یہی امام خلق ہے۔ (الصراط اسوی جلد۲ صفحہ ۴۲۸)

ہم چاہے تو آسمان سے کوئی نشانی نازل کریں

"إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" (سورہ الشورہ ۴)

"اور اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی آیت نازل کریں جس کے آگے سب مخالفین ومعاندین کی گردنیں جھک جائیں"

تفسیر میں وارد ہے کہ اس آیت سے مراد وہ نداء آسمانی ہے جو وقت ظہور مہدیؑ آخرالزماں آسمان سے آئے گی اور اس وقت معاندین ومنافقین اس کے آگے عجز وانکساری ظاہر کریں گے بلکہ خود وجودِ آنجنابؑ آیت خدا ہے بلکہ آیت بزرگ الٰہی اور کونسی آیت ان سے بڑھکر ہوسکتی ہے جن کا نفس وجود دلیل توحید ونشانِ حق ہے۔ابن ابی الحدید نے کہا۔

وَهُمْ اٰيَةٌ مِنْ دُوْنِهِمْ كُلَّ اٰيَة	وَمَا اٰيَةٌ لِلّٰهِ اَكْبَرُ مِنْهُم

''یعنی اہل بیت سے کوئی آیتِ خدا بزرگ تر نہیں ہے وہ ایسی آیت ہیں کہ جن کے سامنے سب آیات الٰہی پست ہیں''

جس وقت مظہر کامل آیت الٰہی اور یہ آخری خلیفہ خدا وولی امور بحکمِ خدا ظاہر ہوگا اور سیفِ محمدیؐ کھینچے گا اور اسکے اعلان کیلئے من جانب اللہ انتظام ہوگا اور آسمان کی جانب سے ہاتفِ غیبی یا اہلبیتؑ یا استاد جبرئیل ندا کریگا اس وقت ظالمین وجبارین کوسوائے عجز وانکساری کوئی چارہ کار نہ ہوگا اور ان کو پستی وذلت کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا گردنیں شرم اور ذلت اور خوف سے ختم ہونگی۔

وجود امام مہدیؑ فتح ونصرت ہے

''نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ''(سورہ الصّف ۱۳)

تاویل اس آیت کی حضرت مہدیؑ آخرالزماں ہیں۔نصرت تام اور فتح کامل اسی جنابؑ کے عہد سعادت میں اہل اسلام کو حاصل ہوگی بلکہ نفس وجود مہدیؑ فتح ونصرت اور آپؑ کا نام ہی فتح ہے۔

قائم کے نور سے عالم روشن ہوجائے گا

''وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ☆ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى''(سورہ لیل ۲،۱)

تفسیر میں مروی ہے کہ النھار اذا تجلّی سے مراد جس کی خدا قسم کھاتا ہے نہار نو صمدی ویوم الٰہی جز ونور محمدیؐ مہدیؑ آخرالزماں ہے کہ اسی وقت نور محمدیؐ کی تجلّی ظاہر ہوگی اور تمام عالم امکان اس نور سے روشن ہوجائے گا اور اسی کی طرف آیہ میں اشارہ ہے۔

آفتاب و ماہتاب کی روشنی ماند ہو جائے گی

"وَاشْرَقَتِ الاَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا" (سورہ زمر ۶۹) زمین اپنے مربی کے نور سے روشن ہو جائیگی اور یہ اسی وقت ہوگا جبکہ وہ نور محمدیؐ ایسے اوج ظہور و تجلّی پر ہوگا کہ آفتاب و ماہتاب کی روشنی ماند ہو جائے گی۔

جس کا رزق آسمان میں ہو

"وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ☆ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ" (سورہ الذّاریات ۲۳،۲۲)

"اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو کچھ کہ تم سے وعدہ کیا گیا ہے اور قسم ہے پروردگار زمین و آسمان کی کہ یہ ایسا ہی حق و صدق ہے جیسا کہ تم بولتے ہو"

وعدہ خاص ظہور قائمؑ بالکل حق و صدق ہے جس طرح کہ اور تمام وعدہ ہائے الٰہی حق و صدق ہے۔

خدا اصحاب قائم کو جہاں بھی ہونگے جمع کریگا

"أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورہ بقرہ۔۱۴۸)

"اوروں سے سبقت حاصل کرو جہاں کہیں بھی تم ہوں گے اللہ تم سب کو جمع کر کے لے آئیگا۔ خدا ہر چیز پر قادر ہے"

اس آیت میں اصحاب قائمؑ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ روایات میں وارد ہے کہ جب خروج قائم آل محمدؐ کا وقت آئے گا تو اصحاب خاص قائم یعنی تین سو تیرہ (۳۱۳) جہاں کہیں ہوں گے فوراً اس شب میں اس جنابؑ کے پاس جمع ہو جائیں گے اور بیعت کریں گے اور یہی مطلب ان احادیث کا ہے جن میں آیا ہے کہ خدا ایک رات میں ان کے کام کو درست کرے گا۔

کتاب اکمال الدین میں جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ قائمؑ آل محمدؐ کے اصحاب رات کو اپنے اپنے بستروں پر سوئیں گے صبح کو انہیں مکہ معظّمہ میں ہوگی یعنی انہیں دن دہاڑے بادلوں کی سواری پر چلے جائیں گے انمیں سے ایک ایک کا نام اور اسکے باپ کا نام اسکی صورت اور حسب ونسب سب جانتے ہیں

مومنین پہلی امتوں کی طرح نہ ہو جائیں

”وَلَا یَکُونُوا کَالَّذِیْنَ أُوتُوا الْکِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ“ (سورہ حدید۔ ۱۶)

اور مومنین مثل ان لوگوں کے نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی (یہود ونصاریٰ وغیرہ) پس جب ان پر بہت عرصہ گذر گیا تو ان کے دل سخت اور قسی القلب ہو گئے اور بہت سے ان میں فاسق بن گئے۔ اس کی تاویل میں طول اور درازئی مدت سے اس امت محمدیؐ میں طول غیبت امام مراد ہے۔ مومنین کو چاہیے کہ اس سے تنگ ہو کر قسی القلب اور فاسق نہ بن جائیں۔

کبھی کوئی مالک ہے کبھی کسی کی باری ہے

”وَتِلْکَ الأَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ“ (سورہ آل عمران۔ ۱۴۰)

”ان ایام کو لوگوں کے درمیان باری باری سے پھر آتے ہیں کبھی کوئی مالک ہے کبھی کوئی کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی جب سے دنیا قائم ہوئی ہے سلطنت وغلبہ دشمنان خدا کو ہی رہا ہے اور خدا انہیں کو دولت دنیا دیتا رہا تا کہ ان کے دل کی حسرت خوب نکل جائے اور حجت تمام ہو اور اگر ان کو سلطنت نہ ملے تو وہ یہ نہ کہہ سکیں کے ”لَو وَلِینَا لَعَدَلْنَا“ اگر ہم کو حکومت ملتی تو ہم عدل کرتے اس سے ثابت ہے کہ ایک دن دوستانِ خدا اور نیکوکاروں کی باری بھی ضرور آئے اور دشمنانِ خدا کا دور

ختم ہو اور پھر لوگ عدل و انصاف حقیقی کا لطف اٹھائیں اور یہ اسی وقت ہوگا جب وہ ظاہر ہوگا ۔جس کی صفت "یملاوُ الارض قِسطاً وعدلاً بعد ما مُلِئتُ ظُلماً وجورًا" ہے چنانچہ صادقِ آل محمدؐ سے یہی مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا! ابھی دشمنان خدا اور ابلیس کی باری ہے پس خدا و دوستانِ خدا و اولیاء اللہ کی باری کہاں ہے؟ بیشک وہ حجت القائمؑ کے زمانے میں آئیگی۔

مشرکین سے مقاتلہ کرو

"قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً "(سورہ توبہ ۳۶)

''مشرکین سے مقابلہ کرو جس طرح کہ وہ تم سے کرتے ہیں''

صدق کلی اس حکم کا زمانۂ ظہور مہدیؑ ہوگا۔ جبکہ تمام ادیان پر دینِ محمدیؐ کو غلبہ حاصل ہوگا اور وہ مشرکین پر نہایت گراں گزرے گا اور ان سے جزیہ قبول نہ ہوگا اور عدم قبول اسلام پر ہر ایک مشرک قتل کر دیا جائے گا۔ جب تک کہ حکم جزیہ و صلح جاری ہے یہ آیت صادق نہیں آسکتی اور اس لئے اس کی تاویل ابھی نہیں آئی۔ امام القائمؑ المہدیؑ ہی کے وقت میں آئے گی۔

ایسا مقابلہ کرو کہ بس دین رہ جائے

"وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ فَإِنِ انتَهَوا فَلاَ عُدْوَانَ إِلاَّ عَلَى الظَّالِمِينَ"(سورہ بقرہ۔۱۹۳)

''اور ان سے مقابلہ کرو یہاں تک کہ بالکل فتنہ باقی نہ رہے اور دین کل کا کل دین خدا رہ جائے اور کوئی دین باطل نہ رہے''

اس آیت کی تاویل ابھی نہیں آئی اور وہ دن ابھی تک نہیں آیا کہ دنیا میں سوائے دین خدا اور دین اسلام اور کوئی دین باقی نہ رہے اور فتنہ و فساد دنیا سے بالکل اٹھ جائے اور تمام مشرکین و

معاندین ومنافقین قتل کردیئے جائیں یہ اسی وقت ہوگا جبکہ "من یملاء الارض قسطا وعدلاً" ظاہر ہوگا جب شیر اور بکری ایک جگہ پانی پئیں گے اور دنیا جائے امن وامان اور بقۂ جناں ہوگی یعنی ظہور مہدیؑ کے دور میں

اللہ اپنی نشانیاں نازل کرنے پر قدرت رکھتا ہے

"إِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلَى أَن يُنَزِّلَ آيَةً" (سورہ انعام ۳۷)

"بیشک اللہ اس پر قادر ہے کہ آیت (نشانی) نازل کردے"

ابو جارود نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی اس کی تفسیر میں امام نے فرمایا! اللہ تعالیٰ تمہیں آخری زمانے میں بہت سی نشانیاں دکھائے گا ان میں "دابۃ الارض کا ظہور اور دجّال کا خروج، حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ کا آسمان سے نزول اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۶۱)

خدائے مہربان نے مہلت دی ہے

"أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ☆ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ☆ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَى تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ (سورہ نحل ۴۷۔۔۴۵)

"کیا وہ لوگ جو بڑی بڑی مکّاریاں کرتے تھے اور بُری چالیں چلتے تھے ان کو اس سے اطمینان ہے کہ خدا ان کو زمین میں دھنسا دے یا ایسی جگہ سے ان پر عذاب نازل کرے جہاں ان کو پتہ بھی نہ لگے۔ یا ان کو خدا چلتے پھرتے ہی میں پکڑے تو وہ اس کو مجبور نہیں کرسکتے یا ان کو حالت خوف میں گرفتار کرے بیشک تمہارا خدا بڑا شفیق اور مہربان ہے جو اب تک مہلت دی ہوئی ہے"

یہ سزائیں اس امت میں زمانۂ ظہور اور قبل ظہور دی جائیں گی قریب بہ ظہور دنیا میں تین خسوف واقع ہوں گے بعض لوگ مسخ ہو جائیں گے بعض پر پتھر برسیں گے اور لشکر سفیانی جو قتل امام کیلئے نکلے گا بیداء میں دھنس جائے گا اور ان میں سے جو دو شخص زندہ بچیں گے ان کے منہ مسخ ہو کر پیچھے کو پھر جائیں گے۔ اب تک کہ ظالمین و کافرین کو مہلت دی ہوئی ہے اور ان عذابوں سے بچے ہوئے ہیں اور اس آیت کی تاویل ابھی تک نہیں آئی ہے زمانۂ ظہور امام میں آئے گی۔

وقت ظہور امام کو الہام ہوگا

"فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ" (سورہ مدثر آیت ۸)

اس آیت کی صورتِ تنزیل باب قیامت کبریٰ میں کی جاتی ہے۔ مگر صورتِ تاویل زمانۂ ظہور مہدیؑ میں صادق آئے گی۔ جب خدا ان امامؑ کے ظہور کا ارادہ کرے گا تو ان کے دل میں القاء کر دے گا۔ اور پھونک دے گا "فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ☆ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ" (سورہ مدثر آیت ۹، ۱۰) تو یہ دن بڑا سخت ہوگا اور کافروں کیلئے آسان نہ ہوگا۔ امام القائم المہدیؑ اس الہام اور اس ناقور کے بعد خروج فرمائیں گے۔

اس دن معلوم ہو جائے گا کون برتر ہے کون کمزور ہے

"حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَاناً وَأَضْعَفُ جُندا" (سورہ مریم ۷۵)

"یہاں تک وہ دیکھیں گے جو کچھ کہ ان سے وعدہ کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت تو پھر اس دن جانیں گے کہ باعتبار مرتبہ و مقام بدتر اور کون از روئے لشکر کمزور وضعیف ہے"

اس وقت یقین کریں گے کہ لشکر امامؑ کا مقابلہ کوئی صاحب دولت وحشمت نہیں کرسکتا جدھر پھریرا ہلا دیں گے فتح ہوگی اور مشارق ومغارب عالم کوزیر کرلیں گے وَالحمد للّٰہِ علی احسانہ و انعامہ خدا کرے کہ کہیں جلد وہ دن دکھلائے " إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيداً ☆ وَنَرَاهُ قَرِيباً " (سورہ معارج ۶،۷) یہی وہ وعدہ خاص الٰہی ہے جو اس نے اپنے حبیبؐ سے کیا تھا اور جس کی بابت یوں دعا کرنے کا حکم دیا تھا' قُل رَبِّ اِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ (سورہ مومنون ۹۳) کہو اے حبیبؐ کہ پروردگار جس چیز کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اگر مجھے ابھی دکھلا دے (تو کیسا) اچھا ہوتا" اِنَّ عَلىٰ اَنْ نُرِيَکَ مَا نَعِدُ هُمْ لَقَادِرُون (سورہ مومنون ۹۵) خود ان کے جواب میں فرماتا ہے کہ بیشک ہم اس کے تجھ کو دکھلانے پر ہر حال میں قادر ہیں جو ان سے وعدۂ عذاب کیا گیا ہے پھر اس کی صورت بھی خود بیان کرتا ہے کہ "اِنَّ الَّذى فَرَضَ عَلَيْکَ الْقُرانَ لَرَادُّکَ اِلَى مَعَادٍ کَ" (سورہ القصاص ۸۵)

بیشک جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے وہ ضرور تجھ کو پھر تیری بازگشت کی طرف لوٹانے والا ہے۔ یعنی اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جب وہ وقت آئے گا اور وعدہ پورا ہوگا تو ہم تجھ کو اے حبیبؐ پھر اس عالم میں لوٹا لائیں گے اور اس سے تیری آنکھیں ٹھنڈی کرینگے اور تجھ کو دکھلائیں گے اور وعدہ ظہور حق وغلبہ کلی موقوف ہے ظہور قائمؑ آلِ محمدؐ پر اور یہ وقتِ ظہور وخروج امامؑ ہے۔

تیرے پاس اللہ کی نشانیاں آئیں تو تو نے ترک کیا

"وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِى فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ☆قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِى أَعْمَى وَقَدْ كُنتُ بَصِيراً "(سورہ طہ ۱۲۴،۱۲۵)

"اور جس نے ہمارے ذکر سے اعراض کیا ہے تو ضرور اس کیلئے نہایت تنگ و

معیشت اور روزِ قیامت ہم اسے اندھا اُٹھائیں گے اور اس وقت وہ کہے گا کہ پروردگار ہ تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو بینا تھا اس وقت خدا فرمائے گا'' ''قَالَ كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسَىٰ''(سورہ طٰہٰ ۱۲۶) اسی طرح تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں تو نے انھیں ترک کیا اور انہیں بھلا دیا۔ پس اسی طرح سے آج تو بُھلا دیا جائے گا۔ اسی حال میں چھوڑ دیا جائے گا۔

اس آیت سے دو باتیں ثابت ہیں اول یہ کہ جو کافرین ومنکرین خدا اسکی عبادت اور اس کے ذکر سے اعراض کرنے والے ہیں ان کی روزی خدا نے تنگ بنائی ہے اور دوسرے یہ کہ ایسے لوگ روز قیامت اندھے اٹھیں گے (یہ حالت قیامت کبریٰ میں نہیں بلکہ قیامت صغریٰ یعنی ظہور نورِ محمدی کے وقت کی ہے) کیونکہ روایات میں آیا ہے ظہور کے بعد منکرین کافرین کی اس زمانۂ ظہور نور محمدی نہ دیکھ سکیں گے۔

جب صبح کو تمہارا پانی خشک ہو جائے تو کیا کرو گے

''قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ'' (سورہ ملک آیت ۳۰)

''کہہ دو بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی خشک ہو جائے پھر کون ہے جو لائے تمہارے پاس نتھرا ہوا پانی''

شیخ صدوق علیہ رحمہ نے علی ابن جعفرؑ جو امام موسیٰ کاظمؑ کے برادر تھے جب اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا! جب تمہارا امام غائب ہو جائے گا تو اس کو دیکھ نہ پاؤ گے پھر کیا کرو گے۔

کافروں کے صلب میں مومنین کی امانتیں قرار دی گئی

''لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ''(سورہ الفتح ۲۵)

''اگر تم کفر و ایمان کے عناصر کو ایک دوسرے سے جدا کرتے تو ہم صرف کافروں کو دردناک عذاب دیتے''

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے منافقین اور کافروں کی صلب میں مومنین کی امانتیں قرار دی ہیں۔ حضرت قائمؑ اس وقت ظہور کریں گے جب کافروں، منافقوں کے صلب سے مومن ظاہر ہوجائیں یعنی مومنین ان سے پیدا ہوجائیں اس کے بعد خدا ان کافروں ومنافقوں کو قتل کرے گا۔

جولوگ قائم پر ایمان رکھتے ہیں

''آلـم'' (سورہ بقرہ ۱)! آیت ا سے ۳ تک تفسیر میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا! الکتاب ''علیؑ ابن ابی طالبؑ میں جن میں کوئی شک نہیں متقین کیلئے ہدایت ہمارے شیعوں کا بیان ہے جولوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں یعنی جو امام قائمؑ کے قیام پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ حق ہے اور جو رزق ہم نے دیا ہے خرچ کرتے ہیں یعنی جو علم ہم نے عطا کیا ہے اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔

امام حسن عسکریؑ کے فرمان کے مطابق غیبتِ وہ ہے جو حواس اور مشاہدہ سے باہر ہو مثلاً دوبارہ اٹھایا جانا، حساب، جنت، دوزخ اور توحید الٰہی جن پر ایمان رکھنا لازمی ہے۔ مولا علیؑ اور تمام معصومینؑ قرآن ناطق ہیں جس میں کسی قسم کا شک نہیں اور وہ متقین کے ہادی ہیں اور متقین امام زمانہؑ کے غیب اور ظہور پر یقین رکھتے ہیں۔ اور نماز کو ولایت علیؑ کے ذریعے قائمؑ رکھتے ہیں اور جو ولایت علیؑ کی تبلیغ کرتے ہیں وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

۳۱۳ اصحاب قائم گنا ہوا گروہ ہے

''وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُه '' (سورہ ھود ۸)

''اور اگر ہم انکے عذاب کو ایک گنے ہوئے گروہ کے آنے تک روک رکھیں گے تو بھی ضرور وہ یہ کہیں گے کہ کیا چیز اُن کو روکتی ہے''۔

تفسیر مقبول احمد حاشیہ صفحہ ۳۵۳ پر تفسیر عیاشی سے مذکور ہے فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ اُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ“ سے مراد قائم آل محمدؐ اور انکے اصحاب ہیں اور انہیں امام سے یہ بھی منقول ہے کہ انکی تعداد بدر والوں کی تعداد کے برابر ہوگی۔ امام محمد باقرؑ کا بھی ارشاد ہے کہ ۳۱۰ سے کچھ زیادہ ہوگی۔ پھر امامؑ نے فرمایا واللہ وہ ایک ساعت میں اسطرح جمع ہو جائیں گے جیسے خریف کے بادلوں کے ٹکڑے۔

بطور استہزاء کہتے ہیں کہ قائم کا کیسا ظہور

” لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ أَلاَ يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفاً عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ“ (سورہ ھود ۸)

بطور استہزاء تمسخر کہتے ہیں کہ کیسے قائم کیسا ظہور پس خداوند عالم فرماتا ہے بالضرور ایک روز ان پر اس استہزاء کے عوض عذاب کیا جائیگا۔

ساعت سے مراد ظہور قائم ہے

”اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ“ (سورہ قمر ۱)

اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا گیا ہے کہ ساعت سے مراد حضرت قائمؑ کا ظہور ہے۔
تفسیر احمد بن یونس بن جنیان میں حضرت ابی عبداللہؑ سے ”سورہ رحمٰن“ کی تفسیر میں وارد ہے کہ حضرت نے فرمایا! ظہور کے وقت مکہ و مدینہ کے درمیان نخلستان متصل ہو جائیں گے۔

اللہ کے نور کو پھونکوں کے بجھانا چاہتے ہیں

”يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ“ (سورہ صف ۸)

یعنی وہ ارادہ کرتے ہیں کہ نور خدا کو اپنے منہ کی پھونک سے بجھادیں حالانکہ خدا اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔ صاحب تفسیر کا قول ہے کہ خدا حضرت قائمؑ پر اپنے نور کو تمام کریگا اور آپکو تمام

دینوں پر اور مذہبوں پر غالب کریگا۔صاحب تفسیر نے قولِ خدا تعالےٰ "نَصرٌ مِنَ اللّٰہِ و فَتحٌ قَرِیبٌ" (سورہ صف آیت ۱۳) اس آیت کو فتح قائمؑ سے تاویل کی ہے۔

نہار سے مراد قائمؑ ہے

"وَالَّیلِ اِذَیَغشٰی"

تفسیر میں احمد بن ادریس سے جسکا سلسلہ محمد بن مسلم تک پہنچتا ہے روایت ہے وہ کہتا ہے کی نسبت پوچھا تو فرمایا! کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ ہیں جب کہ سلطنت باطل کے ستم و ظلم نے آپ کو گھیر لیا تھا کہ آپکے نور کو خاموش کردیں۔آپ صبر کرنے پر مامور کئے گئے ہیں۔میں نے عرض کیا "النھارِ اِذاتجلّٰی" (سورہ شمس ۲) سے کیا مراد ہے فرمایا کہ نہار سے قائمؑ مراد ہیں۔آپ جس زمانہ میں ظاہر ہوں گے تمام باطل سلطنتوں پر غالب آئیں گے۔

اسلام کو تمام دینوں پر غالب کریگا۔

"ھُوَ الَّذِیٓ اَرسَلَ رَسُولَهُ بِالهُدٰی وَدِینِ الحَقِّ لِیُظهِرَهُ عَلَی الدِّینِ کُلِّهِ وَلَو کَرِهَ المُشرِکُون" (سورہ توبہ ۳۳)

تفسیروں میں ہے کہ یہ آیت حضرت قائمؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔یہی وہ امام ہے جس کو خدا تمام مذہبوں پر غالب کریگا۔

امام کافروں کو تہہ تیغ کریں گے

"ھَل اَتَاکَ حَدِیثُ الغَاشِیَةِ" (سورہ خاشیہ ۱)

شیخ صدوق علیہ رحمہ نے کتاب ثواب الاعمال میں اسناد سے لکھتے ہیں حضرت ابی عبد اللہؑ سے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ اس سے حضرت قائمؑ مراد ہیں۔وہ ظالموں کو تہہ تیغ

کریں گے راوی کہتا ہے کہ میں نے "وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ" (سورہ الغاشیہ ۲) کی نسبت پوچھا تو فرمایا! کہ لوگ قائم سے عاجزی کریں گے اور انکو دریغ اور انکار کی قدرت نہوگی۔ میں نے کہا کہ "عَامِلَۃٌ" سے کیا مراد ہے فرمایا کہ عمل بغیر حکم خدا بجالاتے ہیں میں نے پوچھا کہ معنیٰ "ناصبۃٌ" کے کیا ہیں فرمایا انکو خلافت پر مقرر کیا جو اس کے لائق نہ تھے پھر پوچھا کہ "تَصْلیٰ ناراً حامید" سے کیا مراد ہے فرمایا! کہ دنیا کی آگ سے حضرت قائمؑ کے حرب کی آگ اور آخرت میں جہنم کی آگ مراد ہے۔

بحارؒ میں اور شیخ طوسیؒ علیہ رحمہ نے کتاب الغیبۃ میں ابراہیم بن سلمہ سے بہ سلسلہ اسناد آیہ پاک "اعلموا ان اللہ یحیِ الارض بعد موتھا" کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ زمین کو مرجانے کے بعد زندہ کرنے سے یہہ مراد ہے کہ قائمؑ آلِ محمدؐ زمین جو ظلم و جور سے بھری ہوگی اسکو پاک وصاف کرکے عدل قائم کریں گے۔

انتظار کرتے رہو

"وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ" (سورہ ھود ۹۳)

"انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں"

حضرت امام رضاؑ نے فرمایا کہ صبر اور انتظار قائمؑ کیا خوب بات ہے مایوسی کے بعد کشادگی آتی اور تم سے پہلے کے لوگ تم سے زیادہ صابر تھے۔

اولی الامر کون ہیں

"تَنَزَّلُ الْمَلَئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ" (سورہ انّا انزلنٰہ)

اس رات کو فرشتے اور جبرئیلؑ (سال بھر کی) ہر بات کا حکم لے کر اپنے پروردگار کے حکم سے نازل ہوتے ہیں (کُلِّ امر کے پاس)

یہ آیت شب قدر کے بارے میں ہے یہ رمضان المبارک کی تیئسویں شب ہے۔ یہ نزولِ رحمت باری کی رات ہے جو ہزار مہینوں کی راتوں سے اعمال خیر کے اجر میں بہتر ہے ہزار مہینوں کا مطلب یہ ہے کہ بنی امیہ کی حکومت جو ہزار مہینے رہی تھی یہ اس سے بہتر ہے۔

اس مبارک رات میں فرشتے اور روح بحکم خدا سال کے تمام احکام لے کر نازل ہوتے ہیں سوال یہ ہے کہ جب تک حضورؐ زندہ رہے ان پر نازل ہوتے رہے۔ اس کے بعد کس کے پاس آتے رہتے ہیں۔ شب قدر تو ہر سال آتی ہے اور یقیناً فرشتے بھی زمین پر آتے ہیں۔ تو آتے کس کے پاس ہیں؟ کیا صحابہ اولادِ صحابہ، تابعین صحابہ، تبع تابعین میں سے کس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میرے پاس آئے ہیں کیا علمائے اسلام میں سے کوئی اس کا مدّعی ہوا ہے کہ مجھ پر آئے ہیں اگر ایسا کسی نے بھی دعویٰ نہیں کیا تو پھر ہوتا کیا ہے۔ کیا اب آتے نہیں؟ کیا یہ طریقہ منسوخ ہو گیا ہے اگر نہیں تو پھر مسلمان بتائیں کہ کس پر (کس کے پاس) آتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ فرشتے کسی غیر معصوم کے پاس تو آتے نہیں اور نہ وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ احکام الٰہی کا امین بنے۔

یقیناً ہر زمانہ میں اور ہمہ وقت کوئی معصوم اس زمین پر موجود رہتا ہے اور وہ وہی ہو سکتا ہے جو منصوص من اللہ ہادی ہو۔

"**إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ**" (سورہ رعد ۷) اے رسولؐ تم لوگوں کو ڈراتے رہو عذاب سے اور ہر قوم کیلئے ایک ہادی ہوتا ہے۔ یہ آیت بتلاتی ہے کہ کوئی ہادی موجود ہے جس کے پاس احکام آتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے بتلایا ہے "**من مات ولم يعرف امام زمانه مات مية جاهلية**" (جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا) اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانے والوں کی ہدایت کیلئے ایک ہادی ایک امام ہوتا ہے۔ اس سے مراد قرآن مجید نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تو قیامت تک کیلئے سب کا ہادی ہے۔ اور حدیث سے معلوم

ہوتا ہے کہ ہر زمانے کا امام جداگانہ ہوتا ہے۔

پس نتیجہ یہ نکلا کہ رسولؐ کے بعد ہر زمانے میں ایک امام منصوص من اللہ معصوم ضرور موجود رہا۔اس کے پاس فرشتے آتے ہے ورنہ شب قدر میں فرشتوں اور روح الامین کا نزول کس پر ہوتا ہے۔اور آیت بتا رہی ہے کہ ہر امر کو جو سال بھر تک ہونے والا ہے فرشتے لیکر آتے ہیں۔تو اس پر غور کرنا ہے کہ جس کے پاس امر الٰہی آتا ہے وہ صاحب امر کون ہے۔

اطاعت کرو اولی الامر کی

"أَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ" (سورہ نساء ۵۹)

"اطاعت کرو اللہ کی اطاعت کرو رسوؐل کی اور اولی الامر جو تم میں ہے"۔سے ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ اولی الامر ایسے ہے کہ انکی اطاعت اللہ اور رسوؐل جیسی ہے۔پس اس آیت سے ظاہر ہے کہ اولی الامر سے مراد نہ بادشاہان وقت ہے نہ امرائے سرایا نہ علمائے امت۔بلکہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس ہر شب قدر میں امر الٰہی آتا ہے اور جن کی اطاعت رسولؐ کی اطاعت کی طرح واجب ہے اور جن کو نظام کائنات میں اتنا دخل ہے کہ ہر شب قدر میں انکے پاس سال بھر ہونے والے واقعات آجاتے ہیں۔احکام الٰہی کا امانتدار معصوم کے سوا دوسرا نہیں ہوسکتا۔

ہمارے آئمہ منصوص پر یہ ایک قوی دلیل ہے جس کو کوئی رد نہیں کر سکتا مفسّرین نے صاحب امر کے بتانے میں ٹال مٹول کیا ہے اور یہ بتانے سے گریز کیا ہے کہ کس کے پاس فرشتے پیغام لیکر آتے ہیں۔لیکن امر حق ہے وہ چھپائے سے نہیں چھپتا۔کافؔی میں ہے کہ امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب تم سے امام کے بارے میں تمہارے مخالف جھگڑا کریں تو یہ آیت سورہ انا انزلنٰہ پیش کر دیا کرو۔اور پوچھا کرو۔اب وہ کون ہے جس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔تمہارا مخالف ہرگز کوئی ممکن جواب نہ دے سکے گا۔(تفسیر القرآن ۱۵۔۴۱۴)

اس آیت کے بارے میں مفسرین کی رائے مختلف ہے کہ اولی الامر کون ہے کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ لیکن زیادہ تر لوگ اس بات کے قائل نہیں کہ اولی الامر سے مراد وہ معصوم ہستیاں ہیں جو اہلبیتؑ رسولؐ کہلاتی ہیں۔ کیونکہ اس آیت میں اللہ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور رسولؐ کی اطاعت اور رسولؐ کی اطاعت کی طرح اولی الامر کی اطاعت بھی فرض کی گئی ہے۔ ''اطیعوا'' کا لفظ دو جگہ استعمال ہوا ہے ایک اللہ کے لئے دوسرے ''اطیعوا'' کے تحت میں دو اطاعتیں ہیں ایک رسولؐ کی دوسرے اولی الامر کی یعنی جسطرح رسولؐ کی اطاعت واجب کی گئی ہے اسی طرح اولی الامر کی اطاعت ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ اولی الامر معصوم نہ ہو غیر معصوم کی اطاعت باعث فتنہ وفساد ہوگی کسی نے سوائے اہلبیتؑ رسولؐ کے معصوم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور یہ اطاعت کوئی وقتی نہیں بلکہ قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔ کیونکہ جب رسولؐ موجود نہ ہوں تو ہر مسئلہ کا حل کرنے کیلئے کم از کم ایک شخص زمانہ میں موجود رہنا چاہیے تا کہ عدل وانصاف سے بے غرض ہوکر ہر نزاع کا فیصلہ کرے۔ کیونکہ دینی مسائل ہیں اختلاف پیدا ہو تو اس کا فیصلہ یا رسولؐ کر سکتے ہیں یا اولی الامر۔ یہ کام علماء کا نہیں کیونکہ علماء میں تو ہمیشہ اختلاف رہا ہے۔

اگر اولی الامر سے مراد بادشاہانِ وقت ہو تو بیڑہ غرق ہو جائے گا کیونکہ کہیں عیسائی حکمران ہیں کہیں بدھ حکمران ہیں کہیں ہندو کہیں مسلمان۔ ایسی صورت میں کس کی اطاعت کیجائے اگر کہیں گے کہ مسلمان بادشاہوں کی اطاعت کی جائے تو مسلمان بادشاہ ظالم، فاسق، فاجر ہر قسم کے ہوئے ہیں ایسی صورت میں ان کی اطاعت کیسے ہو سکتی ہے اور اگر علماء کی تو اطاعت تو ان علماء کی مہربانی سے ایک دین تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گیا اور رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ ان میں سے صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا بہتر دوزخ میں جائیں گے اس صورت میں کس فرقہ کے علماء کی اطاعت

تمام مسلمان کریں گے اس مصیبت سے بچانے کیلئے رسول اللہؐ نے صاف لفظوں میں اپنی امت کو بتادیا کہ میرے اہلبیتؑ کی مثال سفینہ نوحؑ کی طرح ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جس نے روگردانی کی ڈوب گیا ہلاک ہو گیا۔

رسول اللہؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس حالت میں مر گیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا اس سے معلوم ہوا کہ ہر زمانے میں ایک معصوم کا ہونا ضروری ہے اور اس کی معرفت اس زمانہ کے لوگوں پر واجب ہے اور یہی اولی الامر کہلاتی ہے ہر شب قدر ملائکہ احکام الٰہی اس کے پاس لاتے ہیں جو نہیں مانتے بتلائیں کہ شب قدر جو ہر سال آتی ہے اس میں ملائکہ اور روح کس پر نازل ہوتے ہیں رسول اللہؐ کے بعد سے اب تک کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم پر نازل ہوتے ہیں غیر معصوم کے پاس ملائکہ آتے ہی نہیں اور نہ وہ اس کا اہل ہے کہ احکام الٰہی اس پر نازل ہوں۔ کسی بادشاہ کی اطاعت نہ کرنے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا لیکن امام زمانہؑ کی اطاعت نہ کرنے والا کفر کی موت مرتا ہے اس حدیث رسولؐ کی روشنی میں جیسے کہ آیت انما انت مُنذر الخ سے ظاہر ہے کہ ہر قوم کیلئے ایک ہادی کی ضرورت ہوتی ہے لہذا اس ہادی کی اطاعت رسولؐ کی اطاعت کی طرح واجب ہونی چاہیے۔ اہلبیتؑ رسولؐ کا معصوم ہونا آیت تطہیر سے ظاہر بس وہ طہارتِ رسولؐ میں شریک ہیں تو رسوؐل کی طرح معصوم ہیں اور اسی وجہ سے ان کی اطاعت رسوؐل کی سی اطاعت ہے۔

اولی الامر کا اطلاق بارہ اماموں پر ہوتا ہے جن کے نام ایک ایک کر کے آنحضرتؐ نے جابرؓ بن عبداللہ انصاریؓ کو بتا دیئے تھے اور دوسرے موقعوں پر بھی دریافت کرنے والوں کو اماموں کے ناموں سے واقف کروا دیا تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ جب ان کی اطاعت مثل اطاعت رسولؐ امت

پر واجب تھی تو انکے نام کیوں نہ ذکر کئے۔لیکن دنیا نے رسولؐ اللہ کی ان اہم باتوں کو پس پشت ڈال دیا اتنا اہم واقعۂ غدیر کو فراموش کر بیٹھے سب جانتے تھے سب واقف تھے لیکن اُسے چھپاتے رہے اور دنیا کی خاطر آخرت خراب کر لی۔

کسی نبی یا رسول کا گھرانہ ایسا نہیں ملتا جس میں اللہ تعالیٰ نے اتنی نعمتوں سے نوازا ہو۔اگر چہ مادی ساز و سامان اور آرائش و زیبائش راحت و آرام سے ان ذواتِ مقدسہ کا کوئی واسطہ نہیں لیکن نورانی و روحانی مدارج و مراتب ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی کو ان کا مثل نہ رکھا۔قرآن میں کئی مقامات پر ان کو جو نعمتیں عطا کی گئی ہیں اس کا تذکرہ ہے۔

"وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَـٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ (سورۂ نساء ۶۹)

"جو اللہ و رسولؐ کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن کو اللہ نے اپنی نعمتیں دی ہیں یعنی انبیاء صدیقین' شہید اور صالحین' خصوصیت سے جن پر اللہ نے اپنی نعمتیں نازل کیں وہ چار گروہ ہیں۔ان میں سے پہلے حضرات انبیاءؑ ہیں دوسرے صدیقین تو علیؑ صدیق ہی نہیں صدیق اکبر تھے شہداء سے مراد حسینؑ ہیں اور صالحین سے مراد باقی بارہ آئمہ معصومین ہیں۔

"وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ" (سورہ نساء ۸۳)

"اگر اس امر میں وہ رسولؐ اور اولی الامر کی طرف رجواع کرتے تو جو لوگ اسکی تحقیق کرنے والے ہیں (رسولؐ اور اولی الامر) تو وہ اس کو سمجھ لیتے۔

اس آیت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ الامر کون ہیں۔منافقوں کی یہ عادت تھی کہ ہر اس خبر کو جس سے مسلمان خائف ہو جائیں چپکے چپکے پھیلانا شروع کر دیتے سننے والوں کو چاہیے تو یہ تھا کہ یہ خبر سنتے ہی سیدھے یا تو رسولؐ کسے پاس آئے یا اولی الامر یعنی حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے

پاس جاتے چونکہ یہ معصوم ہوتے ہیں اس لئے اس کی مدافعت کسطرح کرنی چاہیے بتلاتے۔ تفسیر صافی میں امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ استنباط کرنے والے آئمہ معصومین ہیں یہی اولی الامر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ولایت اور اللہ تعالیٰ کے علم سے استنباط کرنے والوں کو انبیاء کے گھروں کے سواء کسی اور جگہ قرار نہ دیا جو سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔

ملائکہ ہر سال کس پر نازل ہوتے ہیں

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس کی تیسویں شب ہر سال اس رات کو خدا نے ایک ہزار رات سے بہتر بیان فرمایا یہی وہ رات ہے جس میں روح اور فرشتے ولی عصر امام زمانہؑ پر صبح تک احکام الٰہی لیکر نازل ہوتے رہتے ہیں اور اپنے رب سے اجازت لیکر اور سلام کرتے جاتے ہیں۔ صبح فجر کے طلوع ہونے تک۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو امام کی غیبت کے قائل ہیں وہ تو جانتے ہیں کہ آدم سے لیکر ختم النبیاء اور انکے بارہ اوصیاء پر مسلسل آتے تھے آج بھی امام زمانہؑ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آتے رہیں گے۔ جو لوگ امام غائب کو جو پردۂ غیبت میں اللہ تعالیٰ کی مصلحت سے موجود ہے کہ جو لوگ مانتے نہیں وہ بتائیں کہ فرشتے احکام الٰہی لیکر سلام پہنچانے کس پر نازل ہوتے ہیں؟ کیا کسی عالم کسی امام جماعت کسی امام فقہہ یا پیشوا کسی ولی کسی پیر کے پاس آتے ہیں آج تک کسی نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا ہے کہ فرشتے احکام الٰہی لیکر ہم پر آتے ہیں کوئی یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کیوں کہ فرشتے کسی غیر معصوم کے پاس آتے ہی نہیں ہے اور نہ غیر معصوم اسکی اہلیت رکھتا ہے کہ خدا کے احکام اس پر نازل ہوں سوائے امام منصوص من اللہ اور جانشین رسولؐ کے ملائکہ کا نزول کسی پر بھی نہیں ہوسکتا۔ شب قدر ہر سال آتی ہے پس لامحالہ ہر زمانہ میں امام کا وجود ضروری ہے۔

ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے

1)"وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفْ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الأَمَوَالِ وَالأنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِين "(سورۃ بقرہ ۱۵۵)

''اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ساتھ اور خوش خبری دے اور صبر کرنے والے کے جن پر جب کوئی مصیبت آئے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً ہم خدا ہی کیلئے ہیں اور یقیناً ہم اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے''

محمد بن مسلم نے امام جعفرؑ صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے ظہور سے پہلے اللہ کی طرف سے مومنین کو مصیبتوں میں آزمانے کی نشانیاں ظاہر ہوں گی محمد ابن مسلم نے دریافت کیا وہ علامات کیا ہیں؟ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی بعض کی بیماریوں کے ساتھ ملاقات یعنی مبتلا ہوں گے ان میں موت عام ہوگی۔ پھلوں کی کمی ہوگی بارش نہ ہونے سے اس وقت صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدو۔ فرمایا! اے محمدؐ! اس آیت کی تفسیر اللہ جانتا ہے یا وہ جو راسخون فی العلم ہیں۔

اللہ کے دین کے سوائے کوئی دین نہ ہوگا

2)" أَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَإِلَيْهِ يُرْجَعُون "(سورہ آل عمران آیت ۸۳)

''کیا وہ لوگ اللہ کے دین کو چھوڑ کر کوئی اور دین ڈھونڈتے ہیں حالانکہ جو فرشتے آسمانوں میں ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں سب نے خوشی و مرضی سے یا زبردستی اس کے سامنے اپنی گردنیں ڈالدی ہیں اور آخر سب اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔

حضرت امام صادقؑ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب حضرت امام قائم

المہدیؑ ظہور فرمائیں گے اوران کی حکمرانی قائم ہوگی توزمین کا کوئی حصہ باقی نہ رہیگا مگر'' لا الــہ الا الـلّٰہ و اشھدُ انَّ محمد اً رسول اللّٰہ'' کی گواہی کی آواز بلند ہوگی۔تمام روئے زمین پر سارے کلمہ گو ہونگے اللہ کے دین کے سواء کوئی اوردین نہ ہوگا۔پس یہ قائم آل محمدؐ کا زمانہ ہوگا۔

آئمہ کی تعداد بارہ ہے

'' فَانفَجَرَتْ مِنهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيناً ''(سورة بقره ٦٠)

''پس اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے''

جناب سید ہاشم الجرانی نے اپنی کتاب غایۃ المرام میں فقیہ ابی الحسین بن شاذان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے سُنا ہے ایک طویل حدیث کو اس پر لازم ہے وہ ولایت علی ابن ابی طالبؑ اور میری ذریت سے باقی آئمہ کی ولایت کا تہہ دل سے قابل ہو کیونکہ وہی میرے علم کی خزانہ دار ہیں۔

اس وقت حضرت جابر ابن عباد اللہ انصاری اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسولؐ اللہ آئمہؑ کی تعداد کتنی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا! ائے جابر تجھ پر اللہ رحم کرے تو نے پورے اسلام کے بارے میں سوال کیا ہے آپؐ نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا ان کی تعداد ان چشموں کے برابر ہے جو حضرت موسیٰؑ بن عمران کے لئے پھوٹ پڑے جب انہیں نے اپنا عصاء پتھر پر مارا جیسا کہ مذکورہ بالا آیت ہے۔

چند کلمات پنجتن پاک کے نام ہیں

''وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ''(سورہ بقرہ ۱۲۴)

''اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند کلمات کے ساتھ آزمایا تو انہوں نے اُن کو پورا کردیا اس آزمائش میں کامیاب نکلے''

الحافظ سلیمان قندوزیؒ ینابیع المودۃ میں المفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ یہی وہ کلمات ہیں جو آدم نے اپنے رب سے سیکھے اور ان کی وجہہ سے آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی یہ وہ کلمات تھے جو آدمؑ نے دعا کی صورت میں ادا کئے۔ائے میرے رب۔

اَسْـلُکَ بحقِّ محمدٍ وَعليٍ و فاطمه والحسنِ و الحسينِ الاّ تُبتَ عليَّ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں واسط حق محمدؐ وعلیؑ و فاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ کا کہ میری توبہ قبول فرما

مفضل نے پوچھا یا رسولؐ اللہ! تو اللہ کے اس قول فاتمھُنّ سے کہا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ انہیں پورا کہا بارہ امام حضرت قائمؑ مہدی تک نو اماموں کو جو امام حسینؑ کی اولاد سے ہیں شامل کیا۔

اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ ابراہیمؑ کو آزمایا جناب محمدؐ اور بارہ آئمہؑ کے ناموں کے ساتھ ان کا امتحان لیا۔مقصد اس کا یہ ہے کہ چہاردہ معصومینؑ کی فضیلت کے آگے تمام مخلوق کی عاجزی اور انکے سامنے لوگوں کا جھکاؤ ہے اور ان کی اتباع کا اعتقاد ہے۔

قائم کے اصحاب کہیں بھی ہوں اکٹھا ہو جائیں گے

”فَـاسْتَبِـقُـوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا“ (سورہ البقرہ ۱۴۸)

”پس تم نیکیوں کی طرف بڑھو تم جہاں بھی ہوں گے اللہ تمہیں سب کو ایک جگہ لے آئے گا“

الحافظ سلیمان قندوزیؒ نے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ امام جعفرؑ صادق سے مروی ہے آپ نے فرمایا وہ نیکیوں کی طرف بڑھنے والے اور وہ نیک لوگ جنہیں اللہ ایک جگہ اکھٹا کردیگا۔خواہ وہ کہیں بھی منشر ہوں وہ حضرت قائمؑ آل محمدؐ کے اصحاب ہیں جن کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔وہ بخدا ایک ساعت میں ایک جگہ اکھٹے ہو جائیں گے جبکہ امام ابھی مکہ میں ہوں گے۔وہ سعادتمند افراد زمین کی مختلف مقامات اور مختلف شہروں اور ملکوں سے ایک ساعت کے اندر اکھٹے ہو جائیں گے مثل قصہ بلقیس کے تخت جہیں آصف بن برخیا نے سلیمانؑ کی خدمت میں چشم زدن میں یعنی ایک لحظ سے بھی کم وقت میں لے آئے۔

ایک مدغلہ بوئیں گے سات سو مدغلہ برآمد ہوگا

"کَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّئَةُ حَبَّةٍ "(سورہ البقرہ ۲۶۱)

"مثل ایسے دانہ کے جس نے سات بالیاں اُگائیں اور ہر بالی میں سو دانے ہے"

شافعی عالم جمال الدین المقدس السلمی الدمشقی نے اپنی کتاب "عقدالدّرر" میں حضرت علیؑ سے حضرت امام قائمؑ کے بارے میں روایت درج کی ہے کہ امام مہدیؑ تمام شہروں کے امراء و روساء کی طرف مبعوث ہوں گے اور لوگوں کے درمیان عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ ان کی حکومت سے برائی ختم ہوجائیں گی اور نیکی باقی رہ جائے گی۔ وہ کیسا بابرکت زمانہ ہوگا۔ ایک مدغلہ بوئیں گے اور سات سو مدغلہ پرآمد ہوگا۔

ہم نے علیؑ کو اور اسکی ذریت میں آئمہ کو چن لیا

"آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ "(سورہ البقرہ ۲۸۵)

"ایمان لائے رسولؐ اس پر جو ان پر نازل کیا گیا ہے اسکے رب کی طرف سے اور مومنین بھی ایمان لائے۔ سب ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کی کتابوں پر اور رسولوں پر۔

الحموینی نے اپنی کتاب فرائدالسطین نے اور فقیہ حنفی موفق بن احمد الخوارزمی نے المقتل الحسینؑ میں متعدد اسانید کے ساتھ ابی سلمٰی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور پاکؐ سے سُنا۔ جس رات مجھے آسمانوں پر لے جایا تو مجھے رب جلیل نے فرمایا۔ "ایمان لایا رسولؐ اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا" آنحضرتؐ فرماتے ہیں میں نے کہا "المومنون" اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا پھر خدائے تعالیٰ نے پوچھا کہ تو اپنی امت میں کون جانشین چھوڑ آیا ہے۔ میں نے کہا جو میری امت میں سب سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو علی ابن ابی طالبؑ کو چھوڑ آیا ہے میں نے کہا! ہاں اے میرے رب۔ تو اللہ سبحانہ نے فرمایا! میں نے زمین پر خوب

نظر ڈالی اچھی طرح دیکھا پس اہل زمین سے میں نے تمہیں چن لیا اپنے ناموں میں سے ایک نام نکالا محمود میں محمود ہوں اور تو محمد پھر میں دوبارہ زمین پر نظر ڈالی اور علیؑ کو چن لیا میں اعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے۔ اے محمدؐ! میں نے تجھے اور علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ اور انکی ذریت سے نو آئمہ کو اپنے اعلیٰ نور سے پیدا کیا اور تمہاری ولایت کو زمین ہی رہنے والوں پر پیش کیا۔ پس جس نے تمہاری ولایت کو قبول کیا۔ میرے نزدیک وہ مومنین میں شمار ہوا۔ اے محمدؐ! کیا تو ان کو دیکھنا چاہتا ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں! میرے پروردگار تو میرے رب نے فرمایا کہ میرے عرش کے دئیں طرف منہ پھیر حضورؐ فرماتے ہیں! کہ میں نے دائیں طرف مڑ کر جب دیکھا تو ناگہاں مجھے علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ، علی ابن الحسینؑ، محمد بن علیؑ، جعفر ابنِ محمدؑ، موسیٰ ابن جعفرؑ علی ابن موسیٰؑ، محمد ابن علیؑ، علی ابن محمدؑ حسن ابن علیؑ، محمد بن الحسن قائمؑ المہدی نظر آئے۔ تیرہ معصوموں کی شکلیں حال قیام میں مصروف عبادت تھیں اور جناب قائم المہدیؑ اس نورانی گروہ کے درمیان میں تھے گویا وہ نور کے مجمع ہیں چمکتا ہوا تارہ ہیں۔ اللہ نے فرمایا! اے محمدؐ! یہ زمین پر میری حجتیں اور القائم المہدیؑ تیری عترت سے تاثر (وہ جو باطل پر بھڑک کر حملہ کرینگے اور اسے مٹا دینگے۔ جوش میں آنے والے اور انتقام لینے والے ہیں) ۔ وہ حق کا سیدھا راستہ میرے دوستوں کیلئے اور بدلہ لینے والا ہے میرے دشمنوں سے۔

قائم کی حکومت میں صرف ایمان والے ہوں گے کفر مٹ جائیگا

"وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِيْنَ" (سورہ آل عمران ۱۴۱)

"اور تا کہ خالص کرے اللہ ایمان والوں کو اور مٹا دے کافروں کو"

الفقیہ الشافعی حموینی نے سند مذکور کے ساتھ ایک حدیث بیان کی ہے سعید بن جبیر سے روایت ہے ابن عباس نے آنحضرتؐ نے فرمایا! بیشک علیؑ میرا وصی ہے اور اس کی اولاد سے القائم المنتظرؑ ہیں۔ ان کے ذریعہ سے زمین عدل وانصاف سے بھر جائیں گی جس طرح کہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی۔

پس جابر بن عبداللہ انصاری اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ! جو القائم المہدی ؑ آپ کی اولاد سے ہوگا کیا اسکے لئے غیبت بھی ہوگی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا! ہاں اور مجھے رب کی قسم ہے ضرور ہوگی اور اس عرصۂ غیبت میں اللہ تعالیٰ مومنین کو خالص کریگا اور کافرین کو مٹا دے گا۔ اے جابر! یہ اللہ تعالیٰ کے امروں میں سے ایک خاص امر اور اس کے رازوں میں سے ایک خاص راز ہے۔ اسکو لوگوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ پس شک سے بچنا کیونکہ شک کفر ہے۔

''غیبت کے زمانے میں امام مہدیؑ پر ایمان رکھنے والا مومن زر خالص سے بھی کمیاب ہے''

صبر کرو اور اپنے امام کے ساتھ جہاد کی تیاری کرو

''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ''(سورہ آل عمران آیت ۲۰۰)

''اے ایمان والو! صبر کرو اور دوسروں کو صبر کی تلقین کرو اور جہاد کیلئے تیار ہو جاؤ اور خدا ہی سے ڈرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ''۔

سلیمان قندوزی (الحنفی) نے سند کے ساتھ امام محمدؐ باقرؑ سے روایت کی ہے کہ اے ایمان والو صبر کرو فرائض کے ادا کرنے پر ایک دوسرے کو دشمنوں کی اذیتوں پر صبر کرنے کی تعلیم دو اور اپنے امامؑ کے ہمراہ جہاد کرنے کی تیاری کرو اپنے نفسوں کو امام مہدیؑ کے ساتھ باندھ دو اور اپنی روحوں کو ان کے ساتھ وابستہ رکھو۔ (اپنے اعتقاد اور یقین پر ثابت قدم رہو اور ان پر قربان ہو جانے کی نیت پکی رکھو۔ اور انکے سامنے جہاد کرنے کا عزم ارادے اور اختیار سے نہ کہ مجبور و بے بس ہو کر)

ایمان لاؤ اس سے قبل کے چہرے پشت کی طرف اُلٹا دیئے جائیں

"یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ أُوتُوا الْکِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقاً لِّمَا مَعَکُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوھاً فَنَرُدَّھَا عَلَی أَدْبَارِھَا (سورہ النساء آیت ۴۷)

"اے وہ لوگو! جنہیں کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس کتاب پر جو ہم نے نازل کی درحالانکہ وہ تصدیق کرنے والی ہے ان تمام شرعی امور کی جو تمہارے پاس پہنچے ہوئے ہیں پہلے اس سے کہ ہم بگاڑ دیں چہروں کو پس اُلٹا دیں ان چہروں کو ان کی پشتوں کی طرف یعنی گردنوں کی طرف ان کو پھر دیں گے۔

جناب سلیمان قندوزیؒ (حنفی) نے اسناد کے ساتھ امام محمد باقرؑ سے اللہ پاک کے اس قول کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ سُفیانی کے اس ہلاک ہونے والے لشکر یس جو میدان میں دھنس جائے گا صرف تین آدمیوں کو رہائی ملیگی جنکے چہروں کو الہ ان کی پشت کی طرف پھیر دے گا یہ واقعہ امام قائمؑ کے قیام کے وقت رونما ہوگا۔ کیونکہ جب امام کا ظہور ہوگا تو سفیانی جو بنی کلب سے ہوگا حضرتؑ سے مقابلہ کیلئے ایک عظیم لشکر بھیجے گا لیکن وہ لشکر جب مکہ اور مدینے کے درمیان پہنچے گا اور پہاڑ کے دامن میں قیام کرے گا تو بحکم خدا زمین میں دھنس جائے گا اس لشکر میں سے صرف تین آدمی بچیں گے جن کے منہ پشت کی طرف پھرے ہوں گے۔ (صفحہ ۳۸ پر آیت ۵۴)

آیتِ ولایت: "یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا أَطِیْعُوا اللّہَ وَأَطِیْعُوا الرَّسُولَ وَأُوْلِی الأَمْرِ مِنکُمْ (سورہ النساء ۵۷)

"اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسوُل کی اور ان کی جو تم میں صاحبانِ حکم ہیں۔"

سلیم بن قیسؒ الہلالی ایک ایسی مفصل حدیث میں جس میں قسم دینے کا ذکر ہے بیان کرتے ہیں کہ جنابِ علیؑ نے اصحاب اور تابعین کے دوسو سے زیادہ مجمع میں حضرت عثمان بن

عفان کے زمانۂ حکومت میں قسم دلائی اوران سے یہ بھی پوچھا کہ یہ آیت بعض مومنین کے حق میں خصوصی طور پرنازل ہوئی ہے یا عام مومنین کیلئے؟

پس اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کے حکم دیا کہ لوگوں کو اپنے اولی الامر کی پہچان کرائے اورانہیں ولایت واولی الامر کی تفسیر سمجھائے جس طرح کہ نماز، روزہ اورحج کی تعلیم دی آپؐ نے سلسلۂ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا وہ اولی الامر علیؑ ابن ابی طالبؑ میرا بھائی اور میرا وارث میرا وزیر میرا وصی میری امت میں میرا خلیفہ اورمیرے بعد ہرمومن کا ولی (حاکم) ہےاس کے بعد میرا بیٹا حسن پھرحسینؑ ان کے بعدنوامام جواولادحسینؑ میں سے ہیں ہرایک کا نام لیااوران میں کا آخری امام مہدیؑ ہے۔

وہ لوگ جواللہ کی اطاعت کرتے ہیں: "اَلَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا (سورہ النساء آیت ۶۹)

"وہ لوگ جواللہ اوراس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پراللہ کا انعام ہے وہ نبیؐ ہیں اورصدیق ہیں شہید ہیں اورصالح ہیں اوروہ لوگ بہترین ساتھی ہیں۔"

حافظ مسکانی (الحنفی) نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھے یہ آیت پڑھائی پس میں نے کہا یا نبیؐ اللہ! میرے ماں باپ آپ پرقربان ہووہ کون لوگ ہیں؟ جن پراللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے۔حضورؐ اکرم نے فرمایا ائے حذیفہ! میں نبین سے ہوں جن پراللہ کی نعمتیں ہیں نبیؐ ہونے میں ان سب سے پہلے ہوں اور مبعوث ہونے میں ان سب کے بعد ہوں ۔صدیقین میں علیؑ ابی طالبؑ جنھوں نے سب سے پہلے میری تصدیق کی پھرشہدا میں حمزہؑ وجعفرؑ طیار ہیں اورصالحین میں سے حسنؑ اورحسینؑ میں جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اوربہترین ساتھی ہیں ان میں سے آخری امام مہدیؑ ہیں (صفحہ ۴۴)

اولامر کی اطاعت کا حکم:

"وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ"(سورہ النساءآیت:۸۳)

"اگر وہ اس خبر کو رسولؐ اور مومنین میں سے صاحبانِ امر تک پہنچاتے تو بیشک جو لوگ ان میں سے اسکی تحقیق کرنے والے ہیں اس کو جان لیتے"

سلمان قندوزی (الحنفی) نے امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ اولی الامر وہ صاحبان حکم ہیں جنکی اطاعت اور ان کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں پہلے ولی امر حکم کے مالک علیؑ تھے ان کے بعد حسنؑ پھر حسینؑ پھر ان کے بعد علیؑ ابن الحسینؑ پھر انکے بعد محمدؑ ابن علیؑ اسی طرح باقی بارہ امام ان کا بارہواں امام قائم المہدیؑ ہے تحقیق کہ زمین بغیر امام کے باقی نہیں رہ سکتی یہ آیت اور یہ حدیث اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ امام پردۂ غیبت میں موجود ہے۔ کیونکہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی اور امام مہدیؑ کے سواء اور کوئی امام موجود نہیں ہے۔

اہلِ کتاب بھی مرنے سے پہلے ایمان لائینگے:۔ "وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا"(سورہ النساء ۱۵۹)

"(جب عیسیٰؑ حضرت مہدیؑ کے ظہور کے وقت اُتریں گے) تو اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اُن پر مرنے سے پہلے ایمان نہ لائے اور خود حضرت عیسیٰؑ قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی دینگے۔

حافظ سلیمان قندوزی حنفی نے اسناد کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا! کہ عیسیٰؑ

قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے تو کوئی اہل کتاب یہودی یا نصرانی ایسا نہ رہے گا مگر کہ وہ حضرت امام مہدیؑ پر اپنی موت سے پہلے ایمان لائے گا۔ حضرت عیسیٰؑ امام مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو نصاریٰ یہ سمجھ کر جو ہمارے پیغمبرؑ کا بھی امام ہے ان پر ایمان لانا ضروری ہے اور یہود اس وجہ سے کہ حضرت امام مہدیؑ فلسطین سے تورات کی تختیاں برآمد کریں گے۔ ان تختیوں میں حضرت مہدیؑ کی نشانیاں ان کی امامت وظہور کی دلیلیں مکتوب ہوں گی۔ یہود حضرت موسیٰؑ کی امت ہے۔

قیامت کا علم صرف خدا کو ہے

قَدۡ خَسِرَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِلِقَاءِ اللّٰهِ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتۡهُمُ السَّاعَةُ بَغۡتَةً قَالُوۡا يٰحَسۡرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطۡنَا فِيۡهَا وَهُمۡ يَحۡمِلُوۡنَ اَوۡزَارَهُمۡ عَلٰى ظُهُوۡرِهِمۡ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ (سورہ انعام : ۳۱)

تحقیق کہ نقصان اٹھایا ان لوگوں نے جنھوں نے اللہ کے پاس حاضر ہونے کو (روز قیامت جزاوسزا) جھٹلایا یہاں تک کہ جب اُن پر اچانک قیامت آجائیگی تو کہیں گے ہائے افسوس! ائے ہماری حسرت! کہ اس میں ہم نے کوتاہی کی اور وہ اپنا بوجھ اپنی پشتوں پر اٹھائیں گے۔ آگاہ رہو۔ خبردار بہت بُرا ہے وہ بوجھ جو اٹھائیگی۔

ابن مردویہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضورؐ پاک کے پاس آیا کہا یا رسولؐ اللہ! قیامت کب آئیگی آپ نے فرمایا اس کا علم صرف خدا کو ہے اس شخص نے کہا کاش اسکی علامت بتائیں آپ نے فرمایا ''تقارب اسواق'' یعنی لوگ ایک دوسرے سے صحیح بات اور صحیح رائے کی کمی کی شکایت کریں گے۔ حرام کی اولاد کثرت سے ہوگی۔ غیبت عام پھیل جائیں گی مالدار دولت مند شخص کی تعظیم کی جائے گی۔ بدکاروں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہوگی۔ بُرے لوگ غلبہ حاصل کریں گے۔ ظلم وزیادتی عام ہوگی۔ زنا کی کثرت ہوگی۔ آیت میں ''الساعۃ'' سے مراد جناب امام مہدیؑ کے ظہور کی ساعت ہو یا عام اس لیس کہ امام مہدیؑ کے ظہور کی ساعت بھی مراد ہو اور

قیامت بھی مراد ہو کیونکہ دونوں ساعتیں ظہور مہدیؑ کی ساعت اور قیامت کی ساعت اکثر مقدمات وعلامات میں مشترکہ ہیں۔

قیامت نہ آئیگی جب تک کہ دس نشانیاں پوری نہ ہوگی

قُلْ أَرَأَيْتُكُم إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُونَ إِن كُنتُمْ صَادِقِيْنَ "(سورہ انعام آیت ۴۰)

"اے رسولؐ! آپ کہہ دیں کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا قیامت آجائے تو کیا غیر خدا کو پکارو گے اگر تم سچے ہو"

جلال الدین سیوطی نے وائلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دس نشانیاں پوری نہ ہوں۔ زمین مشرقی حصہ میں اندر دھنس جائے گی۔ اسی طرح مغرب میں بھی دھنس جائیں گی جزیرۂ عرب میں زمین دھنس جائے گی دجال خروج کریگا۔ یاجوج ماجوج نازل ہوں گے دابہ الارض برآمد ہوگا۔ (دابۃ الارض احادیث میں حضرت علیؑ کے تعلق بیان ہوا ہے) سورج مغربی افق سے طلوع کریگا۔ عدن کے وسط سے آگ بھڑکے گی جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف ہانک لے جائے گی۔ چیونٹیاں اورٹڈیاں بکثرت نکلیں گے۔ اس آیت میں بھی "الساعۃ" سے مراد ظہور امام منتظرؑ مراد ہوسکتی ہے۔

اگر تمام لوگ مر بھی جائیں تو امام کے 313 اصحاب باقی رہ جائیں گے۔

'أُوْلَـئِكَ الَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَـؤُلاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْماً لَّيْسُواْ بِهَا بِكَافِرِيْنَ '(سورہ انعام آیت ۸۹)

"پس اگر یہ لوگ اسے بھی نہ مانیں (تو کچھ پرواہ نہیں) ہم نے تو اس پر ایسے لوگوں کو مقرر کر دیا ہے جو ان کی طرح انکار کرنے والے نہیں۔

الحافظ سلیمان قندوزی الحنفی نے اپنی کتاب میں اسناد کے ساتھ تحریر کیا ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے آنحضرت فرماتے ہیں کہ القائم المہدیؑ محفوظ ہیں اگر سارے لوگ اس دنیا سے اٹھ جائیں گے تو اللہ ان کے اصحاب کو لائے گا یعنی اگر تمام لوگ بھوک سے برائیوں سے بیماریوں سے مر بھی جائیں تو پھر بھی امام مہدیؑ اور انکے 313 اصحاب باقی رہ جائیں گے۔

امام کا علم ساری دنیا پر محیط ہے

"وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقاً وَعَدْلاً لاَّ مُبَدِّلِ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ"(سورہ انعام آیت ۱۱۵)

"پس تیرے رب کا کمہ سچائی اور عدل کے لحاظ سے پورا ہو گیا اس کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنیوالا نہیں اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے"۔

جب امام پیدا ہوتا ہے اللہ کے امر کیساتھ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اسکے ایک بازو پر یہ آیت نقش ہو جاتی ہے اور اس کے لئے نور کا ستون (مینار) بلند ہوتا ہے جس سے وہ لوگوں کو ان کے ظاہری اعمال باطنی امور کو دیکھتا ہے وہ نور کا مینار اس کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ یہ روایت امام القائمؑ کے ساتھ خاص اور باقی آئمہ کیلئے عام ہے۔

نشانیاں آنے کے بعد ایمان لانا فائدہ نہ دیگا۔

"يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنفَعُ نَفْساً إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْراً قُلِ انتَظِرُواْ إِنَّا مُنتَظِرُوْنَ (سورہ انعام آیت ۱۵۸)

"جس دن تمہارے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو جو شخص پہلے سے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اپنے مومن ہونے کی صورت میں کوئی نیک کام نہیں کیا ہوگا تو اس وقت اس کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا۔ اے رسول کہہ دو کہ تم انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں"۔

اس آیت کے معنوں ہی میں اسکی تفسیر موجود ہے اللہ تعالیٰ نے صاف صاف بتلا دیا ہے کہ جب نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ سلیمان قندوزی نے ینابیع المودۃ میں اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئیں گی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ کرے جب یہ نشانی ظاہر ہوگی تو اس وقت ایمان لانا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا ہے فائدہ نہیں دیگا۔

اس بارے میں روایت کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ قائم آل محمدؑ کی رجعت وظہور کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔

جہنمی لوگ چہروں سے پہچانیں جائیں گے

"وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالاً يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَى عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ" (سورہ اعراف آیت ۴۸)

''اور اعراف والے کچھ جہنمی لوگوں کو جنہیں ان کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیں گے آوازیں دیں گے اور کہیں گے کہ اب نہ تو تمہارا اچھا ہی کام آیا اور نہ وہ جو تم تکبّر کیا کرتے تھے فائدہ مند ثابت ہوا''

امام القائم المہدیؑ اور انکے معصوم آباء واجداد الاعراف ہیں۔

سلیمان قندوزی نے اپنی کتاب میں اسناد کے ساتھ حضرت سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں آنحضرتؐ نے علیؑ کے بارے میں دس بار سے زیادہ فرمایا۔ ''اے علیؑ تو اور تیری اولاد میں سے جو اوصیاء میں جنت و دوزخ کے درمیان اعراف ہیں نہیں داخل ہوگا۔ جنت میں مگر وہ شخص جس نے آپ کو پہچان لیا اور آپ نے اسے پہچان لیا اور نہیں داخل ہوگا وہ دوزخ میں مگر وہ شخص جس نے آپ کو نہیں پہچانا اور آپ کی معرفت نہیں حاصل کی اور آپ نے اسے اجنبی قرار دیا یعنی آپ نے اسے محبّ نہیں مانا۔

"یَسْأَلُونَکَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لاَ يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلاَّ هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ لاَ تَأْتِيكُمْ إِلاَّ بَغْتَةً "(سورہ اعراف آیت ۱۸۷)

"اے رسولؐ لوگ تم سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ کب واقع ہوگی تم کہہ دو کہ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے وہی وقتِ مقرر پر اس کو ظاہر کرے گا وہ آسمانوں اور زمین پر بڑی گراں اور کٹھن ہوگی اور نہیں آئیگی مگر اچانک"

ینابیع المودۃ میں حضرت المفضل بن عمر امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ السّاعۃ سے مراد حضرت قائمؑ آل محمدؐ کا قیام وظہور ہے حضرت امام قائمؑ کے ظہور کی ساعت ان پوشیدہ امور میں سے ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے راز میں رکھا صرف اپنے علم غیب میں محصور رکھا گیا ہے۔

صرف اللہ کا دین ہوگا

"وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّهِ "(سورہ الانفال ۳۹)

"اور ان سے (کافروں سے) لڑائی جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کے لئے ہو جائے"

ینابیع المودۃ میں تحریر ہے کہ محمد بن مسلم نے امام محمد باقرؑ سے دریافت کیا کہ سورۃ الانفال میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی کیا تاویل ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ اس آیت کی تاویل کا ابھی وقت نہیں آیا جب اس آیت کی تاویل کا وقت آئے گا مشرکین قتل کر دیئے جائیں گے یہاں تک وہ اللہ سبحانہ کو وحدہ لاشریک ماننے لگ جائیں گے اور شرک سے باز آجائیں گے شرک باقی نہ رہے گا اور یہ کام ہمارے قائمؑ کے قیام کے زمانے میں انجام پائے گا۔

اس آیات کا مطلب رسولؐ خدا اور کسی اور امام کے دور میں یہ مطلب حاصل نہ ہوا کہ

شرک مٹ جائے اور دین سارے کا سارا اللہ کا ہو جائے یہ مقصد پورا ہوگا زمانہ حضرت قائمؑ آل محمد امام مہدیؑ میں یہ کام انجام پائے گا۔

جو راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں خدا انہیں ممتاز کرتا ہے

"اَم حَسِبتُم اَن تُترَکُوا وَلَمَّا یَعلَمِ اللّٰہُ الَّذِینَ جَاھَدُوا مِنکُم وَلَم یَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللّٰہِ وَلَا المُمِنِینَ وَلِیجَةً وَاللّٰہُ خَبِیرٌ بِمَا تَعمَلُونَ" (سورہ التوبہ آیت ۱۶)

"کیا تم نے سمجھ لیا ہے کہ تم یوں ہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی تک تو خدا نے اُن لوگوں کو ممتاز کیا ہی نہیں جو تم میں کہ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے سواء کسی کو اپنا راز نہیں بتاتے اور اللہ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔

سلیم بن قیس ہلالی سے روایت ہے کہ مولائے کائنات علیؑ نے اصحاب کو قسم دلائی اور فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں سچ سچ بتانا کہ یہ آیت

اولی الامر کا تعارف

"وَلَم یَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللّٰہِ وَلَا رَسُولِہِ وَلَا المُؤمِنِینَ وَلِیجَةً" (سورہ التوبہ آیت ۱۶)

کہاں نازل ہوئی؟ لوگوں نے کہا کہ یہ آیت بعض مومنین کے حق میں نازل ہوئی یا تمام اور عام مومنین کے حق میں نازل ہوئی؟ تو جناب امیرؑ نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے اپنی نبیؐ کو حکم دیا کہ لوگوں کو اولی الامر کا تعارف کرائیں اور انہیں ولایت کی اسطرح تفسیر کر کے سمجھائیں جس طرح کہ ان کو نماز روزہ اور حج کی تشریح بتائی۔

جناب علیؑ نے سلسلۂ بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا اس وقت حضرت ابوبکر و عمر کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسولؐ اللہ؟ کیا یہ آیت خاص علیؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ حضورؐ اکرم نے فرمایا ہاں علیؑ کی شان میں اور باقی مرے اوصیاء جو تا قیامت رہیں گے ان کی شان میں نازل ہوئی ہیں

پس لوگوں نے کہا یا رسولؐ اللہ! آپ اپنے اوصیاء کے نام بیان کریں آپ نے فرمایا علیؑ میرا بھائی ہے علی میرا وزیر میرا وارث میرا وصی میرا خلیفہ میری امت میں اور میرے بعد ہر مومن کا حاکم ہے پھر میرا بیٹا حسنؑ اس کے بعد میرے بیٹے حسینؑ کی اولاد سے نو وصی یکے بعد دیگر میری امت میں گذریں گے (غایۃ المرام صفحہ ۲۶۴۔۲۶۵) ان کا آخر القائم منتظر المہدی ہوگا۔

دین کو غالب کریگا

"هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (سورہ التوبہ ۳۳)

''وہ اللہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرک اس کو پسند نہ کریں۔

ینابیع المودۃ میں امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اس آیت کی تاویل نہیں آئی ہے اس کی تاویل کا وقت ہے جب القائم المہدیؑ خروج کریں گے اس وقت کوئی مشرک باقی نہ رہے گا مگر وہ حضرت کے خروج کو ناپسد کرے گا اور کوئی کافر باقی نہ رہے گا مگر وہ قتل کردیا جائے گا یہاں تک کہ کوئی کافر اگر کسی چٹان کے پیٹ میں بھی چلا جائیگا تو چٹان پکار کر کہے گی اے مومن! میرے پیٹ میں کافر چھپا ہوا ہے مجھے توڑ اور اسے قتل کر دین اسلام کا تمام ادیان پر غالب آنا ہے لیکن تا حال اسلام تمام ادیان پر غلبہ نہیں حاصل کرسکا آنحضرتؐ کی بعثت سے لیکر اب تک چودہ سو برس سے لیکن بہر حال قائم آلِ محمدؐ کے ظہور کے بعد غلبہ حاصل ہوگا۔

تم بھی مشرکین سے اکھٹے ہو کر لڑو

"إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِی كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ" (سورہ توبہ آیت ۳۶)

”بے شک مومنوں کی تعداد اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ ہے اس دن سے جس دن خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا“

العلامہ الکبیر السید ہاشم الجرانی قدس سرہ نے غایۃ المرام میں ابن شاذان سے روایت کی ہے کہ ابنِ عباس نے رسول اللہ سے سُنا آپ فرمارہے تھے اے گروہِ مردمان! جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ میرے بعد وہ محبت خدا کو پہچانے اسے چاہیے کہ علی ابن ابی طالبؑ کو پہچانے جس میری اقتدا (پیروی کرنے) میں خوشی ہوا سے چاہیے کہ وہ ولایت علیؑ اور میری ذریّت میں جو امام ہیں ان کی ولایت کے قائل ہو تسلیم کرے کہ میرے علم کا خزانہ انہی کے پاس ہے۔

”وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَآفَّةً“ (سورہ التوبہ ۳۶)

”اور تم بھی مشرکین کے ساتھ مل کر اکھٹے ہو کر لڑو جس طرح وہ اکھٹے ہو کر تم سے لڑتے ہیں“

حافظ قندوزی نے اسناد کے ساتھ امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ امام فرماتے ہیں! اس آیت کی ابھی تاویل نہیں آئی جب ہمارے قائم المہدیؑ قیام کریں گے یعنی ظاہر ہوں گے تو اس وقت وہ لوگ جو حضرت قائم آلِ محمدؑ کا زمانہ پائے گے اس آیت کی تاویل دیکھیں گے۔

دین محمد مصطفیٰؐ وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں تک روشنی اور رات کی تاریکی پہنچتی ہے (یعنی تمام کرّہ ارض پر پہنچ جائے گا) یہاں تک کہ روئے زمین پر شرک باقی نہ رہے گا۔

غیب کا علم تو خدا کے ساتھ مخصوص ہے

”وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ“ (سورہ یونس آیت ۲۰)

”اور کہتے ہیں کہ اس پیغمبرؐ پر اس کے رب کی طرف سے ہماری خواہش کے مطابق کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا تو اے رسولؐ! کہہ دو کہ غیب کا علم تو بس خدا کے ساتھ مخصوص ہے۔ پس تم انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ حافظ

قندوزی نے اسناد کے ساتھ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ''الغیب'' سے مراد الحجۃ القائمؑ ہیں۔

جب عذاب آئیگا تو ٹلے گا نہیں

''وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ أَلاَ يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفاً عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُواْ بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ '' (سورہ ھود آیت ۸)

''اگر ہم گنتی کے چند دنوں تک ان پر عذاب کرنے میں تاخیر کر دیں تو وہ لوگ ضرور کہنے لگیں گے کہ کون سی چیز نے عذاب کو روک رکھا ہے آگاہ رہو جس دن اُن پر عذاب آئے گا تو پھر ان سے ٹالے نہ ٹلے گا اور جس عذاب کی یہ لوگ ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ ان کو ہر طرف سے گھیرے گا''

حافظ سلیمان قندوزی نے اپنی اسناد کیساتھ اس آیت کی تفسیر کے سلسلہ میں امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ''الامۃ المعدودۃ'' سے جناب امام مہدیؑ کے اصحاب ہیں جو آخر زمانے میں ان کے پاس ۳۱۳ کی تعداد میں اہل بدر کی تعداد کے مطابق جمع ہوں گے اور ایک ہی ساعت میں موسم خزاں کے بادلوں کے ٹکڑوں کی مانند اکھٹے ہو جائیں گے۔

وہ جو اپنے نفسوں پر قابو رکھتے ہیں

''أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ خَسِرُواْ أَنفُسَهُمْ ''(سورہ ھود آیت ۲۱)

''وہ لوگ جنھوں نے اپنے نفسوں کو نقصان پہنچایا''

قیام بالسیف کے بعد ایمان لانا بے فیض ہوگا

''يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ ''(سورہ انعام ۱۵۸)

''جس دن آئے گی ایک نشانی تیرے رب کی جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا اب اسکا ایمان لانا اس کو فائدہ نہیں پہنچائیگا''

حضرت امام جعفر صادقؑ سے جب اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو امام نے فرمایا! کہ امام قائمؑ کے قیام بالسّیف کے بعد کسی کا ایمان لانا فائدہ مند نہ ہوگا۔ اگر چہ وہ پہلے انکے آباء پر ایمان رکھتا ہو۔ (اکمال الدین، ج ۲ ص ۳۴۴)

جب تم اپنے امام کو کھو بیٹھو

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْراً فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاء مَّعِينٍ (سورہ ملک ۳۰)

''الاکمال میں ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تاویل دریافت کی گئی تو ان حضرت نے فرمایا کہ جب تم اپنے امام کو اس طرح کھو بیٹھو گے کہ تم ان کو دیکھ نہ سکو گے تو اس وقت کیا کرو گے؟''

نیز امام محمد باقر علیہ اسلام سے منقول ہے کہ فرمایا کہ یہ آیت امام قائم (آل محمدؐ) کی شان میں نازل ہوئی مطلب اس کا یہ ہے کہ جب سے تمہارا امام غائب ہو جائے گا اور تمہیں معلوم نہ ہوگا کہ کہاں ہے تو وہ کون ہے جو امام کو تمہارے لئے ظاہر کر دیگا کہ وہ تمہیں آسمانوں اور زمینوں کی بھی خبر دے اور حلال اور حرام کے احکام پہنچائیں۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم ابھی تک اس آیات کی تاویل ظاہر نہیں ہوئی لیکن آئندہ والبتہ ظاہر ہوگی۔

حضرت عمارؓ یاسر فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں جناب رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر تھا جناب امیر المومنینؑ نے اس لڑائی میں بہت سے علمدار قتل کئے اور انکی جماعت درہم برہم کردی اور عمر ابن عبداللہ جمعی اور شعبہ بن نافع کو بھی جہنم میں پہنچایا میں جناب رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسولؐ اللہ آج تو علیؑ ابن ابی طالبؑ نے راہ خدا میں خوب

جہاد کیا۔آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وجہ اس کی یہ ہے کہ علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں وہ میرے علم کے وارث ہیں وہی میرا قرض ادا کریں گے۔ وہی میرے وعدے پورا کریں گے۔وہی میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو میرے بعد مومن خالص کی پہچان نہ ہوسکتی ان کی لڑائی میری لڑائی ہے اور میری لڑائی خدا کی لڑائی ہے۔ان کی صلح میری صلح اور میری صلح خدا کی صلح ہے۔آگاہ ہوجائے کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ میرے فرزندوں (نواسوں) کے بعد اور انکے آئمہ کے جوان فرزندوں کے صلب سے ہوں گے باپ ہیں۔ان کے صلب سے اللہ تعالیٰ آئمہ راشدین کو جن میں اس وقت کا مہدیؑ بھی ہے ظاہر فرمائے گا۔عمارؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسولؐ اللہ میرے ماں باپ حضور پر فدا ہوجائیں یہ مہدیؑ کون ہے۔رسولؐ اکرم نے فرمایا خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میرے فرزند حسینؑ کی نسل سے نو امام پیدا کرے گا اور نواں ان میں کا نظر خلائق سے غائب ہوجائے گا۔قول باریٰ تعالیٰ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ اس پر دلالت کرتا ہے اس کی غیبت طولانی ہوگی۔ایک قوم اس سے پھر جائے گی کچھ لوگ اس پر قائم رہیں گے جب آخر زمانہ آئے گا تو وہ ظہور کرے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی اور وہ تاویل قرآن پر ویسے ہی جہاد کرے گا جیسا کہ میں نے تنزیل قرآن پر کیا ہے۔وہ میرا ہم نام اور تمام آدمیوں سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہوگا۔اے عمارؓ میرے بعد فوراً فتنہ عظیم برپا ہوگا جب ایسا ہوتو تم علیؑ ابن ابی طالبؑ کی متابعت کرنا اور انہی کا ساتھ دینا کہ وہ حق کے ساتھ ہے اور حق انکے ساتھ ہے۔اے عمارؓ عنقریب میرے بعد جنگ صفین برپا ہوگی اس میں تم بھی علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ہمراہ بیعت توڑنے والوں اور حق سے روگردانی کرنے والوں سے لڑوگے۔پھر تم کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔عمارؓ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ کیا میرا جہاد کرنا خداوند عالم کی اور حضورؐ کی خوشنودی کا باعث نہ ہوگا۔فرمایا ہاں اے عمارؓ میں بھی تم سے خوش ہوں گا اور خداوند عالم بھی تم سے راضی ہوگا۔اے عمارؓ دنیا میں آخری رزق تمہارا دودھ ہوگا جو تم اپنی شہادت سے پہلے پیو گے۔

نیک لوگوں کو اللہ خلیفہ بناتا ہے

"وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ آمَنُوا مِنکُمۡ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُم فِیۡ الۡأَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِن قَبۡلِھِمۡ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمۡ دِیۡنَھُمُ الَّذِیۡ ارۡتَضَی لَھُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّھُم مِّن بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ أَمۡنا" (سورہ نور ۲۴)

"(مسلمانو) تم میں سے جو ایمان والے ہیں اور جنہوں نے اعمال صالح کئے ہیں ان سے اللہ نے واعدہ کیا ہے کہ انہیں زمین کا اس طرح خلیفہ بنائے گا جیسے انسے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا اور جس دن کو اس نے انکے لئے پسند فرمایا ہے اس پر انکو پوری قدرت دیگا اور انکے خوف زدہ ہونے کے بعد انکے خوف کو امن سے بدل دیگا وہ میری عبادت اطمینان سے کریں گے اور میرا شریک کسی کو نہ بنائیں گے اور جو اسکے بعد بھی انکار کرے تو ایسے لوگ بدکار ہیں"

احتجاج طبرسی میں جناب امیر المومنین علیہ سلام سے ایک حدیث منقول ہوئی ہے جس میں ثلثہ کے مثالب (معائب) کا ذکر ہے۔ اور اس بات کا کہ اللہ تعالی نے ان کو کیوں مہلت دی۔ آخر میں حضرتؐ نے فرمایا کہ وجہہ اس کی یہ تھی کہ خدائے تعالی نے جو اپنے دشمن ابلیس کو مہلت دی ہے اس کی تکمیل ہو جائے۔ اور نوشتہ خدا حدِّ آخر تک پہنچ جائے۔ اور کافروں پر خدائے تعالی کا قول ثابت ہو جائے اور اس وعدۂ برحق کا وقت قریب پہنچ جائے جس کو خدائے تعالی نے اپنی کتاب میں اس قول میں صاف طور سے بیان کیا ہے "وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیۡنَ" اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ اسلام کا محض نام رہے جائے گا اور قرآن کا محض نشان اور جناب صاحب الامرؑ بوجہ غدر بیّن کے غائب ہو جائیں گے اس لئے کے فتنہ و فساد دلوں پر علے العموم چھا جائے گا۔ حتےٰ کہ

جوانکے عزیز قریب ہوں گے وہی انکے سب سے زیادہ دشمن ہو جائیں گے اور اس وقت اللہ تعالی ان حضرتؑ کی ایسے لشکروں سے مدد کریگا جن کو تم نہ دیکھتے ہوں گے اور اپنے نبیؐ کے دین کو انہی حضرت (صاحب الامرؑ) کے ہاتھوں سے غالب کر دے گا۔ اور ان حضرتؑ کو تمام ادیان باطلہ پر غلبہ عطا فرمائیے گا گو مشرکوں کو بُرا لگے۔ الجوامع میں جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ مجھے زمین کے انتہائی حصہ تک پہنچایا گیا۔ پس مجھے اس کا مشرق بھی دیکھایا گیا اور مغرب بھی اور عنقریب میری امت کی سلطنت اس مقام تک پہنچ جائے گی جہاں تک مجھے پہنچایا گیا تھا۔ نیز حضرت مقداد نے انہی حضرت سے روایت کی ہے کہ زمین پر کوئی گھر خواہ وہ مٹی کا بنا ہوا ہو یا اُن کا ایسا باقی نہ رہیگا جس میں خدائے تعالی کلمہ اسلام کو نہ پہنچا دے۔ خواہ کسی عزت دار کی عزّت کے ساتھ پہنچے یا کسی ذلت والے کی ذلت کے ساتھ۔ اگر خدائے تعالی انکو عزت دے گا تو جو اس آیت کے حقیقی اہل ہے ان کو بھی انہی کے تابعین سے قرار دے گا اور اگر ان سے توفیق ہدایت سلب فرمائے گا۔ تو بھی انکے بارے میں خدائے تعالی باقاعدہ باز پُرس کرے گا۔

ابو بصیر نے جناب امام جعفرؑ صادق سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ یہ آیت قائمؑ آل محمدؐ اور انکے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔ عبداللہ بن سنان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفرؑ صادق سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ اور دوسرے آئمہؑ کے بارے میں نازل ہوئی اور "یُمکنَّ لھم دینھم سے آمناً" (سورہ النور ۵۵) سے ظہور قائم آل محمد کا زمانہ مراد ہے۔

جندل یہودی کے سوالات کا جواب دینے کے بعد اُس نے پوچھا یا رسولؐ اللہ انہیں کس کا خوف ہوگا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہر امام کے زمانے میں ایک بادشاہ جابر ہوگا جو انہیں ستائیگا اور ایذا دیگا۔ خدا ہمارے قائمؑ کو جلد ظاہر کرے وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ جس

طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خوشا حال ان لوگوں کا جوان کے زمانے غیبت میں صبر سے کام لیں اور انکی محبت پر قائم رہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کی توصیف خدائے تعالی نے اپنے قول ''اَلَّذِینَ یُؤمِنُونَ بالغیب'' سے فرمائی ہے یہی لوگ خدا کے گروہ ہیں اور جان لو کہ خدا کا لشکر ضرور غالب ہوگا۔ (سورہ البقرہ ۳)

'' وَالَّذِینَ یَکنِزُونَ الذَّھَبَ وَالفِضَّۃَ وَلا یُنفِقُونَھا فِیُ سَبِیلِ اللّٰہِ فَبَشِّرُھُم بِعَذَابٍ اَلِیمٍ ''(سورہ توبہ ۳۴) کافی اور تفسیر عیاشی جناب امام جعفرؑ صادق سے منقول ہے کہ ہمارے شیعوں کو اجازت ہے کہ ان کے پاس جو کچھ ہے اُسے نیک کاموں میں صرف کرتے رہے مگر جب قائم آل محمدؑ ظاہر ہوجائیں گے تو پھر صاحب خزانہ پر خزانے کا اپنے پاس رہنے دینا حرام ہوجائے گا۔ اسی وقت اس کو لازم ہوگا کہ اپنے خزانے کو ان حضرت کی حضور میں پہنچادیں تاکہ وہ حضرت اُسے اپنے دشمنوں کے برخلاف کام میں لاسکیں۔ اور خدائے تعالیٰ کے اس قول وَالَّذِین یکنیزون الذَّھَبَ کا یہی مطلب ہے۔

''وَعتَصِمُوا بِحبَل اللّٰہِ جَمِیعاً وّلاتفرَّقُوا'' ان لوگوں نے عرض کی یارسولؐ اللہ ذرا کھول کر بیان فرمادیجئے کہ مندرجہ بالا قول خدا میں حبل سے کیا مراد ہے فرمایا قول خدا خدا اسکا مفسر ہے ''الّا بحبل اللّٰہِ و حَبل مِّن النّاسِ'' بس حَبل مِّن اللّٰہ سے مراد کتاب خدا ہے۔ حَبل مِّن النّاسِ سے مراد میرا وصی ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یارسولؐ اللہ آخر وہ آپ کا وصی کون ہے؟ فرمایا وہی ہے جس کے بارے میں خدائے تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی

تمام بارہ آئمہ جنب اللہ ہیں

''أَن تَقُولَ نَفسٌ یَا حَسرَتَی عَلَی مَا فَرَّطتُ فِیُ جَنبِ اللّٰہ'' (سورہ الزمر ۵۶)

لوگوں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ یہ جب اللہ کیا چیز ہے؟ فرمایا وہی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"وَيَومَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلىٰ يَدَيهِ يَقُولُ يٰلَيتَنِي اتَّخذتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً" (سورہ الفرقان ۲۷) فرمایا وہی میرا وصی ہے جو میرے بعد مجھ تک پہنچنے کا راستہ ہے اس پر لوگوں نے کہا یا رسولؐ اللہ آپ کو اسی کی قسم جس نے آپ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے آپ ہمیں اپنے وصی کو دیکھا دیجئے۔ ہم تو اسکی زیارت کے بہت ہی مشتاق ہو گئے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو متوسّمین (فراست سے پہنچاننے والوں) کیلئے نشانی قرار دیا ہے۔ پس اگر تم اس کو اسی نظر سے دیکھوں گے جس کی شان میں خدا فرماتا ہے۔"مَنْ كَانَ لَهُ قَلبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ" (سورہ ق ۳۷) تو تم اس کو پہچان لو گے کہ وہی میرا وصی ہے جیسے کہ تم نے پہچان لیا کہ میں ہی تمہارا نبی ہوں۔ پس اب تم صفحوں میں چلو پھر و اور چہروں کو غور سے دیکھو بھالو۔ پس جس کی طرف تمہارے دل کھنچیں سمجھ لو کے وہ وہی ہے۔ اس لئے کہ خدائے تعالیٰ اُسی کے بارے میں اپنی کتاب میں (دعائے ابراہیمؑ کو نقل) فرماتا ہے۔ "فَاجعَلَ افئِدَةً مِنَّ النَّاسِ تهوِيی اِلَيهِمْ" (سورہ ابراھیم ۳۷) اس میں ضمیر "ھم" سے مراد خود میرا وصی اور اسکی وہ اولاد ہے جو معصوم اور لائق درود و سلام ہے اور جن کا آخر زمانہ آخر میں ظاہر ہوگا جب دنیا ظلم و جور سے پھر ہوگی۔

جابر فرماتے ہیں کہ اس پر قبیلہ اشعرینؑ میں سے ابن عامر اشعریؑ اور قبیلۂ خولانیینؑ میں سے ابو غرہ طولانی اور ظبےؑ ان اور عثمان ابن قیسؑ اور قبیلۂ دوسیینؑ میں سے غریہؑ دوسی اور لاحق ابن علاقہ کھڑے ہوئے صفحوں کے اندر انہوں نے گشت لگائی چہروں کو دیکھا بھالا اور علی ابن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کرنے لگے کہ یا رسولؐ اللہ! ہمارے دل تو اسکی طرف کھنچتے ہیں۔ اس پر جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جب تم نے رسولؐ خدا کے وصی کو پہچان لیا قبل اس کے کہ تم اسے جانتے ہو تو تم خود برگزیدۂ خدا ہو گئے۔ بھلا یہ تو بتاؤں کہ تم نے پہچانا کس ذریعہ کہ یہ وہی ہے اس پر وہ لوگ چیخ چیخ کر رونے لگے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسولؐ اللہ! ہم نے سب ہی لوگوں کی

طرف نظر ڈالی تو ہمارے دل پر انکا کوئی اثر نہ ہوا لیکن جب ہم نے اس بزرگ کی طرف دیکھا تو پہلے تو ہمارے دل کانپ گئے پھر ہمارے نفس مطمئن ہوگئے۔ پھر ہمارے جگر پانی ہوگئے۔ اور ہماری آنکھیں بھر آئی ہمارے سینے نورانی ہوگئے اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا کہ ہمارے باپ ہے اور ہم انکے بیٹے۔ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ ”وَمَا يَعْلَمُ تَاوِيلَةَ الَّا اللّٰهُ وَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ“ (سورہ آل عمران 3:7) تمہاری اس سے وہی منزلت ہے جو تم بیان کر چکے ہوں۔ اسی منزلت کے سبب سے نیکی تمہاری حق میں پہلے ہی طئے ہو چکی اور تم جہنم سے دور ہو گئے۔ جابر فرماتے ہیں کہ یہ تمام بزرگوار جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

یہ لوگ امام مہدیؑ کے وجود ظہور میں شک کرنیوالے ہیں۔

حافظ سلیمان قندوزی الحنفی نے ینابیع المودۃ میں اپنی اسناد کیساتھ مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا! وہ شک کرنے والے کہیں گے کہ ”امام مہدیؑ کب پیدا ہوئے؟ ان کو کس نے دیکھا؟ وہ اس وقت کہاں ہیں؟ کب ظاہر ہوں گے؟ یہ ان پر شک نہیں اللہ کی قضاء وقدر میں شک ہے اسکے بعد آپ نے مذکورہ آیت تلاوت فرمائی مزید فرمایا انھوں نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی نقصان اٹھائیں گے۔

☆☆☆☆☆

باب پنجم۔ احادیث میں امام قائمؑ کا نور

احادیث شریف

کتاب اثناء عشریہ میں باب پنجم فصل دوم پر لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب میری امت پر وہ زمانہ آئیگا کہ پانچ چیزوں کو پسند کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھول جائیں گے۔

1) دنیا کو پسند کریں گے۔ آخرت کو بھول جائیں گے۔

2) مال کو پسند کریں گے۔حساب کو بھول جائیں گے۔
3) عورتوں کو پسند کریں گے۔حوروں کو بھول جائیں گے۔
4) بلند عمارتوں کو پسند کریں گے۔قبروں کو بھول جائیں گے۔
5) خود کو پسند کریں گے۔خدا کو بھول جائیں گے۔
یہ لوگ مجھ سے بری ہے میں ان سے بیزار ہوں۔

کتاب اثناء عشریہ کے ہی باب دہم میں لکھا ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جب میری امت میں دس خصلتیں ظاہر ہوں خداوندہ عالم انہیں دس چیزوں سے معذّب کریں گا۔عرض کیا یہ رسولؐ اللہ وہ دس چیزیں کیا ہیں۔فرمایا۔

1) جب میری امت دعاؤں کا کرنا کم کرے گی تو ان پر بلاؤں کا نزول ہوگا۔
2) جب زکوٰۃ کو ترک کردیں گے تو انکے حیوانات ہلاک ہوجائیں گے۔
3) جب صدقہ دینا چھوڑ دیں گے تو امراض زیادہ ہوجائیں گے۔
4) جب زنا کی زیادتی ہوگی تو مرگ مفاجاہ بھی زیادہ ہوگا۔
5) سودخواری کی زیادتی پر زلزلے زیادہ ہوں گے۔
6) جب حکم خدا کی خلاف حکم دیں گے تو ان پر دشمن مسلط ہوجائیں گے۔
7) جب عہد شکنی کریں گے تو قتل میں مبتلا ہوں گے۔
8) جب کم فروشی کریں گے تو قحط کی آفت میں پڑیں گے۔

اس کے بعد آنحضرتؐ نے آیت کی تلاوت فرمائی۔

”ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ“(سورہ روم ۴۱)

ترجمہ ”آدمیوں کے کرتوت کے باعث خشکی میں سمندر میں فساد برپہ ہو گیا تا کہ بعضوں کو انکے عمل کا مزہ چکھایا جائے شاید وہ پلٹ جائے۔“

حدیث: آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ قبل قیامت کے دس علامتوں کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ 1) سفیانی ملعون 2) دجال ملعون 3) دخان 4) قائم آل محمدؐ 5) مغرب سے طلوع آفتاب 6) نزول عیسیٰؑ ابن مریمؑ 7) مشرق میں گہن 8) جزیرہ عرب میں گہن 9) آسمان میں صیحہ (چیخ کی آواز) 10) قعر عدن سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو محشر کی طرف چلائیگی۔

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ کتاب اثنا عشریہ کے دسویں باب میں لکھا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جبرئیلؑ سے پوچھا کہ میرے بعد پھر تم زمین پر نازل ہوں گے؟ عرض کیا ہاں ! یارسولؐ اللہ خداوند عالم آپکے بعد دس مرتبہ زمین پر نازل ہونے کا حکم دیگا۔ اور روئے زمین سے دس جواہر اٹھالیجاؤنگا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے جبرئیلؑ وہ دس جواہر کیا ہیں۔ عرض کیا۔

1) اول نازل ہو کر زمین سے برکت اُٹھالوں گا

2) دوسری مرتبہ رحمت

3) تیسری مرتبہ عورتوں کی آنکھ سے حیا

4) چوتھی مرتبہ لوگوں سے غیرت

5) پانچویں مرتبہ سلاطین کے دلوں سے عدل

6) چھٹی مرتبہ دوستوں کے دلوں سے صداقت

7) ساتویں مرتبہ تونگروں کے دلوں سے سخاوت

8) آٹھویں مرتبہ فقیروں سے صبر

9) نویں مرتبہ حکماء کے دل سے حکمت

10) دسویں مرتبہ مومنین کے دلوں سے ایمان اٹھالوں گا۔

اشعارِ دعبلؔ خزاعی

کتاب عیون اخبار الرضا میں تحریر ہے کہ حضرت امام رضاؑ کی خدمت میں دعبلؔ خزاعی اپنا قصیدہ نظم کر کے پڑھا جس کا مطلع یہ ہے۔ ''مدارسِ آیت خلت من تلاوۃٍ ۔ وَمنزل وحی مقفر العرصاۃ''

ترجمہ: محل آیات قرآنی کی تدریس کا پیغمبرؐ کی وفات کے بعد تلاوت سے خالی پڑا ہے اور نزول وحی کا مقام معطل ہو گیا۔

''خروج امام لامحالة خارجٌ یُقوم علےٰ اِسم اللّٰہ وَالَبر کاَت''

یُمَیّزُ فلینا کُلِّ حَقٍ و باطِلٍ ویجزی علے النعماءِ و النقمات''

ترجمہ: ''خدا کا نام اور اُسکی برکتوں سے حضرت قائمؑ بالضرور خروج فرمائیں گے۔ حق و باطل کی تمیز مومنوں پر نعمتوں کے سبب اور منافقوں پر عذاب کے باعث ہوگی۔

جب دعبلؔ ان دو شعروں کو پڑھا تو امام رضاؑ نے گریہ فرمایا اور بعد سرِ مبارک بلند کر کے ارشاد فرمایا کہ اے خزاعی روح القدس نے تیری زبان پر ان دو شعروں کو جاری کیا تو جانتا بھی ہے کہ یہ امامؑ کون ہیں اور کب ظاہر ہوں گے؟ اُس نے عرض کیا میں نہیں جانتا! حضرتؑ نے فرمایا کہ جو امامؑ میرے بعد اور ہم میں سے ہوگا وہ حجتہ القائمؑ ہے۔ اُنکے زمانہ غیبت میں لوگ اُن کے ظہور کا انتظار کریں گے اور وہ دنیا کو عدل وداد سے ایسا ہی بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی اُنکے ظہور کا وقت معین نہیں ہے۔ رُوح القدّوس نے یہ اشعار تیری زبان سے جاری کیئے۔ امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسولؐ اکرم سے پوچھا گیا کہ آپ کی نسل میں قائمؑ کا ظہور کب ہوگا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا ان کے ظہور کا وقت قیامت کے وقت کے مانند ہے اسکے وقت کو صرف خدا ہی معین کریگا۔ اور اس کا تعین زمین و آسمان پر بھاری ہے وہ اچانک ہی ظہور کریں گے (عیون الاخبار رضا جلد دو) معجزات آل محمدؐ ج سوم صفحہ ۴۸۱)

1) فرمایا نبی اکرمؐ نے اے فاطمہؑ تمہیں بشارت ہو مہدی عجل اللہ فرجہ تم سے پیدا ہوگا۔

2) رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا! مہدی عجل اللہ فرجہ جنت کے طاوس ہونگے مہدیؑ ہم اہل بیت میں سے پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے انتظامات کو ایک رات کے اندر درست کر دے گا۔

3) فرمایا آنحضرتؐ نے مہدی عجہ ہم میں سے پیدا ہوگا جس طرح دین کا دروازہ ہمارے ذریعہ کھلا تھا۔ اسی طرح آپ ہمارے دین کا دروازہ بند کر دیں گے مہدیؑ مجھ سے پیدا ہوگا۔ آپ کی پیشانی بہت روشن اور ناک سُرخ ہوگی۔

4) فرمایا آنحضرتؐ نے مہدیؑ فاطمہؑ کا فرزند ہوگا۔

5) جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مال بکثرت نہیں ہوگا اور عام پایا جاتا ہوگا حتیٰ کے ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا لیکن زکوٰۃ کے قبول کرنے والا کس کو نہ پائے گا حتیٰ کہ عرب کی زمین باغوں اور نہروں میں تبدیل ہو جائے گی۔

6) جابرؓ بن عبداللہ نے کہا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو تقسیم کرے گا اور اس کو گنے گا نہیں۔

7) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا عنقریب دریائے فرات سونے کی ایک کان ظاہر کرے گا۔ جو شخص اس وقت موجود ہوگا اس سے کوئی چیز نہیں لے گا (اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

8) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو باہر نکال دے گی جو چاندی اور سونے کے ستونوں کے برابر ہوں گے۔ قاتل آئے گا اور کہے گا میں نے اس وجہ سے قتل کیا اور قطع رحم آئے گا اور کہے گا میں نے اس وجہ سے اپنے رحم کو قطع کیا اور چور آئے گا اور

کہے گا اس وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔

9) رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر دنیا میں صرف ایک دن بچ جائے تو اللہ اس دن کو لمبا کر دے گا حتیٰ کہ اس دن میں مجھ میں سے ایک آدمی کو مبعوث کر دے گا جو میرے اہلبیتؑ میں سے ہوگا۔ اس کا نام میرے نام پر ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی

10) ابوؓسعید خدری سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا۔ کہ مہدیؑ کی خدمت میں ایک آدمی آئے گا اور کہے گا مجھے عطا کرو۔ آپ مٹھی بھر کر اس کے کپڑے میں ڈالیں گے جس قدر اس میں استطاعت ہوگی وہ اس کو ہرگز نہیں اُٹھا سکیں گے۔

11) ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ایک مصیبت اس امت کو پہنچے گی آدمی کوئی ٹھکانہ نہیں پائے گا۔ جس کی طرف وہ ظلم سے پناہ لے اللہ تعالیٰ میری عترت میں اور میرے اہلبیتؑ میں سے ایک آدمی کو مبعوث کرے گا۔ جس طرح زمین جور و ستم سے پُر ہوگی اس طرح اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ اس سے ساکنان آسمان اور ساکنان زمین راضی ہوں گے آسمان اپنی بارش کے قطرات کو لگاتار بہا دے گا۔ زمین اپنی تمام کھیتی کو باہر نکال دیگی۔

12) ینابیؔع المودہ میں حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ ایک شخص ماوراء النہر سے نکلے گا جس کو حارث کہا جاتا ہوگا۔ اس کے لشکر کے مقدمہ پر ایک شخص ہوگا جس کو منصور کہا جاتا ہوگا۔ وہ وطن بنا لے گا یا جگہ دے گا آل محمدؐ کے لئے جس طرح (مدینہ) کے لوگوں نے رسولؐ اللہ کو جگہ دی تھی۔

13) ینابیؔع میں صفحہ 756 پر فرائد السمطینؔ میں ابوسعیدؔ خدری سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ تم لوگوں کو مہدیؑ کی بشارت ہو۔ میری امت میں اس وقت ظاہر ہونگے جب لوگوں میں

اختلاف پایا جاتا ہوگا۔لوگوں کے قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔ وہ زمین کو اسطرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے اس سے راضی ہوں گے وہ مال کو لوگوں کے درمیان برابر تقسیم کریں گے۔

14) غایۃ المرام ہی سے ینابیع المودۃ صفحہ 756 پر تحریر کیا گیا ہے سعید بن جبر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میرے اوصیاء مخلوق پر حجت اللہ میرے بعد بارہ ہوں گے ان میں اول میرے بھائی ہیں اور ان میں آخری میرے فرزند ہیں کہا گیا یا رسولؐ اللہ آپ کے کون بھائی ہیں؟ فرمایا علی ابن ابی طالبؑ پوچھا آپ کے فرزند کون ہیں فرمایا مہدیؑ جو زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔قسم ہے اس ذات کی جسنے مجھے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔اگر دنیا صرف ایک دن باقی رہ جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کرے گا۔حتیٰ کہ اس میں میرے فرزند مہدیؑ ظاہر ہوں گے۔روح اللہ عیسیٰ ابن مریمؑ نازل ہوں گے میرے فرزند کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔زمین اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے گی۔اس کی حکومت مشرق اور مغرب میں ہوگی۔اس کتاب میں اصبغ بن نباتہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔میں علیؑ حسنؑ اور حسینؑ اور حسینؑ کی اولاد سے نو فرزند پاک اور معصوم ہیں۔اسی کتاب میں عبایہ بن ربعی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میں سید النبیینؐ ہوں اور علیؑ سید الوصیینؑ ہیں۔میرے بعد اوصیاء بارہ ہیں۔پہلے ان میں علیؑ ہیں اور آخری ان میں مہدیؑ ہیں۔

15) جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب ہمارے قائمؑ کا ظہور ہوگا تو انکی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے جس نے انکی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی ۔ان کا نام مہدیؑ اس لئے ہوگا کہ وہ رہبر حق کی طرف سے ہدایت کریگا۔اور توریت اور ساری

اللہ کی کتابوں کو غار انطا کیہ سے نکالے گا اور اہل توریت کا فیصلہ توریت سے کریگا اور اہل انجیل کا فیصلہ انجیل سے کرے گا اہل زبور کا فیصلہ زبور سے کرے گا اور اہل فرقان کا فیصلہ فرقان سے کرے گا اور دنیا کے سارے اموال اس کے پاس جمع ہوں گے خواہ وہ زمین کے اندر ہوں یا زمین کے اوپر اور وہ لوگوں سے کہے گا ادھر آ جاؤ جس مال کے لئے تم قطع رحم کرتے تھے خونریزی کرتے اور امر حرام کا ارتکاب کرتے تھے وہ اتنا دیگا کہ قبل اسکے کسی نے بھی نہ دیا ہوگا۔

16) علل الشرائع صفحہ 120 پر ابی حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب امام حسینؑ شہید کر دیئے گئے تو ملائکہ نے اللہ کی بارگاہ میں روتے ہوئے فریاد کی اۓ ہمارے اللہ اور ہمارے مالک جس نے تیرے منتخب ابن منتخب بندے کو قتل کر دیا اس پر تو اپنا عذاب جاری نہیں کیا؟ تو اللہ نے ملائکہ کی طرف وحی کی کہ اے میرے ملائکہ بیقرار نہ ہو مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم میں ضرور ان سے انتقام لوں گا خواہ کچھ عرصہ بعد ہی کیوں نہ ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے امام حسینؑ کی اولاد میں جتنے آئمہ تھے ان سے ملائکہ کے لئے حجاب کو ہٹایا اور انھیں دیکھ کر ملائکہ بیحد مسرور ہوئے اور ان ہی آئمہ میں سے ایک امام کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں اسی قائم (کھڑے ہوئے) کے ذریعہ ان قاتلوں سے انتقام لوں گا۔

17) عبد اسلام بن صالح ہروی نے امام علی ابن موسیٰ رضاؑ سے عرض کیا کہ فرزند رسولؐ آپ امام جعفر صادقؑ کی اس حدیث کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس میں آپ نے فرمایا کہ امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو وہ قاتلان امام حسینؑ کو ان کے آبا و اجداد کے کرتوت کی سزا میں قتل کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہوگا۔ میں نے عرض کیا مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ" سورہ فاطر آیت ۱۸ (کوئی شخص دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا) اس کے کیا معنیٰ ہوں گے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ کہتا ہے۔ بات یہ ہے کہ

قاتلان امام حسینؑ کو ذریت اپنے آباء واجداد کے افعال پر راضی وخوش تھے بلکہ اس پر ان لوگوں کو فخر تھا۔ جو شخص کسی دوسرے کے کئے ہوئے کام پر راضی وخوش ہوگا تو گویا ایسا ہے کہ وہ کام اس نے خود کیا ہے۔ یوں سمجھو کہ اگر ایک شخص مشرق میں کسی کو قتل کردے اور دوسرا شخص مغرب میں ہے اس کے اس قتل کرے پر راضی اور خوش ہے تو اللہ کے نزدیک وہ قاتل کے ساتھ قتل میں شریک ہوگا اور جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو ان اس پاداش میں انکی ذریت کو قتل کریں گے۔ میں نے عرض کیا اچھا امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو سزا کس سے شروع کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے بنی شیبہؑ کو سزا دیں گے ان کے ہاتھ قطع کریں گے اس لئے کہ یہ خانہ کعبہ کے چور ہیں۔

18) امام جعفر صادقؑ سے معلیٰ بن خنیسؑ نے سوال کیا کہ مولاؑ یہ بتائیں کہ امام قائمؑ جب ظہور کریں گے تو کیا وہ امیر المومنین کی سیرت کے خلاف عمل کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا! ہاں امیر المومنین اپنے دشمنوں سے ہاتھ روکے رہے اور ان کے ساتھ احسان کرتے رہے۔ اس لئے کہ انہیں علم تھا کہ میرے بعد میرے شیعوں پر دشمن غالب آجائیں گے (اس کے بدلے میں شائد ہمارے شیعوں سے نرمی برتیں) مگر جب امام ظہور کریں گے تو ان دشمنوں کی طرف ہاتھ اٹھائیں گے اور انہیں گرفت میں لیں گے انہیں علم ہوگا کہ اب یہ دشمن شیعوں پر تا ابد غالب نہ آسکیں گے۔

19) امالی شیخ مفید صفحہ 87 پر امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے آخر زمانے میں شیعہ شراب پئیں گے دوا کا نام دیگر یہ کوئی حدیث سے ثابت کریں گے حلال کے نام پر گانا سُنیں گے تفریح کے نام پر سود کھائیں گے نفع اور کرائے کے نام پر رشوت لیں گے اور دینگے تحفے کے نام پر ان کا پیسہ ان کا خدا بن جائے گا اُن کی عورتیں ان کا قبلہ ہوں گی ہر کام عورت کے مشورے سے ہوگا۔ اُن کے پاس قرآن صرف چھاپے پر لکھا ہوا ہوگا ان کی زندگی میں قرآن نہیں ہوگا۔ اسلام صرف نام کا ہوگا اصل

اسلام کہیں نہیں ہوگا۔ مسلمان صرف نام کے رہ جائیں گے۔ (یہ حدیث رسولؐ خدا اور امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے شیعہ اور سُنی کتابوں میں)

امالی شیخ مفید صفحہ 87 حدیث نمبر 5 پر حضرت ابوالخالد الکابلی نے حضرت امام حسینؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا! اےئ ابوخالد! اس دنیا میں فتنے آنے والے ہیں جو اندھیری رات کی طرح ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور ان سے کوئی بچ نہیں پائے گا مگر وہ جن سے اللہ نے عہد لیا ہوا ہے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اس تاریکی میں ہدایت کے چراغ اور علم کے سرچشمے ہوں گے۔ اللہ ان پر فتنے اور تاریکی سے محفوظ رکھے گا۔ گویا میں تمہارے صاحب و امام و سردار کو دیکھ رہا ہوں جو نجف کے اوپر سے کوفہ و بصرہ کے درمیان بلند ہوگا اور اسکے ساتھ تین سو دس اور کچھ افراد ہوں گے (یعنی تین سو تیرہ) جبرائیل آپ کے دائیں جانب اور میکائل بائیں جانب اور اسرافیل آپ کے آگے آگے ہوں گے سید الانبیاء کا پرچم آپ کے دست اقدس میں ہوگا اور آپ اس پرچم کیساتھ جس قوم کے مقابلہ میں جائیں گے تو اللہ اس قوم کو ہلاک کردیگا۔

حدیث قدسی امام القائمؑ کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ

اکمال الدین باب ۲۳ صفحہ ۲۷۰ ترک اسناد کیساتھ شیخ صدوق علیہ رحمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں معراج پر گیا تو مجھے آواز آئی! اےئ محمدؐ میں نے کہا لبّیک رب العزت لبّیک پس اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی! اےئ محمدؐ! ملاء الاعلیٰ میں کس بات پر نزاع ہے؟ میں نے عرض کیا! الٰہی مجھے علم نہیں ارشاد ہوا کیا تم نے آدمیوں میں اپنے بعد اپنا وزیر بھائی اور وصی مقرر نہیں کیا؟ عرض کیا! مالک میں کس کو اپنا وزیر مقرر کروں۔ تو ہی میرے لئے منتخب کردے۔ پس اللہ تعالیٰ مجھ پر وحی کی! اےئ محمدؐ! میں نے اپنے حق کی قسم کھائی ہے کہ اس حوض سے تمہارے اور تمہارے اہل بیتؑ اور تمہاری ذریت طاہرین کے دشمنوں کو ہرگز

سیراب نہ کروں گا! اے محمدؐ! میں تمہاری ساری امت کو جنت میں داخل کروں گا سوائے ان لوگوں کے جو جنت میں جانے سے انکار کریں گے۔ میں نے عرض کیا! مالک کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جو جنت میں جانے سے انکار کریں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا! اے محمدؐ میں نے اپنی مخلوق میں تم کو چُن لیا اور تمہارے بعد تمہارے وصی کو چُن لیا اور اس کی تمہارے ساتھ وہ منزلت قرار دی جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر یہ کہ تمہارے بعد کوئی نبیؐ نہ ہوگا اور اس کی محبت تمہارے دل میں قرار دی۔ اور اس کو تمہاری ذریت میں قرار دیا ہے۔ پس اس کا حق تمہاری امت پر تمہارے بعد اسی طرح ہے جس طرح تمہارا حق ہے امت پر پس جس نے اس کے حق سے انکار کیا اس نے تمہارے حق کا انکار کیا اس نے گویا جنت میں جانے سے انکار کیا۔ بس میں اللہ عزوجل کیلئے سجدہ میں گر گیا اور ان نعمتوں کا شکر بجالایا جو اللہ نے مجھ پر کیں۔ پس آواز آئی! اے محمدؐ سر کو اٹھاؤ اور مجھ سے سوال کرو تا کہ میں تمہیں عطا کروں۔ میں نے عرض کیا! پروردگار میری تمام امت کو میرے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت پر جمع کرتا کہ وہ مجھ سے روز قیامت میرے حوض پر ملیں۔ وحی ہوئی! اے محمدؐ! میں نے اپنے بندوں کے بارے میں ان کو خلق کرنے سے پہلے فیصلہ کرلیا اور میرا فیصلہ ان میں نافذ ہو چکا۔ پس میں جسے چاہوں گا ہدایت کروں گا۔ پس میں نے تمہارے بعد تمہارا علم اسے دیا اور تمہارے بعد تمہارے اہلبیتؑ اور امت پر تمہارا وزیر اور خلیفہ بنایا۔ اور میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو اس سے محبت کرے گا اسے ضرور جنت میں داخل کرونگا اور جو اس سے بغض رکھے گا اس سے دشمنی کریگا اس کی ولایت کا انکار کرے گا اس کو جنت میں داخل نہ کروں گا۔ پس جو علیؑ سے بغض رکھے اس نے تم سے بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ جس نے علیؑ سے دشمنی کی اس نے تم سے دشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔ جس نے اس سے محبت رکھی اس نے تم سے محبت رکھی اور جس نے تم سے محبت رکھی

اس نے مجھ سے محبت رکھی۔ میں نے اس کیلئے یہ فضیلت قرار دی اور میں اس کے صلب سے تم کو گیارہ ہادی دوں گا جو سب بتولؑ سے ہوں گے۔ اس میں آخری فرد کے پیچھے عیسیٰؑ ابن مریمؑ نماز ادا کریں گے اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا اس طرح جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ اس کے ذریعہ ہلاکت سے نجات اور گمراہی سے ہدایت ملے گی۔ اس کے ذریعہ اندھے کو بینائی اور مریض کو شفا ملے گی۔ میں نے عرض کیا مالک! اس کا ظہور کب ہوگا؟ ارشاد ہوا! جب علم اٹھ چکا ہوگا اور جہالت پھیل چکی ہوگی۔ قرآن کی قرأت زیادہ ہوگی اور اس پر عمل کم ہوگا قتل کثرت سے ہونے لگے۔ فقہا حق کم ہونے لگے، فقہا باطل زیادہ ہوں گے۔ شعراء کثرت سے ہوں گے قرآن جزدانوں میں بند اور مساجد سونے چاندی سے مزیّن کی جائیں گی۔ ظلم وعناد کی کثرت ہوگی۔ تمہاری امت کو منکرات کا حکم دیا جائے گا۔ اور معروفات سے روکا جائے گا۔ مرد مرد پر اور عورت عورت پر اکتفاء کرے گی۔ امراء کفرُ اولیا فجور اور ان کے ساتھی ظلم کریں گے۔ صلۂ رحم منقطع ہو جائے گا۔ تین دن تک گرہن ہوگا پہلے دن مشرق میں پھر مغرب میں پھر جزیرہ عرب میں۔ تمہاری ذریت میں سے ایک شخص حسین بن علیؑ کی اولاد میں سے خروج کرے گا اور مشرق میں سجستان سے دجّال ظاہر ہوگا۔ نیز سفیانی ظاہر ہوگا میں نے پوچھا! مالک میرے کتنے عرصے بعد یہ علامات ظاہر ہوں گی۔ پس اللہ نے مجھے بنو امیہ اور بنو عباس کے مظالم اور فتنہ جو میرے چچا کے بیٹوں سے وارد ہوگا بتلائے اور قیامت تک ہونے والے واقعات بتائے۔ جب میں زمین پر اترا تو میں نے یہ تمام باتیں اپنے ابن عم کو وصیت کیں اور پیغام پہچایا۔ میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جس طرح نبیوں نے کی اور مجھ سے پہلے ہر شئے نے کی اور وہ ہر شئے جس کو اس نے خلق کیا قیامت تک حمد کرتی رہے گی۔

حدیث معراج

ینابیع المودۃ صفحہ ۵۵۷ پر ابو موید موفق بن احمد خوارزمی اپنی سند کے ساتھ ابو سلمان راعی رسولؐ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسولؐ اللہ کو فرماتے ہوئے سُنا جس رات مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا۔ جل جلالہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا" آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّه"(سورہ بقرہ ۲۸۵) میں نے کہا' والمومنون' کہا تم نے سچ کہا۔ کیا ائے احمد میں نے آسمان کی طرف نظر دوڑائی تو ان لوگوں میں سے تجھے چُن لیا۔ تیرا نام میں نے اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔ جس جگہ میرا ذکر ہوتا ہے اس کے ساتھ تیرا بھی ذکر ہوتا ہے میں محمود ہوں تم محمدؐ ہو۔ دوسری دفعہ نگاہ دوڑائی تو ان لوگوں میں میں نے علیؑ کو چُن لیا۔ ائے محمدؐ میں نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام علی رکھا میں نے اپنے نور سے آپ کو علیؑ، فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ اور جو آئمہ حسینؑ سے ہوں گے ان کو پیدا کیا۔ میں نے تمہاری ولایت کو آسمان والوں اور زمین والوں پر پیش کیا جس نے ولایت کو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنین میں شامل ہیں۔ جس نے ولایت کا انکار کیا وہ میرے نزدیک کافرین میں سے ہے۔ اے محمدؐ اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ میری عبادت اس قدر کرے کہ وہ ختم ہو جائے یا سوکھ کر کانٹے کی طرح ہو جائے۔ پھر وہ میری اور تمہاری ولایت کے انکار کی صورت میں آئے تو میں اسے نہیں بخشونگا۔ ائے محمدؐ تم ان کو دیکھنا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ پروردگار ہاں۔ مجھے کہا عرش کی داہنی جانب دیکھو۔ میں نے نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ علیؑ، فاطمہؑ حسنؑ، حسینؑ، علی بن الحسینؑ، محمد ابن علیؑ، جعفر بن محمدؑ، موسیٰ بن جعفرؑ علی ابن موسیٰؑ، محمدؑ بن علیؑ، علیؑ ابن محمدؑ، حسنؑ ابن علی اور محمدؑ ابن حسینؑ (قائم آل محمدؑ) موجود ہیں۔ مہدیؑ ان کے درمیان روشن ستارے کی طرح موجود ہیں۔

کہا اے محمدؐ۔ یہ میرے بندے پر میر حجت ہیں۔ وہ تیرے اوصیاء ہیں مہدیؑ ان میں سے ہے۔ تیری عترت کے قاتل سے خون کا بدلہ لیں گے۔ مجھے میری عزت وجلال کی قسم وہ ضرور میرے دشمنوں سے بدلہ لیں گے اور میرے اولیاء کی مدد کریں گے۔ (نیز اس حدیث کو حموینی سے روایت کیا ہے۔

معراج کے واقعات میں ہے کہ (حیات القلوب جلد نمبر دوم 24 واں باب صفحہ ۴۶۶ پر آنخضرتؐ نے اللہ سے عرض کیا کہ پالنے والے میرے اوصیاء کو مجھے پہچنوا دے ارشاد باری ہوا کہ تمہارے اوصیا وہ لوگ ہیں جن کے نام ساق عرش پر لکھے ہوئے ہیں میں نے نظر کی تو ساق عرش پر بارہ نور دیکھے ہر نور میں ایک سبز ستر دیکھی جن میں میرے ہر ایک وصی کا نام لکھا تھا جن میں سب سے پہلے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ اور سب کے آخر میں مہدیؑ منتظر ہیں۔ میں نے پوچھا پالنے والے کیا میرے بعد یہی میرے وصی ہوں گے۔ ارشاد رب العزت ہوا ہاں! اے محمدؐ تمہارے بعد میرے بندوں پر یہ لوگ میرے دوست اوصیا برگزیدہ اور میری حجت ہیں اور یہی لوگ تمہارے وصی اور خلیفہ ہیں اور تمہارے بعد بہترین خُلق ہیں۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے اپنے دین کو انکے ذریعہ سے ظاہر کروں گا۔ اور اپنی باتیں انکے ذریعہ سے بلند کروں گا۔ اور انکے آخر کے ذریعہ زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کردوں گا اور تمام روئے زمین کو اس کے قبضہ اور تصرف میں دے دوں گا۔ ہوا کو اسکا مسخر قرار دوں گا اور سخت بادل کو اس کا مطیع بناؤں گا تا کہ وہ اس پر سوار ہوکر آسمانوں وزمین میں جہاں چاہے آئے جائے اور اپنے لشکروں سے اس کی مدد کروں گا اور اپنے فرشتوں سے اس کو تقویت پہنچاؤں گا یہاں تک کہ میری دعوت بلند ہو اور تمام خُلق میری یگانہ پرستی پر جمع ہو۔

روایت معراج سے اقتباس

علامہ طالبؔ جوہری نے علاماتِ ظہور امام مہدیؑ پر ایک جامع کتاب تحریر فرمائی ہے ص 49 خداوند متعال نے معراج میں رسولؐ خدا سے جو گفتگو فرمائی ہے تمام امور کے علاوہ امام مہدیؑ کے بارے میں بھی طویل تذکرہ فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: کہ اے رسولؐ میں نے علیؑ اور بتولؑ اور بتولؑ کی نسل سے گیارہ مہدی قرار دونگا اوران میں آخری وہ ہوگا جسکے پیچھے عیسیٰؑ ابن مریمؑ نماز پڑھیں گے وہ زمین کو عدل وداد سے بھردے گا جیسی کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی میں اسی کے ذریعہ انسانوں کو ہلاکت سے نجات دونگا گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا اوراسی کے ذریعہ اندھے کو بینائی عطا کروں گا اسی کے ذریعہ مریض کوشفاء یاب کروں گا'۔

رسولؐ اللہ نے فرمایا: بارالہا یہ کب ہوگا؟ ارشاد باری ہوا جب علم اٹھالیا جائے گا۔ جب جہالت ظاہر ہوجائیگی قاریان قرآن کی کثرت ہوجائیگی اعمال کم ہوجائینگے اور جب قتل کی کثرت ہوجائے جب ہدایت کرنے والے فقہاء کم ہوجائے' جب گمراہ اور خائن فقہا کی کثرت ہوجائے شعرا کی کثرت ہوجائے اور جب تمہاری امت کے لوگ قبرستان کو مسجد بنالیں قرآن آراستہ کئے جائیں مسجدوں میں نقش ونگار بنائے جائیں ظلم وفساد بہت بڑھ جائے برائیاں ظاہر ہوجائیں اور آپ کی امت کواسی کی ترغیب دی جائے' نیکیوں سے روکا جائے مرد مرد پر اکتفاء کریں اور عورتیں عورتوں پر اور جب حکمران کافر ہوجائیں انکے اعمال فاجر ہوجائیں ان کے مددگار ظالم ہوجائیں ان میں جو صاحبان رائے ہوں فاسق ہوجائیں تو اس وقت تین علاقوں میں زمینیں دھنس جائیں گی مشرق میں' مغرب میں' جزیرۃ العرب میں' بصریٰ تمہاری ذریت کے ایک دشمن کے ہاتھوں تباہ ہوگا جسکی پیروی سیاہ فام کریں گے حسن ابن علیؑ کی اولاد سے ایک شخص خروج کرے گا' مشرق میں

دجالؔ سینان (سیستان) سے خروج کریگا اور سفیانی کا ظہور ہوگا۔ میں نے عرض کیا! پروردگار میرے بعد کیا کیا فتنے ہوں گے؟ خدا نے وحی کی بنی امیہ اور بنی عباس کے فتنے سے آگاہ کیا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کچھ بتادیا تو جب میں زمین پر آیا تو میں نے وہ سب سے بطور وصیت اپنے ابن عم علیؑ کو بتادیا (بحارالانوار ج 52 ص276)

☆☆☆☆☆

باب ششم۔امام کی غیبت مشیت الٰہی

امام قائمؑ کی غیبت صفت الٰہی ہے۔

امیر المومنین حضرت علیؑ اوصاف الٰہی کے مظہر ہے یداللہ عین اللہ لسان اللہ جنب اللہ اسد اللہ تمام اوصاف الٰہیہ علیؑ سے ظاہر ہوئے لیکن ایک الٰہی صفت غیبت امام مہدیؑ سے ظاہر ہوئی۔ کیونکہ غیب اسی شئے کو کہتے ہے جو حواس خمسہ (آنکھ، کان، ناک، زبان، ہاتھ) کے ادراک سے اور ان کی دریافت سے باہر یا مادّی ذرائع وآلات سے دریافت نہ کی جاسکے۔ مثلاً آنکھ دیکھ نہ سکیں، کان سن نہ سکیں، ناک سونگ نہ سکیں، زبان چکھ نہ سکیں، ہاتھ مس نہ کرسکیں۔ یا سائنسی آلات اسے دریافت نہ کرسکیں۔

تو جس طرح اللہ غیب ہے، قیامت غیب ہے کیونکہ یہ حواس خمسہ سے دریافت نہیں کئے جاسکتے اسی طرح حضرت امام مہدیؑ بھی غیب ہیں کیونکہ زمانہ غیبت میں عام نظریں انہیں دیکھنے سے قاصر اور انکی دیدار سے عاجز ہیں۔

غیبت کے دنوں میں امام قائمؑ پر ایمان رکھنے والا فرشتوں کی مثال

اکمال دین اور اتمام نعمت صفحہ ۱۳۱ پر تحریر ہے کہ آدم کو سجدے کا حکم جو اطاعت کے طور پر

اس وقت دیا جب اپنی حجتوں کی مقدس ارواح کو انکے صلب میں ودیت کر دیا پس وہ سجدہ اللہ کیلئے عبادت کے طور پر آدم کیلئے اطاعت کے طور پر اور انکی ارواح کے لئے جو انکی صلب میں تھی تعظیم کے طور پر تھا پر ابلیس نے حسد کی بنا پر آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور راہ کفر اختیار کیا اور اپنے پروردگار کے حکم کو ماننے کے راستے سے ہٹ گیا اس بنا پر جو ارب سے مطرود بھگایا گیا اس پر لعنت کی گئی اور اسے رجیم یعنی ملعون نام دیا گیا کیوں کہ اس نے غیبت کا انکار کر دیا۔

"أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ "(سورہ اعراف آیت ۱۲)

"میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے نار سے پیدا کیا اور گارے سے" پس جو کچھ اس کی قدرت بصارت سے پوشیدہ تھا اس کا انکار کر دیا اور اسکی تصدیق نہیں کی

پس اس شخص کی مثال جو حضرت قائمؑ پر انکی غیبت کے دنوں میں ایمان لے آتا ہے ان فرشتوں کی مثال ہے جنہوں نے آدم کو سجدہ کرنے کے ذریعہ اللہ کی اطاعت اور فرمابرداری کی اور جو شخص غیبت کے دنوں میں آپ کے وجود کا انکار کرے ابلیس کی مثال ہے۔ جس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا۔

غیبت امام مہدیؑ پر علماء اہلسنت کا اجماع

جمہور علماء اسلام امام مہدیؑ کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اس میں شیعہ اور سنی نہیں بلکہ ہر فرقہ کے علماء یہ مانتے ہیں کہ آپ پیدا ہو چکے ہیں اور پردۂ غیبت میں موجود ہیں۔ چند اہلسنت علماء کے اسماء مع ان کی کتابوں اور مختصر اقوال کے درج کرتے ہیں۔

1) شیخ سلیمان قندوزی حنفی کتاب "ینابیع المودة" رسولؐ اللہ کا ارشاد تحریر کرتے ہیں کہ

۷۵٦ صفحہ تم لوگوں کو مہدی کی بشارت ہو۔ میری امت میں اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہوگا۔ لوگوں کے قدم ڈگمگا رہے ہوں گے وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے اس سے راضی ہوں گے۔ وہ مال کو لوگوں کے درمیان برابر تقسیم کریں گے۔

2) علامہ محمدؐ بن طلحہ شافعی۔ کتاب 'مطالب السول'' میں فرماتے ہیں کہ امام مہدیؑ سامرے میں پیدا ہوئے ہیں جو بغداد سے ۲۰ فرسخ کے فاصلہ پر ہے۔

3) علامہ علیؑ بن محمد صباغ مالکی۔ کتاب ''فصول المہمہ'' میں لکھتے ہیں کہ امام حسنؑ عسکری گیارہویں امامؑ نے اپنے بیٹے امام مہدیؑ کی ولادت بادشاہ وقت کے خوف سے پوشیدہ رکھی۔

4) علامہ شیخ عبداللہ بن احمد خشاب کی کتاب ''تاریخ موالید'' میں ہے کہ امام مہدیؑ کا نام محمدؑ اور کنیت ابوالقاسمؑ ہے آپ آخری زمانے میں ظہور خروج کریں گے۔

5) علامہ محیؔ الدین عربی حنبلی۔ کتاب فتوحات مکہ میں ہے کہ جب دنیا ظلم و جور سے بھر جائیگی تو امام مہدیؑ ظہور کریں گے۔

6) علامہ شیخ عبدؔ الوہاب شعرانی۔ کتاب ''الیواقیت والجواہر'' میں ہے کہ امام مہدیؑ ۱۵ شعبان ۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے اب اس وقت یعنی ۹۵۸ ہجری جب یہ کتاب لکھی گئی ان کی عمر ۷۰٦ سال کی ہے۔ یہی مضمون علامہ بدخشانی کی کتاب مفتاح النجاۃ میں بھی ہے ۔

7) علامہ عبدالرحمٰن جامی حنفی کی کتاب ''شواہد النبوۃ'' میں ہے کہ امام مہدیؑ سامرہ میں پیدا ہوئے ہیں اور ان کی ولادت پوشیدہ رکھی گئی ہے۔ وہ امام حسنؑ عسکری کی موجودگی میں غائب ہوگئے تھے۔ اسی کتاب میں ولادت کا پورا واقعہ حکیمہؑ خاتون کی زبانی مندرج ہے۔

8) علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کتاب ''مناقب الآئمہ'' ہے کہ امام مہدیؑ ۱۵ شعبان ۲۵۵

ہجری میں پیدا ہوئے۔امام حسن عسکریؑ نے ان کے کان میں اذان واقامت کہی ہے اور تھوڑے عرصہ کے بعد آپؑ نے فرمایا کہ وہ مالک کے سپرد ہوگئے جن کے پاس حضرت موسیٰؑ پہنچے تھے۔

9) علامہ جمال الدین محدث کی کتاب ''روضۃ الاحباب'' میں ہے کہ امام مہدیؑ ۱۵ شعبان ۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور زمانہ معتمد عباسی میں بمقام ''سرمن رائے'' ازنظر برایا غائب شد''لوگوں کی نظر سے سرداب میں غائب ہوگئے۔

10) علامہ الرحمٰن صوفی کی کتاب ''مراۃ الاسرار'' میں ہے کہ آپ بطن نرجس سے ۱۵ شعبان ۲۵۵ ہجری میں پیدا ہوئے۔

11) علامہ شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیر بحر مواج کی کتاب ''ہدائے السعدا'' میں ہے کہ خلافت رسولؐ حضرت علیؑ کے واسطے سے امام مہدیؑ تک پہنچی آپ ہی آخری امام ہیں۔

12) علامہ نصر بن علی جھمنی کی کتاب ''موالید الائمہ'' میں ہے کہ امام مہدی نرجسؑ خاتون کے بطن سے پیدا ہوئے۔

13) علامہ ملا علی قاری کی کتاب ''مرقات شرح مشکوۃ'' میں ہے کہ امام مہدیؑ بارہویں امام ہیں۔شیعوں کا یہ کہنا غلط ہے کہ اہل سنت اہل بیتؑ کے دشمن ہیں۔

14) علامہ جواد ساباطی کی کتاب ''براہین ساباطیہ'' میں ہے کہ امام مہدیؑ اولاد فاطمہؑ میں سے ہیں۔وہ بقولے ۲۵۵ھ میں متولد ہوکر ایک عرصہ کے بعد غائب ہوگئے ہیں۔

15) علامہ شیخ حسن عراقی کی کتاب ''الواقع'' میں ہے کہ انہوں نے امام مہدیؑ سے ملاقات کی ہے

16) علامہ علی خواص جن کے متعلق شعرانی نے ''الیواقب'' میں لکھا ہے کہ انہوں نے امام مہدی سے ملاقات کی ہے۔

17) علامہ شاہ ولی اللہ محدثؒ دہلوی کے رسالہ نوادرؒ میں ہے محمدؑ بن حسنؑ کے بارے میں شیعوں کا کہنا درست ہے۔

18) علامہ احمدؒ بلاذری احادیث میں لکھتے ہیں کہ آپ پیدا ہو کر محجوب ہو گئے ہیں۔

19) علامہ ذہبیؒ اپنی ''تاریخ اسلام'' میں لکھتے ہیں کہ امام مہدیؑ ۲۵۶ میں پیدا ہو کر معدوم ہو گئے ہیں۔

20) علامہ ابن حجرؒ مکی ''کتاب ''صواعق محرقہ'' میں ہے کہ امام المہدیؑ المنتظر پیدا ہو کر غائب ہو گئے۔

21) علامہ عصر کی کتاب ''وفیات الاعیان'' کی جلد۲ صفحہ ۴۵۱ میں ہے کہ امام مہدی کی عمر امام حسنؑ عسکری کی وفات کے وقت ۵ سال تھی۔ وہ سرداب میں غائب ہو کر پھر واپس نہیں ہوئے۔

22) علامہ عبید اللہ امرتسری کی کتاب ''ارجح المطالب'' کے صفحہ ۳۷۷ میں بحوالہ کتاب ''البیان فی اخبار صاحب الزمان میں مرقوم ہے کہ آپ اسی طرح زندہ باقی ہیں جس طرح عیسیٰؑ ٗخضرؑ ' الیاسؑ وغیرہ زندہ اور باقی ہیں۔

23) علامہ شبلنجی نے نور الابصار'' کے صفحہ ۱۵۲ طبع مصر ۱۲۲۲ میں بحوالہ کتاب البیان لکھا ہے کہ ان کے باقی اور زندہ رہنے میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

24) علامہ علی متقی کی کتاب ''کنز العمال'' کی جلد ۷ صفحہ ۱۱۴ میں ہے کہ آپ غائب ہیں ظہور کر کے ۹ سال حکومت کریں گے۔

25) علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب ''درمنشور'' جلد ۳ صفحہ ۲۳ میں ہے کہ مہدی کے ظہور کے بعد حضرت عیسیٰؑ نازل ہوں گے وغیرہ۔

26) علامہ شبلنجی نے ''نور الابصار'' میں بحوالہ ''کتاب البیان'' لکھا ہے امام مہدیؑ غائب ہونے کے بعد اب تک زندہ ہیں اور باقی ہیں جس طرح حضرت عیسیٰؑ حضرت خضرؑ اور حضرت

الیاسؑ وغیرہ ہم زندہ اور باقی ہیں اللہ کے بندوں کے علاوہ دجال، ابلیس بھی زندہ ہے جیسا کہ قرآن مجید صحیح مسلم تاریخ طبری وغیرہ سے ثابت ہے۔

27) علامہ فاضل روز بہاں کی ''البطال الباطل'' میں ہے کہ امام مہدی قائمؑ المنتظر ہے وہ آفتاب کی مانند ظاہر ہوکر دنیا کی تاریکی، کفر کو زائل کردیں گے۔

غیبت مہدیؑ کے بارے میں معصومینؑ کے منتخب فرمودات

آئمہؑ کے جذبات قائمؑ کے زمانے کو پانے کی:

حضرت امام باقرؑ نے فرمایا! اگر میں حضرت امام مہدیؑ کے دور کو پالوں تو میں ان کی خدمت میں رہنے کے لئے خود کو آمادہ رکھوں اور اپنی زندگی کی ان کی خاطر حفاظت کروں حضرت امام جعفر صادقؑ سے جب امام قائمؑ کے بارے میں کسی نے سوال کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا! وہ میں نہیں ہوں لیکن اگر میں ان کے زمانہ کو پالوں تو میں اپنی زندگی انکی خدمت میں گزاردوں۔

امام حسنؑ کا فرمان

حضرت امام حسنؑ نے جب معاویہ بن ابوسفیان سے صلح کی تو لوگ آپ کے پاس آئے اور اس صلح پر آپؑ سے ناراضگی کا اظہار کرنے لگے۔ پس آپؑ نے فرمایا! افسوس ہے تم پر تم نہیں جانتے کہ میں نے کیا کیا۔ اللہ کی قسم میں نے جو کچھ کیا میرے شیعوں کیلئے وہ ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع وغروب ہوتا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں تمہارا امام ہوں جس کی اطاعت تم پر فرض ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہم اہل بیتؑ میں سے ہر ایک کی گردن میں اپنے زمانے کے طاغوت کے ساتھ مصلحت کا طوق ہوگا۔ سوائے ہمارے قائم کے جو حضرت عیسیٰؑ بن مریم کو نماز پڑھائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسکی ولادت کو مخفی رکھے گا اور اس پر غیبت کا پردا ڈال دے گا تا

کہ جب خروج کرے تو کسی سے صلح نہ کرے۔ وہ میرے بھائی حسینؑ جناب سیدہؑ کے فرزند کی اولاد میں سے نواں ہوگا۔ یہ اس وجہ سے کہ اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔

امام حسینؑ کا فرمان

1) حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے آباء و اجداد کے سلسلۂ سے روایت کرتے ہیں کہ امام حسینؑ نے فرمایا میری اولاد میں سے نویں امام کے لئے حضرت یوسفؑ کی ایک سنت ہوگی اور موسیٰ ابن عمران کی ایک سنت ہوگی اور وہ ہم اہل بیتؑ کا قائمؑ ہوگا اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں اس کے امور کی اصلاح فرمادے گا۔

2) شب عاشور امام حسینؑ نے اپنے بیٹے حضرت قائمؑ کا تذکرہ فرمایا امام محمد باقرؑ کی حدیث میں ہے کہ آپؑ نے اپنے اصحاب کو جنت کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ جب ہمارے قائمؑ کا ظہور ہوگا تو وہ سارے ظالوں سے انتقام لیں گے اس وقت میں خود اور آپ سب ان ظالوں کو ہتھکڑیوں بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیں گے اور ہم مشاہدہ کریں گے کہ ان کو طرح طرح کا عذاب دیا جارہا ہوگا۔

امام زین العابدینؑ کا فرمان

حضرت امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے قائمؑ کیلئے انبیاء کی سنتوں میں سے طویل عمر ہے۔ نوحؑ کی سنت بھی طویل عمر ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ولادت کا مخفی و پوشیدہ ہونا اور خدا کے دین کی حمایت میں لوگوں سے الگ تھلگ رہنا۔ حضرت موسیٰؑ کی سنت خوف اور غیبت حضرت عیسیٰؑ کی سنت کے لوگوں نے ان کے بارے اختلاف کیا کوئی کہتا ہے مرگئے کوئی کہتا ہے زندہ ہے کوئی کہتا ہے خدا کے بیٹے ہیں وغیرہ وغیرہ حضرت ایوبؑ کی سنت کہ بلاؤں اور مصیبتوں کے بعد کشادگی نصیب ہوگی اور محمد مصطفیٰؐ کی سنت خروج بالسیف ہے۔

امام محمد باقرؑ کا فرمان

1) ابو جارود زیاد بن منذر نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ نے مجھ سے فرمایا! اے ابو جارود جب عرصہ غیبت طویل ہو جائے گا تو لوگ کہنے لگیں گے کہ قائمؑ مر گئے یا ہلاک ہو گئے ہیں اور یہ اس سبب سے کہیں گے کہ مصائب و آلام شدید ہو جائیں گے اور ان کے درپئے دشمن نے کہا ایسا کب ہوگا؟ اب تو ان کی ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو چکی ہوں گی۔ ایسے میں تم لوگ اس کے ظہور کی امید میں رہو۔ اس وقت جب تم سنو تو ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ چاہے کیسی ہی دشواری کیوں نہ ہو۔

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے قائمؑ کی اللہ تعالیٰ اپنی مدد اور رعب کے ذریعہ نصرت کرے گا۔ اس کے لئے زمین کے فاصلے سمٹ جائیں گے اور خزانے ظاہر ہو جائیں گے اس کی سلطنت مشرق و مغرب میں پھیلی ہوگی۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے گا اگر چہ کہ مشرکین کو یہ بات کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔ زمین پر ہر شئے اپنی درست حالت میں آجائے گی۔ روح اللہ عیسیٰؑ ابن مریمؑ نازل ہوں گے اور امام قائمؑ کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔ میں نے عرض کیا مولاؑ آپ کے قائمؑ کب ظہور کریں گے؟ آپؑ نے فرمایا! جب مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی شباہت اختیار کر لیں گے۔ مرد مرد پر عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں گے اور جب عورتیں گھوڑوں پر سواری کرنے لگیں گی۔ جھوٹی شہادت قبول کی جائے گی اور سچی شہادت رد کر دی جائے گی۔ لوگ خونریزی کو معمولی بات سمجھیں گے۔ زنا کاری اور سود عام ہوگا۔ ارض بیداء دھنس جائے گی۔ آل محمدؐ کا ایک جوان رکن اور مقام کے درمیان قتل کر دیا جائے گا۔ اس کا نام محمد بن حسن (نفس ذکیہ) ہوگا۔ آسمان سے ایک نداء آئے گی کہ حق اس کے اور سب شیعوں کے ساتھ ہے ایسے وقت میں ہمارا قائمؑ خروج کرے گا۔ جب وہ ظاہر ہوگا تو کعبہ سے ٹیک لگا کر قیام

کرے گا۔اس کے گرد تین سو تیرہ مرد جمع ہوں گے اس کا سب سے پہلا کلام یہ آیت ہوگی۔

"بَقِيَّةُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ"(سورہ ہود آیت ۸٦)

"اگر تم مومن ہو تو بحکم خدا باقی ہے وہی تمہارے لئے بہتر ہے"

پھر کہے گا میں زمین پر بقیۃ اللہ اور اللہ کا خلیفہ اور تم پر اللہ کی حجت ہوں۔پس اسے لوگ اس طرح سلام کریں گے"اسلام علیک یا بقیۃ اللہ فی الرض"اس کے پاس جب دس ہزار کا لشکر جمع ہو جائے گا تو وہ خروج کرے گا۔پھر زمین پر سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہیں ہوگی۔اور جھوٹے خداؤں کو آگ میں جلا دیا جائے گا۔یہ سب کچھ ایک طویل غیبت کے بعد ہوگا تا کہ اس بات کا فیصلہ ہو جائے کہ کون زمانۂ غیبت میں اللہ کا فرمانبردار ہے اور اس پر ایمان رکھتا ہے۔

امام جعفر صادقؑ کا فرمان

1) شیخ صدوق علیہ رحمہ بیان کرتے ہیں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا! جب ان تینوں ناموں کے اشخاص ایک کے بعد ایک آجائیں محمدؐ، علیؑ اور حسنؑ تو ان کا چوتھا قائم ہوگا۔

2) شیخ صدوق علیہ رحمہ نے"فلسفۂ غیبت"ص 179 پر امام جعفر صادقؑ سے راویت کی ہے کہ اگر کوئی شخص تمام انبیاءؑ کا اقرار کرے اور مہدی کا انکار کرے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے تمام انبیاء کا اقرار کیا اور حضرت محمدؐ کی نبوت کا انکار۔کسی نے آپؑ سے پوچھا اے فرزند رسولؐ! آپؑ کی اولاد میں مہدی کون ہیں؟ فرمایا ساتویں کا پانچواں فرزند جو تمہاری نظروں سے غائب ہوگا اور تمہارے لئے اس کا نام لینا جائز نہیں ہوگا۔

3) شیخ صدوق اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ اگر کوئی اس حالت میں مرے کہ وہ امام زمانہؑ کی آمد کا منتظر ہو تو اس کا مرتبہ ایسا ہے جیسے وہ اس امام کے ساتھ ان کے خیمے میں قیام پذیر تھا۔یہ ہی نہیں بلکہ رسولؐ اللہ کے ساتھ ان کی حمایت میں تلوار سے جہاد کیا۔

4) زرارہ ابن اعین نے کہا! میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے قائم کیلئے قیام سے پہلے غیبت ہے۔ میں نے کہا! مولاؑ وہ کیوں؟ آپ نے فرمایا دشمنوں کے خوف سے اے زرارہ وہ منتظر ہے اس کی ولادت کے بارے میں لوگ شک کریں گے کچھ لوگ کہیں گے پیدا ہوئے اور کچھ کہیں گے ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ غیب کے ذریعہ شیعوں کا امتحان لے گا اور باطل پرست شک کریں گے۔ زرارہ کہتے ہیں میں آپ پر فدا اگر میں اس زمانۂ غیبت میں موجود ہوں تو کون سا عمل میرے لئے بہتر ہوگا۔ آپ نے فرمایا! اے زرارہ اگر تم اس زمانۂ غیبت میں ہو تو یہ دعا پڑھو۔

﴿دعائے غریق﴾

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ - فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ لَمْ اَعْرِفْ رَسُوْلَکَ
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ - فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکَ
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ - فَاِنَّکَ اِنْ لَّمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ

''اے اللہ تو مجھے اپنی معرفت عطا کر کیوں کہ میں نے تیری معرفت حاصل نہ کی تو تیرے نبیؐ کی معرفت حاصل نہ کرسکوں گا۔ اے اللہ! مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تیرے رسولؐ کی معرفت حاصل نہ کرسکا تو تیری حُجت کو نہ پہچان سکوں گا۔ اے اللہ مجھے اپنی حُجت کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر مجھے تیری حُجت کی معرفت عطا نہیں ہوئی تو دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔''

پھر فرمایا! اے زرارہ بے شک مدینے میں ایک نوجوان قتل کیا جائے گا۔ میں نے پوچھا میں آپ پر فدا کیا اس نوجوان کو سفیانی کا لشکر قتل کرے گا؟ آپؑ نے فرمایا! نہیں بلکہ فلاں قبیلے کا لشکر قتل کریگا۔ وہ لشکر مدینہ میں داخل ہوگا اور اس نوجوان کو پکڑ کر قتل کردے گا۔ پس اس کا قتل حدود خدا سے بغاوت وسرکشی اور ظلم پر مبنی ہوگا اور اب اللہ مزید مہلت نہیں دیگا۔ اس وقت امامؑ ظاہر ہوں گے۔ (فلسفۂ غیبت ص۱۸۲)

امام موسیٰ کاظمؑ کا فرمان

شیخ صدوقؒ نے تحریر کیا ہے کہ یونس بنؒ عبدالرحمٰن نے حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا! اۓ فرزند رسولؐ! کیا آپ قائم بالحق ہیں؟ آپ نے فرمایا! میں ضرور قائم بالحق ہوں لیکن وہ قائم جو زمین کو خدا کے دشمنوں سے پاک کرے گا اور عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی وہ میری اولاد میں سے پانچواں ہے اس کیلئے غیبت ہے۔ پھر فرمایا! ہمارے شیعوں کیلئے طوبیٰ ہے۔ جو ہمارے قائم کی غیبت میں ہم سے متمسک اور ہم ان سے۔ ان سے آئمہؑ راضی اور وہ آئمہؑ سے راضی۔

امام علی رضاؑ کا فرمان

1) ایوبؒ بن نوح نے امام علی رضاؑ سے عرض کیا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آپؑ صاحب الامر ہیں اور یہ امر آپ کے پاس بغیر شمشیر زنی کے آیا ہے۔ آپؑ کی بیعت ولی عہدی بھی ہوئی اور آپؑ کے نام کا سکہ بھی رائج ہوا۔ آپؑ نے فرمایا! ہم میں سے کوئی امامؑ بھی ایسا نہیں ہوا کہ جس سے مومنین نے خط و کتابت نہ کی ہو۔ اس سے مسائل دریافت نہ کئے گئے ہوں اور اس کی طرف اموال نہ بھیجے گئے ہوں مگر یہ کہ اس کو زہر دیا گیا ہے یا وہ اپنے فرش پر مرا ہے یہاں تک کہ خدا اس امر امامت کیلئے ہم میں سے ایک مرد کو مبعوث کرے گا جس کی ولادت اور پرورش خفیہ طور پر ہوگی اور اس کا نسب غیر خفی ہوگا۔

2) امام علی رضاؑ کا ارشاد ہے جس کے پاس پرہیزگاری نہیں اس کیلئے دین نہیں، جس کے پاس تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ اللہ کے نزدیک تم سے وہ مکرم ہے جو تقیہ پر عمل کرتا ہے۔ کسی نے پوچھا فرزند رسولؐ کب تک؟ فرمایا! وقت معلوم تک اور وہ دن ہوگا جس دن ہم اہل بیتؑ

کا قائمؑ خروج کرے گا۔ پس جس نے ہمارے قائم کے خروج سے پہلے ترک کردیا وہ ہم میں سے نہیں۔ عرض کیا گیا! فرزند رسولؐ آپؐ اہل بیتؑ میں سے قائمؑ کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا! کنیزوں کی ملکہ کا فرزند! اللہ اس کے ذریعہ سے زمین کو ظلم و جور سے پاک کرے گا۔ لوگ اس کی ولادت کے بارے میں شک کریں گے۔ وہ خروج سے پہلے غیبت اختیار کرے گا۔ جب وہ خروج کرے گا تو زمین اس کے نور سے منور ہو جائیں گی۔ وہ لوگوں کے درمیان عدل قائم کرے گا اور کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے سکے گا۔ اس کیلئے فاصلے سمٹ جائیں گے۔ اس کا سایہ نہ ہوگا۔ آسمان سے ایک منادی اس کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا جسے تمام اہل زمین سُنیں گے وہ منادی کہے گا آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی حجت بیت اللہ کے پاس ظاہر ہوئی ہے۔ پس اسکی اتباع کرو حق اسکے ساتھ ہے اور اس کے بارے میں ارشاد رب العزت ہے "اگر ہم چاہیں ان پر آسمان سے ایک نشانی اتاریں پھر ان کی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں (سورۂ الشعراء آیت ۴)

3) ریان ابن صلت نے بیان کیا میں نے حضرت امام علی رضاؑ سے پوچھا! کیا آپ صاحب امر ہیں؟ فرمایا! ہاں! میں صاحب امر ہوں مگر وہ امام نہیں ہوں جو دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ میں وہ امام کیسے ہو سکتا ہے جبکہ تم دیکھتے ہو کہ مجھ پر ضعف بدن طاری ہے۔ قائم وہ ہوگا کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو عمر اس کی شیوخ کی ہوگی مگر جوان نظر آئے گا۔ طاقت جسمانی ایسی ہوگی کہ اگر وہ چاہے تو بڑے سے بڑے درختوں کو ہاتھ سے جڑ سمیت اکھاڑ پھینکے اور پہاڑوں کو ہموار کر دے۔ اس کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصاء اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی وہ میری اولاد میں چوتھا فرد ہوگا۔ اللہ اس پر غیبت کا پردہ ڈال دیگا۔ پھر اسے ظاہر کرے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

امام محمد تقیؑ کا فرمان

حضرت عبد العظیم بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں امام محمد تقیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ سے امام قائم المہدیؑ کے بارے میں سوال کروں تو آپؑ نے فرمایا! اے ابوالقاسم! قائمؑ ہم میں سے ہوگا وہ مہدی ہوگا! جس کی غیبت میں اس کا انتظار اور اس کے ظہور میں اسکی اطاعت واجب ہوگی۔ وہ میری اولاد میں سے تیسرا امام ہوگا قسم اس ذات کی جس نے محمدؐ کو نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور ہم کو امامت سے مخصوص کے۔ اگر دنیا کے اختتام میں ایک دن بھی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اتنا طویل کردے گا کہ قائمؑ ظاہر ہوں گے۔ اور زمین کو عدل وانصاف سے اسطرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ اور اللہ ان کے امور کی ایک رات میں اصلاح کردے گا۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کے امور کی کی تھی۔ جب وہ اپنی زوجہ کیلئے آگ لینے گئے لیکن واپس پلٹے تو رسول اللہ نبی تھے۔ ہمارے شیعوں کا بہترین عمل انتظار ظہور امامؑ ہے۔

امام علی نقیؑ کا فرمان

شیخ صدوقؒ علیہ رحمہ فلسفۂ غیبت ص ۱۹۶ پر حضرت عبد العظیم بن عبداللہؒ حسنی سے روایت ہے کہ وہ آقا علیؑ بن محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے فرمایا! مرحبا اے ابوالقاسم! تم ہمارے دوست ہو تو انہوں نے عرض کیا! مولاؑ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے اپنے دین وعقیدے کا اظہار کروں۔ پس اگر پسندیدہ ہو تو آپ اس کا اثبات کریں تا کہ میں اللہ عزوجل سے حالت اطمینان میں ملاقات کروں۔ آپؑ نے فرمایا! ہاں کہو! میں نے عرض کیا کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اسکی کوئی مثل نہیں۔ اور محمدؐ اسکے بندے اور رسولؐ اور خاتم النبین ہیں ان کی شریعت کے بعد قیامت تک کوئی شریعت نہیں آئیگی۔ میرا عقیدہ ہے کہ ان کے بعد امام وخلیفہ بالحق اور صاحب الامر امیر المومنینؑ علیؑ ابن ابی طالبؑ پھر حضرت امام حسنؑ پھر امام حسینؑ پھر امام علی ابن

الحسینؑ پھر امام محمد باقرؑ پھر امام جعفر صادقؑ پھر امام موسیٰ کاظمؑ پھر امام علی رضاؑ پھر امام محمد تقیؑ ہیں اور پھر آپؑ امامؑ ہیں۔ امام نے فرمایا! میرے بعد میرا فرزند حسن عسکریؑ امام ہے اسکے بعد اس کا فرزند جس کی امامت لوگوں کیلئے عجیب ہوگی۔ میں نے عرض کیا وہ کیسے؟ آپؑ نے فرمایا! وہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگا۔ اس کا نام لینا جائز نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ خروج کرے گا۔ اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ میں نے عرض کیا! میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور عقیدہ رکھتا ہوں کہ ان آئمہ کے دوست اللہ کے دوست اُن کے دشمن اللہ کے دشمن ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت اُن کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ نیز میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ معراج حق ہے، قبر میں سوال وجواب حق ہے، جنت حق ہے، نار حق ہے، صراط حق ہے، میزان حق ہے قیامت حق ہے قبور سے اٹھایا جانا حق ہے اور ولایت حق ہے اس کے بعد فرائض واجب نماز زکوٰۃ روزہ حج جہاد امر بالمعروف اور نہی عنی المنکر حق ہے۔ پس آپؑ نے فرمایا اے ابوالقاسم خدا کی قسم یہ ہی اللہ کا دین ہے۔ اللہ تم کو اس دین پر ثابت قدم رکھے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

2) صقرؔ بن ابی دلف نے روایت کی ہے کہ جب متوکل نے امام علی نقیؑ کو قید کیا تو میں امامؑ کا احوال معلوم کرنے قید خانہ کی طرف گیا۔ متوکل کے دربان نے مجھے اپنے پاس بلایا اور بولا! اے صقرؔ کیا حال چال ہے؟ میں نے کہا استاد خیر ہے۔ بولا بیٹھو اور بات چیت کرنے لگا۔ پھر بولا اے صقرؔ! یہاں کیسے آئے ہو؟ میں نے کہا تم سے ملنے کہنے لگا! شائد تم اپنے مولاؑ سے ملنے آئے ہو۔ میں نے کہا میرا مولاؑ کون ہے؟ میرا مولاؑ تو حاکم وقت ہے۔ بولا خاموش ہو جاؤ۔ تمہارے مولا امام حق ہے مجھ سے مت ڈرو۔ میں بھی تمہارے مذہب پر ہوں۔ میں نے کہا **الحمد للّٰہ**! بولا کیا تم ان کو دیکھنا پسند کرو گے؟ میں نے کہا! ہاں اس نے کہا یہاں بیٹھو جب بادشاہ کا قاصد چلا جائے گا تو ملوا دوں گا میں بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ قاصد چلا گیا۔ پھر اس نے ایک غلام سے کہا کہ صقرؔ کا ہاتھ پکڑ کر اس حجرۂ میں لیجاؤ جہاں ایک علوی قید ہے۔ اور اس کے پاس چھوڑ دو۔ وہ مجھے ایک حجرہ

میں لے گیا اور ایک کوٹھری کی طرف اشارہ کیا۔ میں اس کوٹھری میں داخل ہوا تو دیکھا کہ امامؑ بیٹھے ہیں اور آپؑ کے سامنے ایک قبر کھدی ہوئی ہے۔ میں نے سلام کیا آپؑ نے جواب سلام دیا اور بیٹھنے کو کہا۔ میں بیٹھ گیا تو آپؑ نے فرمایا! اے صقرؔ کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا مولا! آپؑ کا حال احوال معلوم کرنے آیا ہوں۔ پھر میں نے قبر دیکھی اور رونے لگا۔ امامؑ نے مجھ سے کہا! اے صقرؔ! فکر مت کرو وہ ہمیں ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ میں نے کہا! **الحمد للّٰہ!** پھر میں نے عرض کیا! مولا ایک حدیث نبیؐ سے مروی ہے جس کے معنی میری سمجھ میں نہیں آئے۔ آپؑ نے فرمایا! وہ کون سی حدیث ہے؟ میں نے عرض کیا! حضورؐ اکرم نے فرمایا! **بِہٖ لا تَعادو الایام فتعادیکُم**'' ایام کے ساتھ دشمنی نہ کرو۔ کیونکہ پھر وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے۔'' اس کے کیا معنی ہیں؟

آپ نے ارشاد فرمایا! ایام سے مراد ہم ہیں ہمارے ذریعے آسمان اور زمین قائم ہیں پس سبت (ہفتہ) رسولؐ اکرم کے نام سے ہے احد (اتوار) امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے نام سے۔ اثنین (پیر) امام حسنؑ و امام حسینؑ۔ ثلاثہ (منگل) علیؑ ابن الحسینؑ زین العابدین۔ امام محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ کے نام سے۔ اربعاء (چہارشنبہ یا بدھ) موسیٰ کاظمؑ اور علی ابن موسیٰ رضاؑ اور امام محمد تقیؑ اور میں ہوں۔ خمسہ (جمعرات) میرا بیٹا حسن عسکری ہے اور جمعہ میرے بیٹے کا فرزند جس کے پاس اہل حق جمع ہوں گے اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور یہ ایام کے معنی ہیں۔ دنیا میں ایام سے دشمنی نہ کرو ورنہ آخرت میں وہ تم سے دشمنی کریں گے پھر فرمایا! اب جاؤ کیونکہ یہاں تمہارا رہنا ٹھیک نہیں ہے۔

حضرت امام حسن عسکریؑ کا فرمان

احمدؔ بن اسحاق بن سعد اشعری نے بیان کیا میں حضرت امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپؑ کے بعد آپؑ کے جانشین کے بارے میں معلوم کرسکوں۔ حضرت امام حسن

عسکریؑ نے خود ہی ابتداء کی اور فرمایا! ائے احمد بن اسحاق! آدمؑ کی خلقت سے لیکر قیامت تک اللہ زمین کو اپنی حجت سے خالی نہ چھوڑے گا۔ انہی کے ذریعے بلاؤں کو اہل زمین سے ٹال دے گا۔ انہی کے طفیل بارش ہوتی ہے اور انہی کی برکت سے زمین اپنے خزانے ظاہر کرتی ہے۔

میں نے عرض کیا! فرزند رسولؐ آپ کے بعد خلیفہ اور امامؑ کون ہوگا؟ آپؑ اٹھے اور اندورن خانہ تشریف لے گئے۔ پھر باہر تشریف آئے تو آپ کی گود میں ایک تین سالہ بچہ تھا جس کا چہرہ ماہ کامل کی طرح چمک رہا تھا۔ فرمایا! ائے احمد بن اسحاق! اگر اللہ تم کو مکرم نہ کرتا تو میں یہ بچہ تمہیں نہ دکھاتا۔ یہ میرا بیٹا ہے۔ اس کا نام اور کنیت رسولؐ اکرم کا نام اور کنیت ہے۔ یہ وہ ہے جو زمین کو عدل وانصاف سے اسطرح بھردے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ ائے احمد بن اسحاق اس امت میں خضرؑ اور ذوالقرنین کی سی ہے۔ خدا کی قسم اللہ اس کو غائب کرے گا۔ اور اسکی غیبت میں ہلاکت سے صرف وہ لوگ نجات پائیں گے جو عقیدہ امام پر ثابت قدم رہیں گے اور اس کے تعجیل فرج کی دعا کریں گے۔

پس احمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کوئی ایسی علامت ہے جس سے میرا دل مطمئن ہوجائے۔ پس وہ بچہ فصیح عربی میں گویا ہوا ''میں زمین پر بقیۃ اللہ ہوں میں خدا کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں۔ ائے احمد بن اسحاق آنکھوں سے دیکھنے کے بعد علامت طلب نہ کرو'' احمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں امامؑ کے پاس سے بڑا مسرور و مطمئن نکلا۔ دوسرے دن پھر میں امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا! فرزند رسولؐ آپؑ نے جو احسان کیا اس سے میں بہت مسرور ہوں۔ پس یہ فرمائیں کہ قائمؑ کیلئے حضرت خضرؑ اور ذوالقرنین کی کون سی سنتیں جاری ہوں گی۔ فرمایا! ائے احمد طول غیبت میں نے عرض کیا۔ فرزند رسولؐ ان کی غیبت کتنی طویل ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا! خدا کی قسم اتنی طویل کہ اس کی امامت کے قائلین کی اکثریت مرتد ہو جائیگی۔ صرف وہ لوگ اپنے قول پر ثابت رہیں گے جن سے اللہ نے ہماری ولایت کا عہد لیا ہے۔ جن کے دلوں پر ایمان لکھ دیا اور جن کی اپنی رحمت سے مدد کی۔ اے احمدؒ بن اسحاق! یہ اللہ کے امور میں سے ایک امر ہے۔ اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے اور اللہ کے غیوب میں سے ایک غیب ہے۔ پس میں نے جو تمہیں (راز) دیا اس کو مضبوطی سے پکڑو اور چھپاؤ اور شکر گزار بنو تو کل ہمارے ساتھ علیین میں ہو گے۔

''امام ظالموں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں''

''اَلۡمَحۡجُوۡبُ عَنۡ اَعۡیُنِ الظَّالِمِیۡنَ''

آپ ان لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ نہیں جو ظالم نہیں نہ ظالم کے دوست ہیں نہ ان کا ظالموں سے تعلق ہے اور نہ ظالموں کے گھروں اور محلوں میں رہتے ہیں۔ یہ ایک سوال کے جواب میں آیت اللہ تقی بہجت نے یہ بات بتلائی اور فرمایا کہ ضروری نہیں کہ صرف آنکھوں سے دیکھا جائے بلکہ آنکھیں یقین حاصل کرنے کیلئے وسیلہ ہوتی ہیں۔

امام کی غیبت کا فائدہ

شیخ صدوقؒ علیہ رحمہ نے اخبار عیونؒ الرضاص: ۳۵ پر سلطان رکن الدولہ کے دربار میں مختلف سوالات بادشاہ اور درباریوں کے طرف سے کیئے گئے جن میں امام زمانہؑ کی غیبت کے تعلق سے سوال کیا گیا شیخ صدوقؒ نے فرمایا! وجود امامؑ صرف نظام حکومت کیلئے نہیں بلکہ وجود امام بقائے نظامِ کائینات کیلئے ہے کیونکہ احادیث میں وارد ہے کہ

''لولا الامام لماقامت السماوات والارض انزلت السماء قطرة ولااخرجت الارض برکتها''

''اگر امام نہ ہوتو زمین وآسمان قائم نہ رہیں گے اور اگر امام نہ ہوتو آسمان سے بارش کا قطرہ نازل نہ ہو اور اگر امام نہ ہوتو زمین اپنی برکت کا بھی مظاہرہ نہ کرے''

'' وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبِهِم وَانتَ فِيهِم'' (سورہ انفال ۳۳)

''جب تک آپ ان کے درمیان موجود ہیں اس وقت تک اللہ انہیں عذاب نہیں دیگا''

اسی طرح امام رفع عذاب کیلئے نبیؐ اکرم کا قائم مقام ہوتا ہے اور اس کی برکت سے زمین عذاب الٰہی سے محفوظ رہتی ہے۔آنحضرتؐ کی حدیث ہے۔

''النجوم امان لا اهل السماء فاذا ذهبت النجوم اتى اهل السماء مايكرهون واهل بيتى امان اهل الارض فاذا هلك اهل بيتى انى اهل الارض مايكرهون''

''ستارے آسمان والوں کیلئے باعث امان ہیں جب یہ ستارے چلے جائیں گے تو اہل آسمان پر وہ چیز واقع ہوجائیں گی جس سے وہ کراہت کرتے ہیں اور میرے اہلبیتؑ زمین والوں کیلئے باعث امان ہیں جب زمین پر میرے اہل بیت نہ رہیں تو اہل زمین پر وہ چیز واقع ہوجائے گی جس سے وہ کراہت کرتے ہیں۔اور ایک حدیث میں ہے کہ اگر زمین ایک ساعت کیلئے بھی حجت سے خالی ہوجائے تو اپنے سمیت تباہ وبرباد ہوجائے۔

غیبت کے باوجود امام قائمؑ کی عُقدہ فرمائی انار پر خلفائے اربعاء کے نام

علامہ مجلسیؒ علیہ رحمہ کا بیان ہے کہ میں نے بعض معتمد اور ثقہ افاضل سے سُنا ہے کہ جس وقت بحرین انگریزوں کی حکومت میں تھا تو انہوں نے ایک مسلمان کو اس خیال سے بحرین کا حاکم مقرر کردیا تا کہ مسلم حکمراں کی وجہ سے وہاں کے تعمیری واصلاحی حالات قابلِ اطمینان رہیں۔مگر جس مسلمان کو حاکم مقرر کیا تھا وہ پکّا ناصبی (دشمن اہلبیتؑ) تھا اور اُس کا وزیر اس سے بھی زیادہ

ناصبی اور دشمنِ اہلبیتؑ رسولؐ تھا۔ اور ہمیشہ بحرین کے مومنین کے درپۓ ایذا رہتا اور نوع بہ نوع مکر و حیلہ کر کے انہیں نقصان پہنچاتا رہتا تھا۔ ایک روز اُس نے بحرین کے حاکم کو ایک ایسا انار پیش کیا، جس پر یہ عبارت کندہ تھی ''لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ ابوبکر و عمر و عثمان و علیؑ خلفاء رسول اللہ'' حاکم نے جب اس انار کو دیکھا اور غور کیا تو سمجھ گیا کہ اس پر جو کچھ کندہ ہے وہ قدرتی تحریر ہے جو اصل انار کے ساتھ نقش ہے اس کا تعلق کسی انسان کی کاریگری سے نہیں ہوسکتا۔ وہ متعجب ہو کر وزیر سے کہنے لگا کہ یہ تحریر رافضیوں کے مذہب کو جھٹلانے کیلئے بڑی روشن دلیل ہے اور بڑی مضبوط اور قوی حجت ہے اب ان لوگوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔

وزیر نے کہا! یہ بڑے ہی متعصب لوگ ہیں دلیلوں کو بھی جھٹلا دیتے ہیں تاہم مناسب ہے کہ ان کو طلب کریں اور یہ انار دکھلائیں۔

اگر انھوں نے تسلیم کرلیا اور اپنے مذہب کو چھوڑ دیا تو آپ کو بڑا ثواب ملے گا اور اگر انکار کیا اور اپنے ہی مذہب پر جمے رہے تو انہیں ان صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کرنیکا حکم دیجئے، وہ جسکو چاہیں اپنے لئے پسند کرلیں

1) یا تو جزیہ دیں اور ذلیل ہو کر رہیں

2) یا اس دلیل کا جواب لائیں جو بشکل انار سامنے ہے

3) یا ان میں سے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے اور ان کا مال، مال غنیمت شمار کیا جائے۔

وزیر کی یہ رائے حاکم بحرین کو پسند آئی اور بڑے بڑے علماء فضلاء نجباء سادات نیکوکار کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ جب سب جمع ہوگئے تو اُن کے سامنے وہ انار پیش کیا، اور کہا آپ لوگ اس کا

شافی جواب دیں، ورنہ تم سب کو قتل کر دیا جائے گا تمہاری عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے گا اور تمہارا سب مال و اسباب ضبط کر لیا جائے گا۔ ورنہ آپ لوگ جزیہ دینا قبول کریں اور کفار کی طرح ذلّت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

جب انہوں نے یہ سُنا تو ان میں سے جو سب سے زیادہ مقتداء اصحاب تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیرؑ! ہم تین روز کی مہلت مانگتے ہیں، ممکن ہے کہ ہم اس کا خاطر خواہ جواب لے آئیں جس سے آپ راضی ہو جائیں اور ہماری دلیل کو تسلیم کر لیں، اگر ہم تین روز میں جواب نہ پیش کر سکے تو پھر آپ کو اختیار ہے، جو سلوک چاہے ہمارے ساتھ کریں۔

حاکم نے ان کی یہ درخواست منظور کر لی اور یہ لوگ نہایت خوفزدہ اور حیرت کے عالم میں واپس لوٹے، اور اپنا ایک جلسہ منعقد کیا۔ اتفاق رائے سے یہ طئے پایا کہ شہر کے صالح اور زاہد اشخاص میں سے دس آدمیوں کا انتخاب کیا جائے، پھر اُن میں سے بھی تین اشخاص منتخب کر لئے جائیں۔

چنانچہ ایسا ہی کیا اور تین آدمیوں کا انتخاب عمل میں آیا۔ پہلے دن اُن تینوں میں سے ایک صاحب کو اس کام پر مامور کیا گیا کہ آج کی شب جنگل میں جا کر عبادت الٰہی میں مشغول رہیں بعدہ، حضرت حجت سے استغاثہ کریں شائد حضرتؑ اس مصیبت سے نجات کا کوئی فریضہ تعلیم فرمائیں۔ بہر حال، وہ صاحب صحرا میں گئے اور تمام شب خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت اور تضرع زاری میں گذار دی اور بارگاہ الٰہی میں دعائیں کیں۔ حضرت حجتؑ سے فریاد کرتے رہے مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا اور ناکام واپس ہوئے، پھر دوسری شب کو دوسرے بزرگ گئے، وہ بھی شب بھر یہی عمل بجالائے مگر نامراد واپس ہوئے، اب تو مومنین کی بیقراری بڑھ گئی، پھر تیسری شب کو تیسرے بزرگ جو بڑے متقی و پرہیزگار اور فاضل تھے جن کا نام محمدؐ بن عیسیٰ تھا۔ سر و پا برہنہ صحرا میں نکل کھڑے ہوئے رات بہت اندھیری تھی، رو رو کر دعائیں کرتے رہے اور امام زمانہؑ سے

استغاثہ کیا کہ ہم سے اس مصیبت کو دفع کیجئے' جب شب کا آخری حصہ آیا تو انہوں نے ایک آواز سُنی کہ کوئی یہ خطاب کرر ہا ہے کہ اۓ محمد بن عیسیٰ تمہاری یہ کیا حالت ہے اور اس وقت صحرا میں کیوں آہ وزاری کرتے ہو؟

انہوں نے جواب دیا کہ مجھے میرے حال پر رہنے دو میں ایک بڑی مصیبت کا مارا یہاں اپنے امام سے مدد کا طلب ہوں بس انکی خدمت میں اپنی مصیبت کو پیش کروں گا۔

پھر آواز آئی اۓ محمد بن عیسیٰ میں ہی صاحبؑ الامر ہوں تم اپنی حاجت بیان کرو محمدؐ بن عیسیٰ نے کہا! اگر آپ ہی صاحب الامر ہیں تو سارا قصہ آپ خود جانتے ہیں مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا! ہاں تم ٹھیک کہتے ہو' جس مقصد کیلئے تم یہاں آئے ہو تمہیں حاکم نے ڈرایا' دھمکایا ہے مجھے معلوم ہے۔

محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں! کہ یہ کلام معجز بیان سُن کر میں نے اس جانب رخ کیا جس طرف سے یہ آواز آئی تھی اور عرض کیا۔اۓ میرے مولاؑ! جب سب کچھ آپ کو معلوم ہے تو اس مصیبت سے دفع کرنے پر بحمد اللہ قادر ہیں۔

امامؑ نے فرمایا! اۓ محمدؐ بن عیسیٰ! غور سے سُنو! وزیر کے گھر میں ایک انار کا درخت ہے جس وقت اس میں انار آنے لگتے ہیں تو اس وزیر نے ایک مٹی کا سانچہ بنایا ہے اسکے دو حصہ ہیں دونوں میں وہ عبارت لکھدی ہے' وہ اس سانچے کو انار پر باندھ دیتا ہے انار جیسے جیسے فربہ ہوتا رہتا ہے وہ عبارت اس پر کندہ ہو جاتی ہے' جب مکمل انار تیار ہو جاتا ہے تو وزیر اس سانچے کو انار سے الگ کر لیتا ہے۔لہٰذا تم لوگ صبح کو حاکم کے پاس جا کر کہو کہ اس کا جواب وزیر کے مکان پر پہنچ کر دیا جائے گا۔پھر جب حاکم اس بات پر راضی ہو جائے تو تم گھر کے اندر داخل ہو کر داہنی جانب

ایک بالاخانہ دیکھو گے حاکم کو اس کے اوپر لے جانا' اگرچہ وزیر اس سے انکار کریگا' مگر تم اپنی بات پر جمے رہنا اور وزیر کو اپنے ساتھ رکھنا' وہ تم سے پہلے اوپر نہ جانے پائے جب تم بالاخانے پر پہنچو گے تو طاق میں ایک سفید تھیلی رکھی ہوئی دیکھو گے' بس اس پر قبضہ کر لینا' اسی میں وہ سانچہ موجود ہے' پھر انار کو اس کے قالب میں رکھ کر حاکم کو دکھا دینا تو اس کا سارا مکر حاکم پر واضح ہو جائیں گا۔

پھر امامؑ نے فرمایا! اے محمد بن عیسیٰ! تم حاکم سے کہنا' اور اب ہمرا دوسرا معجزہ بھی دیکھو وہ یہ ہے کہ وزیر کو حکم دیجئے کہ وہ اس انار کو توڑے جس کے اندر سوائے راکھ اور دھوئیں کے کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ حاکم کے حکم سے جب وزیر انار کو توڑے گا تو وہ راکھ اور دھواں اُڑ کر اسکے چہرے اور داڑھی کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور وہ ذلیل ہو جائے گا۔

امامؑ کی ہدایت کو سُن کر محمّد بن عیسیٰ کو خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا حضرت کے سامنے کی زمین کو بوسہ دیا اور نہایت مسرت کے ساتھ شہر واپس آ گئے اور اپنے تمام لوگوں کو کامیابی کی خوشخبری سنائی' علی الصُبح تمام علماء وغیرہ جمع ہو کر حاکم کے پاس جا پہنچے اور محمد بن عیسیٰ نے امام قائمؑ کی ہدایت کے مطابق وہ سب باتیں حاکم پر ظاہر کر دیں۔ جب حاکم نے وزیر کی اس چالا کی کا عملاً یقین کر لیا اور اس کا سارا مکر و حیلہ حاکم پر ظاہر ہو گیا تو اس نے محمّد بن عیسیٰ سے پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ یہ سب کچھ تم کو کس نے بتایا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حجتؑ خدا امام زمانؑ نے مجھے مطلع فرمایا ہے۔ حاکم نے دریافت کیا کہ: تمہارے امام کون ہیں؟

محمّد بن عیسیٰ نے ہر ایک امام کے نام سے اسے آگاہ کیا اور مزید جو کچھ بتانا سب بتا دیا حاکم نے کہا! آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے تا کہ میں اس مذہب پر بیعت کروں۔ یہ کہہ کر حاکم نے کلمہ پڑھا "اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد الرسول الله و ان عليا ولی الله و وصی رسول الله و خليفة بلافصل" پھر آئمہ میں سے ہر ایک کا نام لیکر ان کی امامت و

ولایت کا اقرار کیا اور بہترین صاحب ایمان ہوگیا اور اس مکار وزیر کو قتل کرا دیا۔ نیز اہل بحرین سے معذرت چاہی اور ان کے ساتھ اعزاز و اکرام سے پیش آنے لگا۔

یہ واقعہ اہل بحرین میں بہت مشہور ہے اور فاضل و متقی محمد بن عیسیٰ کی قبر بھی وہیں ہے جس کی زیارت کیلئے لوگ بکثرت آتے رہتے ہیں۔

حضرات انبیاء علیہم اسلام اور اولیاء کی غیبتیں

حضرت امام العصر والزمانؑ کی غیبت بعض حضرات انبیاءؑ اور اولیائے کرام کی گذشتہ امتوں میں غیبتوں کی طرح ہے۔ پیغمبرؐ اکرم کا یہ ارشاد کہ میری امت میں ہو بہو وہ باتیں ہوگی جو گذشتہ امتوں میں پیش آتی رہی ہیں۔ چنانچہ ہم یہاں چند انبیاء کی غیبت تحریر کرتے ہیں۔

1) حضرت ادریسؑ جو حضرت آدمؑ کی پانچویں پشت میں حضرتِ نوحؑ کے پڑدادا ہیں کو ظالموں کے ظلم و ستم کی وجہ سے غیبت کا حکم ہوا۔ جبکہ بادشاہِ وقت آپ کے قتل کی فکر میں تھا۔ حضرت ادریسؑ بیس برس تک پہاڑوں اور ویرانوں میں پوشیدہ رہے اور اس عرصہ میں اس شہر میں پانی نہیں برسا۔ جب وہ ظلم حکمران ہلاک ہوگیا اور قوم نے توبہ کی تو حضرت ادریسؑ ظاہر ہوئے اور آپ کی دُعا سے بارش ہوئی پھر وہ وقت آیا کہ آپ بالائے آسمان اٹھالئے گئے۔

2) حضرتِ نوحؑ نے وقت وفات مومنین سے فرمایا تھا کہ میرے بعد غیبت کا زمانہ آئے گا۔ یہاں تک کہ مدت کے بعد ''قائم آل نوحؑ'' ظاہر ہوں گے جن کا نام ''ہودؑ'' ہوگا۔ چنانچہ یہی ہوا اور حجت خدا کی غیبت کا زمانہ اتنا طویل ہوا کہ لوگ حضرت ہودؑ کے ظہور سے ناامید ہوگئے۔

3) حضرت خضرؑ کی غیبت اب تک ہے آپ کا نام ''تالیا'' ہے اور آپ کا یہ معجزہ رہا ہے کہ جس خشک زمین پر بیٹھتے سرسبز ہوجاتی جس خشک لکڑی پر تکیہ کرتے اس سے پھول پتے نکل آتے۔ چونکہ خضرہ کے معنی سبزی کے ہیں اسلئے آپ کو خضرؑ کہتے ہیں آپ نے آبِ حیات پیا ہے اور صور پھونکے

جانے کے وقت تک زندہ رہیں گے۔ بعض صالحین نے ان کو مسجد سہلہ اور مسجد صعصہ میں دیکھا ہے۔ جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس نے ایک حجرہ میں بند کر کے راستے مٹی پتھر سے روک دیئے تھے۔ جب دروازہ کھولا گیا تو حجرہ خالی تھا بحکم الٰہی وہیں سے غائب ہو گئے وہ قوت عطا فرمائی کی جس شکل میں چاہیں اپنی شکل تبدیل کر لیں۔ آپ کا تعلق دریاؤں سے ہے بے راہوں کی راہبری فرماتے ہیں ہلاکت سے بچاتے ہیں اور حضرت حجتؑ کے رفقاء میں ہے۔

4) حضرت الیاسؑ بنی اسرائیل کے پیغمبرؐ تھے۔ قوم تکذیب اور توہین کرتی رہی مدت تک ایذا رسانی پر صبر کیا۔ مگر جب قتل پر آمادہ ہوئے تو ایک پہاڑ میں پوشیدہ ہو گئے اور سات برس اس حالت میں گزرے کہ زمین کی گھاس غذا رہی۔ خداند عالم نے وحی فرمائی کہ اب جو چاہو سوال کرو۔ عرض کیا میں بنی اسرائیل سے بہت آزردہ خاطر ہو چکا ہوں تو مجھے دنیا سے اٹھا لے۔ ارشاد ہوا کہ یہ وہ زمانہ نہیں ہے جو زمین اور اہل زمین کو تم سے خالی رکھوں اس عہد میں زمین تمہاری وجہ سے قائم ہے اور ہر زمانہ میں میرا ایک خلیفہ ضرور رہتا ہے۔ پس خداوند عالم نے وہ طاقت کرامت فرمائی کہ حضرت الیاسؑ بھی حضرت خضرؑ کی طرح زمین پر موجود و غائب ہیں۔ حضرت قائم آل محمدؑ کی رفاقت کا شرف حاصل ہے۔ پریشان حالوں کی رہنمائی، ضعیفوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔

5) حضرت صالحؑ اپنی قوم ثمود کو ایک سو بیس برس تک ہدایت کرتے رہے مگر انہوں نے بت پرستی نہ چھوڑی تو ان سے پوشیدہ ہو گئے۔ اور اتنی مدت تک غیبت رہی کہ کچھ لوگ خیال کرنے لگے کہ انتقال فرما گئے۔ ایک گروہ کو یقین تھا کہ وہ زندہ ہیں۔ جب ظاہر ہوئے تو کسی نے ان کو نہ پہچانا۔ حضرت صالحؑ سے کہا گیا کہ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان جتنا فاصلہ ہے اسکے برابر اونٹنی معہ بچہ کے نکال دو تو ہم تم پر ایمان لے آئیں گے آپ نے دعا کی قبول ہوئی پھر بھی ایمان نہ لائے اور اسے نحر کیا۔ انہیں تین دن کی مہلت ملی اور اسکے بعد عذاب نازل ہوا۔

6) حضرت شعیبؑ کی عمر دوسو بیالیس برس کی ہوئی قوم کی ہدایت کرتے رہے۔ بوڑھے ہوگئے مدت تک غائب رہے پھر بقدرت خدا جوانی کی حالت میں لوٹے اور رہنمائی میں مصروف ہوئے۔قوم نے کہا کہ ہم نے تمہارا کہنا اس وقت نہ مانا جب تم بوڑھے تھے تو اب جوانی میں تمہاری باتوں کا کیسے یقین کریں۔

7) حضرت یونسؑ بھی اپنی قوم سے غائب ہوئے بلکہ مچھلی کے پیٹ میں رہے آپ تیتس 33 برس سمجھائے مگر دو شخصوں کے سواء کوئی ایمان نہ لایا۔نزول عذاب کی دعا کی جب وقت مقرر پر عذاب اٹل گیا تو یہ تصور کرکے کہ میں قوم میں جھوٹا کہلاؤں گا۔ پوشیدہ ہوگئے بیابانوں میں پھرے یہاں تک کہ دریا پر آئے کشتی میں سوار ہوئے اور مچھلی نگل گئی آپ کی غیبت ایسی تھی کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔ جب واپس آئے تو سب قوم نے تصدیق کی اور ان میں رہنے لگے۔حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ قائمؑ کیلئے موسیٰ بن عمران کی ایک خصوصیت ہے سائل نے پوچھا وہ کیا ہے۔آپؑ نے فرمایا! ولادت کا مخفی ہونا اور اپنی قوم سے غائب ہونا۔سائل نے کہا حضرت موسیٰ اپنی قوم سے کتنے عرصہ غائب رہے آپ نے فرمایا ۲۸ سال اٹھائیس۔(فلسفہ غیبت صفحہ ۱۸۰)

8) حضرت عیسیٰؑ کو جب یہودی ایذاء پہنچاتے پہچاتے تھک گئے تو پھانسی دینے کے ارادے سے ان کو ایک مکان میں بند کردیا۔رات کا وقت تھا جبرائیل بحکم الٰہی آئے اور حضرت عیسیٰؑ کو روشندان سے نکال کر بالائے آسمان لے گئے صبح کو سب لوگ پھانسی لگانے کے قصد سے جمع ہوئے ''یہودا'' جوان کا سردار تھا۔حضرت عیسیٰؑ کو باہر لانے کیلئے تنہا مکان میں داخل ہوا۔خداوندِ عالم نے اس کو عیسیٰؑ کی شکل کردیا۔جب اس نے ان کو وہاں نہ پایا تو خبر دینے کیلئے واپس آیا۔قبل اس کے کہ کچھ کہے لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور اس کو سولی دے دی۔ پھر خدا کی قدرت سے

اسکی اصلی صورت ہوگئی اس وقت سے حضرت عیسیٰؑ کی غیبت ہے۔حضرت حجت القائمؑ کے ظہور کے بعد آسمان سے نازل ہوں گے۔

مذکورہ بالا غیبتوں کے علاوہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی غیبتیں بھی ہیں۔جب بنی اسرائیل پر بلاؤں کا وقت آیا ہے تو چار سو سالوں تک انبیاءؑ اور اوصیاء کرام غائب رہے باوجود یہ کہ روئے زمین پر حجت خدا موجود تھے لیکن غیبت رہی۔(اقتباس از کتاب ملاقات امام) مولفہ سید محمد صاحب قبلہ مجتہد مرحوم۔

☆☆☆☆☆

باب ہفتم۔خطبات وارشادات ظہور کے بارے میں

خطبہ نبیؐ اکرم

مسند فاطمہ صلواۃ اللہ وسلام اللہ علیہا میں ابو جعفر محمد ابن جریر طبری علیہ نے بروایت جناب سلیمانؓ فارسی ایک طویل حدیث تحریر کی ہے جس کو ہم اختصار کیساتھ تحریر میں لاتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا کہ خدائے بزرگ و برتر نے کوئی نبیؐ اور کوئی رسولؐ ایسا مبعوث نہیں فرمایا جس کے بارہ نقیب مقرر نہ کئے ہوں۔خدائے تعالیٰ نے آسمان کی عمارت بنائی زمین کا فرش بچھایا اور ہوا اور پانی اور فرشتے اور ہمارے سوا اور آدمی پیدا کئے۔ہم چودہ کے چودہ عالم نور ہیں ان سب کی خلقت سے پہلے خدائے تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے۔اس کا حکم سنتے تھے اور اسکی اطاعت کرتے تھے۔سلمانؓ فارسی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں جوان چودہ انوار کے مراتب پہچاننے والا ہے اُس کا کیا رُتبہ ہے۔آنحضرتؐ نے فرمایا جوان کو ایسا پہچانے جیسا کے پہچاننے کا حق ہے اور جوان کی پیروی کرے اور جو ان کے دوستوں سے دوستی کرے اور ان کے دشمنوں سے الگ تھلگ

رہے۔ واللہ وہ ہم میں محسوب ہوگا۔ جہاں ہم پہنچے گے وہیں وہ بھی پہنچے گا اور جہاں ہم رہیں گے وہ بھی وہیں رہیگا۔ سلمان نے عرض کی یارسولؐ اللہ! آیا ان پر مجمل ایمان لانا کافی ہے بغیر اسکے کے ہم انکے ناموں سے اور اُن کے رشتوں سے واقف ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایہ کہ نام اور رشتوں سے واقفیت کیوں نہ حاصل کرو؟ سلمانؓ نے عرض کی یارسولؐ اللہ! بھلا انکی معرفت کیسے حاصل ہو؟ میں تو حسینؑ ہی تک جانتا ہوں۔ فرمایا حسینؑ کے بعد اُن کے بیٹے علی ابن الحسینؑ انکے بعد محمد ابن علی الباقرؑ، انکے بعد جعفر ابن محمدؑ انکے بعد موسیٰ ابن جعفرؑ انکے بعد انکے بیٹے علی ابن موسیٰ، انکے بعد انکے بیٹے حسن ابن علیؑ اور انکے بعد انکے بیٹے محمد ابن حسنؑ ہوں گے جس کے القاب ہادی، مہدی، ناطق، قائم بحق اللہ وغیرہ ہوں گے۔ پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اے سلمان تم بھی مہدیؑ کی خدمت میں پہنچو گے اور جو لوگ ایمان میں تمہاری مانند ہوں گے وہ بھی، اور جو حقیقت میں مہدیؑ سے تولّا رکھنے والے ہوں گے وہ بھی سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ اس پر میں نے خدا تعالیٰ کا بہت ہی شکر ادا کیا۔ پھر میں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! کیا میں انکے زمانے تک زندہ رہوں گا۔ فرمایا! اے سلمان! یہ آیت پڑھ۔

فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَاداً لَّنَا أُوْلِي بَأْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْداً مَّفْعُولاً ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيْراً (سورۃ اسراء ۶،۵)

سلمان کہتے ہیں کہ اس پر میرا شوق بڑھا اور میں بہت رویا پھر میں نے عرض کی یارسولؐ اللہ! یہ آپ کا عہد مجھ سے ہے۔ فرمایا ہاں! اُسی اللہ کی قسم جس نے رسولؐ کو برحق رسولؐ بنا کر بھیجا ہے۔ یہ عہد میری طرف سے بھی ہے اور علیؑ کی طرف سے بھی ہے اور فاطمہؑ کی طرف سے بھی ہے

اور حسنینؑ کی طرف سے بھی ہے اور نو اماموں کی طرف سے بھی ہے جو حسینؑ کی نسل سے ہوں گے اور ہر ایک اُس شخص کی طرف سے بھی ہے جو ہم میں سے ہوگا اور ہم میں آ ملے گا خدا کی قسم اے سلمان! اس وقت ابلیس بھی حاضر کیا جائے گا اور اس کا کُل لشکر بھی اور ہر وہ شخص آئیگا جس نے ایمان کو ایمان ہی سمجھ کر قبول کیا ہوگا اور ہر وہ شخص بھی لایا جائے گا جو کفر کو محض کفر ہی کی خاطر سے مانتا ہوگا۔ (یعنی ہر خالص مومن اور ہر خالص کافر حاضر کیا جائے گا) تا کہ قصاص لئے جائیں اور جو خون ایسے ہوں کے جسکی دیت نہ لی گئی ہوانکی دیت دلائی جائے گی اور ہر خون کا کما حقہ بدلہ ملے گا اور تمہارا پروردگار کسی کے حق میں ذراسی بھی ناانصافی نہ کرے گا۔

"وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ" (سورۃ القصص ۵) اور ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جن کو زمین میں کمزور کیا گیا ہے اور ہم ان کو امام بنائیں گے اور ان کے وارث قرار دیں گے کے اصل مطلب کا پورا ہونا یہی ہوگا۔ سلمانؓ فرماتے ہیں کہ یہ سنکر میں جناب رسولؐ خدا کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور اُس وقت سے سلمان کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ موت کب آئے یا وہ موت کے مُنہ میں کب چلا جائے۔

شیبانؔی نے کشفؔ البیان میں لکھا ہے کہ جناب محمد باقر علیہ اسلام اور جناب جعفر صادق علیہ اسلام سے مروی ہے کہ یہ آیت جناب صاحب الامر علیہ اسلام کی شان میں بالخصوص نازل ہوئی ہے۔ جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ شاہان جابرین اور سرکش لوگوں کو ہلاک کریں گے۔ مشرق سے لیکر مغرب تک تمام زمین کے وہ جناب مالک ہوں گے پس وہ حضرتؑ تمام زمین کو عدل وانصاف سے مملو کردیں گے جیسے کہ وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔

رسولؐ اکرم کا خطبہ علامات ظہور کے بارے میں

حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حجۃ الوداع میں جناب رسولؐ خدا کے ہمراہ ساتھ تھے کہ آنخضرت کعبۃ اللہ میں تشریف لائے اور خانۂ کعبہ کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر ہماری طرف مخاطب ہوکر فرمانے لگے آیا میں تم کو علامات قیامت سے آگاہ نہ کروں؟ اُس دن سلمان فارسی بہ نسبت اور لوگوں کے آنحضرتؐ سے زیادہ نزدیک تھے۔ سب لوگوں نے عرض کی یارسولؐ اللہ! ضرور بیان کیجئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علاماتِ قیامت میں سے ہے نماز کو ضائع کرنا۔ خواہش نفسانی کی پیروی کرنا۔ ہوس کی طرف مائل ہونا۔ مالداروں کی تعظیم کرنا دین کو دنیا کے عوض فروخت کرنا۔ اور مومن جب یہ افعال قبیحہ ہوتے دیکھے گا تو اُس کا دل اس طرح پگھلے گا کہ جیسے پانی میں نمک (پگھلتا ہے) کیونکہ اسکوان برائیوں کے دور کرنے کی قدرت نہ ہوگی۔ سلمانؓ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ! کیا یہ باتیں ضرور ہوں گی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اے سلمانؓ! ہاں اُسی کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے نزدیک حکام ظالم اور وزراء بدکردار اور امراء ستمگار اور امانت دار خائن ہو جائیں گے۔ سلمانؓ نے عرض کی یارسولؐ خدا! کیا یہ باتیں بھی سب ہوں گی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اے سلمانؓ! خدا کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُس وقت نیک کام بُرے سمجھے جائیں گے۔ بُرائیاں اچھی معلوم ہوں گی۔ خیانت کرنیوالا امین متصور ہوگا اور امانت دار خائن سمجھے جائیں گے جھوٹے کو سچا جانیں گے اور سچے کو جھوٹا۔ سلمانؓ نے عرض کی یارسولؐ اللہ! کیا یہ اُمور بھی ضرور ہوں گے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا! ہاں۔ اے سلمانؓ اُسی کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُس وقت عورتوں کی حکومت ہوگی۔ باندیوں سے مشورہ لیا جائے گا۔ نابالغ لڑکے منبروں پر چڑھیں گے۔ جھوٹ کو خوش طبعی خیال کریں گے۔ زکوٰۃ کو تاوان (جرمانہ) اور فئے (یعنی مال مسلمین) کو مال غنیمت

سمجھیں گے۔ بعض لوگ اپنے والدین پر ظلم کریں گے اور اپنے دوستوں سے دوستی نہ رکھیں گے۔ دُمدار ستارے نکلیں گے۔ سلمانؓ نے عرض کی یارسولؐ اللہ! کیا یہ واقعات بھی ضرور ہوں گے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں ضرور ہوں گے۔ اے سلمانؓ جس کے اختیار میں میری جان ہے اُس وقت عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت کریں گے۔ بارش کے موسم میں دھوپ پڑیگی ۔بزرگ مرتبہ اشخاص غصہ ور اور تنگدست (خلائق کی نظروں میں) حقیر و ذلیل ہوجائیں گے۔ اور جس وقت دوکاندار یہ کہنے لگیں کہ ہم نے تو کچھ بیچا ہی نہیں۔ کوئی یہ کہے گا کہ ہمیں تو کچھ نفع ملا ہی نہیں۔ تو تم بازاروں میں جانا چھوڑ دینا۔ کیونکہ تم وہاں ہر شخص کو خدا کی مذمت کرتے ہوئے دیکھو گے۔ سلمانؓ نے عرض کی یارسولؐ اللہ! کیا یہ بھی ہوگا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ضرور اے سلمانؓ! اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُسی زمانہ میں ایک قوم ہوگی کہ اگر وہ بات کریں گے تو لوگ انہیں قتل کردیں گے اور اگر وہ خاموش رہیں گے تو ان کا مال لوٹ لیں گے۔ اصلی غرض اُن کی یہ ہوگی کہ خوب لوٹیں اور لوگوں کی عزت و آبرو خاک میں ملائیں اور اُن کے خون بہائیں تاکہ دلوں میں خوف و دہشت بیٹھ جائے۔ پس تم ہر شخص کو خائف اور ترساں ہی دیکھو گے ۔سلمانؓ نے عرض کی یارسولؐ اللہ! کیا یہ حادثے بھی برپا ہوں گے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں اے سلمان! اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اُس زمانہ میں لوگ ایک چیز مشرق سے اور ایک مغرب سے لائیں گے اور میری امت میں انہی چیزوں کو اپنا ملجاء و ماویٰ بنائے گی اس وقت میری امت کے مفلسین کی حالت افسوس ناک ہوگی۔ خدا اُن کو (اوندھے منہ) ویل (دوزخ) میں ڈالیگا۔ وہ لوگ چھوٹوں پر رحم نہ کریں گے اور بڑوں کی توقیر نہ کرینگے۔ اور مجرم کے قصور کو عفو نہ کرینگے۔ بدن تو اُن کے آدمیوں کے سے اور دل اُن کے شیطانوں کے سے ہوں گے۔ سلمانؓ نے عرض کی یارسولؐ اللہ کیا یہ باتیں بھی ہوں گی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ضرور بالضرور

ہوں گی۔ اےئ سلمانؓ ! اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُس زمانہ میں مرد مردوں کواور عورتیں عورتوں کو(اپنی خواہش پوری کرنے کیلئے) کافی سمجھیں گے۔اورلڑکوں پر اُسی طرح غیرت کے جائے گی۔جس طرح لڑکیوں پر اُس کے کنبہ میں غیرت کے جاتی ہے۔مردتو عورتوں کا بھیس بدلیں گے اور عورتیں مردوں کا روپ بھریں گی۔عورتیں گھوڑوں پر زین کس کس کے سوار ہوا کریں گی۔ میری اُمت کی ان عورتوں پر خدا کی لعنت ہوگی۔سلمانؓ نے عرض کی یارسولؐ اللہ کیا یہ واقعات بھی ہوں گے؟ آنخضرت نے فرمایا ضرور ہوں گے۔اےئ سلمانؓ ! اُسی کی قسم جسکے اختیار میں میری جان ہے۔مسجدیں سونے چاندی سے آراستہ کی جائیں گی۔جس طرح یہود نصاریٰ کی عبادت گاہیں مزیّن کی جاتی ہیں۔قرآن پر طلا کاری کی جائیں گی مسجدوں کے منارے بلند کئے جائیں گے اور جماعتوں کی صفیں اُن میں کثرت سے ہوں گی مگر وہ لوگ دلوں میں بغض اور زبانوں پر اختلاف رکھتے ہوں گے۔سلمان نے عرض کی یارسولؐ اللہ! کیا یہ باتیں بھی ہوں گی؟ آنخضرتؐ نے فرمایا ضرور ہوں گی۔اےئ سلمان ! اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُس زمانہ میں میری اُمت کے مرد سونے سے زینت کریں گے اور حریر خالص و دیبا کے کپڑے اور گوندہ کپڑوں کی جگہ (شیراور) چیتے کی کھال تک پہنیں گے۔سلمان نے عرض کی یارسولؐ اللہ! کیا یہ کام بھی ہوں گی؟ آنخضرتؐ نے فرمایا ضرور ہوں گے ۔اےئ سلمان! اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُس زمانہ میں لوگ ظاہر بظاہر سود لیں گے اور رشوت لے کے بندگانِ خدا کو رنج دیکے معاملات طئے کیا کریں گے۔ دین اسلام پست اور صغیر ہو جائے گا۔ دنیا کو ترقی ہوگی۔سلمان نے عرض کی یارسولؐ اللہ ! کیا یہ بھی ہوں گا؟ آنخضرتؐ نے فرمایا ضرور ہوگا۔اےئ سلمان ! اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُس زمانہ میں طلاق کی کثرت ہوگی۔خدا کے احکام مٹائے جائیں گے۔ان باتوں سے خدا کا

کچھ بھی نہ بگڑے گا۔سلمان نے عرض کی یارسولؐ اللہ! یہ بھی ہوں گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا بیشک ہوگا۔اۓ سلمانؓ! اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُس زمانہ میں گانے والیاں اور طرح طرح کے باجے ظاہر ہوں گے اور میری اُمت کے بدکار اُنکی طرف رغبت کریں گے۔سلمانؓ نے عرض کی یارسولؐ اللہ! یہ بھی ہوں گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں ضرور ہوگا۔اۓ سلمانؓ! اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُس زمانہ کے امراء تو بغرض سیر وسیاحت حج کو جائیں گے اور اوسط درجہ کے آدمی بغرض تجارت اور فقراء دیکھاوے اور شہرت کیلئے اور گروہ ہوگا جو قرآن کو خوشنودیٔ خدا کے لئے نہ سیکھے گا اور باجوں پر قرآن پڑھے گا۔اور کچھ لوگ ہوں گے جو فقہ سکھیں گے مگر خدا کے لئے نہیں۔اولاد زنا کثرت سے ہوگی۔قرآن راگ راگنی میں گایا جائے گا۔اور وہ لوگ دنیا کے فریفتہ ہوں گے۔سلمان نے عرض کی یارسولؐ اللہ! یہ بھی ہوں گا؟ فرمایا ہاں ضرور ہوگا۔اۓ سلمانؓ! اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُس زمانہ میں پردہ نشینوں کی آبروریزی ہوگی۔لوگ گناہوں کے مرتکب ہوں گے۔نیکوکاروں پر بدکار مسلط ہوجائیں گے۔کھلم کھلا جھوٹ بولیں گے۔اور آپس میں خوب جھگڑیں گے اور عقلمند روپوش ہو جائیں گے۔اور ایک نسخہ میں یہ ہے کہ فقر وفاقہ ظاہر ہوگا۔(اچھے اچھے) کپڑے پہن کر فقر کیا کریں گے بے موسم بارش ہوا کرے گی۔ڈھول اور ستار کو اچھا سمجھیں گے۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے منکر ہوں گے یہاں تک کے بہ ایمان آدمی اُس زمانہ میں سب سے زیادہ ذلیل و خوار ہوجائے گا۔اور اس زمانے کے قاری اور عبادت گزار ایک دوسرے کو ملامت کیا کریں گے۔پس وہ لوگ قیامت کے دن پلید ونجس محشور ہوں گے۔سلمانؓ نے عرض کی یارسولؐ اللہ! یہ سب واقعے بھی ہوں گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں ضرور ہوں گے۔اۓ سلمانؓ! اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُس زمانے میں مالدار آدمی کو بھی فقیر کا خوف ہوگا یہاں تک

بات پہنچ جائے گی کہ غرباء ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بھیک مانگتے پھریں گے لیکن کوئی شخص انکے ہاتھ پر کچھ بھی نہ دھرے گا۔سلمان نے عرض کی یارسولؐ اللہ! کیا یہ سب بھی ہوگا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں ضرور ہوگا۔ائے سلمان! اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اُس زمانے میں روبیضہ کلام کریگا۔سلمانؓ نے عرض کی میرے ماں باپ حضور پر فدا ہوجائیں روبیضہ کیا چیز ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا عوام الناس کے معاملہ میں وہ شخص کلام کرے گا جسے بولنے کا بھی سلیقہ نہ ہوگا۔بس تھوڑے عرصہ کے بعد زمین دھنسنا شروع ہوجائے گی۔اور ہر شخص یہی خیال کرے گا کہ میرے ہی قریب کی زمین دھنس رہی ہے پس جب تک خدائے تعالیٰ کو منظور ہوگا وہ لوگ اسی حال پر رہیں گے بعد اُس کے زمین انکے سامنے اپنے پارۂ جگر ظاہر کردیگی۔یعنی سونا ' چاندی پھر ستون کی طرف اشارہ کرکے فرمایا زمین سے چاندی اور سونے کے اتنا بڑے بڑے ٹکڑے نکل آئیں گے لیکن اس وقت وہ سونا اور چاندی انکو کچھ بھی نفع نہ پہنچائے گا۔(ائے سلمانؑ) قول باریٔ تعالیٰ ''اے سلمانؑ اس دور میں سوائے کسب معاش کے باہر نہ نکلنا۔**فَقَدْ جَاءَ اَشْرَاطُهَا**'' کا یہی مطلب ہے۔

اقتباس خطبہ غدیر خُم

خطبہ لسان الطاہرینؑ میں موفق بن احمدؑ جو خوارزم! کے بہترین خطیب اور مقرر بھی تھے اپنی سند کو نقل کرتے ہوئے عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے غزوہ خیبر میں پرچم حضرت علیؑ کو عطا کیا کہ جن کے ہاتھوں خدا نے فتح نصیب کی پھر غدیر خُم میں لوگوں کو یہ بتلایا کہ علیؑ ہی ہر مومن و مومنات کے مولاؑ ہیں' پھر اسی طرح جناب فاطمہؑ اور جناب حسنینؑ کے فضائل ومناقب کو بیان کرتے ہوئے حدیث کو آگے بڑھاتے ہیں اور پھر رسولؐ اللہ سے یہ جملہ نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا!

''مجھ کو جبرائیل نے خبر دی ہے کہ ان (پنج تن اور اہلبیتؑ) پر میرے بعد ظلم ہوتا رہے گا اور ظلم کا یہ سلسلہ جوں کا توں باقی رہے گا یہاں تک کہ انکا قائم قیام کرے اور انہیں کا بول بالا ہوگا تمام کی تمام امت انکی محبت پر متفق ہو جائے گی ان سے بغض رکھنے والے قلیل، تنفّر رکھنے والے ذلیل اور انکی تمجید اور تحسین کرنے والے کثیر ہو جائینگے اور یہ اس وقت ہوگا کہ جب شہر تہہ و بالہ ہو چکے ہوں گے اور بندگانِ خدا کمزور اور بے بس غم واندوہ کے سائے چھٹنے کی کوئی امید نہ ہوگی۔ اس کے ہمراہ ایسے افراد ہوں گے جن کے وسیلہ سے خدا حق کا بول بالا کرے گا اور انکی تلواروں سے باطل کے نقوش مٹا دیگا پھر آگے چل کر فرمایا کہ !اۓ لوگوں ! کشادگی اور غم کے بادل چھٹنے کی بشارت لو اور یقیناً خدا کا وعدہ سچا ہے جو کبھی جھوٹا نہیں ہوگا اور نہ ہی اسکے فیصلہ کو بدلہ جا سکتا ہے، وہی حکیم وہ خبیر ہے اور یقیناً خدا کی فتح تو قریب ہی ہے،

لوگو! میں نبی ہوں اور علیؑ میرے وصی ہیں اور خاتم الآئمہ ہمارا مہدیؑ قائم ہے سن لو! وہ تمام ادیان پر غالب آئیگا، ظالموں کو کیفر کردار تک پہونچائیگا تمام قلعوں پر فتح کا پرچم لہرا کر ستم کا قلع قمع کرے گا، شرک کے ہر سلسلہ کو مٹائیگا۔ نیز خدا کے تمام دوستوں کے خونِ ناحق کا بدلہ لیگا، وہ اللہ کے دین کا ناصر ہے اور معرفت الٰہی کی اتھاہ سمندر سے ہمیشہ سیراب ہوتا رہیگا۔ نیز وہ دانشمندوں کے ساتھ انکے علم وفضل کی وجہہ سے اور نادانوں کے ساتھ انکی نادانی کے پیش نظر حسن سلوک کا مظاہرہ کرے گا۔

وہ خدا کی پسند کا منتخب بندہ ہے وہ ہر علم کا وارث ہوگا اور علم کے ہر شعبہ پر چھایا رہیگا وہ خدا کی باتیں واضح کر کے بتلائے گا اور اپنے ایمان کی شان وشوکت سے دنیا کو چگائے گا۔قائمؑ آل محمدؐ کی ذات فکر وعمل کے جمال وکمال کا مثالی نمونہ ہوگی امت کے کل امور اسی کے سپرد ہوں گے' اور یہ وہی عظیم شخصیت ہے کہ جس کی ہر پیش رو نے بشارت دی' ہر حق اس کا ہم نفس اور ہر نور اس کا ہم قدم ہے' پھر نہ کوئی اس پر ور ہوسکتا ہے اور نہ غالب آسکتا ہے ہاں! روئے زمین پر وہی خدا کا ولی اور خلق خدا میں اسکی جانب سے بااختیار حاکم بھی وہی ہے۔نیز ظاہر ہو یا باطن ہر عالم میں وہ خدا کا امین ہے۔''

حضور اکرمؐ سے علامات کے بارے میں ایک یہودی کے سوالات

4) امام حموینیؒ اپنی معتبر اور مستند کتاب فرائد السمطینؒ میں تحریر فرماتے ہیںؒ مجاہد جناب عبداللہ ابنؒ عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار ایک یہودی نعثل نامی جناب رسالتمآبؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرے دل میں عرصہ سے چند سوالات ہیں اگر آپ انکا جواب دے دیں تو فوراً اسلام قبول کرتا ہوں۔آنحضرت نے فرمایا کہ اے ابوعمارہؒ! سوال کر یہودی نے پوچھا کہ آپ اپنے پروردگار کی تعریف فرمائیے۔آپؐ نے فرمایا۔کہ اس کی تعریف اس قدر ہوسکتی ہے جو اس کی ذات میں ہے اور جس کو خود اس نے بیان کیا ہے اور پھر ایسے خالق کی جس کی دریافت میں عقلیں عاجز اور اس کے تجسس میں گمان حیران اور اسکی تلاش وحدت سے خیالات انسانی قاصر آنکھیں اسکے دیکھنے سے عاجز وہ تمام تعریف کرنے والوں کی تعریف سے بالاتر دور سے قریب اور قریب سے دور ہے۔وہ کیف الکیف وہ این الاین صفات سے موصوف ہے۔وہ کہاں ہے اس کے لئے

نہیں کہا جاسکتا۔اس کے لئے کوئی کیفیت اور حالت ضروری نہیں۔وہ یکتا ہے اور بزرگ ہے جیسا کہ خود فرماتا ہے ”لم یلد ولم یولدو لم یکن له کفوا احد“ اور اس سے بڑھ کر کسی بلیغ سے بلیغ تعریف کرنے والے سے بھی اس کی تعریف نہیں ہوسکتی۔ یہ سنکر وہ یہودی بولا کہ محمدؐ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں مگر آپ مجھ کو یہ بتلادیں جیسا کہ آپ فرما چکے ہیں کہ خدا کے لئے مثال کوئی قائم نہیں ہوسکتی تو کیا ایک خدا ہی واحد کہلا سکتا ہے اور انسان نہیں آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالیٰ واحد حقیقی ہے اور واحد حقیقی کہ یہ معنیٰ ہے کہ اس کیلئے کوئی جزو یا ترکیب نہو سکے۔اور انسان کی تنہائی صرف توصیفی ہے نہ تحقیقی کیونکہ انسان جسم اور روح سے ترکیب یافتہ ہے ۔یہودی نے کہا میں آپ کے کلام کی دل سے تصدیق کرتا ہو۔اب آپ مجھے اپنے قائم مقام اور جانشینوں کی خبر دیجئے کہ ان میں سے کون وصی اوّل ہوگا۔کیونکہ ہمارے مذہب میں جناب موسیٰ ابن عمران نے اپنے بعد یوشع ابن نون کو اپنا وصی مقرر فرمایا تھا۔یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میرا وصی علی ابن ابی طالبؑ ہیں اور بعد انکے میرے دونوں نواسے حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور انکے بعد نو امام حضرت امام حسینؑ کی اولاد سے ہیں۔یہودی بولا ان بزرگواروں کے نام بھی بتلائے جائیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام حسینؑ شہید ہو جائیں گے تو انکے بیٹے علی ابن الحسینؑ انکے وصی ہوں گے انکے بعد انکے بیٹے محمدؑ انکے بعد انکے بیٹے جعفرؑ انکے بعد انکے بیٹے موسیٰؑ انکے بعد انکے بیٹے علیؑ انکے بعد انکے بیٹے محمدؑ انکے بعد انکے بیٹے علیؑ انکے بعد انکے بیٹے حسنؑ انکے بعد انکے فرزند حجت القائم المہدیؑ یہی بارہ بزرگوار ہیں۔یہ سنکر یہودی نے کہا کہ اب آپ مجھ کو یہ بتلادیں کہ علیؑ حسنؑ اور حسینؑ کی وفات کیسے واقع ہوگی۔آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیؑ ضربت فرق کی وجہہ سے شہید ہوں گے۔حسنؑ کو زہر سے شہید کیا جائے گا اور حسینؑ ذبح کئے جائیں گے۔پھر اس یہودی نے کہا کہ ان کے درجات سے مطلع فرمایئے۔آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ

بہشت میں ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہوں گے۔ یہ سنکر اس یہودی نے کہا **اشھدان لا الہ الا اللّٰہ** ۔آپ رسولؐ برحق ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ یہی حضرات آپ کے بعد آپ کے قائم مقام اور وصی ہیں۔ قسم خدا کی ہم نے انبیائے سابقینؑ کی کتابوں میں بھی ایسا ہی دیکھا ہے۔ اور اسی طریقہ پر ہم سے جناب موسیٰؑ نے عہد و میثاق لیا تھا کہ زمانہ آخر۔ میں ایک نبی مبعوث ہوگا جس کا نام احمدؐ اور محمدؐ ہوگا اور وہ خاتم الانبیاء ہوگا۔ اس کے بعد پھر کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس کے بعد اس کے بارہ وصی ہوں گے۔ ان میں کا اوّل اس کا ابن عم اور اس کا داماد ہوگا اور دوم اور سوم اسکے دو صاحبزادے ہوں گے جن میں اوّل کو امت اپنی تلوار سے دوسرے کو زہر سے اور سوم کو مع اسکے اہلبیتؑ کے پیاس اور غریب الوطنی کی حالت میں مثل گوسفند کے تلوار سے ذبح کر ڈالیں گے اور وہ بزرگواران تمام مصائب پر رضائے الٰہی کیلئے صبر فرمائیں گے۔ اور اسی شہید کی اولاد سے نو اوصیاء ہوکر بارہ اسباط موسیٰؑ کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ یہ سنکر جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ اسباط موسیٰؑ کو جانتا ہے اس یہودی نے کہا کہ ہاں وہ بزرگوار بھی بارہ تھے ان میں کے اوّل لاوی بن برخیا ہیں اور یہ وہ بزرگ ہیں جو قوم بنی اسرائیل سے غائب ہو گئے تھے پھر ظاہر ہوئے اور خداوند تعالیٰ نے شریعت موسیٰ کو انکے ہی ذریعہ سے خراب ہو جانے کے بعد جاری فرمایا۔ اور یہی بزرگ شاہ قرسطیا سے لڑے اور یہاں تک کہ اس کو قتل کر ڈالا۔

جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ میری امت کی مثال بنی اسرائل کی ایسی ہو بہ ہو ہے۔ ہمارا بارواں وصی بھی حالت غیبت میں رہے گا یہاں تک کہ نہیں دکھلائی دے گا وہ کسی کو اور میری امت میں سے کوئی شخص نہیں پائے گا اس کو اور وہ زمانہ بھی ایسا آئیگا کہ دنیا میں نام کے سوائے نہ اسلام باقی رہے گا اور نہ سوائے رسم الخط کے قرآن پس اُسی زمانے میں خدائے سبحانہٗ تعالیٰ اُس کو ظاہر ہونے کی اجازت دے گا اور پھر خدائے تعالیٰ اسلام کو اسی کے ذریعہ سے ظاہر فرمائے گا۔ اور

پھر وہی اسکو زندہ کرے گا۔طوبیٰ اُسی کیلئے ہے جو اس سے محبت کریں اس کی متابعت اختیار کریں۔اور دوزخ اس کیلئے ہے جو اس کے ساتھ بغض رکھے اور اس کی مخالفت پر آمادہ ہو۔طوبیٰ اُسی کیلئے ہے جو اسکی ہدایت کے مطابق اس کی اطاعت قبول کریں۔

5) مناقب میں واثلہ ابن الاصقع ابن قرخاب جابرؓ ابن عبداللہ انصاری سے ناقل ہیں کہ ایک مرتبہ جندل ابن جنادہ ابن جبیر یہودی جناب رسالتمآبؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسولؐ اللہ مجھ کوان باتوں سے خبردار کیجئے وہ یہ کہ اوّل وہ کیا ہے جو خدا کے واسطے نہیں ہے۔دوم وہ کیا شئے ہے جو خدا کے پاس نہیں ہے۔سوم وہ کیا ہے جس کو خدا نہیں جانتا۔جناب رسولؐ خدا نے فرمایا جو چیز خدا کے واسطے نہیں ہے وہ اسکا شریک ہے کہ کوئی اس کا شریک نہیں ہو سکتا۔اور وہ چیز کہ جس کو خدا نہیں جانتا وہ وہی قول ہے جو تم اور تمہاری قوم یہود خدا پر جھوٹ تہمت لگاتے ہو اور کہتے ہو کہ عزیز خدا کے بیٹے تھے حالانکہ کوئی اس کا بیٹا نہیں بلکہ عزیز بھی اسی کے مخلوق اور بندے تھے اور وہ چیز کے جو خدا کے پاس نہیں ہے وہ خلائق پر ظلم ہے۔یہ سنکر اس یہودی نے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا کہ آپ اسلام کے رسولؐ برحق ہے۔

پھر اس نے کہا کہ یا حضرتؐ میں نے آج کی رات کو جناب موسیٰ کو عالم رویاء میں روشن طرح سے یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ اے جندل جناب ختم الانبیاء محمد مصطفےٰؐ کی خدمت میں جا اور انکے دست مبارک پر اسلام لا اور انکے اوصیاء کی متابعت اختیار کر پس خدا کا شکر ہے کہ میں نے اسلام قبول کیا۔اور آپؐ کے ذریعہ سے میں نے ہدایت پائی۔اب آپ اپنے اوصیا کے نام بھی مجھے بتلادیں کہ میں ان سے تمسک اختیار کروں۔آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ!میرے بارہ اوصیاء ہے جندل نے کہا کہ میں نے اتنے ہی توریت میں بھی پائے ہیں۔یارسولؐ اللہ!اب انکے نام نامی مجھے بتلادیں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ان میں کا پہلا سید الاوصیاء ابوالآئمہ علی مرتضیٰؑ ہیں

انکے بعد انکے دونوں صاحبزادے حسنؑ اور حسینؑ ہیں بس تو انہیں کا طریقہ اختیار کر۔ اور جاہلوں کے مکروفریب میں مت آ۔ جب علی ابن الحسینؑ زین العابدینؑ پیدا ہوں گے تو تیرا خدا سے وعدہ پورا ہو جائے گا اور دنیا میں تیری آخری غذا دودھ کا شربت ہوگا۔ پس جندل نے کہا کہ میں نے توریت اور دیگر کتب انبیاء میں ایلیا شبیر وشبّر لکھا ہوا دیکھا ہے۔ یہی علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے نام ہے۔ پھر اس نے آنحضرتؐ کی خدمت عرض کی کہ آپ نے اپنے اوصیاء کے حضرت امام حسینؑ کے بعد نہیں بتلائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام حسینؑ کا زمانہ ختم ہو جائے گا تو انکے صاحبزادے علی ابن الحسینؑ ملقب بہ زین العابدینؑ امام ہوں گے۔ انکے بعد انکے صاحبزادے محمدؑ ابن علیؑ ملقب بہ باقرؑ ہوں گے انکے بعد انکے صاحبزادے جعفرؑ ابن محمد ملقب بہ صادقؑ ہوں گے انکے بعد انکے صاحبزادے موسیٰ ابن جعفرؑ ملقب بہ کاظمؑ ہوں گے انکے بعد انکے صاحبزادے علیؑ ابن موسیٰؑ ملقب بہ رضاؑ ہوں گے انکے بعد انکے صاحبزادے محمدؑ ابن علیؑ ملقب بہ تقیؑ ہوں گے انکے بعد انکے صاحبزادے علیؑ ابن محمدؑ ملقب بہ نقیؑ اور ہادیؑ ہوں گے انکے بعد انکے صاحبزادے حسنؑ ابن علیؑ ملقب بہ عسکری ہوں گے انکے بعد انکے صاحبزادے محمدؑ ابن الحسنؑ مہدیؑ ہوں گے۔ جن کا لقب قائم اور حجت اللہ ہوگا۔ وہ غیبت فرمائیں گے۔ پھر ظاہر ہوں گے اور جب ظاہر ہوں گے تو دنیا کو عدل وداد سے اس طرح مملو فرمادیں گے جس طرح قبل اس کے ظلم اور ستم سے پر اور مملو ہوگی ۔طوبیٰ انہیں لوگوں کے لئے ہیں جو انکی غیبت میں انکی محبت پر قائم رہیں گے۔ اور یہ وہی لوگ ہوں گے جن کی تعریف آیات وافی ہدایات **''الذین یومنون بالغیب و اولائیک حزب اللّٰہ الا ان حزب اللّٰہ ھم الغلبون''** یہی وہ لوگ ہے جو غائب پر ایمان لائیں ہیں اور یہی لوگ خدا کے لشکر میں اور خدا کے لشکر والے ہمیشہ غالب رہنے والے ہیں۔

6) المعروف جمال الدین محدث حافظ فضل اللہ شیرازی اپنی معتبر اور مستند کتاب ''روضۃ الاحباب

میں تحریر فرماتے ہیں۔ جابر ابن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ جب "آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُم "(سورہ نسأ 4:59) نازل ہوئی تو میں نے عرض کیا یہ اصحاب امر کون بزرگوار ہیں جن کی اطاعت خداؐ رسول کی اطاعت سے قریب کی گئی ہے۔ آپ نے راشاد فرمایا۔! وہ ہمارے بعد ہمارے خلفاء ہیں اوران میں کے اوّل علی ابن ابی طالبؑ ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی ابن الحسینؑ پھر محمد بن علیؑ ہیں جو باقر کے لقب سے مشہور ہے اے جابر جب تم ان کو پاؤ اوران کی زیارت سے مشروف ہوتو میرا اسلام پہنچانا۔ پھر انکے بعد جعفر صادقؑ ابن محمد باقرؑ پھر موسیٰ کاظمؑ ابن جعفر صادقؑ پھر علی رضا ابن موسیٰ کاظمؑ پھر محمد تقیؑ ابن علی رضاؑ پھر علی نقی ابن محمد تقیؑ پھر حسن عسکری ابن علی نقیؑ پھر حجت اللہ فی الارض بقیۃ المومنین محمد ابن الحسنؑ۔

خداوند تبارک وتعالیٰ انہی کے ہاتھوں سے مشارق ومغارب دنیا کو فتح فرمائے گا اور یہی اپنے شیعوں کے درمیان سے غیبت اختیار فرمائیں گے۔ کچھ امر غیبت سے ان کی امارت کا اثبات مقصود نہیں ہے بلکہ خدائے سبحانہ تعالیٰ نے اُس امر سے لوگوں کو امتحان لینا چاہا ہے۔

خطبہ امیر المومنینؑ خراسان کے بارے میں

امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ نے ملک خراسان کے بارے میں ارشاد فرمایا

(تاریخ اعثم کوفی) کہ ملک خراسان کے خصائص اورآثار بہت ہے وہ یہ ہے کہ اس ملک میں ایک شہر ہے جس کا نام ہرات ہے اس کو ذوالقرنین نے بنایا ہے اور عزیز پیغمبرؑ نے وہاں نماز پڑھی ہے۔ زمین صالح اور نہریں جاری ہے اوراس کے ہر ایک دروازے پر ایک فرشتہ کھڑا ہے اور تلوار کھینچے بلاؤں کو ہنکاتا ہے اوراس سے پہلے کسی نے اس شہر کو فتح نہیں کیا۔ نیز خراسان میں ایک شہر ہے خوارزم اور وہاں حدود اسلام سے ایک حد ہے۔ جو شخص وہاں مقام کرے اس کو اتنا ثواب ہوگا

جیسا کوئی کہ راہِ خدا میں جہاد کرے۔خوش نصیب ہے وہ شخص جو وہاں سکونت اختیار کرے۔اور اس سرزمین میں رکوع وسجود کرے۔نیز خراسان میں ایک شہر بخارا اس میں کچھ مرد ہوں گے جو کثرت ریاضت سے اپنے قالب عنصری کو چمڑے کی طرح ملیں گے۔اور اہل سمرقند کا بھلا ہو کہ وہ زمین خدائے تعالیٰ کی عبادت اور پرستش کا مقام ہے۔لیکن آخر زمانے میں وہ ترکوں کے ہاتھ سے ہلاک ہوں گے۔اور شاذ و فرغانہ کے حق میں خدائے تعالیٰ کی تقدیرات ہیں۔خوشا بحال اس شخص کا جوان مقامات میں چند رکت نماز پڑیں اور خراسان میں ایک شہر ہے جس کا نام سنجاب ہے مبارک ہے وہ شخص جو وہاں مرے کیونکہ جو کوئی وہاں مرے گا شہید ہوگا۔لیکن شہر بلخ ایک دفعہ تباہ ہو چکا ہے اور دوسری دفعہ ویران ہوگا۔تو پھر کبھی آباد نہ ہوگا۔اور خوشا بحال اہل طالقان کہ وہاں اللہ کے خزانے ہیں۔مگر چاندی سونے کے نہیں بلکہ وہ مرد ہیں جو حق تعالیٰ کو پہچانتے ہیں جو کہ پہچاننے کا حق ہے۔اور جب میرا فرزند مہدیؑ ظاہر ہوگا تو یہ اُس کے اصحاب میں ہوں گے اور اہل ترمذ خدا بھلا کرے کے وہاں ایسے مومن ہوں گے کہ خدا کی رضا وخوشنودی اور محمد مصطفیٰؐ اور انکے اہل بیت کی دوستی کے سوا اور کچھ انکے دل میں نہ گزرے گا۔لیکن ان کی ہلاکت طاعون سے ہوگی لیکن شہر اشجر پر آخری زمانے میں ایک دشمن غالب ہوگا۔اور وہاں کے تمام باشندوں کو قتل کرے گا۔اور سرخیز میں بھاری زلزلہ آئے گا اور وہاں کے باشندے خوف سے ہلاک ہوں گے۔اور سجنان میں کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور وہ انکے حلق سے نہ گزریگا یعنی دل میں اثر نہ کرے گا۔دین اسلام سے اس طرح سے نکل جائیں گے جس طرح سے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔اور آخری زمانے میں ایسا ریت برسے گا کہ اہل شہر ریت کے نیچے دب کر ہلاک ہو جائیں گے لیکن عذاب ہو کوشنگ پر کہ وہاں سے ۳۰ دجال نکلیں گے اور ایک دجال اس طرح بے باک اور ناپاک ہوگا کہ اگر وہ تمام بندگانِ خدا کو قتل کر ڈالے تو اس کو ذرا بھی پرواہ نہ ہو۔اور اہل نیشاپور گرج

چمک اور بجلی سے ہلاک ہوں گے۔اور وہ شہر آبادی اور کثرت باشندگان کے بعد ایسا ویران ہوگا کہ کبھی آباد نہ ہوگا۔اور گرگان (جرجان) میں ایسے مرد ہوں گے جن کے دل سخت اور بہت فاسق ہوں گے۔لیکن بھلا ہو قومسؔ کا کے خوش نیک لوگ بہت ہوں گے اور وہ سرزمین اصلاح کرنے والوں سے کبھی خالی نہ ہوگی۔اور درمغانؔ میں جب باشندگان کی کثرت ہوجائے گی تو وہ شہر ویران ہوجائے گا۔اور اہل سمنانؔ امام مہدیؑ آخرزماں کے ظہور تک ہمیشہ تنگ روزی اور پریشان حال رہیں گے۔اور طبرستانؔ میں نیک اور صالحہ آدمی بہت کم ہوں گے اور فاسق اور بدکار بکثرت اور ہامون سے اس شہر کے باشندوں کو نفع پہنچے گا۔اور شہر رئے میں فتنا انداز لوگ ہی ہوں گے اور ہمیشہ وہاں سے فتنہ اٹھتا رہے گا اور آخری زمانے میں ویلمیوں کے ہاتھ سے تباہ اور ویران ہوگا۔اور اس دروازے پر جو پہاڑ سے متصل ہے اس قدر خلقت ماری جائے گی جن کا شمار خدا کے سوائے اور کوئی نہیں جانتا۔اور دروازہ مزکور پر ۲۰ آدمی بنی ہاشم سے نماز پڑھیں گے جن میں ہر ایک خلافت کا دعویدار ہوگا اور ایک بزرگ شخص کو جو پیغمبر کا ہمنام ہوگا چالیس رات دن محبوس کر کے قتل کروائے گے اور ولایت صفاہانؔ (اصفہان) کے کاشکاروں اور اہل رئے کو قحط اور وباء کے سبب بہت صدمہ پہنچے گے۔

جب امیر المومنینؑ نے اس قسم کی باتیں فرمائیں اور خراسان کے شہروں کا حال بیان کیا تو حضرت عمر نے کہا اے ابوالحسن! آپ نے مجھ کو خراسان کے فتح کرنے کی ترغیب دلائی۔فرمایا اے ابوحفصؔ جو کچھ میں نے مکاشفہ سے دیکھا تھا اس کو تم سے بیان کردیا۔اور جو کچھ میں بیان کیا اور میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے تم خراسان کو چھوڑ دو۔کیونکہ یہ بھی جان لو خراسان کی فتح بنی امیہ کے لئے ہے آخر میں بنی ہاشم کیلئے ہے۔

امیرالمومنینؑ کا معجزہ

فتوحات القدس میں خواجہ حسن بصری سے منقول ہے کہ ایک روز امیر المومنین شہر کوفہ میں اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ عام مومنین کے مقبروں کی طرف متوجہ ہوئے جب وہاں پہنچے تازیانہ سے تین خط کھینچے اور تین دفعہ ایک دینار نکالا۔ اس کو لوگوں کو دیکھا کر وہی دفن کر دیا اور فرمایا کہ تم کو نیک عمل اُٹھائے گا اور وہاں سے واپس آ گئے۔ بعض واقف کاروں نے کدال لے جا کر اس مقام کو کھودا اور اتنی کوشش کی کہ پانی نکل آیا مگر دیناروں کا کہیں نشان نہ ملا جب یہ خبر آپ کو پہنچی تو ارشاد فرمایا ان دیناروں پر محمد مہدیؑ آخر الزماں متصرّف ہوں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا ان دیناروں پر میری اولاد میں سے ایک شخص متصرّف ہوگا جو امامت کا مرتبہ رکھتا ہوگا۔

امیرالمومنین کا خطبہ

اس خطبہ کو کتاب دارالمعظم میں شیخ کمال الدینؒ ابوسالم محمد بن طلحہ الحلبی الشافعیؒ نے نقل کیا ہے کہ جناب امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ منبر کوفہ سے خطبہ دیتے ہوئے خدا کی حمد اور رسولؐ خدا کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔ اے لوگوں! مشل جاری ہوگئی عمل ثابت ہوگیا۔ خواجہ سرا متصرّف امور اور عورتیں حاکم بن گئی خواہشات مختلف ہوگئی اور بلائیں عظیم اور شکایت شدید ہوگئی۔ دعویٰ ہر طرف سے عام ہوگیا۔ اور زمین متزلزل۔ فریضۂ خدائی ضائع ہوگیا۔ اور امانت پوشیدہ کرلی گئی اور خیانت ظاہر ہوگئی۔ حرام زادے اُٹھ کڑے ہوئے۔ اور بدبخت اور شقی لوگ اپنے مقصد پر فائز، سفہا اور بیوقوف آگے بڑھ گئے اور علماء پیچھے رہے گئے۔ قرآن کو جھٹلایا جانے لگا۔ اور وضع فطری طرفین میں نمایاں۔ زمانہ فترت کامل ہو چکا۔ اور

دور ہجرت ختم۔ چپٹی ناک والے ظاہر ہو گئے۔ اور لباس متغیر اور کوتاہ ہو گئے یہ اسرائر پر قابض ہوں گے۔ اور شریف زادیوں کو بے حرمت کریں گے۔ کیسانی (یا غدار لوگ) آئیں گے اور خراسان کو خراب کریں گے۔ پس قلعوں کو ڈھا دیں گے اور خزانوں کو باہر نکالیں گے اور خونریزی کے ساتھ عراق کو فتح کریں گے۔ افسوس افسوس کھلے مونہوں اور سوکھے ہونٹوں پر۔ پھر آپ نے دائیں بائیں نظر ڈالی اور رنج وملال سے ایک لمبی سانس لی اور ایک آہ سرد بھری اور خوف سے رنگ متغیر ہو گیا تو سوید بن نوفل ہلالی اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا امیر المومنینؑ یہ جو کچھ واقعات آئندہ ذکر کئے کیا آپ ان پر حاضر وناظر ہیں اور ان کا علم رکھتے ہیں؟ حضرتؑ اسکی طرف متوجہ ہوئے اور چشم غضب ناک سے اس کو دیکھا۔ اور فرمایا رونے والیاں تجھے روئیں بلائیں تجھ پر نازل ہوں اور خبیث نامردوں کی اولاد جھوٹے عہد شکن عنقریب تیری عمر ختم ہو گئی اور ہلاکت تجھ پر غالب۔ کچھ ہی دیر میں وہ شخص مر گیا۔ مولا نے اپنے خطبہ کو جاری رکھا (اختصار کے ساتھ) حمد ہے اس اللہ کی جو روحوں کا پیدا کرنے والا ہے اور ساری امتوں کا خلق کرنے والا ہے اور درود وسلام ہو اسم اعظم نور قدم رسولؐ اکرم اور انکی آل پر پھر فرمایا پوچھلو مجھ سے جو پوچھنا ہو مجھ سے میں آسمانوں کے راستوں کو زمین کی نسبت ہی اس کو زیادہ جاننے والا ہوں پوچھو مجھ سے قبل اس کے مجھ کو نہ پاؤ کیونکہ میرے پہلوؤں میں دریائے علوم ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ پھر علماء وراسخین، حکماء و ماہرین اولیاء کاملین اور دوسرے صحابہ اٹھے حضرت کے قدموں کو چومتے تھے اور اسم آعظم کی قسم دلاتے تھے کہ اس کلام کو پورا کیجئے اور سلسلہ بیان کو ادھورا نہ چھوڑیئے تب اس بحر راسخین اور خیر عارفین امام علی ابن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا تب محمدی جھنڈے والا احمدی دور سلطنت والا مقام ابراہیم پر صادق مقام کرنے والا مہدی ظاہر ہو گا۔ جو زمین کو آباد کرے گا۔ اور سُنن وفرائض الٰہی کو دوبارہ زندہ کر دے گا۔

نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۳۷

امام علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں وہی بارگاہوں میں مقرب ہوگا جو لوگوں کے عیوب بیان کرنے والا ہوگا۔ اور وہی خوش مذاق سمجھا جائے گا اور جو فاسق وفاجر ہوگا اور انصاف پسند کو کمزور وناتواں سمجھا جائے گا۔ صدقہ کو لوگ خسارہ اور صلہ رحمی کو احسان سمجھیں گے اور عبادت لوگوں پر تفوق (فوقیت) جتلانے کے لئے ہوگی۔ ایسے زمانے میں حکومت کا دارومدار عورتوں کے مشورے نوخیز لڑکوں کی کارفرمائی اور خواجہ سراؤں کی تدبیر ورائے پر ہوگا۔ (نہج البلاغہ ۳۷)

خطبہ امیرالمومنینؑ علامات کے بارے میں

ینابیع المودہ صفحہ ۶۴۹ پر تحریر ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا اس وقت تک قیامت نہ ہوگی جب تک عرب کی زمین چشموں نہروں باغوں اور پھولوں میں تبدیل نہ ہو جائے گی۔ فرمایا عرب کیلئے اس شر کے باعث ہلاکت ہے جو قریب آچکا ہے۔ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا ہے "مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ☆ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ☆ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ" (سورہ رحمن آیت ۱۹.۲۲) اس سے مراد حضرت محمدؐ فاطمہؑ علیؑ حسنؑ اور حسینؑ مراد ہیں۔ فرد سے بحر ازل کی طرف اشارہ ہے زوج سے بحر ابدی کی طرف اشارہ ہے اور برزخ سے سر محمدی کی طرف اشارہ ہے۔ سمندر ازل سے موتی نکلتے ہیں اور سمندر ابد سے مرجان نکلتے ہیں تم اپنے رب کی کون کون سے نعمت کا انکار کروگے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت محمدؐ عنصر اعظم ہیں اور امام علیؑ عقل کل ہیں آپ اس دنیا کی قلم اعلیٰ ہیں اور جناب فاطمہؑ نفس کلیاں ہیں جو لوح محفوظ ہیں امام حسنؑ سورۃ عرش ہیں امام حسینؑ سورۃ کرسی ہیں اور بارہ امام

آئمہ بارہ برجوں کی سورۃ ہیں اور امام مہدیؑ عجلہ فرجہ سورۃ عالم۔ تمہیں علم ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ کے تمام راز آسمانی کتابوں میں موجود ہیں۔ اور آسمانی کتب کے راز قرآن مجید میں موجود ہیں اور تمام قرآن مجید کے راز سورۃ فاتحہ میں موجود ہیں اور جو کچھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں موجود ہیں وہ با بسم اللہ میں موجود ہیں اور جو کچھ اس با میں موجود ہے وہ تمام کا تمام با کے اس نقطہ میں موجود ہے جو با کے نیچے موجود ہے۔ امام علیؑ نے فرمایا میں وہ نقطہ ہوں جو با کے نیچے موجود ہے۔ نیز فرمایا علم ایک نقطہ ہے جس کو جاہلوں نے پھیلا دیا ہے۔

خطبہ ملاحم سے اقتباس

شیخ نعمانیؒ کی روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے نقل کرتے ہوئے درج کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا! ایک دفعہ کا ذکر ہے امیر المومنینؑ علی ابن ابیطالبؑ آپ کے بعد قائمؑ کے ظہور تک وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا تذکرہ فرما رہے تھے تو امام حسینؑ نے سوال کیا۔ یا امیر المومنینؑ! خداوند متعال کب اس زمین کو ظالموں سے پاک کرے گا؟ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا! خداوند متعال اس وقت تک اس زمین کو پاک نہیں کریگا۔ جب تک اس میں بہت زیادہ خون نہ بہہ جائے، اسکے بعد آپ نے ایک طولانی گفتگو فرمائی، جسے مختصر اردو ترجمہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ یعنی جب خراسان سے ایک بادشاہ خروج کریگا اور کوفہ وملتان پر تسلط جمائے گا وہ بنی کاوان کے جزیرہ سے ہوتا ہوا، بصرہ تک جا پہنچے گا، اور اسی طرح ہمارے ماننے والے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ گیلان سے خروج کرے گا لوگ اسکی حکومت کو تسلیم کریں گے، اور استرآباد (ویلم و قزوین اور اسکے اردگرد کے علاقہ کو کہا جاتا ہے) کے لوگ اسکی مدد کریں گے اور میرے بیٹے کی مدد کیلئے ترکوں کے علم نمودار ہوں گے اور اطراف واکناف عالم میں پھیل جائیں گے یہ لوگ عظیم جنگوں اور فتنوں کا سامنا کریں گے یہاں تک کہ بصرہ میں انکی لڑائی ہوگی اس وقت ایک زبردست بادشاہ کی حکومت قائم ہوگی۔

اس طرح آپ نے ایک طویل خطبہ ارشاد فرمایا! جسے راوی نے تفصیل حذف کر دیا اسکے بعد فرمایا اس زمانے میں کئی ہزاروں پر مشتمل ایک لشکر تیار ہوگا اور یہ لشکر اپنی صفیں درست کریگا۔اور قوچ نامی شخص اپنے بیٹے کو قتل کریگا۔اسی دوران ایک اور بادشاہ نمودار ہوگا جو اس قتل کا بدلہ لے گا اور کفار کو ہلاک کریگا اور اسکے بعد ایک زمانہ گذرنے کے بعد قائمؑ آل محمدؐ کہ دُنیا جن کے انتظار میں ہوگی ظہور فرمائیں گے اور اے حسینؑ! یہ تیری نسل سے ہوگا جسکی لوگ قدر نہ کریں گے اور اسکی فضیلت اور شرف کا اندازنہ کرسکیں گے یہ ایسی شان وشوکت والا ہوگا جو اپنی مثال آپ ہوگی یہ امام خانہ کعبہ کے مقام ورکن کے درمیان ایک مختصر گروہ کے ساتھ ظہور کریگا اور جن وانس پر غالب آئیگا۔ یہ کافروں اور ظالموں کو زمین سے مٹا دیگا وہ شخص خوش قسمت ہوگا جو اسکے زمانہ کو پالے اور اسکی خدمت میں شرف یاب ہوٗ یہاں آپ نے خراسان سے خروج کرنے والے یعنی چنگیز خاں، وہلاکو خاں کے طرف اشارہ کیا ہے۔

اور گیلان سے خروج کرنے والے شاہ اسمٰعیل کی طرف اشارہ ہے اور قوچ کی طرف اشارہ مرزا نوراللہ صفی کے قتل کے طرف ہے اور دوسرا بادشاہ جس کا جس نے بھی بدلہ لیا وہ شاہ صفی الاول ہے (یہ علائم واقع ہوکر بھی صدیاں گذر چکی ہیں)

خطبۂ افتخاریہ سے اقتباس

کتاب خطبات لسان الطاہرین صفحہ 86 پر مشارق انوار الیقین سے لیا گیا مولائے کائنات اس خطبہ میں فرماتے ہیں

''اللہ میرا رب ہے اسکے سواء کوئی معبود نہیں ہے اور ہاں یاد رکھو باطل آتا ہے اور چلا جاتا ہے جب کہ حق کی حکومت قائم رہتی ہے میں جانے والا ہوں اور تم عنقریب اموی فتنہ وحکومت کسریٰ کو دیکھو گے پھر بنو عباس کی حکومت خوف ویاس لے کر آئیگی اور ایک شہر بنائے گی جسے

زوارئی (بغداد) کہا جائے گا۔ یہ شہر دجلہ، ورجیل وفرات پر ہوگا ملعون ہے وہ جو اس پر سکونت کریگا ۔اس شہر سے ظالم و جابر حکمران پیدا ہوں گے انکے شہر میں بلند وبالا محلات بنائے جائیں گے پردے لٹکائے جائیں گے اور کفر اور گناہوں میں ان کا بڑا مقام ہوگا۔

پھر بنی عباس کے بادشاہ باری باری حکومت کریں گے پھر فتنہ کا غبار اٹھے گا اور سیاہ وسرخ گلو بند واقع ہوں گے (یعنی قتل وغارت گری) اس کے بعد حق قائم ہوگا۔ پھر میں اپنا چہرہ تمام اقلیم کو دکھاؤں گا جیسے قمر ستاروں کے درمیان اپنی روشنی بکھیرتا ہے، یاد رہے کہ میرے خروج کی دس علامات ہیں۔1) اوّل یہ ہے کہ کوفہ کے کوچہ و بازار میں فوجی نشانوں کا پھرنا2) مساجد کا نمازوں سے معطل رہنا3) حج کا منقطع ہونا4) خراسان میں زمین کا دھنس جانا5) دم دار ستاروں کا طلوع ہونا6) قتران النجوم 7) بگاڑ وفساد 8) قتل 9) لوٹ 10) غارت۔ پس یہ دس علامات ہیں اور ایک علامت سے دوسری علامت عجیب تر ہوگی اور جب تمام علامات پوری ہو جائیں گی تو ہمارا قائمؑ حق کیلئے قیام کریگا۔

خطبۂ امیر المومنینؑ سلونی قبل ان تفقدونی

امیر المومنینؑ نے کوفہ کے ممبر سے فرمایا ''پوچھلو مجھ سے جو چاہے قبل اسکے کہ تم مجھے گم کردو''

پس مشرق کی طرف سے اک فتنہ برپا ہوگا، جسکے شعلے بھڑک کر بہت بلند ہوں گے اور جب بجھیں گے تو انسانوں کو اپنے ساتھ ہلاکت میں ڈالیں گے سرزمین مغرب سے آگ کا شعلہ بلند ہوگا جو بہت بلندی تک جائیگا اور کہے گا وائے ہوان پر جو میری لپیٹ میں آکر ہلاک ہوں گے جب آسمان کی گردش طویل ہو جائیگی تو تم کہو کے کہ وہ (مہدیؑ) مرگیا یا ہلاک ہوگیا یا کسی وادی میں چلا گیا اُس وقت اس آیت کی تاویل سامنے آئیگی ''ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا'' (سورہ اسرا ۶)

''پھر ہم نے تمہیں حملہ کی طاقت دی اور ہم نے اموال اور بیٹوں کے ذریعہ تمہاری مدد کی اور ہم نے گروہ کے لحاظ سے بھی زیادہ کردیا''

اوراس کیلئے نشانیاں ہیں خندق کے ذریعہ کوفہ کا محاصرہ ہےاورکوفہ کی گلیوں میں پانی کا گھس آنا چالیس راتوں تک مسجدوں کا معطل رہنا ہیکل کا ظاہر ہونا کوفہ کی مسجد اعظم کے گرد پرچموں کا لہرانا قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ ہنگامی قتل اورفوری موت پشت کوفہ پر ستّر اشخاص کے ساتھ نفس زکیہ کا قتل رکن اور مقام کے درمیان بھی نفس زکیہ کا قتل ہونا بتوں کی بیعت کے وقت اشفع کا قتل سُرخ پرچم کے ساتھ سفیانی کا خروج جس کا امیر لشکر بنی کلب کا ایک شخص ہوگا۔

سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ کی طرف روانہ کریگا یہ لشکر روحاء فاروق میں پڑاؤ ڈالے گا وہاں کے تیس ہزار اشخاص حرکت کریں گے وہ کوفہ پہنچ کر نخلہ میں حضرت ہودؑ کی قبر کے پاس فروکش ہوں گے اور عید قربان کے دن لوگوں پر حملہ کریں گے اس وقت کوفہ کا حاکم ایک جبّار اور سرکش ہوگا جسے لوگ کاہن وسامر کے نام سے یاد کریں گے' بغداد کا حاکم پانچ ہزار کاہنوں کے ساتھ جنگ کے ارادے سے حرکت کریگا اور یہ لوگ ستر ہزار افراد کو کوفہ کے پل پر قتل کریں گے یہاں تک کہ خون اور مردوں کے تعفن سے سبب تین دن تک لوگ فرات سے کنارہ کشی اختیار کریں گے۔

ستر ہزار باکرہ لڑکیاں جنکے کلائیاں اور چہرے کبھی ظاہر نہیں ہوئے ہوں گے شہر کوفہ سے گرفتار کی جائیں گی انہیں محملوں میں بٹھا کر ثویہ یعنی غریٰ (جہاں اس وقت کمیل ابن زیاد کی قبر ہے یہ علاقہ اب نجف کے محلّوں میں شمار ہوتا ہے) لے جایا جائے گا۔

پھر ایک لاکھ مشرک ومنافق شہر کوفہ سے نکل کر دمشق کی طرف جائیں گے جہاں شدّاد کا بہشت تھا اور کوئی انہیں روکنے والا نہ ہوگا۔

سرزمین مشرق سے کچھ پرچم آئیں گے جن میں کوئی علامات نہیں ہوگی وہ پرچم نہ روئی

کے ہوں گے نہ سوتی ہوں گے اور نہ ریشمی ان کے نیزوں کی نوک پر سید اکبر (رسولؐ اللہ) کی مہر ہوگی اوران کا رہبر خاندانِ رسولؐ کا ایک شخص ہوگا یہ مشرق میں ظاہر ہوں گے ان کی خوشبو مشک کی طرح مغرب تک پہنچے گی ان کا رعب ان کی آمد سے ایک ماہ قبل دلوں میں گھر کر جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوفہ پہنچ کر اپنے آباء واجداد کا بدلہ لیں گے اِدھر وہ مشغول ہوں گے اور ادھر یمانی اور خراسانی گھوڑ دوڑ کے گھوڑوں کی طرح تیزی سے پہنچیں گے۔ یہ دونوں لشکر پراگندہ حال اور غبار آلود ہوں گے اور کوفہ پہنچنے کیلئے اس طرح دوڑائیں گے کہ گھوڑوں کے سموں سے شعلے نکلیں گے اگر کوئی ان سموں کو دیکھے گا تو کہے گا کہ آج کے دن کے بعد یہاں رکنے میں خیر نہیں ہے پروردگار ہم توبہ کرتے ہیں یہ وہی بزرگ اشخاص ہوں گے جن کا ذکر قرآن میں اسطرح کیا ہے ''إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ'' (سورہ بقرہ ۲۲۲) اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اس وقت امام مہدیؑ کے اصحاب ہدایت کے پرچم اٹھائے ہوئے نخلیہ تک پہنچیں گے اور ''فاروق'' (کوفہ میں ایک مقام ہے) روئے زمین کے انسانوں کا مرکز اجتماع ہوگا تو اس دن تین ہزار اشخاص مغرب کے درمیان قتل ہوں گے۔ اسی دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

''فَمَا زَالَت تِّلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتّٰى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيْداً خَامِدِيْنَ''

(سورہ انبیاء 15)

''وہ یہی بات کہتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں ایک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بے رونق کردیا''

ایک منادی ماہ رمضان میں مشرق سے صبح کے وقت آواز دیگا ''اے اہل ہدایت جمع ہوجاؤ اور ایک منادی مغرب سے آواز دیگا شفق غائب ہونے کے بعد ''اے اہل باطل جمع ہوجاؤ'' اس کے دوسرے دن ظہر کو سورج رنگ بدلے گا اور زرد ہوجائے گا اور پھر سیاہ وتاریک

ہوجائیگا اور تیسرے دن اللہ حق وباطل کے درمیان تفریق کردے گا۔ دابّۃ الارض خروج کریگا اور رومی لشکر سمندر کے کنارے اصحاب کہف کے غار کے نزدیک پہنچے گا۔ اللہ ان اصحاب کو ان کے کتّے کے ساتھ اٹھائے گا۔ ان میں سے ایک ملیخاؔ دوسرا خمالیاؔ یہ دونوں قائمؑ کے گواہ اور مطیع ہوں گے۔

نہج البلاغہ خطبہ ۱۳۶

امیر المومنینؑ نے حضرت حجت العصرؑ کے آمد کے بارے خطبہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وہ خواہشوں کو ہدایت کی طرف موڑ دیا ہوگا اور ان کی راہوں کو قرآن کی طرف بھرے گا' جبکہ انہوں نے قرآن کو توڑ مڑور کر قیاس ورائے کے ڈھرے پر لگا لیا ہو (اس داعی حق سے پہلے) یہاں تک نوبت پہنچے گی کہ جنگ اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائیگی دانت نکالے ہوئے اور تھن پھیرے ہوئے جنکا دودھ شیرین وخوش گوار معلوم ہوگا لیکن اسکا انجام تلخ و ناگوار ہوگا۔ ہاں کل اور یہ کل بہت نزدیک ہے کہ ایسی چیزوں کو لے کر آجائے جنہیں ابھی تک تم نہیں پہنچانتے حاکم و والی جو اس جماعت میں سے ہوگا تمام حکمرانوں سے ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے مواخذہ کرے گا زمین اسکے سامنے اپنے خزانے انڈیل دیگی اور اپنی کنجیاں بہ سہولت اسکے آگے ڈال دیگی چنانہ وہ تمہیں دیکھائے گا کہ حق وعدالت کی روشن کیا ہوتی ہے اور وہ دم توڑ چکنے والی کتاب وسنت کو پھر سے زندہ کریگا۔

نہج البلاغہ خطبہ ۱۴۹

امیر المومنینؑ اس خطبہ میں فتنوں کے بارے میں متنبع کرتے ہوئے فرماتے ہیں فتنے ہمیشہ چھپے ہوئے راستوں سے ظاہر ہوا کرتے ہیں اور انجام کار ان کی کھلم کھلا برائیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس دور کے بعد ایک فتنہ ایسا آئے گا جو امن وسلامتی کو تہ وبالا کرنے والا اور تباہی

مچانے والا اور خلق خدا پر سختی سے حملہ آوار ہوگا۔ تو بہت سے دل ٹھہراؤ کے بعد ڈانواڈول اور بہت سے لوگ (ایمان کی) سلامتی کے بعد گمراہ ہوجائیں گے اس کے حملہ آوار ہونے کے وقت خواہش بٹ جائیگی اور اسکے ابھرنے کے وقت رائیں مشتبہ ہوجائیں گی جو اس فتنہ کی طرف جھک کر دیکھے گا وہ اُسے تباہ کردے گا اور آپس میں ایک دوسرے کو اس طرح کاٹیں گے جس طرح وحشی گدھے اپنی بھیڑ میں ایک دوسرے کو دانتوں سے کاٹتے ہیں۔

اسلام کی بٹی ہوئی رسّی کے بل کُھل جائیں گے صحیح طریقہ کار چھپ جائیگا۔ حکمت کا پانی خشک ہوجائیگا اور ظالموں کی زبان کھل جائیگی وہ فتنہ بادیہ نشینوں کو اپنے ہتھوڑوں سے کچل دیگا ۔وہ اپنے سینے سے ریزہ ریزہ کردیگا۔ اس کے گردوغبار میں اکیلے ہوں یا زیادہ تباہ برباد ہوجائیں گے اور سوار اسکی راہوں میں ہلاک ہوجائیں گے وہ حکم الٰہی کی تلخیاں لے کر آئے گا اور دودھ کی بجائے خالص خون دوہے گا، دین کے میناروں کو ڈھادے گا اور یقین کے اصولوں کو توڑ دے گا، عقلمند اس سے بھاگیں گے اور شر پسند اسکے کرتا دھرتا ہوں گے وہ گرجنے اور چمکنے والا ہوگا اور پورے زوروں کے ساتھ سامنے آئے گا سب رشتے ناطے اس میں توڑ دیئے جائیں گے اور اسلام سے علیحدگی اختیار کرلی جائیگی اس سے الگ تھلگ رہنے والا بھی اس میں مبتلا ہوجائے گا اور اس سے نکل بھاگنے والا بھی اپنے قدم اس سے باہر نہ نکال سکے گا۔

اسی خطبہ میں ایمان والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کچھ تو ان میں سے شہید ہوں گے جن کا بدلہ نہ لیا جاسکے گا اور کچھ خوف زدہ ہوں گے جو اپنے لئے پناہ ڈھونڈتے پھریں گے، انہیں قسموں اور ظاہری ایمان کی فریب کاریوں سے دھوکہ دیا جائے گا تم فتنوں کی طرف راہ دکھانے والے نشان اور بدعتوں کے سربراہ نہ بنو۔ تم ایمان والی جماعت کے اصولوں اور ان کی عبادت واطاعت کے طریقوں پر جمے رہو اللہ کے پاس مظلوم بن کر جاؤ ظالم بن کر نہ جاؤ۔ اپنے پیٹ میں حرام کے لقمے نہ ڈالو اس لئے کہ تم اس کے سامنے ہو جس نے معصیت اور خطا کو تمہارے لئے حرام کیا ہے اور اطاعت کی راہیں آسان کردی ہیں۔

اقتباس خطبہ حوادث وفتنہ کے بارے میں

امیر المومنینؑ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک زمانہ آئیگا متوقع رہو کہ تمہیں مسلسل ناکامیاں ہوتی رہیں اور تمہارے تعلقات درہم و برہم ہوں اور تم میں کے چھوٹے برسر کار نظر آئیں یہ وہ ہنگام ہوگا کہ جب مومن کے لئے بطریق حلال ایک درہم حاصل کرنے سے تلوار کا وار کھانا آسان ہوگا۔ وہ وقت ہوگا جب لینے والے (فقیر بے نواء) کا اجروثواب دینے والے اغنیاء سے بڑھا ہوا ہوگا' یہ وہ زمانہ ہوگا جب تم مست و سرشار ہوگے' شراب سے نہیں بلکہ عیش و آرام سے اور بغیر کسی مجبوری کے بات بات پر قسمیں کھاؤ گے' اور بغیر کسی لاچاری کے جھوٹ بولو گے' یہ وہ وقت ہوگا جب مصیبتیں تمہیں اس طرح کاٹیں گی جس طرح اونٹ کی کوہان کو پالان آہ سختیوں کی مدت کتنی دراز اور اس سے چھٹکارا پانے کی امیدیں کتنی دور ہیں۔

خطبۃ البیان سے اقتباس

عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں امیر المومنینؑ ظاہری خلافت پر متمکّن ہونے کے بعد بصرہ تشریف لائے اور شہر کی جامع مسجد کے منبر پر بیٹھ کر ایسا خطبہ دیا کہ لوگوں کی عقلیں مدہوش رہ گئیں' بدن تھرتھرا اُٹھے نالۂ شیون کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

یہ خطبہ ''اَنَا'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔آپ نے اپنے 100 فضائل اَنا (میں) کے ساتھ بیان فرمائے اسکے بعد آپ نے فرمایا۔اَنَا ابوالمہدی القائم فی آخرالزمان'' ''میں مہدی کا پدر ہوں جو آخری زمانے میں قیام کرے گا'' یہ سنکر مالک اشترؓ اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا امیر المومنینؑ آپ کی اولاد میں یہ قائمؑ کب قیام کریگا؟ اس وقت آپ نے فرمایا!

''جب باطل و نادار مقدم ہو'جب حق وحقیقت خفیف ہوں اور جب پہنچنے والی چیز پہنچ جائے اور جب پشتیں بھاری ہوجائیں اور امور ایک دوسرے کے قریب آجائیں اور اظہار سے

روک دیا جائے اور مالک کی ناک رگڑی جائے' اور جب قدم بڑھانے والا قدم بڑھاتا جائے اور جب ہلاک ہونے والا ہو جائے اور جب نہریں خشک ہو جائیں جب قبیلے باغی ہو جائیں (یا کینے بڑھ جائیں) تعداد دہشت زدہ کر دے' اور وسو سے ہیجان انگیز ہوں اور جب بھیڑیئے مجتمع ہو جائیں اور جب موجوں میں تموج آ جائے اور جب حج کرنے والا کمزور و ناتواں ہو جائے اور والہانہ پن میں شدت آ جائے اور جب دشمن ایک دوسرے کے مقابل صف آراء ہو جائیں اور قوم عرب کے درمیان اختلاف پیدا ہو جائے اور طلب شدید ہو جائے اور ڈرنے والے پیچھے ہٹ جائیں اور جب قرضہ مانگے جائیں اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوں اور کم عقل دھوکہ کھا جائے اور جب خوش ہونے والا ہلاک ہو جائے اور جب شورش کرنے والے شورش کریں اور جسکی اطاعت کیجاتی ہو عاجز درماندہ ہو جائے اور کرن (نورشمس) تاریک ہو جائے اور سماعتیں بہری ہو جائیں اور پاک دامنی رخصت ہو جائے' جب شیطان مسلط ہو جائے' عدل اور انصاف' باقی نہ رہے اور جب گناہ بڑے ہو جائیں اور عورتیں حکومت کریں اور جب سخت و دشوار حادثے رونما ہونے لگیں' اور جب زہر برسانے والے زہر برسانے لگیں اور جب کودنے والا ہجوم کرے اور خواہشات مختلف ہو جائیں اور بلائیں بزرگ ہو جائیں گے اور شکوے شدت اختیار کر لیں اور تجاوز کرنے والا اپنی حد سے تجاوز کر جائے جب جنگوں میں سرعت پیدا ہو جائے' اور دین پر معترض ہونے والا تیز زبان ہو جائے اور بیابان دھول سے اٹ جائیں اور حکمران فریاد کرنے لگیں اور ایذا رسانی کرنے والا ایذاء کے تیر برسائے' مٹی ڈالنے والا مٹی ڈالے' اور زمین کو زلزلہ آ جائے اور فرض خداوندی معطل ہو جائے امانت ضائع ہو جائیں' خیانت آشکار ہو جائے اور حفاظت کرنیوالی طاقتیں خوف زدہ ہو جائیں' غیظ و غضب شدید ہو جائے اور موت لوگوں کو ڈرائے منہ بولے اٹھ کھڑے ہوں اور سچے دوست بیٹھ جائیں اور صاحبان دولت خبیث ہو جائیں اور شقی لوگ اعلیٰ مقامات تک پہنچ جائیں اور معاشرہ کے دانشور حق سے پھر جائیں اور امور مبہم ہو جائیں اور سستی اور ناچاری عام

ہو جائے اور کمال سے روکا جائے اور بخیل وحریص قرعہ میں ایک دوسرے پر غلبہ کی کوشش کریں اور کامیاب انسان روک دیا جائے اور عافیت لوگوں تک پہنچنے سے روک لی جائے اور جب بہت کھانے والا تیزی دکھائے اور جب بے صبر وڈرپوک انسان اپنے سر وگردن کو جھکالے اور ڈرپوک بہت دوڑنے لگے اور جب تاریکی بکھرنے لگے اور جب بدمزاج اپنا چہرہ بگاڑلے اور شب روی کرنے والا بجبر روک دیا جائے اور دانا نکتہ اس انسان کو قریب کرلیا جائے اور جب گائے کا بچھڑا سبک روی سے دوڑنے لگے اور وہ چیز اوپر سے گرے نیچے جو حیران کن ہو اور رافیق (اردن میں ایک گھاٹی ہے) کو روشن کردے اور جستجو کرنے والا جستجو کرے اور کوشش کرنے والا کوشش کرے اور رنج دینے والا رنج دے اور غضب ناک ہونے والا غضبناک ہو جائے اور جب ناروا خون بہنے لگے اور کینہ پرور شخص کہیں پیغام بھیجے اور اضافہ والے کو مزید اضافہ ہو اور جو منتشر ہیں اور منتشر ہوں اور شماتت کرنے والے شماتت کریں اور بہت بوڑھا شخص رنج وتعب میں گرفتار ہو۔

قسم ہے نجم ثاقب کی! قرآن کو زینت دیا جائے اور دیر (یا سرائے) سُرخ ہو جائیں اور جب کہ شرطان تسدیس میں ہو اور زبرقان حالت تربیع میں ہو اور زحل سہم کے خانے میں ہو اور وہ ہر چیز جو دوسری چیز کی طرف پلٹتی ہو ناپید ہو جائے اور بصرہ اور مکہ کے درمیان کے میدان روک دیئے جائیں اور مقدرات ثابت ہو جائیں اور دس علامات مکمل ہو جائیں اور زہرہ تسدیس میں ہو اور منتشر اور پراگندہ افراد مختلف جگہوں سے جمع ہو جائیں اور ظاہر ہو جائیں چپٹی ناکوں والے اور پستہ قد چوڑے جسم والے توہم میں پڑ جائیں اور ان پر مقدم ہو جائیں جو عالیقدر ہوں اور آزاد عورتوں کو معیوب قرار دیں اور جزیروں کے مالک ہو جائیں اور حیلہ ومکر ایجاد کریں اور خانہ نشینوں کو خانہ نشینی سے پلٹا دیں اور قلعوں کو مسمار کردیں اور پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کردیں اور شاخوں کو کاٹ ڈالیں اور عراق کو فتح کرلیں اور دشمنی کرنے میں تیزی دکھلائیں اس خون کے سبب جو بہایا گیا ہو بس اس وقت صاحب الزمان کے خروج کے منتظر رہو۔

راویؔ کا بیان ہے پھر آپ منبر کے بلند ترین زینہ پر تشریف فرما ہوئے داہنے بائیں نظر کی شرفاء اہل کوفہ اور بزرگان قبائل اس طرح دم سادھے ہوئے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں پھر آپ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور ایک غم ناک چیخ ماری اور حزن واندوہ کا اظہار کیا اور کچھ دیر ساکت رہے اتنے میں سویؔد ابن نوفل جو خوارج کے سرداروں میں تھا ایک تمسخر کرنے والے کی طرح اُٹھ کے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ ائے امیر المومنینؑ جو چیزیں آپ نے ذکر کی ہیں کیا آپ ان کے سامنے حاضر ہیں اور جو بھی آپ نے خبر دی ہے کیا آپ اسے جانتے ہیں؟ راویؔ کہتا ہے کہ امامؑ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے نگاہ غضب سے گھور کے دیکھا جس پر سوید ابن نوفؔل نے ایک بڑی چیخ ماری اس عذاب کے سبب جو اس پر نازل ہوا تھا (مولا کو تمسخر کرنے کا خیال) اور اسی واقت مر گیا اور لوگ اُسے اٹھا کر اس حالت میں مسجد سے باہر لے گئے کہ اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا۔

اس موقع پر صعصہؔ ابن صوحانؓ اور میثمؓ اور ابراہیمؓ بن مالک اشتر اور عمرو بنؓ صالح اٹھ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ یا امیر المومنینؑ زمانے کے آخر میں جو ہونے والا ہے وہ ہمارے لئے بیان فرمائیں اس لئے کہ آپ کا بیان ہمارے دلوں کی حیات کا باعث ہے اور ہمارے ایمان کا سبب ہے آپ نے فرمایا ضرور تماری خوشی پوری کروں گا۔

راویؔ کا بیان ہے کہ پھر آپ کھڑے ہوئے اور ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جنت کا شوق اور جہنم کا خوف تھا۔ پھر فرمایا! ائے لوگو! میں نے اپنے بھائی رسولؐ اللہ سے سنا ہے کہ میری امت میں سو(100) خصلتیں جمع ہوں گی جو کسی اور قوم میں جمع نہیں ہوئیں یہ سن کر علماء وفضلاء اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے تلوؤں کو قدموں کو چومنے لگے اور کہنے لگے یا امیر المومنینؑ! ہم آپ کو آپکے ابن عم کی قسم دیتے ہیں کہ زمانے کے طول میں جو ہونے والا ہے اسے اس طرح بیان فرمائیں کہ عاقل وجاہل دونوں سمجھ لیں۔

راوی کا بیان ہے کہ آپ نے حمد وثنائے الٰہی بیان فرمائی اور کہا میری موت کے بعد جو کچھ وقوع پذیر ہوگا اور حسینؑ کی ذریت سے قیام کرنے والے صاحب الزمانؑ کے خروج تک جو ہوگا آگاہ ہوجاؤ جب فقہا میں موت واقع ہوجائے امتِ نبی اکرمؐ نمازوں کو ضائع کردے اور لوگ خواہشوں کی پیروی کرنے لگیں اور جب امانتیں ضائع ہوجائیں اور خیانتیں بڑھ جائیں اور لوگ مختلف قسم کے نشہ آور مشروبات پینے لگیں اور ماں باپ کو گالی دینا اپنا شعار بنالیں اس وقت سال مہینوں میں اور مہینہ ہفتہ کی طرح ہفتہ ایک دن کی طرح اور دن گھنٹے کی طرح ہوجائے اس وقت بغیر موسم کی بارش ہوگی اور بیٹا باپ سے دل میں کینہ رکھے گا ان کے چہرے خوبصورت اور ضمیر مردہ ہوں گے۔جن برائیوں پر عامل ہوں گے ان سے باز نہیں آئیں گے وہ زناء' شراب' آلات موسیقی اور ساز وآواز کو جائز جان کر استعمال کریں گے مرد اپنی بیوی کی اطاعت اور والدین کے ساتھ نافرمانی کرے گا علماء کو سرزنش کی جائے گی فقہ ان کے نزدیک ذلیل وحقیر ہوگا اور عالم ان کے نزدیک پست درجہ اور فاسق ان کے نزدیک عالی مرتبت ہوگا۔عورت عورت سے شادی کریگی اور اسطرح آمادہ ہوگی جس طرح اپنے شوہر کیلئے آراستہ وآمادہ ہوتی ہے ہر جگہ لڑکوں کی حکومت وسلطنت ہوگی لوگ تین ارادوں سے حج کیلئے جائیں گے دولتمند تفریح کیلئے متوسط طبقہ والا تجارت کیلئے اور فقیر بھیک مانگنے کیلئے دنیا کے ہر حصہ میں ظلم سرایت کرجائیگا آرزوئیں طویل ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے۔

اس وقت ان میں کوئی شخص دن رات میں نماز پڑھے تو نامہ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اسکی نماز قبول ہوگی اسلیئے کہ وہ نماز میں کھڑا ہوگا اور دل میں سوچ رہا ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے مسلمانوں کو دھوکہ دے انکی مسجدوں کیلئے جگہیں کم ہوجائیں گی اور ان کے حق میں کافر فیصلہ کرے گا مسجدوں میں آلات غناء استعمال کریں گے اور کوئی انہیں منع کرنے والا نہ ہوگا اس زمانے میں نیچ ذات کے لوگ اکابر قوم ہوں گے اور بے ہودہ افراد قوم کے ذمہ دار اس دور کے لوگوں کی گفتگو فحش ہوگی اعمال وحشی افعال خبیث ہوں گے غیر حلال زادوں کی کثرت

ہو جائیگی اور باپ اپنی اولاد کے اعمال قبیحہ کو دیکھ کر خوش ہوں گے نہ انہیں منع کریں گے نہ روکیں گے مرد اپنی زوجہ کو قبیح حالت میں دیکھے گا نہ اسے منع کرے گا نہ اسے باز رکھے گا بلکہ اسکے حاصل کردہ مال کو خرچ کرے گا یہاں تک کہ اگر وہ عورت طول وعرض میں مناکحت کرتی پھرے تو اسے وہ متہم نہ کرے گا اور اگر لوگ اس عورت کے بارے میں کچھ کہیں گے تو کان نہیں دھرے گا تو یہی وہ دیوث ہے خدا جس کا کوئی قول اور عذر قبول نہیں فرمائے گا اسکی غذا اور نکاح حرام ہے اور شریعت اسلام میں اس کا قتل اور لوگوں کے درمیان اسکی تذلیل واجب ہے اور قیامت کے دن وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

فقیر اپنی آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کر دیگا سلاطین کمزور انسان اور عوام پر اس طرح جست کریں گے جیسے چیتا اپنے شکار پر جست کرتا ہے آگے چلکر فرماتے ہیں کہ آگاہ ہو جاؤ سفیانی بصرہ میں تین مرتبہ داخل ہوگا عزت دار کو ذلیل کرے گا اور عورتوں کو اسیر کریگا وائے ہو شہر بصرہ پر کھنچی ہوئی تلوار سے زمین پر پڑے ہوئے مقتول سے اور بے عزت عورت سے۔

اسکے بعد آپ نے تمام شہروں کے حالات بتلائے اور ان پر نازل ہونے والی آفتوں کے بارے میں جو تمام شہروں مغرب ومشرق میں جنوب اور شمال میں لوگ ایک دوسرے پر سوار ہو جائیں گے اور مسلسل جنگیں ان پر جست کرتی رہیں گی اور یہ سب کچھ ان کے اپنے ہاتھوں کا کیا ہوگا تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا! میں نے فقط وہی باتیں بتلائیں ہیں جو رسول اللہؐ نے مجھے تعلیم کیں تھیں اور میں نے جو یہ علامتیں کہیں ہیں وہ اسلیئے کہ جب تم فتنوں میں گرفتار ہو جاؤ تو انکے اوقات معلوم کرلو حالانکہ تمہاری برداشت کم ہوگی پس عجیب ہے کہ تمہارے فتنہ کثیر ہوں گے تمہارا زمانہ خبیث ہوگا تمہارے حکام خائن ہوں گے تمہارے قاضی ظالم تمہارے تاجر حریص تمہارے بادشاہ بخیل ہوں گے تمہارے رازہائے دروں پردہ فاش ہوں گے تمہارے جسم لاغر تمہاری آرزوئیں لمبی ہوں گی اس زمانہ کے لوگوں کیلئے مصیبتیں ان پر

ٹوٹ کر آئیں گے اور وہ ان آفات سے عبرت حاصل نہیں کریں گے شیطان ان کے جسموں میں مخلوط ہوگا ان کے بدنوں کے اندر داخل ہو جائے گا ان کے خون میں دوڑے گا یہاں تک کہ فتنے شہروں پر سواری کریں گے اور مسکین مومن ہمارا چاہنے والا کہے گا کہ میں کمزروں میں سے ہوں اس زمانے میں بہترین انسان وہ ہوگا جو اپنے نفس کی حفاظت کرے اور لوگوں سے معاشرت چھوڑ کر اپنے گھر میں مخفی رہے۔

اے لوگو! تمہارے ولی صرف اور صرف اللہ رسولؐ اور وہ مومن ہے جو نماز قائم کرتے ہیں حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں "اِنمّا ولیکم اللّٰہ رسولہُ والذینَ اٰمنو الذین یقیمون الصلوٰۃ و یوتون الذکوٰۃ وھم راکعون" اے لوگو! میں دیکھ رہا ہوں کہ ان میں کا ایک گروہ کہے گا کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ غیب جانتے ہیں اور وہ رب ہیں رب کعبہ کی قسم! اے لوگو! ہمارے بارے میں جو چاہو کہو لیکن ہمیں بندہ رکھو خدا نہ بناؤ ہم بندے ہیں خدا نہیں ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں عنقریب اختلاف اور تفرقہ ہوگا۔

امیر المومنینؑ نے اس خطبہ میں عجیب رموز منکشف فرمائے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ آگاہ ہو جاؤ کہ جب 163 ہجری گذر جائے تو یہ مصیبتوں والے سنوں کا آغاز اور فتنوں کا شروع ہوگا جو تم پر نازل ہوں گے اسکے بعد اسکے عقب میں دہماء ہے یہ ہجوم کے فتنوں کا سال ہے پھر غزوہ کا سال ہے جو اپنے زمانے والوں سے جنگ کرے گا۔

پھر "سقطاء" ہے جس میں بچے ماؤں کے پیٹ سے ساقط ہو جائیں گے

پھر "کسحاء" ہے جس میں لوگ قحط اور رنج و محن سے درد ماندہ ہوں جائیں گے

پھر "فتنا" ہے جو اہل زمین کو فتنوں میں ڈالدے گا

پھر "نازحہ" ہے جو لوگوں کو ظلم کی طرف دھکیلے گا

پھر "غمراء" ہے جو لوگوں کو ظلم سے گھیرے گا

پھر ''منفیہ'' ہے جو دلوں سے ایمان کو لے جائے گا

پھر ''کراء'' ہے جس میں جنگی سوار حملہ آور ہوں گے ہر طرف سے

پھر ''برشاء'' ہے جس میں مبروص شخص خراسان سے خروج کریگا

پھر ''سوٴلاء'' ہے جس میں پہاڑوں کا حکمران خروج کریگا اور سمندری چیزوں تک آکر لوگوں کو مقہور کریگا پھر خدا ان جزیروں کے باشندوں کو نصرت عطا کریگا پھر اسکے بعد عرب خروج کریں گے اور سیاہ پرچم والا بصرہ پر خروج کریگا اور شام تک اس کا تعاقب کریگا

اور ''عنا'' ہے جس میں سوار بصرہ کے علاقہ میں شدت کے ساتھ داخل ہوں گے

اور ''طحنا'' ہے جو لوگوں کے رزق کو ہر علاقے میں پیس کر رکھ دیگا

اور ''فاتنہ'' ہے جو عراقیوں کو فتنہ میں ڈالدیگا

اور ''مرحاء'' ہے جو لوگوں کو غریب کر کے یمن لیجائے گا

اور ''سکتا'' ہے جس میں شام میں فتنے بلند ہوں گے

اور ''حدراء'' ہے جب فتنے رواں میں اتریں گے جو بحرین کے بالمقابل مشہور جزیرہ ہے اور طموع ہے جب خراسان میں شدید فتنے ہوں گے اور حدرآء ہے جب فتنے زمین فارس پر ستمگری کریں گے

اور ''ہوجاء'' ہے جب سرزمین خط پر فتنوں کا ہیجان ہوگا

اور ''طولاء'' ہے جب جنگیں شام میں طویل ہوں گی

اور ''منزلہ'' ہے جب فتنے عراق میں نازل ہوں گے

اور ''طائرہ'' ہے جب فتنے سرزمین روم پر پرواز کریں گے

اور ''متصلہ'' ہے جب فتنے سرزمین روم سے متصل ہوجائیں گے

اور ''محربہ'' ہے جب شہزور میں کرد ہیجان میں آئیں گے

اور ''مرملہ'' ہے کہ عراق کی عورتیں بیوہ ہوجائیں گی

اور''ناحرۃ'' ہے کہ لوگ شام میں نحر ہوں گے
اور''طامحہ'' ہے کہ بصرہ میں فتنہ شدید ہوگا
اور''قتالہ'' ہے کہ جب لوگ راس العین میں پُل کے اوپر قتل ہوں گے
اور''مقبلہ'' ہے کہ فتنے یمن اور حجاز کی طرف متوجہ ہوں گے
اور''صردخ'' ہے جو عراقیوں پر اس طرح چیخے گا کہ انھیں امن نہیں ہوگا
اور''مسمعہ'' ہے جو اہل ایمان کو خواب میں بات سنائے گا
اور''سالجہ'' ہے جو فوجیں اہل جزیرہ اور کردوں کو قتل کرنے کیلئے سمندروں پر تیرتی ہوئی جائیں گی اس سال بنی عباس کا ایک مرد اپنی خواب گاہ میں قتل ہوگا اور کرباء کے مومنین کرب وحسرت سے مرجائیں گے۔
اور''غامرہ'' ہے کہ قحط لوگوں کو گھیر لے گا
اور''سائلہ'' ہے کہ نفاق دلوں میں جاری ہوگا
اور''غرقاء'' ہے کہ اس اس اہل خط غرق ہو جائیں گے
اور''حربا'' ہے کہ خط والوں اور ہجر والوں پر قحط وارد ہوگا ہر علاقے میں یہاں تک کہ مانگنے والا چکر لگائے گا نہ کوئی اسے کچھ دیگا اور نہ رحم کھائے گا اور''غالیہ'' ہے کہ میر متعبین میں سے ایک گروہ غلو کرے گا مجھے خدا بنائے گا اور یقینی طور سے ان کے قول سے بری اور بیزار ہوں۔

پس قریب ہے کہ منادی آواز دے سال میں دو بار کہ ملک آلِ علی ابن ابی طالبؑ میں ہے وہ آواز جبرئیل کی ہوگی اور ابلیسؔ معلون آواز دیگا کہ ملک آل ابوسفیان میں ہے پس اس وقت سفیانی خروج کرے گا اور ایک لاکھ افراد اسکی پیروی کریں گے پھر وہ عراق میں وارد ہوگا پھر جلولا (بغداد کے قریب ایک خالقین یا خالفین (ایرانی کی سرحد پر واقع عراقی شہر) کے درمیان راہ منقطع کردیگا اور خالقین میں ایک زبان آور شخص کو قتل کریگا۔ وہ شخص مینڈھے کی طرح ذبح

ہو جائے گا۔ پھر شعیب ابن صالح سیستان اور سرکنڈوں کے علاقے سے خروج کریگا وہ ایک کانا شخص ہوگا۔

پس تعجب ہے اور سخت تعجب ہے ماہ جمادی الثانی اور رجب میں جو کچھ کہ ارضِ جزائر میں ہوگا اس وقت گمشدہ ظاہر ہوگا ٹیلے کے درمیان سے وہ صاحب نصرت ہوگا اور وہ اس کانے سے جنگ کرے گا پھر راس العین میں زرد رنگ کا ایک شخص پُل پر ظاہر ہوگا اور ستر ہزار ایسے اشخاص کو قتل کریگا جو اس کے پاس ہوں گے اور فتنہ عراق کی طرف پلٹے گا اور فتنہ شہر زور (ہمدان کے کردو کا پہاڑی علاقہ) یہ عظیم ترین آفت بھیانک ترین بلا ہوگی

پھر بابل میں شدید جنگ ہوگی جس میں خلق کثیر جمع ہلاک ہوگی اور بکثرت زمین دھنس جائیں گی اور بغداد میں فتنہ واقع ہوگا اور پکارنے والا پکارے گا کہ فرات کے کنارے اپنے بھائیوں سے ملحق ہو جاؤ پھر اہل بغداد چیونٹیوں کی طرح اپنے گھروں سے نکلیں گے ان میں سے پچاس ہزار افراد قتل ہوں گے پھر پکارنے والا دوسری بار پکارے گا وہ پھر باہر آئیں گے اور اسی طرح قتل ہوں گے پھر سرزمین جزائیر تک خبر پہنچے گی تو وہ کہیں گے اپنے بھائیوں کی امداد کو پہنچو تو ان میں سے ایک زرد رنگ والا شخص خروج کریگا بہت سے گروہوں کے ساتھ سرزمین خط پر آئے گا اور اہل ہجر اہل نجد بھی اس سے ملحق ہو جائیں گے پھر یہ لوگ بصرہ میں داخل ہوں گے تو اہل بصرہ ان کے ساتھ ہو جائیں گے پھر ایک شہر سے دوسرے شہر میں داخل ہوتے ہوئے حلب پہنچیں گے اور وہاں بڑی ہولناک جنگ ہوگی وہاں وہ سو دن تک رہیں گے اصفر (زرد رنگ) والا جزیرہ میں داخل ہوگا اور شام کو حاصل کرنے کیلئے بڑی بھیانک جنگ ہوگی جو پچیس دن رہے گی اور خلق کثیر قتل ہوگی

سفیانی قتل وغارت گیری کرتا ہوا شہر بہ شہر داخل ہو کر جنگ کرتا رہے گا تو پہلی جنگ حمص میں ہوگی دوسری رقہ میں پھر قریۂ سبا میں اور یہ حمص میں ہونے والی سب سے بڑی جنگ ہوگی پھر

وہ دمشق واپس آجائے گا۔ پھر ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا اور ایک لشکر مشرق (عراق) کی طرف بھیجے گا تو بغداد میں ستر ہزار افراد مارے جائیں گے اور وہ تین سو حاملہ عورتوں کو پیٹ چاک کرے گا پھر اسکا لشکر کوفہ کی طرف روآنہ ہوگا تو کتنے مرد وزن گریہ کناں ہوں گے اور وہاں بڑی خلقت قتل ہوگی اور مدینہ جانے والا لشکر جب سرزمین بیدا پر پہنچے گا تو جبرئیل ان پر عظیم صیحہ کریں گے تو پورے لشکر کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دے گا۔

اولاد رسولؐ سے کچھ لوگ بھاگ کر روم جائیں گے وہ انہیں روم سے واپس طلب کر کے ان کی گردنیں کاٹے گا اور سفیانی مسلسل ان لوگوں کو قتل کرے گا جنکے نام محمدؐ، علی، حسن، حسین، فاطمہ، عباس، جعفر، موسیٰ، زینب، خدیجہ، رقیہ ہوں گے یہ اس بغض کے سبب ہوگا جو آل محمدؐ سے کینہ ہوگا پھر سارے شہروں میں لوگ بھیجے گا اور بچوں کو جمع کروائے گا اور ان کے لئے تیل جمع کروائے گا تو بچے اس سے کہیں گے کہ اگر ہمارے باپوں نے تیری نافرمانی کی ہے تو ہم نے کیا کیا ہے؟ تو ان بچوں میں سے جن کا نام مذکورہ ہے اسے تیل میں ڈلوائے گا پھر وہ تمہارے اس شہر کوفہ کی طرف آئیگا اور اسکی گلیوں میں حجام کی طرح چکر لگائے گا اور مردوں کے ساتھ وہی سلوک کرے گا جو بچوں کے ساتھ کیا تھا اور کوفہ کے دروازوں پر ان کو پھانسی دیدیگا اسی طرح مدینہ میں تباہی اور قتل وغارت اور پھانسی دیگا پھر وہ شام واپس جائے گا اور شراب نوشی اور دیگر گناہوں میں اپنے آپ کو معتکف کرے گا اور اپنے ساتھیوں کو انہیں کاموں کا حکم دیگا۔

پھر سفیانی اس حال میں باہر آئیگا کہ اسکے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا اور ایک عورت کو لانے کا حکم دیگا کہ راستے کے بیچ وہ اس عورت سے بدکاری کرے پھر اس کے بعد اس عورت کا شکم چاک کردیگا اور اسکے پیٹ سے بچہ نکل کر گر جائے گا اس وقت کوئی یہ جرأت نہ رکھتا ہوگا کہ اس عمل سے اظہار نفرت کرے اس وقت آسمانوں میں فرشتے مضطرب ہوجائیں گے اور اللہ قائمؑ کو جو میری ذریت سے ہے خروج کا اذن دیگا اور وہی صاحب الزمانؑ ہے پھر اسکی خبر ہر جگہ مشہور

ہو جائے گی اس وقت جبرئیل صخرۂ بیت المقدس پر اتریں گے اور اہلِ دنیا کیلئے آواز بلند کریں گے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یقیناً باطل بھاگنے والا ہی ہے ”**جاء الحق و زھق الباطل انّ الباطلُ کا ن زھوقا**“(سورہ بنی اسرائیل 17:81)

”یہ خطبہ نہایت طویل خطبہ ہے ہر کتاب میں حسبِ ضرورت اقتباس لیا گیا ہے اس خطبہ کی ابتدائیہ میں امیر المومنینؑ نے اپنے بارے میں انا کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے' اسی خطبہ میں امام مہدیؑ کی جنگوں اور فتوحات کا تذکرہ ہے آپ کے تین سو تیرہ اصحاب کے ملک اور نام ہیں ہم نے حسب ضرورت اس خطبہ سے اقتباس کیا ہے' سید شبّر نے اس پورے خطبہ کو اپنی کتاب علامات الظہو ر میں نقل کیا ہے حافظ رجب برسی کی مشارق انوار الیقینؒ اور علامہ طالبؒ جوہری کی کتاب علامات الظہور مہدی میں کچھ تقریباً جز موجود ہیں جنہیں اسکی تلاش ہو ملاحظہ کر سکتے ہیں۔(علامت ظہور مہدیؑ ۹۸)

اقتباس از خطبہ ”لولو' امیر المومنینؑ

بحار جلد ۱۲ص:۲۰۶ علقمہ بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنینؑ نے ہم لوگوں کو منبر کوفہ سے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جو خطبہ ”لؤلؤ“ کے نام سے مشہور ہے اس خطبہ میں جہاں آپ نے بہت سے باتیں فرمائیں وہاں آخر میں یہ بھی ارشاد فرمایا!

”آگاہ ہو جاؤ' میں عنقریب کوچ کرنے والا اور پردے میں جانے والا ہوں۔ اب تم اسکی امید رکھو کہ بنی امیہ کے فتنے ہوں گے کسریٰ جیسی سلطنت ہوگی جس چیز کو اللہ نے زندہ کیا ہے مردہ کردی جائے گی اور جسے اللہ نے مردہ کیا ہے وہ زندہ کی جائیں گی اب اپنے گھروں کو اپنا عبادت خانہ بنالینا اور دانتوں سے انگارے چبانہ اور بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرتے رہنا اسلئے کہ اللہ کا ذکر بہت عظمت والی چیز ہے اگر تم سمجھو۔ پھر فرمایا! دیکھنا دجلہ و دجیل وفرات کے درمیان مقام زوارء پر ایک

شہر آباد ہوگا کاش تم دیکھتے کہ اس میں ایسے پختہ مکانات ہوں گے جو اینٹ اور چنے سے بنے ہوئے ہوں گے جن کو سونے، چاندی، لاجوردسنگ مرمر، سنگ رخام سے زینت دی گئی ہوگی اس میں ہاتھی دانت کے دروازے ہوں گے خیمے اور قبے اور طرح طرح کے پردے ہوں گے۔

ان میں ساگوان وسرو اور صنوبر ہیں اس میں بہت سے قصر ہیں اور بنی سفیانؔ (شیطان) کے چوبیس سلاطین اسکے والی ہوں گے جن کے یہ نام ہیں 1) سفاح 2) مقلاص 3) جموع 4) وخدوع 5) ومظفّر 6) مونث 7) فظارو 8) کبش 9) مہتور 10) عشاء 11) مصطلم 12) متعصب 13) علّام 14) رہبانی 15) خلیع 16) سیّار 17) مترف 18) کدید 19) اکتب 20) مسرف 21) اکلب 22) وسیم 23) صہلام 24) وعینوق۔

اور ایک خاکستری رنگ کا قبہ سرخ صحرا میں تعمیر کیا جائے گا جسکے عقب میں قائم بالحق ہوں گے جن کا چہرہ اس طرح چمکتا ہوگا جیسے ستاروں کے درمیان چاند ہوتا ہے۔ جب وہ چمکتا ہوا چاند (امام قائمؑ) نمودار ہوگا، اللہ تعالیٰ کا کلمہ توحید اتمام کو پہنچے گا۔ (کفایہ، بحار)

نوٹ: جنہیں عربی میں خطابت وغیرہ دیکھنا ہووہ بحار کی جلد 52 اور 12 شیخ مفید کی الاسناد وغیرہ میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

خطبہ تطنجیہ سے اقتباس

خطبات لسان الطاہرین، ص 90 پر مشارق انوار الیقین سے علامہ رجب البرسی ایک مقام پر تحریر ہے کہ محمد الرسول اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ کو بھیجنے والے خدا کی قسم! میں شامیوں کو بار بار قتل کروں گا اور ہر بار نئے انداز سے وہ قتل کا مزہ چکھیں گے اور دیکھنا میں جنگ صفین میں شہید ہونے والے ہر شہید کے بدلے ستر ستر افراد قتل کرونگا اور ہر مسلمان کو نئی زندگی دیکر واپس لے

آؤں گا' پھر اس کا قاتل اسکے حوالے کردوں گا' یہاں تک کہ وہ اپنے قاتل کے خون سے اپنے سینے میں بھڑکنے والی آگ کو بجھالے اور میں عمارؓ یاسر اور اویسؓ قرنی کے بدلے ایک ہزار افراد کو قتل کرڈالوں گا' کیسے؟ کہاں؟ کب تک؟ کب؟ جیسے سوالوں کی گنجائش نہیں یہ سب ہو کر رہے گا۔

پھر خطبہ کے آخری حصہ میں مولائے کائیناتؑ نے جابرؓ ابن عبداللہ انصاری کو مخاطب کرکے فرمایا! اے جابر! تم لوگ حق کے ساتھ ہو اور حق کے ساتھ ہی رہو گے اور حق پر ہی تم کو موت آئیگی۔ اے جابرؓ جب ناقوس چیخے گا خوف لوگوں کو دبالے گا بھنیس بولنے لگے گی اس وقت عجیب چیزوں کا دور دورہ ہوگا جب بصرہ میں آگ لگے گی اور عثمانی جھنڈا وادیٔ سوداء میں ظاہر ہوگا (خروج سفیانی) بصرہ میں اضطراب ہوگا اور لوگ ایک دوسرے پر غلبہ کیلئے جنگ کریں گے ہر قوم دوسری قوم کی طرف کھینچے گی خراسان کے لشکر حرکت میں آجائیں گے شعیبؓ بن صالح تمیمی طالقان کے وسط سے ظاہر ہوگا۔ اسکی اتباع کیجائے گی خوزستان کے سعید سوسی کیلئے بیعت کی جائے گی کردوں کے لئے جھنڈا بنایا جائے گا۔ عرب ارمن اور سقلاب کے علاقوں میں غلبہ پائیں گے ہر قل قسطنطنیہ اہل سیان کو ڈرائے گا۔ اس وقت تم توقع کرو گے تو موسیٰؑ سے طور پر کلا کرنے والا ظہور کریگا یہ سب ظاہر اور آشکار ہو کر رہے گا۔

یاد رہے کہ تمہارے شہروں اور زمینوں پر طاغوتوں کی پرستش ہوگی جو اپنی مرضی سے تغیر و تبدیل کریں گے جبکہ خواجہ سراؤں کی اور بچوں اور عورتوں کی حکومت سے شدتیں ظاہر ہوں گی اس وقت زمین باطل کی نشر و اشاعت کرنے والوں سے بھر جائیگی اس وقت تم لوگ کسی ایسے کی توقع کرو گے جو تم کو مکمل نجات دلا سکے اور اسکی طرف فوج در فوج آؤ گے نجف کی کنکریاں بحکم خدا ہیروں میں تبدیل ہو جائیں گی اور مومنین ان پر چلیں گے اسکے برعکس منافقین کے ہاتھ میں سچے موتی اور ہیرے سرخ یاقوت اپنی قدر کھو کر کنکروں کی سطح پر آجائیں گے ہاں! یاد رہے یہ جو باتیں

میں نے بیان کیں ہیں سب نمایاں ہیں جب ان علامات کے ظہور کا وقت پہنچے گا تو میری باتوں کو سچائی کی روشنی چارسوپھیل جائیگی اور جوتم چاہتے ہو وہ ظاہر ہوگا اور تم اس تک پہنچ جاؤ گے ہاں کتنے ہی جمع شدہ عجائبات وامور ہیں۔

اے بیجو اور بھیڑ بکریوں کی سطح پر آ جانے والو۔ تمہیں کیسا لگے گا جب تمہاری سرکوبی کیلئے بنی کتام کے جھنڈے بلند ہوں گے اور ان کے ساتھ شام میں عثمان بن عتبہ (سفیانی) ہوگا جو اپنے ماں باپ کو اپنے پاس بلا لے گا اور اپنی ماں سے شادی رچائے گا وہ کیسے مسلمان ہیں جو امویوں کو اور میرے دشمنوں کو حق پر سمجھتے ہیں۔

پھر خطبہ یہاں تک پہنچا تو مولاؑ نے گریہ کرنا شروع کیا پھر فرمایا! قوموں پر کیا گذرے گی جب بنی عتبہ اور بنی کتام کی فوجوں کے ہاتھ موت کا خوف اور بھوک ہر وقت سروں پر منڈلائے گا۔

بحارؑ ج ۱۲ اص ۱۲۹ علامہ مجلسی علیہ رحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ امام محمدؑ باقر نے فرمایا! خبردار! زمین پکڑے رہنا کبھی اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت میں نہ لانا جب تک وہ علامات نہ دیکھ لو جن کی میں نشاندہی کر رہا ہوں، ایک سال تم دیکھو گے کہ دمشق میں ایک منادی ندا دے رہا ہے، اور اس کا ایک قریہ زمین میں دھنس گیا ہے، اس کی مسجد کا ایک برا حصہ گر پڑا ہے، جب تم دیکھو کہ ترک آگے بڑھ گئے ہیں اور جزیرہ رملہ میں اترے ہیں اور اہل روم بھی بڑھے ہیں انہوں نے رملہ میں اپنا پڑاؤ ڈالا ہے اور اس سال سرزمین عرب کے ہر حصے میں اختلاف ہی پیدا ہوگیا ہے۔

اور یہ کہ اہل شام تین مختلف جھنڈوں تلے ہوں گے ایک جھنڈا تو چتکبرا ہوگا، دوسرا سُرخ اور تیسرا سفیانی کا اور سفیانی کے ساتھ بنی کلب کے لوگ ہوں گے جو اس کے ماموں لگتے ہوں گے، سفیانی اور اسکے ساتھ بنی ذنب الحمار پر غالب آئیں گے اور ان کا ایسا قتل عام کریں گے کہ ایسا کبھی نہ کیا گیا ہوگا اور بنی ذنب الحمار کا جو شخص دمشق میں آئے گا، تو وہ مع اپنے ساتھیوں

کے قتل ہو جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیت: ”فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ“ (سورہ مریم ۳۷)

”پس گروہوں میں آپس میں اختلاف کیا اور حیف ہے ان پر جو یوم عظیم کی پستی سے انکاری ہیں“ سفیانی اور اسکے ساتھی خروج کریں گے اور ان کا مقصد صرف آل محمدؐ اور انکے شیعوں کا قتل ہوگا چنانچہ وہ ایک فوج بھیجے گا۔

نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۸۰

نوف بکالی کا کہنا ہے کہ امیر المومنینؑ نے کوفے کے ایک پتھر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا تھا۔ اس وقت آپ کے جسم پر اونی جبہ تھا اور تلوار خرمے کی چھال کی رسی سے حمائل تھی اور پیروں میں جوتے بھی کھجور کی پتیوں کے تھے۔ سجدوں کی وجہ سے پیشانی یوں معلوم ہوتی تھی جیسے اونٹ کے گھٹنے کا گٹھا۔ آپ فرمارہے تھے!

”وہ حکمت کی سپر پہنے ہوگا اور اسکو اسکے تمام شرائط و آداب کے ساتھ حاصل کیا ہوگا (جو یہ ہیں کہ) ہمہ تن اسکی طرف متوجہ ہو۔ اسکی اچھی طرح شناخت ہو اور دل دنیا کی محبتوں سے خالی ہو۔ چنانچہ وہ اسکے نزدیک اسی کی گمشدہ چیز اور اسی کی آرزو و حاجت ہے کہ جسکا وہ طلبگار و خواستگار ہے اور وہ اس وقت نظروں سے اوجھل ہو کر غریب و مسافر ہوگا کہ جب اسلام عالم غربت میں مثل اس اونٹ کے ہوگا جو تھکن سے اپنی دم زمین پر مارتا ہو اور گردن کا اگلا حصہ زمین پر ڈالے ہوئے ہو۔ وہ اللہ کی باقی ماندہ حجتوں کا بقیہ اور انبیاء کے جانشینوں میں سے ایک وارث و جانشین ہے۔

(فاضل شارح نے اس کلام کی تشریح میں تحریر کیا ہے کہ: اس کلام کی ہر فرقے نے اپنے اعتقادات کے مطابق تفسیر کی ہے لہذا شیعہ امامیہ کہتے ہیں کہ اس کلام سے مراد حضرت قائمؑ کی ذات ہے)

اقتباس خطبۂ مخزوں سے

بحار الانوار میں یہ خطبہ مرقوم ہے یہ بہت طولانی خطبہ ہے ہم اس میں سے چند باتیں جو ہمارے موضوع سے متعلق ہیں تحریر کرتے ہیں۔

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ نے فرمایا۔ بلاشبہ ویقیناً ہمارا امر دشوار ہے بلکہ دشوارتر ہے اس کا متحمل نہیں ہوسکتا سوائے ملک مقرب یا نبی مرسل کے یا اس مومن کے جس کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ذریعہ سے امتحان لے لیا ہو۔ ہماری حدیث کی حفاظت نہیں کرتے مگر وہی قلوب جو مضبوط قلعے کی مانند ہیں یا ایسے سینے جو نہایت امین ہیں یا ایسی عقلیں جو باوقار ہیں۔ ''تعجب ہے بہت ہی تعجب ہے درمیان جمادی ورجب'' یہ سن کر شرط الخمیسؑ میں سے ایک شخص اُٹھا اور بولا! یا امیر المومنینؑ! وہ تعجب کی بات کیا ہوگی آپ نے فرمایا! اور کیوں نہ تعجب کروں جبکہ تمہارے لئے قضائے الٰہی جاری ہوچکی ہے تم حدیث کا مطلب نہیں سمجھتے۔ آگاہ ہوجاؤ! بہت سی آوازیں ہوں گی اور ان کے درمیان اموات واقع ہوں گی اور لوگوں کے بدن کٹ کٹ کر گرنے لگیں گے اور مردے زندہ کئے جائیں گے یہ تعجب اور پورے تعجب کی بات ہوگی جمادی ورجب کے مابین۔

ایک اور شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا! یا امیر المومنینؑ! آپ بار بار جس بات پر تعجب کا اظہار فرمارہے ہیں وہ کیا ہے؟

فرمایا! اس کی ماں اس کے غم میں بیٹھے اس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہوگی کہ مردے (قبروں سے نکل کر) زندوں کے سروں پر مار لگا رہے ہوں گے پھر کسی

نے عرض کیا! یا امیر المومنینؑ یہ کب اور کس طرح ہوگا؟

فرمایا! اس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور انسانوں کو پیدا فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مردے زندہ کیئے گئے وہ کوفہ کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں' اپنی تلواروں سے خدا و رسولؐ اور مومنین کے دشمنوں کو قتل کررہے ہیں چنانچہ اسکے لئے اللہ تعالیٰ کا قول " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْماً غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ" (ممتحنہ ۱۳) سنو! اے گروہ مردم: مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھکو نہ پاؤ کیونکہ میں آسمان کی راہوں سے زیادہ واقف ہوں اُس شخص کی نسبتاً جو زمین کی راہوں سے واقف ہوتا ہے۔

اے گروہ مردم! مشرق کی جانب سے فتنہ برپا ہو اور مردے زندہ ہوکر زندوں کو روندتے ہوئے چل پڑیں یا مغرب میں لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگے اور اسکے شعلے بلند ہونے لگیں اور فتنہ وعداوت وکینہ کے ساتھ یا اس کے مثل مصیبتیں نازل ہوں اور صدائے واویلا بلند ہو اور تم لوگ کہنے لگو کہ وہ (امام زمانہؑ) یا تو ہلاک ہوگئے یا کس بیابان کی طرف چلے گئے پس اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

"ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا" (سورہ بنی اسرائیل ٦)

"پھر ہم نے تمہارے لئے ان پر غلبہ قرار دیا اور اموال واولاد سے ہم نے تمہاری مدد کی اور تمہارے (دوستوں کی) افراد کی تعداد بڑھا دی"

مگراس آیت کی تعبیر کیلئے چند علامات اور نشانیاں ہیں۔سب سے پہلی علامت کوفے کی گلیوں میں مشکون کو پارہ پارہ کرنا اور جلا دینا۔ چالیس شب مساجد کا معطل رہنا۔ تین علموں کا (جھنڈوں) مسجد اکبر کے گرد لہرانا‘ جو ہدایت کے علم ہوں گے لیکن قاتل ومقتول دونوں جہنمی ہوں گے قتل کی کثرت اور موت عام‘ نفس زکیہ کا رکن ومقام کے درمیان قتل ہونا اور ان کے ستّر ساتھیوں کو پشت کوفہ پر قتل کیا جانا اور بطریق صبر سبع مظفر کا بہت سے انسانوں کا شیاطین کے ساتھ بتوں کی بیعت کرنے کی وجہ قتل کیا جانا۔(بطریق صبر کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک کو لیجا کر پتھروں اور تیروں سے مارے جائیں‘ یہاں تک کہ قتل ہوجائیں)

دوسری علامت سونے کی صلیب اور سبز جھنڈوں کے ساتھ سفیانی کا خروج اس کا امیر قبیلۂ بنی کلب کا آدمی ہوگا‘ سفیانی بارہ ہزار کا لشکر مکہ اور مدینہ کی طرف بھیجے گا جس کا سردار بنی اُمیہ کا ایک شخص ہوگا جس کا نام خزیمہ ہوگا۔ جو بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور دوسری آنکھ میں خون کا لوتھرا لٹکا ہوا ہوگا۔ وہ اہل دنیا پر ظلم وجور کرے گا اسکے جھنڈے کو کوئی سرنگوں نہ کرسکے گا۔ یہاں تک کہ وہ مدینہ پہونچ جائے گا اور آل محمدؐ میں سے چند مردوں اور عورتوں کو جمع کر کے ابوالحسن اموی کے مکان پر بھیج دے گا۔

اور پھر آل محمدؐ میں سے ایک شخص کی تلاش میں فوج روآنہ کرے گا جسکے گرد مستضیعفین (کمزور لوگوں) کا ایک گروہ جمع ہوگا۔ جب سفیانی کا یہ لشکر مقام بیداء پر (صفاء ابیض) کے قریب پہنچے گا تو یہ سب کا سب لشکر زمین میں دھنس جائے

گا اُن میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو اپنی قدرت سے اسکی پشت کی طرف پھیر دے گا تا کہ اس کو دیکھ کر وہ لوگ (سفیانی اور اس کا لشکر) ڈریں اور اسکے بعد آنے والوں کیلئے ایک نشانی بن جائے۔

نیز سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ بھیجے گا۔ یہ لوگ مقام روحاء اور فاروق اور قادسیہ میں مقام مریمؑ وعیسیٰؑ پر اُتریں گے جن میں سے اسی ہزار (80,000) کوفہ کے اندر محلّہ قبر ہودؑ میں اور نخیلہ میں ٹھیرینگے اور عید قربان کے روز کوفہ میں ایک ہجوم برپا کریں گے اس وقت وہاں کا حاکم ایک ظالم و جابر اور سرکش حکمران ہوگا ممکن ہے لوگ اسکو ساحر و کاہن کہیں گے وہ شہر زوراء (بغداد) سے پانچ ہزار کاہنوں کو لیکر نکلے گا اور وہاں کے پل پر اتنے لوگوں کو قتل کریگا کہ تین روز تک دریا کا پانی خون اور لاشوں سے اتنا گندہ ہو جائے گا کہ لوگ اس کا پانی پینا ترک کر دیں گے اور کوفے میں وہ ایسی باکرہ لڑکیوں کو قید کرے گا نہ جن کے کبھی ہاتھ کھلے ہوں گے اور سر سے نہ کبھی مقنع اٹھا ہوگا انہیں محملوں میں بیٹھا کر ثویہ یعنی غربین (نجف) کی طرف بھیج دے گا۔

اسکے بعد ایک لاکھ لشکر جن میں بعض مشرک اور بعض منافق ہوں گے کوفے سے باہر آئیگا اور دمشق پہنچ کر خیمہ زن ہوگا انہیں کوئی روک نہ سکے گا وہیں باغ شدّاد ہے۔ پھر مشرق سے چند جھنڈے آئیں گے جنکے پھریرے نہ سوت کے ہوں نہ کتان کے اور نہ ریشم کے ان کے چوبوں کے سروں پر سید اکبر رسول اللہؐ کی مہر لگی ہوگی۔ جن کا قائد آل محمدؐ میں سے ایک شخص ہوگا۔ ان کے علموں کے

پھریرے ایسے ہوں گے کہ اگرانہیں مشرق میں کھولا جائے تو ان کی خوشبومغرب کی طرف تک پہنوچے گی جسے مشک ازفر کی خوشبو ہواوراس کا رعب وخوف ایک ماہ کی راہ کے فاصلے تک دشمنوں کے دلوں میں بیٹھا ہوگا۔

اور کوفے میں سعد السقآء کے بیٹے اپنے آباء واجداد کے خون کے طالب ہوں گے پھر اہل نجرآن میں سے ایک شخص خروج کرے گا جو راہب ہوگا اور امامؑ کی دعوت کو قبول کریگا اور اپنے صومعہ کو منہدم کردے گا۔صلیب نکال کر پھینکے گا غلاموں اور غریبوں کے لشکر کے ساتھ باہر نکلے گا۔ پھر دوسرے روز بعد غروب آفتاب مغرب کی جانب سے ندا ہوگی کہ ''اے اہل ہدایت جمع ہوجاؤ'' اسکے دوسرے روز ظہر کے وقت آفتاب بالکل بےنوراور سیاہ پڑ جائے گا۔تیسرے دن اہل حق و باطل کو جدا جدا کیا جائے گا۔دآبۃ الارض خروج کرے گا۔

پھر امام قائمؑ مقام حرور جائیں گےاوراس مقام کوجلا کر خاک کردیں گےاوردروازۂ بنی سعد سے نکل کر قبیلہ ثقیف پہونچیں گے جوزارعآن فرعون ہیں اسکے بعد مصر جائیں گے اور وہاں منبر سے لوگوں سے خطاب کریں گے۔اسکے بعد تمام روئے زمین پر عدل قائم ہوجائے گا۔زمین سارے اہل زمین کیلئے مزین وآراستہ ہوجائیں گی جنگلی درندے عام چوپائیوں کی طرح زمین پر گھومنے پھرنے لگیں گے مومنین کے دلوں میں اتنا علم بھردیا جائے گا کہ وہ دوسرے کے محتاج نہ ہوں گے۔

خطبۂ امام حسینؑ

حضرت ابوجعفر امام محمد باقرؑ کا فرمان مبارک ہے کہ امام حسینؑ نے شب عاشورا اپنے اصحاب سے خطاب فرما کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

آپ سب کو جنت کی بشارت ہو' یہ بات جان لو خدا کی قسم! ہمارے خلاف جو کچھ ہوتا ہے جب یہ سب کچھ ہو جائیگا تو جس قدر اللہ چاہے گا اور جو اسکی مشیت میں ہوگا۔ ہم (مخصوص مقام) میں ٹھریں گے پھر اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو وہاں سے باہر نکال لائے گا۔ ایسی حالت میں ہمارے قائم کا ظہور پرنور ہو جائیگا۔ پس ہمارے قائمؑ سارے ظالموں سے بدلہ لیں گے۔ اس وقت میں خود اور آپ سب ان ظالموں کو ہتھکڑیوں' بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیں گے اور ہم انہیں مختلف عذابوں میں مبتلا مشاہدہ کریں گے۔ ان کو طرح طرح کا عذاب دیا جا رہا ہوگا اور ہم سب وہ منظر دیکھ رہے ہوں گے۔

سوال ہوا یا ابن رسولؐ اللہ آپ کے قائمؑ کون ہیں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا ''وہ میرے بیٹے محمد بن علی الباقرؑ کے ساتویں فرزند ہمارے قائمؑ ہیں اور وہ ایک مدت تک کیلئے غائب ہوں گے پھر ظہور فرمائیں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح زمین ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (آخری ہادی کائنات ۵)

اقتباس خطبہ امام محمد باقرؑ سے

بحار جلد 12 ص:129 مجلسی علیہ رحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا! خبردار! زمین پکڑے رہنا کبھی اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت میں نہ لانا' جب تک وہ علامات نہ دیکھو جن کی میں نشاندہی کر رہا ہوں' ایک سال تم دیکھو گے کہ دمشق میں ایک منادی ندا دے رہا ہے اور اس کا ایک قریہ زمین میں دھنس گیا ہے اس کی مسجد کا ایک بڑا حصہ گر پڑا ہے جب تم دیکھو کہ ترک آگے بڑھ گئے ہیں اور جزیرہ رملہ میں اترے ہیں اور اہل روم بھی بڑھے ہیں انہوں نے رملہ میں اپنا پڑا ؤڈالا ہے اور اس سال سرزمین عرب کے ہر حصے میں اختلاف ہی پیدا ہو گیا ہے۔

اور یہ کہ اہل شام تین مختلف جھنڈوں تلے ہوں گے ایک جھنڈا تو چتکبرا ہوگا دوسرا سُرخ اور تیسرا سفیانی کا اور سفیانی کے ساتھ بنی کلب کے لوگ ہوں گے جو اس کے ماموں لگتے ہوں گے سفیانی اور اسکے ساتھی بنی ذنب الحمار پر غالب آئیں گے اور ان کا ایسا قتل عام کریں گے کہ ایسا کبھی نہ کیا گیا ہوگا اور بنی ذنب الحمار کا جو شخص دمشق میں آئے گا تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے قتل ہو جائیگا۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیت: **فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِہِمۡ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡہَدِ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ** (سورہ مریم ۳۷)

''پس گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا اور حیف ہے ان پر جو یوم عظیم کی پیشی سے انکاری ہیں''

سفیانی اور اسکے ساتھی خروج کریں گے اور ان کا مقصد صرف آل محمدؑ اور انکے شیعوں کا قتل ہوگا چنانچہ وہ ایک فوج بھیجے گا اور وہاں بہت سے آل محمدؑ کے شیعہ قتل کئے جائیں گے' یا سولی پر لٹکائے جائیں گے اور خراسان سے ایک پرچم آئیگا جو ساحل دجلہ پر اُترے گا اور فوج کا ایک دستہ مدینہ کی جانب بھیجے گا وہاں ایک شخص کو قتل کیا جائے گا جب سفیانی کا لشکر امام مہدیؑ سے مقابلے کیلئے مکہ کی طرف روآنہ ہوگا بیابان میں پہنچے گا تو مقام بیداء میں زمین سماء جائیں گا۔

اسکے بعد حضرت امام مہدیؑ ان کے تین سو تیرہ 313 جنہوں نے رکن و مقام کے درمیان ان سے بیعت کی ہوگی مکہ سے خروج کریں گے ان کے ساتھ نبی اکرمؐ کے تبرکات اور علم و آنحضرتؐ کا اور آپ کے اسلحہ وغیرہ ہوں گے مکہ میں ایک منادی ان کے نام کیساتھ ان کی امامت کا اعلان کرے گا جس کو تمام اہل زمین سنیں گے ان کا نام نبی کا نام ہوگا اگر اس میں تم لوگوں کو کوئی اشکال وقباحت درپیش ہو تو نبیؐ اکرم کے تبرکات ان کے علم اور ان کے اسلحے میں تو کوئی قباحت نہیں ہونی چاہیے اور اسکے ماننے میں بھی اشکال وتردد ہو تو ان کے نام کیساتھ ان کی امامت کا آسمان سے اعلان ہونے میں تو کوئی اشکال نہ ہوگا۔ اور آل محمدؑ میں سے شاذ شاذ لوگوں سے خود کو بچانا' کیونکہ محمدؐ

اور علیؑ کی آل کا پرچم ایک ہوگا' اوران کے دوسروں کے مختلف پرچم ہوں گے لہذا تم کو زمین پکڑے رہنا لازم ہے اوران میں سے کسی ایک شخص کی بھی اتباع نہ کرنا جب تک کہ تم یہ نہ دیکھو کہ وہ شخص آنحضرتؐ کا پرچم اوراپنے اسلحے وتبرکات کے ساتھ ہے اورامام حسینؑ کی اولاد میں سے ہے یہ تبرکات امام حسینؑ کے بعد امام زین العابدینؑ کواور سلسلہ بہ سلسلہ آپ تک پہنچے ہیں۔

خطبہ امام جعفر صادقؑ

کمال دین جلد 2 صفحہ 349 زرارہ نے بیان کیا کہ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے قائمؑ کے لئے قیام سے پہلے غیبت ہے میں نے پوچھا وہ کیوں؟ آپ نے فرمایا! دشمنوں کے خوف سے اورآپ نے اپنے بطن مبارک کی طرف اشارہ کیا پھر فرمایا! اے زرارہ وہ منتظر ہے اسکی ولادت کے بارے میں لوگ شک کریں گے کچھ کہیں گے اس کا حمل قرار پایا تھا کچھ سال پہلے پیدا ہوا اللہ تعالیٰ غیبت کے ذریعہ شیعوں کا امتحان لے گا اور باطل پرست شک کریں گے زرارہ کہتے ہیں میں آپؑ پر فدا اگر میں اس زمانہ غیبت میں موجود ہوں تو کون سا عمل میرے لئے بہتر ہوگا آپؑ نے ارشاد فرمایا! اے زرارہ اگر تم اس زمانہ غیبت میں ہو تو ہر وقت یہ دُعا پڑھو۔ دعائے غریق۔

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ' فَاِنَّكَ اِنْ لَّم تَعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ اَعْرِفُ نبيكَ
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ فَاِنّكَ اِنْ لّم تَعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ اعرف حُجّتِكَ
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجّتِكَ فَاِنّكَ اِنْ تَعَرِّفْنِي حُجّتِكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي

اے اللہ تو مجھے اپنی معرفت عطا کر کیونکہ میں نے تیری معرفت حاصل نہیں کی تو تیرے نبیؐ کی معرفت حاصل نہیں کرسکوں گا' اے اللہ مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر میں تیرے رسولؐ کی معرفت حاصل نہیں کرسکا تو تیری حجت کو نہیں پہچان سکوں گا' اے اللہ مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر مجھے تیری حجت کی معرفت عطا نہیں ہوئی تو دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

پھر فرمایا! اے زرارہ بے شک اس وقت مدینہ میں ایک نوجوان قتل کیا جائے گا میں نے پوچھا! میں آپؑ پر فدا کیا اس نوجوان کو سفیانی کا لشکر قتل کریگا۔ آپ نے فرمایا! نہیں بلکہ فلاں قبیلے کا لشکر قتل کریگا وہ لشکر مدینہ میں داخل ہوگا اور اب اللہ مزید مہلت نہیں دیگا اس وقت امام ظاہر ہوں گے۔ (کمال دین جلد 2 صفحہ 350)

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا بھی آئے گا جب ''سبطہ'' (ایسا زمانہ جس میں امام غائب ہوں گے اس وقت دو مسجدوں (مکہ و مدینہ) کے درمیان کئی علم بلند ہوں گے جیسے سانپ اپنے بلوں میں سے نکلتے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کیلئے ستارہ طلوع کریگا۔ اس وقت اپنے عقیدے پر ثابت قدم رہنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ستارہ طلوع کردے (یعنی حق واضح کردے) امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ سفیانی یا اسکے کسی مصاحب نے تمہارے کوفہ کے باہر پڑاؤ ڈالا ہے اور اسکی طرف سے کوئی منادی ندا دے رہا ہے کہ جو شخص علیؑ کے شیعوں میں سے کسی شیعہ کا سر کاٹ کر لائے گا اسکو ایک ہزار درہم دونگا یہ سُنکر ایک پڑوسی اپنے پڑوسی پر جھپٹے گا اور کہے گا یہ بھی ان میں سے ہے اور اس کا سر کاٹ کر لیجائیگا اور ایک ہزار درہم وصول کرے گا (بحار ص 112)

☆☆☆☆☆

بابِ ہشتم۔ امام مہدیؑ کی طویل عمر کی بحث

تواریخ و احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم نے بعض لوگوں کو کافی طویل عمریں عطا کی گئی ہیں۔ عمر کی طوالت مصلحت خداوندی پر مبنی ہے اس سے اس نے اپنے دوست اور دشمن دونوں کو نوازہ ہے۔ دوستوں میں حضرت عیسیٰؑ حضرت ادریسؑ حضرت خضرؑ وحضرت الیاسؑ جنکا تفصیلی بیان پہلے ہو چکا ہے۔ اور دشمنوں میں سے ابلیس لعین، دجال بطال، سفیانی، یاجوج ماجوج

وغیرہ ہے امام عصرؑ کے طول عمر پانے پر اعتراض کرنے والے ان تمام کی طویل عمری پر غور و غوص کریں ۔خداوند عالم نے کئی لوگوں کی عمریں کافی طویل کی ہیں مثال کیلئے ملاحظہ ہو جو روایات و تاریخوں میں جن کا ذکر ہے۔

1)لقمانؑ کی عمر 3500 2)عوجؑ بن عنق کی عمر 3300 سال 3)ذوالقرنینؑ کی عمر 3000 سال 4) حضرت نوحؑ کی عمر 1000 سال 5) ضحاکؑ وطھورتؑ کی عمر 1000 6) قینانؑ کی عمر 900 سال 7) مہلائیلؑ کی عمر 800 8) نفیلؑ بن عبداللہ 700 9) ربیعہؑ بن عمر عرف سطیح کاہنؑ 600 برس 10) حاکم بن حربؑ، عامرؑ بن ضرب کی عمر 500 سال 11) سامؑ بن نوح کی عمر 500 12) حرثؑ بن مفاض جرہمی کی عمر 400 سال 13) ارفغشدؑ کی عمر 400 سال 14) دربدینؑ زبد کی عمر 456 15) سلمانؓ فارسی کی عمر 400 سال 16) عمروؑ بن روسی کی عمر 400 17) زہیرؑ بن جناب بن عبداللہ 430 سال 18) حرثؑ بن ضیاص کی عمر 400 19) کعبؑ بن جحجد کی عمر 390 20) نصر بنؑ دھمان بن سلیمان 390 21) قیسؑ بن ساعدہ کی عمر 380 22) عمر بن ربیعہؑ کی عمر 333 23) اکثرؑ بن ضیعفی 336 سال 24) عمر بن طفیلؑ عدوانی 200 سال (امام مہدی عجہٗ، غایۃ المقصو 103، اعلام الوریٰ ص:270)

ان لوگوں کی طویل عمروں کو دیکھنے کے بعد ہر گز نہیں کہا جا سکتا چونکہ اتنی عمر کا انسان نہیں ہوتا اس لئے امام مہدیؑ کا وجود تسلیم نہیں کرتے کیونکہ امام مہدیؑ کی عمر اس وقت 1441 ہجری ہیں 1186 ہوتی ہے۔

الغرض ہم نے قرآن کی آیتوں اور احادیث کو پیش کیا ہے کہ امام مہدیؑ پیدا ہو چکے ہیں اور پردۂ غیبت میں ہے اور قیامت کے قریب ظہور فرمائیں گے چونکہ زمین بغیر حجت خدا باقی نہیں رہ سکتی اسی لئے قدرت نے انہیں سلامت رکھا ہے۔جس طرح انبیاء اپنے عہد نبوت کے دوران غیبت میں رہ کر

بھی حجت خدا تھے۔ (عجائب القصص ۱۹۱) ۴۰ سے زیادہ علمائے اہلسنت بھی امام مہدیؑ کے پیدا ہو کر غائب رہنے اور قربِ قیامت ظہور کرنے کے قائل ہیں جن کے نام آگے پیش کئے جائیں گے۔

یمامہ کا مشہور کاہن جس کا نام ربیع بن اذن تھا جس کو سطیح کہتے تھے یہ عجیب الخلقت تھا۔ خدا نے اُسے ایک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں خلق کیا جس کے جسم میں سوائے سر کے کہیں کوئی ہڈی نہ تھی۔ اس کو کپڑے کے مانند لپیٹ دیا جاتا تھا کبھی کھولکر بورئے پر ڈال دیا جاتا وہ پشت کے بل پڑا رہتا تھا۔ اس کی آنکھ اور زبان کے سوائے اسکا کوئی عضو حرکت نہیں کرسکتا تھا۔ وہ رات کو چند لمحوں کیلئے سوتا اور پھر تمام شب آسمان کو دیکھتا رہتا۔ اسنے آنحضرتؐ کی ظہور کی خبر دی اور حضرت علیؑ کی خلافت اور امام مہدیؑ کی غیبت کی بھی خبر دی۔ اسکی عمر بروایت حیات القلوب 9 سو برس تھی۔

اکمال دین جلد دوم سے طویل عمر پانے والے عام انسان

1) روایات میں ہے کہ حبابۃ والبیہ نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے ملاقات کے بعد دیگر آئمہؑ سے بھی ملاقات کی اور وہ حضرت امام رضاؑ کے زمانے تک زندہ رہی اور کوئی اس کی طول عمر کا انکار نہیں کرتا پھر کیا وجہ ہے کہ امام قائمؑ کا انکار کرتے ہیں۔

حبابۃ والبیہ کہتی ہے میں امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ کے پاس گئی جب آپ مسجد کے چبوترے پر بیٹھے تھے تو میں نے عرض کیا! اےئے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ اللہ آپ پر رحم فرمائے دلالت امامت کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا! یہ پتھر اٹھاؤ اور اپنے ہاتھ سے ایک پتھر کی طرف اشارہ کیا۔ آپ نے اس پتھر پر اپنی انگوٹھی لگائی تو اس انگوٹھی کا نقش پتھر پر ثبت ہو گیا۔ پھر فرمایا! اےئے حبابۃ کوئی مدعی امامت ہو تو اس سے کہو کہ اسی طرح پتھر پر مہر لگا دیں۔ اگر لگا دے تو سمجھنا وہ امام ہے اور اس کی اطاعت فرض ہے اور امام جس چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ شئے اس سے پوشیدہ نہیں رہتی۔ حبابۃ کہتی ہے میں حضرت علیؑ کے انتقال کے بعد حضرت امام حسنؑ کے پاس آئی

آپ حضرت علیؑ کی جگہ پر بیٹھے تھے اور لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے۔ آپؑ نے فرمایا! اے حبابۃ الوالبیہ! جو تیرے پاس پتھر ہے وہ مجھے دے میں نے وہ پتھر کا ٹکڑا حضرت امام حسنؑ کو دیا۔ آپؑ نے اس پر اسی طرح مہر لگائی جس طرح جناب امیر المومنینؑ نے لگائی تھی۔ پھر میں امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؑ اس وقت مسجد نبویؐ میں تھے۔ حضرت نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مرحبا کہا پھر فرمایا! جو تو نے ارادہ کیا ہے وہ دلائل امامت میں سے ایک دلیل ہے کیا تیرا ارادہ دلیل امام معلوم کرنے کا نہیں ہے؟ میں نے کہا ضرور میرے مولاؑ نے فرمایا! جو تیرے پاس پتھر ہے وہ مجھے دے۔ میں نے وہ پتھر نکال کر دیا۔ آپؑ نے اس پر مہر لگا دی پھر میں علیؑ ابن حسنؑ کے پاس آئی۔ بڑھاپے کے باعث مجھے رعشہ تھا۔ اس وقت میری عمر ایک سو تیرہ برس تھی۔ میں نے امام زین العابدینؑ کو رکوع و سجود اور عبادت میں مشغول پایا۔ پس میں مایوس ہوئی تو آپؑ نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا تو میرا شباب لوٹ آیا۔ میں نے کہا آقا! میری عمر کتنی گزر گئی ہے اور کتنی باقی ہے؟ آپ نے فرمایا! گزری کو بتا دوں گا۔ باقی کو نہیں بتاؤں گا۔ پھر فرمایا! تیرے پاس جو پتھر ہے میں نے وہ پتھر حضرت زین العابدینؑ کو دے دیا۔ آپؑ نے اس پر مہر لگا دی۔ پھر میں امام محمدؑ باقر کی خدمت آئی آپؑ نے بھی مہر لگا دی۔ اس کے بعد میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے بھی اس پتھر پر مہر لگا دی۔ پھر میں حضرت امام موسیٰؑ کاظم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؑ نے بھی اس پر مہر لگا دی۔ پھر میں حضرت امام علیؑ رضا کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؑ نے بھی اس پر مہر لگا دی۔ عبداللہ ابن ہشام کے مطابق حبابۃ اس کے بعد نو ماہ زندہ رہی۔

پھر یہ کیسے جائز نہیں کہ اللہ امام القائم المہدیؑ کو بھی بحالت جوانی سلامت رکھے اور اس وقت تک زندہ رکھے جب تک وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح نہ بھر دیں جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ حالانکہ امام قائم کیلئے نبیؐ اکرم سے نصوص بھی وارد ہیں۔

2) روایات میں ابوالدنیا المعروف بہ معمر مغربی جس کا نام علی بن عثمان بن خطاب بن مرہ بن موید تھا۔ حضور اکرمؐ کے انتقال کے وقت اس کی عمر تین سو سال کے قریب تھی۔ حضور اکرمؐ کے بعد اس نے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی خدمت کی اور بادشاہانِ وقت نے اس سے طول عمر کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ آب حیات پیا تھا وہ مقتدر کے دور تک زندہ رہا۔ مخالفین تو اسکی موت کو ہی تسلیم نہیں کرتے پھر کیا وجہ سے کہ امام قائمؑ کی طول عمر کا انکار کرتے ہیں۔

معمر مغربی کے بارے میں شیخ صدوق علیہ رحمہ نے اکمال دین واتمام نعمت میں کئی راویتیں نقل کی ہیں اگر ان تمام روایتیں اس کتاب میں لکھی جائیں تو کافی ضیغم کتاب ہو جائے گی۔

3) عبید بن شریہ جرہمی تین سو پچاس سال تک زندہ رہا۔ اس نے حضور اکرمؐ کا عہد مبارک دیکھا اور اسلام لایا۔ پھر حضورؐ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہا۔ یہاں تک کہ معاویہ سے اس کے غلبہ اور حکومت کے دور میں ملا۔ معاویہ نے کہا کہ اے عبید مجھے بتاؤ تم نے زمانے کو کیسا پایا اور کیا کیا دیکھا؟ عبید نے کہا زمانے میں تو کوئی فرق نہیں پایا جیسے پہلے رات دن تھے ویسے اب بھی ہیں جسے پہلے لوگ جیتے مرتے تھے ویسے اب بھی جیتے مرتے ہیں۔ ہاں لوگ اپنے زمانے کو بُرا کہتے ہیں۔ میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے اور اس سے ملا ہوں جو ایک ہزار سال زندہ رہا۔ اور اس نے بتایا کہ وہ ایسے شخص سے ملا تھا جو دو ہزار سال زندہ رہا۔

4) ربیع بن ضبع فزاری عبدالملک بن مروان کے پاس جو وفد گیا تھا اس میں ربیع بن ضبع فرازی بھی تھا جو معمر ترین افراد میں سے ایک تھا اس کے ساتھ اس کا پوتا وھب بن عبداللہ بن ربیع بھی تھا جو خود بہت ضعیف تھا اس کی ابرو لٹک کر آنکھوں پر آ گئی تھیں جن کو وہ پیشانی پر باندھ لیتا تھا۔ جب حاجب نے اسے دیکھا تو سب سے زیادہ ضعیف سمجھ کر اس سے کہا بزرگوار پہلے آپ اندر آ جائیں۔ وہ عصا ٹیکتا ہوا اندر آیا اور عصا سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی داڑھی اسکے گھٹنوں

تک پہنچ گئی تھی۔ جب عبدالملک نے دیکھا تو بولا بزرگوار بیٹھ جاؤ۔ وہ بولا کیسے بیٹھ جاؤں جب کہ میرے دادا دروازہ پر کھڑے ہیں۔ جب انہیں بلایا گیا تو وہ تیزی سے دربار میں آ گیا اور سلام کیا۔ عبدالملک نے اپنے ہم نشینوں سے کہا وائے ہو تم پر یہ تو دو آدمیوں سے زیادہ جوان ہے۔

5) شق الکاھنؔ کے بارے میں ہے کہ اکمال دین ۵۱۹ صفحہ پر آدمیت ٗشرف اور خوبصورتی میں کسی کو اس کی طرح نہیں دیکھا وہ تین سو سال زندہ رہا۔

6) شدادؔ بن عاد بن ارم اور ذات عماد کی جنت کہ اس جیسی روئے زمین پر کوئی اور نہیں بنائی گئی۔ جب جنت تیار ہو گئی تو شدادؔ ارم کے ارادے سے روآنہ ہوا جب اس جنت کے قریب پہنچا ایک دن اور شب کی مسافت باقی رہ گئی تو پروردگار عالم نے اس پر اور اسکے ساتھیوں پر آسمان سے ایک آواز بھیجی جس کو سن کر سب کے سب ہلاک ہو گئے نہ وہ خود ارم میں داخل ہو سکا نہ اور نہ اسکے ساتھیوں میں سے کوئی داخل ہو سکا۔ یہ خبر مشہور ہوئی اور معاویہ تک پہنچی تو اس نے والیِ صنعاء کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ شخص جو شدادؔ کی جنت میں گیا تھا اسکو میرے پاس بھیج دو جب وہ شخص اس نے اس کو تنہائی میں بلا کر اس شخص شہر کے متعلق دریافت کیا اور یہ کہ اس میں کیا کیا دیکھا۔ اس نے تمام واقعہ اس سے بیان کیا اور وہ بھی دکھایا جو لولوُ مشک اور زعفران میں سے وہاں سے اٹھایا تھا اور کہا خدا کی قسم سلیمان ابن داؤدؑ کو بھی ایسا شہر نہیں ملا ہوگا۔ معاویہؔ نے کعب الاحبارؔ کو بلوایا اور کہا اۓ ابواسحاقؔ کیا تجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے جو سونے' چاندی سے بنایا گیا ہو۔ جس کے ستون زبرجد اور یاقوت کے ہوں اس کے قصر اور کھڑکیاں لولو کی ہوں اور اسکی کیاریوں میں درختوں کے نیچے نہریں جاری ہوں کعب نے کہا! ہاں اس شہر کو شدادؔ بن عاد نے تعمیر کیا تھا۔ وہی ''ارم ذات العماد'' ہے جسکی تعریف میں اللہ عزوجل نے اپنی کتاب جو حضورؐ اکرم پر اتاری کہا کہ اس کا مثل نہیں خلق ہوا۔ اس نے اسکے شہروں کا حال بیان کیا کہ یہ بات کتابوں میں

پائی گئی ہے کہ ایک شخص ارم میں جائے گا۔ اسے دیکھے گا بیان کرے گا۔ مگر لوگ اس کی بات کا یقین نہیں کریں گے البتہ آخرزمانے میں اہل ایمان اس میں داخل ہوں گے۔

شیخ صدوق علیہ رحمہ فرماتے ہیں کہ اگر زمین پر بننے والی جنت کیلئے یہ بات ممکن ہے کہ وہ لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل رہے گی اور کوئی فرد اس کا پتہ نہ لگا سکے اور لوگ یہ علم نہ ہونے کے باوجود کہ وہ کہاں ہے روایتوں کی بناء پر اس کی موجودگی کا اعتقاد رکھیں گے لیکن روایتوں کی بناء پر امام القائمؑ کی غیبت کو کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ اور اگر یہ قابل قبول ہے کہ شدّاد بن عاد نوسو برس تک زندہ رہ سکتا ہے تو پھر امام القائمؑ کی طویل عمر پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے۔ اسی طرح شیخ نے ساٹھ' ستر طول عمر پانے والوں کا ذکر کیا ہے۔

شدّاد بن عاد سے متعلق خبر ابووایل سے مروی ہے اور امام القائمؑ المہدیؑ سے متعلق خبر نبیؐ اکرم اور آئمہ اہلبیتؑ سے مروی ہے پس یہ صرف حق کا انکار کرنا ہے۔ سعیّد بن جبیر حسینؑ ابن علیؑ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہمارے قائمؑ میں کئی انبیاء کی سنتیں ہیں۔ حضرتِ نوحؑ کی سنت طویل عمرٗ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ولادت کا پوشیدہ ہونا' اور لوگوں سے پوشیدہ رہنا حضرت موسیٰؑ کی سنت خوف اور غیبت' حضرت عیسیٰؑ کی سنت یہ کہ لوگ ان کے بارے میں اختلاف کیے۔ حضرت ایوبؑ کی سنت مصائب کے بعد خوشحالی اور حضرت محمدؐ کی سنت تلوار لیکر خروج کرنا ہے۔ پس سابقہ ادوار میں طول عمر کا واقع ہونا صحیح ہے تو امام القائمؑ کے لئے اس سنت کا جاری ہونا بھی صحیح ہے۔ امام القائمؑ کی طولِ عمر اور غیبت کا انکار وہی لوگ کریں گے جن کے دلوں مں ے کفر و ضلالت اور حضورؐ اکرم اور آئمہؑ کے لئے بغض و عناد ہے۔

اکمال الدیّن ج ۲ صفحہ ۲۰۹ پر اسحاق بن ابراہیم طرطوسیؔ سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے میں ستانوے ۹۷ سال کی عمر میں یحییٰ بن منصور کے گھر پہنچا تو میں نے قنوج کے بادشاہ سرپانک کو

دیکھا تو ہم نے دریافت کیا کہ تمہاری عمر کتنی ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ اس کی عمر نوسو پچیس ۹۲۵ سال ہے اور وہ مسلمان ہے۔ اس نے بیان کیا کہ جناب رسولؐ اکرم نے اپنے اصحاب میں سے دس افراد کو جس میں حذیفہؓ یمان، اسامہؓ بن زید بھی تھے میرے پاس بھیجا۔ انہوں نے دعوتِ اسلام دی تو میں نے قبول اسلام کیا اور مکتوب نبی کریمؐ کو اس نے بوسہ دیا میں نے اس سے کہا تم کمزوری کے باوجود نماز کس طرح پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''الذین یذکرون'' (سورہ آل عمران آیت ۱۹۱:۳) وہ لوگ جو اللہ کا ذکر بیٹھ کر کھڑے ہو کر لیٹ کر کرتے ہیں۔ جب اس سے پوچھا گیا تمہاری غذا کیا ہے۔ جواب دیا گوشت کا پانی اور گندنا (ماء اللحم، اور پیاز اور لہسن) استعمال کرتا ہوں۔

طویل عمر پانے والے عزیز مصر کی عمر اور اہرام کے خزانے

عبداللہ بن یزید شعرانی جو عمار یاسرؓ کی اولاد میں سے تھے ان کا بیان ہے کہ مجھ سے ابوالقاسم محمد بن قاسم بصری نے یہ حکایت بیان کی کہ ''ابوالحسن حمارویہ بن احمد بن طولون پر مصر کے خزانوں کے منہ اتنے کھلے جتنے کسی پر نہ کھلے تھے پھر اس نے اہرام مصر کے انہدام کا ارادہ کیا مشیروں نے منع کیا لیکن اس نے مزدور لگا دیئے کھدائی ہوئی لیکن اندر جانے کا راستہ نظر نہ آیا ۔مایوس ہو کر واپس آنے لگے تو ایک سوراخ نظر آیا اسے کھودا تو سنگ مرمر کا فرش نظر آیا۔ اس فرش کو باہر نکالا اس پر یونانی زبان میں ایک تحریر کندہ تھی یہ تحریر کسی سے نہ پڑھی گئی ایک شخص ابوعبداللہ مدینی نے ابوالحسن حمارویہ سے کہا کہ حبشہ کا ایک شخص اسقف ہے جس کی عمر تین سو ساٹھ 360 سال ہے وہ اس رسم الخط کو جانتا ہے۔ اس نے مجھے یہ زبان سکھانی چاہی لیکن مجھے لگاؤ عربی سے تھا نہ سیکھی وہ اب تک زندہ ہے۔

ابوالحسن حمارویہ نے شاہ حبشہ کو اسقف کے بلانے کا خط لکھا لیکن ضعیفی کی وجہ سے شاہ حبشہ

نے اسے نہ بھیجا۔لہذا مجبوراً وہ سنگ مرمر کی چٹان کشتی میں رکھ کر شہر اسوان بھیج دی گئی جہاں سے شہر حبشہ پہنچی۔اسقف نے پڑھا جس کا ترجمہ عربی زبان میں ہوا اس میں لکھا تھا۔''میرا نام ریان بن دومغ ہے''ابوعبداللہ نے ریان کے متعلق دریاف کیا تو اسقف نے بتایا کہ یہ حضرت یوسفؑ کے زمانہ کا عزیز مصر کا باپ تھا۔عزیز مصر کی عمر سات سو سال کی تھی اس کے باپ ریان کی عمر ایک ہزار سات سو 1700 سال کی تھی اور دومغ کی عمر تین ہزار 3000 سال کی تھی۔الغرض اس میں تحریر تھا کہ میں ریان بن دومغ ہوں میں یہ معلوم کرنے نکلا تھا کہ دریائے نیل کہاں سے نکلا ہے اس کا منبع کہاں ہے میرے ساتھ چار لاکھ آدمی چلے میں اسّی 80 مہینے تک چلتا رہا یہاں تک کہ میں ظلمات اور بحر محیط تک پہنچا۔اور دیکھا کہ دریائے نیل بحر محیط کو کاٹ کر اسے عبور کر رہا ہے۔میرے لئے عبور کرنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔میرے ساتھی ختم ہو چکے ہیں صرف چار ہزار باقی رہے گئے ہیں مجھے اپنے ملک کے ختم ہونے کا خطرہ لاحق ہوا مصر واپس آیا اور بہت سے احرام بنوائے جن میں اپنا سارا خزانہ محفوظ کر دیا اور اس کے متعلق یہ اشعار کہے ہیں جن کا ترجمہ کا خلاصہ یہ ہے۔

''مجھے علم غیب نہیں ٗغیب کا جاننے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے مگر آئندہ جو واقعات رونما ہونے والے ہیں ان میں سے کچھ کا علم مجھے بھی ہے میں نے چاہا تھا کہ دریائے نیل کا منبع معلوم کروں مگر اس سے عاجز رہا حالانکہ میں نے اس کیلئے اسّی مہینے کی مسافت طئے کی میرے ساتھ ایک لشکر جرار بھی تھا۔میں نے سارے جن وانس کی آبادیاں طئے کر لی لیکن درمیان راہ بحر ظلمات حائل ہو گیا اور میں نے یقین کر لیا کہ اب اس سے آگے میں نہ جا سکوں گا تو اپنے وطن مصر واپس آیا۔پھر میں نے مصر میں یہ سارے احرام برانی بنوائے اور ان میں ایسی حکمت وضاعی رکھی ہے کہ زمانہ نہیں تہ کر سکے گا اور نہ منہدم کر سکتا ہے اور ان کے اندر میں نے اپنے سارے عجائبات اور خزانے محفوظ کر دیئے ہیں اب ان کے قفل وہی کھولے گا اور ان عجائبات کو وہی استعمال کرے گا جو

آخری زمانے میں ولی رب العالمین ہوگا۔ جس کی حکومت کی ابتداء خانہ کعبہ (بیت اللہ) سے ہوگی اس کے بعد ساری دنیا پر چھا جائیگی۔ آٹھ' نو' دو' چار' نوے' اور اسکے بعد ننانوے اور وہ ان برانی کو مسخر کرے گا اور منہدم کرے گا اور میرے سارے خزانے اس کے تصرف میں آئیں گے۔ میں نے یہ سب کچھ اس پتھر کے اوپر کندہ کرا دیا ہے تا کہ یہ تحریر باقی رہے''

پس اس تحریر کو دیکھ کر ابوالحسن حمارویہ نے کہا پھر تو یہ ایسی چیز ہے کہ جس پر کسی کا بس نہیں چلے گا سوائے قائم آل محمدؐ کے پھر وہ سنگ مرمر کی چٹان اپنی جگہ پر رکھدی ''یہ صحیح ترین روایات ہے جو دریائے نیل اور اہرام مصر کے متعلق ہے''

ثقہ محدث و مصنف حسن بن محبوب ذراد نے ایک کتاب ''المشیخہ'' تصنیف فرمائی جو اصول شیعہ سے متعلق ہے اور زیادہ مشہور ہے۔ یہ امام زمانہؑ کی غیبت سے ایک سو سال پہلے کی تصنیف ہے اس میں بعض وہ احادیث بھی ہیں جو غیبت امام کے متعلق ہیں ان میں ایک وہ حدیث بھی ہے جو ابراہیم حارثی نے ابوبصیر سے اور انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا ''اے ابوبصیر ایک غیبت دوسری غیبت سے زیادہ طویل ہوگی اور پھر اس وقت تک امام کا ظہور نہ ہوگا جب تک کہ سفیانی کا خروج نہ ہو۔ بلائیں سخت نہ ہو جائیں لوگ موت و قتل میں گرفتار نہ ہوں اور خلقت اتنی تنگ نہ ہو جائے کہ حرم خدا اور حرم رسولؐ میں پناہ لینے کیلئے جائیں۔

غیبت نعمانی میں حضرت امام حسن عسکریؑ سے روایت ہے کہ وہ امر جس کا تم انتظار کر رہے ہو اس وقت تک نہ ہوگا جب تک تم لوگوں کا یہ حال نہ ہو جائے کہ ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار نہ کرے ایک دوسرے کے منہ پر نہ تھوکے اور ایک دوسرے پر لعنت نہ کرنے لگے اور ایک دوسرے کا نام کذاب نہ رکھدے۔

غیبت نعمانی میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ ''لازمی ہے کہ آذر بائیجان کی

طرف سے کچھ رونما ہوگا۔ جس کو کوئی شئے نہ روک سکے گی جب ایسا واقعہ رونما ہو تو تم لوگ اپنے گھروں میں ہی بیٹھے رہنا اور ہماری طرح تم بھی گوشہ نشینی اختیار کر لینا۔ پھر جب ہم میں سے کوئی آگے بڑھنے والا پیش قدمی کرے تو فوراً اس کے پاس پہنچنے کی کوشش کرنا خواہ تمہیں گھٹنوں کے بل چلنا پڑے۔ خدا کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ رکن اور مقام کے درمیان کتاب جدید پر اس کی بیعت کی جا رہی ہے۔ جو اہل عرب پر سخت گراں ہوگا اور وائے ہو عرب کے سرکشوں پر جو شر اور فساد سے بہت قریب ہوں گے۔

طویل عمر پانے والے حضرت سلیمان ابن داؤدؑ

تفسیر مجمع البیانؔ میں امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد ماجد جناب امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ ان جناب نے ارشاد فرمایا کہ سلیمانؑ ابن داؤدؑ زمین کے مشرق و مغرب کے مالک ہو گئے تھے اور ان حضرت نے سات سو برس اور چھ مہینے بادشاہت کی۔ دنیا میں جتنے رہنے والے ہیں سب پر ان کی سلطنت یکساں تھی جن ہوں یا انسان۔ شیاطین ہوں یا چوپائے۔ پرندے ہوں یا درندے اور ان کو ہر چیز کا علم دیا گیا تھا اور ہر جاندار کی بولی سکھائی گئی تھی اور ان حضرت کے زمانے میں ایسی ایسی عجیب صنعتیں عمل میں لائی گئیں جن کا ان سے پہلے لوگ ذکر ہی سنا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆

باب ۹

علائم ظہور امام قائم المہدیؑ

علائم کے تعلق سے مختلف روایتیں اور حدیثیں اور مختلف کتابوں سے مختصراً

حیات القلوب جلد اول باب ششم پر علامہ مجلسی علیہ نے حضرت صالحؑ کے حالات میں درج کیا ہے کہ جب حضرت صالحؑ دوبارہ اپنے قوم میں واپس آئے اسکے بارے میں امام جعفرؑ صادق سے منقول ہے کہ حضرت صالحؑ اپنی قوم سے ایک مدت تک غائب رہے اور جس روز غائب ہوئے نہ جوان تھے نہ بوڑھے۔ جب اپنی قوم کے پاس واپس آئے لوگوں نے نہ پہچانا کچھ علماء موجود تھے جنہوں نے پہچانا اس امت میں علیؑ اور قائم منتظر کی مثال حضرت صالحؑ کی سی ہے اور آخر زمانے میں دونوں حضرات ظاہر ہوں گے اس وقت بھی لوگوں کے تین گروہ ہو جائیں گے بعض ظاہر ہونے کا اقرار کریں گے اور بعض انکار۔

حضرت عیسیٰؑ کے ایک صحابی کا پہاڑ سے برآمد ہونا

معجزات آل محمدؐ صفحہ ۳۲۱ پر علماء سید ہاشم البحرانی نے تحریر فرمایا ہے کہ کتاب سیر الصحابہ کے مولف لکھتے ہیں کہ حضرت عمر کے خلافت میں سعد ابن ابی وقاص نے حلوان کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے شہر نہوند کو فتح کیا نماز عصر کا وقت ہوا سعد ابن ابی وقاص نے اپنے موذن بطلہ کو اذآن کا حکم دیا جب موذن نے اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے آواز آئی تو نے اللہ کی کبریائی بیان کی۔ جب موذن نے اشھد ان لا الا کہا تو پہاڑ سے آواز آئی اس کلمہ کو عرض وسماں کے جاننے والے جانتے ہیں۔ جب موذن نے کہا اشھد ان نا محمد الرسول اللہ تو پہاڑ سے آواز آئی تو نے بنی امی کی گواہی دی۔ الغرض موذن نے جو بھی کلمہ کہا پہاڑ سے کسی نے اس کی تائد تصدیق کی۔

جب موذن اذآن سے فارغ ہوا تو اس نے کہا بندہ خدا ہم نے تیری آواز سنی لیکن تجھے دیکھا نہیں باہر آؤ اور ہمیں ملو۔ جیسے ہی موذن نے کہا پہاڑ پھٹ گیا اور پہاڑ میں سے ایک شخص برآمد ہوا جس کے بال سفید تھے موذن نے کہا بندہ خدا اپنا تعرف کرا خدا تجھ پر رحم کرے۔ پہاڑ سے

برآمد ہونے والے نے کہا میرا نام رغیب بن ثومیدہ ہے موذن بطلہ نے کہا تیرا تعلق کن لوگوں سے ہے اس نے کہا میرا تعلق مسیح عیسیٰ بن مریمؑ کے اصحاب سے ہے۔ بطلہ نے کہا یہاں تیری رہائش کا سبب کیا ہے؟ رغیب نے کہا میں حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ سیاحت کرتے ہوئے یہاں آیا تھا میں حضرت کی خدمت کرتا تھا اور انکی اشیاء کی حفاظت کرتا تھا۔ جب حضرت عیسیٰؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تو خدا سے مانگنے کا خواہش مند ہے میں نے کہا جی ہاں میں ایک حاجت رکھتا ہوں آپ میری حاجت برائی کیلئے دعا فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا تیری کیا حاجت ہے میں نے کہا آپ کی زبان مبارک سے سنا تھا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ آپکو آسمان سے اٹھالیگا اور آپ کے جانے کے کچھ عرصہ بعد اللہ اس نبیؐ کو معبوث کرے گا جس کی آپ نے بشارت دی ہے اور آخری زمانے میں آپ آسمان سے نزول کریں گے اور آپ کے ساتھ سفید گھوڑوں پر فرشتے ہوں گے جن کے ہاتھوں میں نیزے ہوں گے پھر آپ باب حرم پر چڑھیں گے اس کے بعد ایک چیخ بلند ہوگی اور مشرق و مغرب کے لوگ آپ کے گرد ہو جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ نے کہا تو نے سچ کہا لیکن ایک بات بھول گیا وہ یہ ہے کہ اکیلا نہیں ہوں گا بلکہ میں نبی آخرالزماںؐ کے آخری جانشین کے ساتھ رہوں گا اور وہ جھوٹے دعویدار کو قتل کرے گا اور ظلم و جور سے بھری دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

میں نے کہا تھا کہ میری آپ سے یہی درخواست ہے کہ آپ اللہ تعالی سے دعا مانگیں کے میں آپ کے نزول کے وقت تک میں زندہ رہوں حضرت عیسیٰ نے اللہ سے درخواست کی پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اس پہاڑ میں سکونت اخیار کر۔ اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں کی نظروں سے مخفی رکھے گا اور امت محمدؐ کا ایک دستا یہاں آئے گا تو انکی اذان سنکر انہیں جواب دیگا میں نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا تھا کہ اس موذن کا نام کیا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا ویسے تو میں ان سب کو جانتا ہوں اور انکے عجیب حالات سے واقف ہوں۔ اس موذن کا نام بطلہ ہوگا۔

پھر حضرت عیسیٰ نے مجھے امت محمدی کے حالات بتائے اور یہ بھی بتایا کہ امت محمدی اپنے نبیؐ کے وصی اور انکے اہلبیتؑ سے بغض رکھے گی پھر اس نے رغیب محمدؐ مصطفےٰ کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا وہ وفات پا چکے اس نے پوچھا ان کا جانشین کون ہے تو معلوم ہوا حضرت ابوبکر تھے وہ بھی وفات پا چکے اور اب حضرت عمر ابن خطاب ہیں اس نے کہا میری طرف سے انسے کہنا کہ تم نے اپنے نبیؐ کے ساتھ وہ سلوک کیا جو تم سے پہلے کسی امت نے نہیں کیا۔ اس مخالفت کا انجام تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ تم ان کی موجودگی میں کس طرح سے حاکم بن گئے جب کہ تم علم میں انکے محتاج ہو۔ افسوس ہے اس امت پر جس نے اپنے نبیؐ کے وصی سے یہ سلوک کیا تم عمر سے کہنا کہ وہ وصی کو اپنے ساتھ اقتدار میں شریک کرے اور ان سے یہ کہنا کہ جب یہ باتیں ظاہر ہو جائیں تو سمجھ لینا کہ قیامت قریب آ چکی ہے۔ بطلہ موذن نے کہا قرب قیامت کی کونسی علامتیں ہیں۔

رغیبؑ نے کہا 1) جب امت اپنی نبیؐ کی وصی کی مخالفت کرے 2) مساجد کی تزئین و ارائش کی جائے۔ 3) جب مصحف (قرآن مجید) پر نقش و نگار ہونے لگیں 4) غلام اپنے آقاؤں پر سرداری کرنے لگیں گے (آزادی میں تو یہی ہو رہا ہے)۔ 5) سود کا منافہ بنا لیا جائے (بینک کا انٹرسٹ وہی ہے) 6) بدکاری عام ہو جائے گی (انٹرنیٹ کے ذریعہ یہ ہر ہاتھ میں ہے) 7) ماں اپنی بیٹی کی زنا کی کمائی کھانے لگے (یہ بھی عام نذر آتا ہے) 8) سلاطین ظلم و جور کرنے لگیں۔ 9) پانی تہہ نشین ہو جائے 10) اولاد زنا اولاد انبیاء کو قتل کرنے لگے 11) راستے غیر محفوظ ہو جائے۔ اس کے بعد وہ پہاڑ میں چلا گیا اور پہاڑ بند ہو گیا۔

حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل عام: جابرؓ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ امام قائمؑ کا ظہور اس وقت ہوگا جب حیرہ و کوفہ کے درمیان اہل بلاد فتنوں میں گھرے ہوئے ہوں گے اور اس سے نکلنے کی راہ تلاش کرتے ہوں گے اور انکے مقتولین ندی کے کنارے پڑے ہوں گے کہ اتنے میں آسمان سے ایک منادی ندا دیگا۔

امام قائمؑ کے ظہور کیلئے بہت سی علامتیں رونما ہوں گی پہلی علامت کوفہ کا خندق ورصد سے حصار ہے (جو آجکل چیک پوسٹ بنے ہیں) کوفہ کی گلیوں میں مشکیزوں کا پھٹنا (فرأت کا سیلاب) مساجد کا چالیس شب وروز معطل رہنا، ہیکل ومجسمے کا انکشاف، سب سے بڑی مسجد کے اطراف مختلف جھنڈوں کا لہرانا، جس میں قاتل ومقتولین دونوں جہنمی ہوں گے، بہت تیزی کیساتھ قتل اور پھانسی کی موت ہوگی پشتِ کوفہ پر ستر آدمیوں میں نفس زکیہ کا قتل، رکن ومقام کے درمیان ایک شخص کا ذبح کیا جانا، بت خانے میں ایک سفید سر والے کو قید کر کے قتل کرنا۔

ظہور سے قبل رویبضہ بولے گا

ابن نباتہ سے روایت ہے کہ ابو الآئمہ امیر المومنینؑ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے ہیں کہ ظہور امام القائمؑ سے پہلے چند سال دھوکہ دینے والے ایسے آئیں گے کہ جن میں سچے کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے کی تصدیق مکاروں کو تقرب حاصل ہوگا اور رویبضہ (کمینے) بولنے لگیں گے پھر آپ نے فرمایا! رویبضہ یعنی وہ بولنے والا جو مسائل عوام میں نطق سے عاری ہو۔ (غیبۃ نعمانی)

مشرق سے ایک قوم حق طلب کرنے کیلئے خروج کریگی

بحار میں علامہ مجلسی نے ابو خالد کابلی سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ نے فرمایا! ''گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک قوم مشرق سے حق طلب کرنے کیلئے نکلی مگر اسکو حق نہ دیا گیا انہوں نے پھر حق طلب کیا مگر پھر بھی حق نہ دیا گیا جب انہوں نے دیکھا کہ انہیں حق نہیں دیا جارہا ہے تو انہوں نے اپنی تلواریں کاندھے پر رکھ لیں یہ دیکھ کر لوگ جلدی سے ان کا حق دینے کیلئے تیار ہوگئے مگر انہوں نے اب اس کو قبول کرنے سے انکار کیا اور جنگ کیلئے کھڑے ہوگئے پھر یہ لوگ اس حکومت کو حاصل کر کے تمہارے امامؑ کے سواء کسی اور کے حوالے نہیں کریں گے ان کے قتل ہونے والے شہید ہوں گے اور اگر میں اس زمانے تک رہتا تو صاحب الامرؑ کے لئے خود کو باقی رکھتا۔

زمین آسمان کے درمیان آگ: آسمان و زمین کے درمیان آگ ہی آگ اس طرح روشن ہو کہ دنیا والے اسے دیکھ کر حیران رہ جائیں گے اور یہ آگ تین دن یا سات دن تک روشن رہے گی۔ یہ آگ افراد عالم کیلئے پریشانی کا سبب ہوگی (ممکن ہے کوئی ایسی جنگ ہو جس میں آگ پیدا کرنیوالا مادہ استعمال کیا جائے۔

آسمان پر سُرخی: اس سے ملتی جلتی دوسری علامت اطراف آسمان میں شدید سرخی کا ظاہر ہونا ہے اور اس کا آسمان میں اسطرح پھیلنا ہے کہ گویا کل آسمان پر مسلط ہو جائیگی۔

عجیب وغریب دمدار ستارہ: مشرق کی سمت میں آسمان پر ایک ایسا ستارہ طلوع ہوگا جس کی روشنی چاند سے مشابہ ہوگی یہ ستارہ دمدار ہوگا اور رفتہ رفتہ اس کی دم سکڑنا شروع ہوگی۔ پھر یہ غائب ہو جائے گا۔

جزیرہ روم میں اولوں کی بارش: جزیرہ روم میں آسمان سے تخم مرغ (مرغی کا انڈہ) کے برابر کثرت سے اولوں کی بارش ہوگی جس کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگ متعجب ہو جائیں گے۔

صیحۂ آسمانی: (یعنی ایک چیخ کی آواز جو آسمان کی جانب سے 23 ماہ رمضان کی شب میں (شب جمعہ) اس قدر سخت اور بلند ہوگی کہ مشرق و مغرب کے افراد اس کو سُن سکیں گے اور اس آواز کے بلند کرنے والے جبرائیلؑ ہوں گے۔ جو صبح کے قریب فصیح آواز میں ظھور امامؑ کی خبر دیں گے اور ہر شخص اپنی زبان میں اس آواز کو سُنے گا۔ اسی دن وقتِ عصر ایک شیطانی آواز پیدا ہوگی جو بالکل پہلی آواز سے مشابہ ہوگی۔ اس آواز سے اکثر افراد شک وشبہ اور باہمی چہ میگوئی میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو جائیں گے (اس آواز کا منادی شیطان ہوگا) (ضروری ہے کہ اس علامت کو خصوصاً یاد رکھا جائے کیونکہ اس میں تاریخ، وقت سب کچھ بالتفصیل موجود ہے)

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا: بعض علماء نے اسکو علامت قیامت کبریٰ قرار دیا ہے۔ لیکن دوسری علامت کے مطالعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سورج ایک دن زمانۂ ظہور امام میں چلتے چلتے ظہر کے وقت اہل زمین کو ساکن نظر آئے گا اور عصر کے وقت تک باقی رہے گا۔ اور پھر اسی دن اسی سمت سے طلوع ہوتا ہوا نظر آئے گا (اسکی تفسیر ہم کر نہیں سکتے چونکہ ارشاد معصومین ہے تو یقیناً ہو کر رہے گا)

سورج کے قریب انسانی ہاتھ: سورج کے قریب اہل دنیا کو ایک ہاتھ نظر آئے گا جو کافی عرصہ تک اسی طرح موجود رہے گا جسے دیکھ کر اہل عالم متعجب ہو جائیں لیکن اسکی وجہ کوئی نہ سمجھ سکیں گے یہ بھی بالکل قرب ظہور کی علامت ہے۔ (امام مہدیؑ صفحہ 112)

آگ و آتش کا تباہی مچانا

کتاب عہد سے ظہور تک میں درج ہے کہ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں:

"یکون نار و دخان فی المشرق اربعین لیلة"(۱)

"آتش اور دھواں مشرق سے چالیس دنوں تک نکلتا رہے گا"

امام صادقؑ فرماتے ہیں:

"لاتقوم الساعة حتی تسیل وادمن اودیة الحجاز"(۲)

"قیامت نہیں آئے گی مگر یہ کہ حجاز کی کسی ایک وادی سے آگ بھڑکے گی۔"

سید الشہداامام حسینؑ فرماتے ہیں:

"اذارائتم ناراً من المشرق ثلاثة ایام اوسبعة فتوقعوا فرج آل محمدؐ انشاء اللّٰہ"

(۳) "جس وقت مشرق میں تین دن تک آگ دیکھو تو حضرت آل محمدؐ کے فرج کے منتظر رہو انشاء اللہ"۔

چوبیس دن تک مسلسل بارش: خلاف عادت تین سے 24 روز تک مسلسل بارش رہے گی اسطرح کہ ماہِ جمادی الثانی کی 16 تاریخ سے شروع ہوکر رجب کی 10 تاریخ تک جاری رہے گی۔ایسی بارش کہ اہل عالم نے اس سے پیشتر کبھی نہ دیکھی ہو۔بعض روایات سے پتہ چلتا ہے یہ بھی زمانۂ ظہور امام کی علامت ہے۔(امام مہدیؑ صفحہ 112)

مُردوں کا زندہ ہونا: بعض ایسے حضرات جو مرچکے ہیں دوبارہ زندہ کئے جائیں گے (یہ بھی قرب ظہور اور زمانۂ ظہور میں ہوگا۔بعض کتب میں جو حضرات زندہ کئے جائیں گے ان کے اسمائے گرامی موجود ہیں)(امام مہدیؑ صفحہ 112)

مساجد میں طلا کاری اور قرآن کا سنہری تاروں سے لکھا جانا:

مساجد میں سنہرا کام کیا جائے گا اور طلا کاری سے مساجد کو زینت دی جاےٴ گی لیکن مسجدیں ویران ہوں گی اور قرآن کو سنہری تاروں سے لکھا جائے گا (جیسا کہ آج کل ہورہا ہے)(امام مہدیؑ صفحہ 112)

تین علاقے زمین میں دھنس جائینگے: دنیا میں تین علاقے اس ترتیب سے معہ آبادی کے زمین میں دھنس جائیں کہ پہلے مشرق میں (یعنی بصرہ مراد ہے) پھر مغرب میں یہ شام کا علاقہ ہے۔دیہات (جابیہ) جو دمشق کے قریب ہے۔پھر جزیرۂ عرب میں یہ مقام بیدا ہے جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہے۔(امام مہدیؑ صفحہ 112)

دین اسلام ضعیف ہوجائے: دین اسلام اس قدر ضعیف اور کمزور ہوجائے کہ صرف اسلام کا نام ہی نام رہ جائے اسلامی رسمیں دنیا میں ختم ہوجائیں۔کفر و اسلام باہمی طور سے اس طرح مخلوط ہوجائیں کہ کفار اور مسلمین میں تمیز مشکل ہوجائے۔لوگ تیزی سے عقائد تبدیل کرنے لگیں۔(امام مہدیؑ صفحہ 113)

چاند میں چہرہ۔آسمان میں ہاتھ: کتاب مجالس الحسینیہ میں بحوالہ نعمانی حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آسمانی چیخ سے (صیحہ) پہلے رجب کے مہینے میں ایک خاص نشانی ظاہر ہوگی روای نے پوچھا وہ کیا تو جواب ملا! کہ چاند میں ایک چہرہ چمکے گا اور آسمان میں ایک ہاتھ نظر آئے گا۔ (امام مہدیؑ صفحہ 126)

ٹڈیوں کی کثرت: دنیا میں ٹڈیاں اس کثرت سے ظاہر ہوں کہ پہلے نہ کبھی دیکھے گئے ہوں اور وہ بھی غیر وقت اور غیر موسم میں اور سیلاب کی وجہ سے سانپوں کی کثرت بھی علامت ہے۔ (امام مہدیؑ صفحہ 134, 112)

زمین سے حشرات الارض باہر آجائیں گے: زیر زمین جتنی مخلوقات ہیں تین مرتبہ زمین کے اوپر آجائیں گے (یا تو یہ زلزلوں کے زیر اثر ہوگا یا ایٹم بم گرنے کی وجہ سے)

عورتوں کا منبر پر جانا: روضۃ الکافی۔عورتیں دور آخر میں منبروں پر جائیں گی اور تقریریں کریں گی مختلف مقامات پر عورتوں کی حکومت ہوگی۔اپنے شوہروں کے ساتھ کسب معاش میں شرکت کریں گی۔اور سواریوں پر سوار ہوں گے اور مردوں کی طرح انجمن سازی (اور کلب بنائیں گی) ان کے سروں کے بال اونٹ کی کوہان کی طرح ہوں گے۔

رویت ہلال پر اختلاف: بحار الانوار جلد 30 میں تحریر ہے کہ لوگ رویت ہلال پر اختلاف کریں گے۔ یہاں تک کہ ماہ رمضان کی پہلی کو روزہ نہ رکھیں گے اور بروز عید روزہ سے ہوں گے۔(یہ اختلافات ہندوستان اور پاکستان میں اور زیادہ تر عرب ممالک میں اس وقت پائے جاتے ہیں)

عورتوں اور بچوں کی حکومت: دنیا میں اکثر مقامات پر عورتیں اور بچے جو عقلی اعتبار سے کم فہم ہوں گے۔حکمراں ہوجائیں گے۔حضرت امیر المومنینؑ نے ایک نظم میں اس علامت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ دنیا سے بنی ہاشم کی حکومت (مراد بنی عباس ہیں) کا اختتام ہوجائے گا اور آخر میں حکومت ایک ایسے بچے پر منتہی ہوگی جو خود ناتجربہ کار غیر عامل اور دوسروں کے مشورے

اور رحم و کرم پر زندگی بسر کرنے والا ہوگا۔ پھر اسکے بعد کوئی حکومت بنی ہاشم باقی نہیں رہے گی۔

دریائے ساوہ میں پانی: ایران میں شہر قم کے قریب دریائے ساوہ میں دوبارہ پانی کا نمودار ہوجانا۔ یہ دریا بوقت ولادت حضور اکرمؐ خشک ہوگیا تھا مگر اب دوبارہ اس میں پانی پیدا ہورہا ہے۔ (امام مہدیؑ صفحہ 115)

دمدار ستارہ مشرق میں: جابر الجعفی نے امام جعفر صادقؑ سے حوالے سے بیان کیا کہ جب عباسی خلیفہ خراسان پہنچا تھا اس وقت مشرق میں ایک ستارہ ''القرب ذوالشفاء) طلوع ہوا تھا۔ یہ سب سے پہلے قوم نوحؑ کے ہلاک کرنے کے لئے ظاہر ہوا تھا اس وقت جبکہ قوم نوحؑ غرق کردی گئی۔ پھر حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں ظاہر ہوا جبکہ آپ کو آگ میں پھینکا گیا پھر جب فرعون اور اسکے ساتھیوں کو ڈبویا گیا پھر یحییٰؑ ابن ذکریاؑ کے قتل کے موقع پر طلوع ہوا۔ اس لئے اب جب تم اسکو دیکھنا تو خدا سے پناہ طلب کرنا فتنوں کے شر کی وجہ سے اور اسکا طلوع چاند اور سورج گرہن کے بعد ہوگا۔ پھر زیادہ وقفہ نہ گذرے گا کہ مصر میں چتکبرہ ظاہر ہوگا (ابلغ) سفید و سیاہ جھنڈا یا نیلا اور سفید ملا ہوا۔ اشارہ ہے کہ مصر میں ایسے ملک کا داخل ہونا جس کی جھنڈی کا نشان سیاہ وسفید یا نیلا و سفید ہو اور وہ پیش خیمہ ہے فتنوں کی ابتداء کا۔ ایک اور علامت میں تحریر ہے کہ امام مہدیؑ کے خروج سے قبل ایک ایسا دم دار ستارہ ظاہر ہوگا جس کے دو دُم ہوں گے اور اسکی روشنی اہل زمین کیلئے ایسی ہوگی گویا چودھویں رات کا چاند چمک رہا ہے۔

عدن میں آگ: حجاز سے ایسی آگ روشن ہوگی جس سے بصریٰ اور شام کے اونٹوں کے گلوں کی گھنٹیاں نظر آجائیں گی۔ عدن میں مشرق عدن میں آگ مغرب میں آگ۔

امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مشرق میں ایسی آگ دیکھو کہ جس میں زردی

کے ساتھ سُرخی جھلکتی ہو اور وہ تین دن یا سات دن روشن رہے تو تم ظہور امام کی توقع قائم کر لینا۔امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم آسمان میں آتش عظیم دیکھو جو راتوں کو روشن رہے تو یہ ظہور کا پیش خیمہ ہے۔

پرندوں کا بات کرنا

امیر المومنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) اپنی راہ میں ایک سادات حسنی سے ملاقات کریں گے جس کے پاس بارہ ۱۲؍ہزار سپاہی ہوں گے حسنی احتجاج کرے گا اور خود کو رہبری کا زیادہ حق دار سمجھے گا حضرت اس کے جواب میں کہیں گے۔"میں مہدی ہوں" حسنی ان سے کہے گا کہ کیا تمہارے پاس کوئی علامت اور نشانی ہے کہ میں بھی بیعت کروں۔حضرت آسمان پر اڑتے پرندے کی طرف اشارہ کریں گے تو پرندہ نیچے آجائے گا اور حضرت کے ہاتھوں پر بیٹھے گا پھر اس وقت قدرت خدا سے گویا ہوگا اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) کی امامت کی گواہی دے گا۔

۳۰۷ ہجری میں آپ کا حجر اسود نصب کرنا

علامہ اردبلی لکھتے ہیں کہ زمانۂ نیابت میں بعہد حسین بن روح 'ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ بہ ارادۂ حج بغداد گئے اور وہ مکہ معظّمہ پہنچ کر حج کرنے کا فیصلہ کئے ہوئے تھے۔لیکن وہ بغداد پہنچ کر سخت علیل ہو گئے۔اسی دوران میں آپ نے سنا کہ قرامطہ نے حجر اسود کو نکال لیا ہے اور وہ اسے کچھ درست کرکے ایام حج میں پھر نصب کریں گے۔کتابوں میں چونکہ پڑھ چکے تھے کہ حجر اسود صرف امام زمانہ ہی نصب کرسکتا ہے جیسا کہ پہلے آنحضرت صلعم نے نصب کیا تھا، پھر زمانۂ حجاج میں امام زین العابدینؑ نے نصب کیا تھا۔اسی بناء پر انھوں نیا پنے ایک کرم فرما "ابن ہشام" کے ذریعہ سے ایک خط ارسال کیا اور اسے کہہ دیا کہ جو حجر اسود نصب کرے اسے یہ خط دیدینا۔

نصب حجر کی لوگ سعی کر رہے تھے۔لیکن وہ اپنی جگہ پر قرار نہیں لیتا تھا کہ اتنے میں ایک خوبصورت نوجوان ایک طرف سے سامنے آیا اور اس نے اسے نصب کر دیا اور وہ اپنی جگہ پر مستقر ہو گیا۔ جب وہ وہاں سے روانہ ہوا تو ابن ہشام ان کے پیچھے ہو لئے۔راستہ میں انہوں نے پلٹ کر کہا ائے ابن ہشام تو جعفر بن محمد کا خط مجھے دیدے۔دیکھ اس میں اس نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ وہ کب تک زندہ رہے گا۔اس سے یہ کہہ دینا کہ وہ ابھی تیس سال اور زندہ رہے گا یہ کہہ کر وہ نظروں سے غائب ہو گئے۔ابن ہشام نے سارا واقعہ بغداد پہنچ گئے۔

مکہ ومدینہ میں آلات غنا: التزام الناصب صفحہ 183 مکہ و مدینہ میں گانے بجانے کے آلات عام ہوں گی (یہ بات صرف چند سالوں میں پیدا ہوئی ہے اور اب تو سیل فون ہر ہاتھ میں ہے اور جب کال آتا ہے تو گانا یا میوزک بجتی ہے)

تفریحی حج: بحار الانوار وغیرہ میں تحریر ہے کہ صاحبان ثروت تفریح کے طور سے حج کیلئے جایا کریں گے اور متوسط طبقہ والے تجارت کیلئے اور غریب اور بھیک مانگ کر گذر کرنے والے اپنی حیثیت بتانے کیلئے حج کریں گے۔

بھینس کا بولنا اور ناقوس کا چیخنا: حضورؐ اکرم نے ارشاد فرمایا کہ ائے جابرؓ تم حق کے ساتھ رہو گے اور ایسی حالت میں تمہاری بازگشت ہوگی۔لیکن یاد رکھنا ائے جابر جب ناقوس چیخنے لگے (عیسائیت کا زور ہو جائے) اور پوری دنیا پر سرسام طاری ہو جائے (ایک بیماری جس سے دماغ میں ورم آجاتا ہے) اور بھینس بولنے لگے (شائید افریقہ والوں میں بھی آزادی کی لہر دوڑ جائے) تو اس وقت دنیا میں عجیب ترین باتیں ہوں گی۔آگ روشن ہو جائے گی (جنگ کی آگ) عثمانی کا جھنڈا وادی سودا میں ظاہر ہوگا۔بصرہ میں اضطراب پیدا ہو جائے گا۔اور بعض لوگ بعض پر غالب آجائیں گے ایک قوم دوسری قوم پر چڑھ دوڑے گی فوجیں حرکت کریں گے۔

ناگہانی اموات سرخ وسفید موت: حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ قیامت سے قبل کی ایک علامت فالج کی بیماری اور ناگہانی موت ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ قیامت اس وقت آئے گی جب سفید موت ہونے لگے۔ لوگوں نے کہا یہ سفید موت کیا ہے؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا ناگہانی موت۔ امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ ''حضرت قائمؑ کے ظہور سے پہلے سرخ وسفید موت ہوگی۔ سفید موت طاعون ہے۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ حضرت قائمؑ ایسے زمانے میں قیام کریں گے کہ جب خوف وہراس کا غلبہ ہوگا اور اس سے پہلے طاعون کا مرض عام ہوگا۔

رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس امت پر اس قدر بلائیں نازل ہوں گی کہ انسان کو ظلم سے بچنے کیلئے کوئی پناہ نہیں ملے گی۔

روایات میں ملتا ہے کہ امام مہدیؑ کے قیام سے پہلے سارے عالم میں قتل وخون ہوگا بعض روایتیں فتنے کے بارے میں بتلاتی ہیں کچھ راویتیں پےدرپے جنگ کی خبر دیتی ہیں کچھ روایتیں انسان کے قتل اور جنگ اور طاعون سے پیدا شدہ بیماریوں کی خبر دیتی ہیں۔

آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ میرے بعد تمہیں چار فتنوں کا سامنا ہوگا۔ پہلے فتنے میں خون مباح سمجھا جائے گا اور قتل کی زیادتی ہوگی۔ دوسرے فتنے میں خون اور مال حلال سمجھا جائے گا اور قتل وغارت گیری کا بازار گرم ہوگا۔ تیسرے فتنے میں لوگوں کے خون اور اموال، عزتیں مباح سمجھی جائے گی۔ اسکے علاوہ قتل وغارت گیری اور انسان کی ناموس محفوظ نہیں رہے گی۔ چوتھے فتنے میں اندھیرے کا راج ہوگا اور ایسا سخت زمانہ آئیگا جیسے دریا میں کشتی تلاطم واضطراب کا شکار ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کسی کو پناہ نصیب نہیں ہوگی۔ شام سے فتنے اٹھیں گے اور عراق پر محیط ہوجائیں گے۔

بارش کی کمی اور بے موقع بارش۔ موسم اپنی جگہ پر نہیں رہے گا:

رسولؐ اللہ فرماتے ہیں کہ! لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ خداوندِ عالم انہیں بارش سے محروم کر دیگا اور بارش نہیں ہوگی اور اگر ہوگی بھی تو بے موسم (فصل) ہوگی۔ حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ موسم اپنی جگہ پر نہیں رہے گا۔ گرمی کے موسم میں بارش ہوگی۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں! کے ظہور سے پہلے ایک سال ایسا ہوگا کہ خوب بارش ہوگی (شائید یہ چوبیس دن بارش کی روایت کے بارے میں ہے) جس سے میوہ خراب اور کھجوریں درخت پر ہی فاسد ہو جائیں گی لہٰذا اس وقت شک وشبہ میں مبتلا نہ ہونا حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ! بارش اتنی کم ہوگی کہ نہ زمین پودا اُگائے گی اور نہ ہی آسمان برسے گا ایسے موقع پر حضرت مہدیؑ کے ظہور کی امید رکھیں۔

چھوٹی چھوٹی نہروں، جھیلوں کا خشک ہونا:

آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ! مصر کے شہر دریائے نیل کے خشک ہو جانیکی وجہ سے تباہ ہو جائینگے ارطات کہتے ہیں! اس وقت فرات، نہریں، چشمے، خشک ہو جائیں گے۔ نیز روایت میں آیا ہے کہ طبرستان کے چھوٹے چھوٹے دریا خشک ہو جائیں گے۔ کھجور کے درخت بار آور نہیں ہوں گے اور ''زعر'' چشمے کا پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے گا۔ مہنگائی وخشک سالی تین سال تک طولانی ہوگی۔

قحط، فقر وکساد بازاری (وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوف) (سورہ بقرہ ۱۵۵)

محمدؐ بن مسلم کہتے ہیں کہ اس نے امام جعفر صادقؑ سے سنا کہ ظہور سے پہلے خوف، بھوک، جان ومال میوؤں کی کمی سے آزمائیں گے لہٰذا صبر کرنے والوں کو مژدہ سُناؤ۔

غذا کے مقابل عورتوں کا تبادلہ: ظہور سے پہلے قحط و بھوک مری کا حادثہ اس درجہ درد ناک ہوگا کہ کچھ لوگ معمولی غذا کے عوض اپنی لڑکیوں کا معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

حضرت قائمؑ عاشورا کے دن قیام فرمائیں گے

اعلام الوریٰ صفحہ 430 حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ حضرت قائمؑ آل محمدؐ طاق سالوں میں ظہور کریں گے یہ حدیث ظہور کے سال کو اجمالی طور پر بیان کر رہی ہے لیکن کچھ نشانیاں اور ہیں جو ظہور کے سال کو اس سے زیادہ واضح بیان کر رہی ہیں۔

ابوبصیرؒ نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت بیان کی ہے آپ نے فرمایا۔ قائم آل محمدؐ عاشورا کے دن قیام فرمائیں گے اور یہ وہ دن ہے جب حضرت امام حسینؑ کو قتل کیا گیا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ دن ہفتہ کا ہے اور محرم کا عاشورا ہے۔ آپ رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہیں جبرئیل آپ کے سامنے بیعت کیلئے آواز دے رہے ہوں گے۔ آپ کے شیعہ جو زمین کے اطراف میں پھیلے ہوں گے وہ سب کے سب ہر طرف سے کھنچ کر آ رہے ہوں گے آپ کے گرد جمع ہو جائیں اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں پس اللہ تعالیٰ زمین کو آپ کے وسیلے سے عدالت وانصاف کے ساتھ اس طرح بھر دیگا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (الارشاد جلد 2 صفحہ ۳۷۹)

زمین پر زلزلوں عمومی پریشانیوں اور فتنوں کا سال

حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ آپ کے ظہور کے علامات سے ہے کہ آپؑ کو جس سال ظہور فرمانا ہے اس سال زلزلے بہت زیادہ ہوں گے۔ سردی بہت پڑیگی۔ آپ نے فرمایا۔ میں آپ کو حضرت قائمؑ کی آمد کے بارے میں بشارت دیتا ہوں کہ اس سال لوگوں میں اختلافات بہت زیادہ ہوں گے زلزلے ہوں گے آپ کے ظہور سے پہلے ایسا قتل وفساد ہوگا جو رُکے گا نہیں۔

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں۔ حضرت قائمؑ کے ظہور سے کچھ ماہ یا سال پہلے ہر گھر میں بہت ہی زیادہ خوف ہراس ہوگا۔ لوگ زلزلوں سے دوچار ہوں گے' طاعون (کینسر یا موجودہ

جو نام دیئے گئے، ڈینگو، چکن گنیا، کرونا وائرس) کی وباء عام ہوگی۔ عرب کے درمیان سخت ترین جنگ وجدال ہوگا لوگوں میں شدید اختلافات ہوں گے۔ فرقہ واریت ہوگی۔ دین میں رخنہ ہوگا۔ دہشت گردی ہوگی، اسلامی دنیا کے حالات دگرگوں ہوں گے، لوگ صبح وشام موت کے انتظار میں ہوں گے۔ آپ کا خروج سخت ناامیدی اور مایوسی کے بعد ہوگا۔ پس آپ کے ناصران کیلئے خوشخبری ہے اور آپ کے مخالفین کیلئے مکمل تباہی وبربادی۔ (بحار الانوار جلد 52 صفحہ 231)

ابوبصیر نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت قائمؑ کے قیام سے پہلے ایک ایسا فتنہ ہوگا جس میں لوگ بھوکے مریں گے اور قتل وغارت گری سے سخت خوف میں مبتلا ہوں گے۔ اموال کم ہوجائیں گے، جانیں چلی جائیں گی، محصولات ضائع ہوں گے (الغیبۃ نعمانی 168)

عرفات میں خبر آنا: حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ ایسی حالت ہوگی کہ لوگ عرفات میں ٹھہرے ہوں گے کہ اچانک ان کے پاس ایک سوار تیز رفتار ناقہ پر آئے گا (ناقہ ذعلبہ پر سوار ہوگا) اس کے آتے ہی وہ سب لوگوں کو خلیفہ (حاکم وقت) کے مرنے کی اطلاع دیگا۔ اسکی موت کے وقت خروج آل محمدؐ ہوگی اور سارے لوگوں کی مشکلات حل ہوں گی (الغیبۃ نعمانی صفحہ 179، بحار الانوار جلد 52 صفحہ 240)

قبل از ظہور مسلسل کشت وخون: ابن بزنطی نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا "قَدَّام هٰذَا الاَمُر قَتَل بیوح" ظہور امامؑ سے پہلے بیوح ہوگا۔ میں نے عرض کیا قتل بیوح کا مطلب کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا! "دائم لایفتر" مسلسل کشت وخوں (بحار الانوار جلد ۱۲)

"فَاخْتَلَفَ الاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ" (سورۂ مریم ۳۷، سورۂ زخرف ۳۷)

کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا! علامتوں کے بعد فرج کشادگی کا انتظار کرنا۔ آپ نے

فرمایا! جب مشرق سے ایک عظیم آگ کرکم (زعفرانِ ہندی) کے مانند نمودار ہوئی جو تین یا سات دن تک روشن رہے گی تو اس وقت آل محمدؑ کے فرج و کشادگی کی توقع رکھنا' انشاء اللہ اور بیشک اللہ تعالیٰ قوی اور حکمت والا ہے۔ (بحارالانوار۱۴۳)

پھر فرمایا۔ ایک منادی آسمان سے امام قائمؑ کے نام کا اعلان کرے گا جسے سارے مشرق و مغرب کے لوگ سُنیں گے۔ اس اعلان کو سُن کر سوتا ہوا شخص جاگ جائیگا بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائیگا اور کھڑا ہوا کانپنے لگ جائے گا اور اللہ رحم کریگا اس بندے پر جو اس آواز پر لبیک کہے گا۔ یہ اعلان 23 رمضان شب جمعہ میں ہوگا۔ یہ پہلی آواز حضرت جبرئیل روح الامین کی ہوگی اس اعلان میں کوئی شک نہ کرنا' اس آواز پر لبیک کہنا' اور شام کے وقت ابلیس ملعون اعلان کرے گا۔ آگاہ ہو جاؤ' یہ دونوں اعلان قبل ظہور امام لازماً ہوں گے۔

امام علیؑ نے فرمایا جب امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو اس سے پہلے لوگوں میں شدید خوف و ہراس ہوگا' زلزلے آئیں گے فتنے برپا ہوں گے' لوگ مصائب میں مبتلا ہوں گے' طاعون (وبائی مرض) پھیلا ہوا ہوگا۔ عرب کے اندر آپس میں تلواریں چل رہی ہوں گی' ان میں شدید اختلاف ہوگا' ان کے دین میں انتشار ہوگا' لوگ اس قدر بدحال ہوں گے کہ صبح و شام موت کی تمنا کریں گے۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں امام قائمؑ کا ظہور اس وقت ہوگا' جب لوگ انتہائی مایوسی کے عالم میں ہوں گے انہیں امید نہ ہوگی کہ اب ظہور ہوگا' کتنا خوش بخت ہوگا وہ جوان کے زمانے کو پائے گا اور ان کے انصار میں شامل ہوگا اور بدبخت اور حد درجہ بدنصیب ہوگا جو ان کو تسلیم نہ کرے' ان کی مخالفت کرے اور ان کے دشمنوں میں شامل ہو جائے۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ خراسانی مشرق سے اور سفیانی مغرب سے خروج کریگا جیسے

دوڑ کے دو گھوڑے ایک ادھر سے دوسرا اُدھر سے یہاں تک کہ بنی فلاں ان دونوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔

سفیانؔی و خراسانی اور یمانؔی ان تینوں کا خروج ایک ہی سال ایک ہی مہینے اور ایک ہی دن میں ہوگا' اس وقت ہر طرف مایوسی ہوگی' ان تینوں میں کے جھنڈیوں میں ہدایت کا جھنڈا صرف یمانی کا ہوگا' اسلئے کہ وہ تمہارے امامؑ کی طرف بلائے گا۔ جب یمانی خروج کریگا تو وہ اسلحوں کی خرید تمام لوگوں خصوصاً تمام مسلمانوں پر حرام کر دے گا اور امام قائمؑ کی طرف چلے گا کیونکہ اس کا جھنڈا ہدایت کا نشان ہوگا اور کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ اس کا ساتھ نہ دے اور جو اس سے گریز کریگا وہ جہنمی ہوگا کیونکہ وہ حق کی طرف بلائیگا اور سیدھے راستے کی طرف بلائے گا۔

حاملان عرش کے خون کے آنسو: بحار الانوار جلد 12 امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا امام قائمؑ اس وقت ظہور و قیام کریں گے جب دنیا کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہوں گی اور آسمان پر سرخی نمودار ہوگی اور یہ سرخی درحقیقت حاملان عرش کے خون کے آنسو ہوں گے جو اہل زمین کے حال زار پر بہائیں گے یہ اس وقت ہوگا جب ایسے بداخلاق لوگ پیدا ہوں گے کہ جب وہ اپنے بیٹے اور اولاد کو پکاریں گے اور وہ ان کی ایک نہ سُنیں گے اور وہ ان سے بیزار ہوں گے (بحار غیبۃ نعمانی)

حرصِ دنیا وریاکاری عام ہوگی: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا: میری اُمّت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا۔ جس سے لوگوں کا باطن گندہ ہوگا' ظاہر ان کا حَسین و خوبصورت ہوگا دنیا حاصل کرنے کی حرص میں لگے رہیں گے اور جو ثواب و اجر اللہ کے پاس ہے اسکی کوئی خواہش بھی نہ کریں گے' اُن کے ہر کام میں بے دھڑک ریاکاری ہوگی' اللہ تعالیٰ کے طرف سے اُن پر بالعموم عذاب مسلط ہوگا اور وہ دُعا غریق پڑھتے رہیں گے مگر اُن کی دُعا قبول نہ ہوگی۔ (ثواب الاعمال)

علمائے دین اور فقہاء بدترین ہوں گے: بحار الانوار جلد 12 صفحہ 76 حضرت امام جعفر صادقؑ پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں قرآن بطور رسم رہ جائے گا' اسلام کا صرف نام رہے جائے گا کہنے کو مسلمان ہوں گے مگر اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی مسجدیں آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی اس زمانے کے عالمان دین وفقہا زیر آسمان بدترین فقیہہ ہوں گے فتنے ان ہی کی طرف سے شروع ہوں گے اور پھر ان ہی کی طرف پلٹ کر جائیں گے۔ (بحار الانوار' ثواب الاعمال)

اسلام غریبوں میں رہے گا: بحار الانوار جلد۱۲ صفحہ ۷۷ سکونی نے امام جعفر صادقؑ سے اور آپ نے رسولؐ اللہ سے نقل فرمائی ہے آنحضرتؐ فرماتے ہیں "اَلاِسلام بَدَاغرِیباً وَسَیعودُ غَرِیباً کَمَابَدَافطُوبیٰ لاِغُرَبَاءِ" بلاشبہ اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں میں پلٹ کر جائے گا پس ان غریبوں کا کیا کہنا جو بڑے خوش نصیب ہیں (اکمال الدین' غیبۃ نعمانی)

مسجد براثاء

فرمایا رسولؐ اکرم نے کہ مسجد براثاء منہدم ہوگی تو حج ممنوع ہو جائے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ مسجد براثاء کہاں ہے تو آپؐ نے جواب دیا کہ عراق کے شہر بغداد کے مغربی علاقہ میں ہے اس میں ستر (70) انبیاء اور اوصیاء نے نماز پڑھی ہے اور آخری شخص جو نماز پڑھے گا وہ یہ ہے آپنے ہاتھ سے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف اشارہ کیا۔

جابر نے بیان کیا مجھ سے انسؓ بن مالک خادم رسولؐ نے بتلایا کہ جب امیر المومنینؑ جنگ نہروان سے پلٹے تو براثاء پر پڑاؤ ڈالا' وہاں ایک غار میں حباب نامی راہب رہتا تھا' راہب نے لشکر کا غوغا سنتے ہی غار سے نکل کر امیر المومنینؑ کی فوج کو دیکھا' اسے کچھ اضطراب ہوا اور وہ بے اختیار فوج کے قریب آ کر پوچھنے لگا اس فوج کا سالار کون ہے؟ وہ فوج کے درمیان سے گذرتا

ہوا علیؑ کے قریب آ گیا اور کہا اسلام علیک یا امیر المومنینؑ آپ نے فرمایا تجھے کیسے پتہ چلا کہ میں حقیقی امیر المومنینؑ ہوں اس نے کہا اسکی خبر ہمارے علماء و پیشواء نے دی ہے آپ نے فرمایا اۓ حباب ابھی یہی کہا تھا کہ راہبؔ نے پوچھا کہ آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا۔ اپ نے فرمایا! مجھے میرے حبیب رسولؐ اللہ نے بتلایا حبابؔ نے کہا آپ بیعت کیلئے ہاتھ بڑھائیں میں گواہی دیتا ہوں اللہ ایک ہے محمدؐ اللہ کے رسولؐ اور وصی و جانشین ہیں۔ مولائے کائنات نے فرمایا! آج کے بعد غار میں مت رہ یہاں ایک مسجد تعمیر کرا اور اس کا نام اس کے بانی کے نام پر رکھ آپ نے اسکے پانی کیلئے کنواں کھودنے کا حکم دیا جب چٹان نکلی آپ نے اسے اکھاڑ دیا تو اسکے نیچے سے انتہائی میٹھا اور ٹھنڈا پانی برآمد ہوا اس وقت آپ نے فرمایا! جلد ہی تیری مسجد کے پہلو میں ایک شہر بسایا جائے گا۔ جس میں جابر افراد کی کثرت ہوگی وہاں بلائے عظیم ہوگی۔ یہاں تک کہ ہر شب جمعہ میں ستر ہزار زنا کاریاں ہوں گی اور اس مسجد کا راستہ بند کر دیں گے' جو شخص بھی اس مسجد کو منہدم کریگا وہ کافر ہوگا پھر اسکی دوبارہ تعمیر ہوگی جب اس مسجد کو منہدم کریں گے تو تین سال تک حج سے روکیں گے اس وقت ان کی کھیتیاں جل جائیں گی اور اللہ ان پر اہل سفح میں سے ایک شخص کو مسلط کرے گا وہ جس شہر میں داخل ہوگا تباہ کریگا اس وقت تین سال تک قحط اور مہنگائی میں مبتلا رہیں گے۔ (سلیلیؔ نے تحریر کیا ہے کہ جلبنوں نے اس مسجد کو تباہ و برباد کر دیا اور چھت کی لکڑیاں جلا ڈالیں یہ ۳۱۲ ہجری میں واقعہ پیش آیا۔ بعض روایات میں ہے کہ یہ مسجد دوبارہ جب منہدم ہوگی تو تین سال حج سے روکا جائے گا)

نداء اور صیحہ کے درمیان فاصلہ

روایات میں دو لفظ ہیں ندا (یعنی پکار آواز دینا) اور صیحہ یعنی چیخ زوردار آواز اچانک دھلا دینے والی آواز کا آنا۔ جسکا ذکر قرآن میں بھی متعدد مقامات پر ہے۔

جو کچھ روایات میں ملتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ صیحہ ماہ رمضان میں ہوگا اور یہ جبرائیل کی آواز ہوگی جبکہ تین ندائیں ماہ رجب میں ہوگی اور چوتھی نداماہ محرم میں ہوگی جو حضرت کے ظہور کے دن کی نداء ہوگی۔ رجب اور محرم کی نداؤں کے بر خلاف ماہ رمضان کا جو صیحہ (اچانک زوردار چیخنے کی آواز' دہلا دینے والی آواز) ہے اسے حتمی نشانیوں میں شمار کیا گیا ہے۔

منیٰ میں فسادت' حاجی بیت اللہ میں پناہ لیں گے

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا! لوگ اکھٹے حج بجالائیں گے میدان عرفات کا وقوف بھی بغیر امام کے کریں گے جب کہ وہ سب منیٰ میں آچکے ہوں گے کہ اچانک ایک بہت بڑا فتنہ بپا ہو جائے گا ایسا فتنہ جو انہیں شکاری جانوروں کی طرح اچانک آلے گا قبائل ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے جمرہ' عقبہ خون سے رنگین ہو جائے گا حجاج کرام وحشت زدہ ہو جائیں گے اور کعبہ میں پناہ لیں گے (یہ شورش عرب میں بادشاہت کے سلسلہ میں وہاں کے حکمرانوں کے درمیان میں جو اختلافات پیدا ہو چکے ہوں گے اس کا نتیجہ ہوں گی)۔

مابین حیرہ وکوفہ قتل کثیر کا ہونا: فضلؒ بن شاذان نے سلسلہ اسناد سے جابرؒ سے روایت کی ہے جابر کا بیان ہے کہ میں نے ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے عرض کیا کہ یہ امر کب ظہور پذیر ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا۔ ''اَنَّی یکون ذٰلک یا جابر و لمتا نکثر القتلیٰ بین الحیره و الکوفه'' اۓ جابر! یہ ابھی کہاں ہوسکتا ہے ابھی تو حیرہ اور کوفہ کے درمیان کثیر لوگ کہاں قتل ہوئے ہیں'' (غیبۃ طوسی' ارشاد' بحار)

مسجد کوفہ کی عقبی دیوار منہدم ہوگی: فضلؒ نے ابن ابی نجرانؒ سے انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا ''جب مسجد کوفہ کے پیچھے کی طرف کی دیوار جو عبداللہ بن مسعود کے گھر کے متصل ہے منہدم ہو جائیگی اس وقت بنی فلاں کی حکومت کو زوال آئیگا۔ (غیبۃ نعمانی' غیبۃ طوسی' بحار)

مابین مکہ و مدینہ کُشت وخون: فضل نے بزنطی سے بزنطی نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا! فرج وکشادگی کی علامات میں سے ایک علامات ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ہوگا ۔ بزنطی نے عرض کیا! وہ کیا حادثہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا! کشت وخون اور فلاں شخص فلاں کی اولاد میں سے مینڈھوں (یعنی کافی موٹے تازہ جوانوں کو مینڈھوں کی طرح قتل کریگا۔ (بحار۱۰۹)

خراسان سے کالے پرچم

(خراسان سے مراد ایران کا موجودہ خراسان نہیں بلکہ اس سے وہ پہاڑی علاقے مراد ہیں جو موجودہ خراسان سے لیکر افغانستان، پاکستان، ترکی، آذربائیجان اور روس کے بعض علاقے آتے ہیں) سے برآمد ہوں گے جنہیں کوئی پسپا نہیں کرسکے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے پرچم ایلیا (یروشلم) پر لہرادیں گے۔ (ابن ماجہ، مسند احمد ابن حنبل)

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب تم خراسان سے کالے پرچموں والے لوگوں کو دیکھو تو انکی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے اوپر گھسٹ کر ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ کیونکہ ان میں تمہارا ہدایت یافتہ خلیفہ (مہدیؑ) ہوگا۔ (مسند احمد ابن حنبل، ابن ماجہ)

شیعوں کیلئے خوشخبری

امام جعفر صادقؑ اس آیت "یوم یاتی بعض آیت ربک" (سورہ انعام ۱۵۹) کے ذیل میں فرماتے ہیں اے ابوبصیر! خوش قسمت ہیں ہمارے قائم کے شیعہ جو ان کی غیبت میں ان کے ظہور کے انتظار میں ہیں اور ان کے ظہور میں ان کے فرمانبردار ہوں گے۔ وہ خدا کے اولیاء ہیں نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ ہی پریشانی وغم واندوہ ہیں۔ (اکمال الدین، ج:۲، ص:۳۵۷، قطرہ فی البحار:۲۹۹)

ایک برقعہ پوش سے نقصان: ایک برقعہ پوش سے مومنین کو نقصان پہنچے گا لوگوں نے سوال کیا

وہ برقعہ پوش کون ہوگا؟ فرمایا ایک شخص ہوگا جو زنا سے پیدا ہوگا برقعہ سے منہ چھپائے ہوئے ہوگا مومنین کو قتل کریگا۔ امام عصرؑ پشت کوفہ سے معہ سو ہزار کے لشکر کے ظاہر ہوں گے۔ جو سب متقی، پرہیزگار اور قرآن خوان ہوں گے اخلاق محمدیؐ اور سخاوت علوی، زہد حسنیؑ اور شجاعت حسینیؑ سے آراستہ ہوں گے۔ علاوہ ازیں جب آپ ظہور فرمائیں گے تو وہ علم جس کا پرچم ابھی تک لپٹا ہوا تھا، خود بخود کھل جائے گا اور اس سے آوازیں آئیں گی "یاولی اللّٰہ اقتل اعداء اللّٰہ" تلوار خود بخود باہر آئیگی اور کہے گی "اخرج یا ولی اللّٰہ" جبرئیلؑ دست راست اور میکائیلؑ دست چپ پر ہوں گے اور دشمنان خدا کوئی تلوار سے کوئی طاعون سے قتل ہو جائیں گے۔

کمیل ابن زیاد نخعی کی روایت

کمیلؔ ابن زیاد نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ ظہور مہدیؑ کی علامتوں میں سے چند یہ بھی ہیں۔ فرزند حسنؑ کا مکہ سے خروج کوفہ میں ایک مرد فاطمی کا قتل (کوفہ کے پل کے قریب قتل ہوگا) قبور آئمہ کا خراب کیا جانا، ایک مرد طبری کی حکومت، اسلامی لباسوں کا تبدیل ہو جانا، سنن نبوی کا متغیر ہو جانا، لوگوں کا مذہب مزوکیّت کی طرف میلان۔

وقت کا انتہائی تیزی سے گذرنا

ظہور سے قبل کی نشانیوں میں ایک نشانی یہ بھی ہے کہ یہہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ زمانہ قریب نہ ہو جائے۔ سال مہینے کے برابر، مہینے ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے برابر اور ایک دن ایک گھنٹہ کے برابر اور ایک گھنٹہ آگ کا شعلہ سلگنے کے برابر ہو جائے۔

ظہور کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض لوگ سرکار حجت عجل اللہ فرجہ کا انکار کریں گے۔

مسلسل خشک سالی مسلسل تین قحط: حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ رسولؐ اللہ میرے گھر تشریف فرما تھے آپؐ نے دجال کا ذکر فرمایا کہ اس کے آنے سے پہلے تین قحط پڑیں گے ایک سال آسمان کی ایک تہائی بارش رک جائے گی اور زمین کی پیداوار بھی ایک تہائی کم ہو جائے گی دوسرے سال آسمان کی دو تہائی بارش رک جائے گی پیداوار بھی دو حصے کم ہو گی تیسرے سال آسمان بالکل نہ برسے گا اور زمین کی پیداوار بھی نہ ہو گی حتیٰ کہ جتنے بھی حیوانات ہیں خواہ وہ گھر والے ہوں یا داڑھ سے کھانے والے ہلاک ہو جائیں گے۔

ظہور قائمؑ سے قبل ہم میں سے خروج کرنے والا ہلاک ہو گا

علی ابن الحسینؑ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا! بخدا قبل ظہور امام قائمؑ ہم میں سے جو بھی خروج کرے گا‘ اس کی مثال ایسی ہی ہو گی جیسے کسی چڑیا کا بچہ جسکے ابھی پوری طرح بازو مضبوط بھی نہ ہوئے ہوں اور وہ اپنے گھونسلے سے نکل پڑے اور بچے اس کو پکڑ کر اسکے ساتھ کھیلنے لگیں (الکافی)

امام فرماتے ہیں کہ! اگر کوئی مرد خروج کرتا ہے تو دیکھو اور سوچ لو کہ تم لوگ کس بات پر خروج کر رہے ہو؟ وہ کس بات کی دعوت دے رہا ہے؟ کیا وہ آلِ محمدؐ کی رضا کی طرف دعوت دے رہا ہے؟ تو پھر سنو! ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم لوگ اس کے اس اقدام سے راضی نہیں‘ وہ ہماری بات نہیں مان رہا ہے‘ خدا کی قسم! تمہارا صاحبؑ الامر وہی ہو گا جس پر سارے بنی فاطمہؑ مجتمع ہوں گے چنانچہ جب رجب آئے تو اللہ کا نام لیکر آگے بڑھ جانا اور اگر تاخیر کرنا چاہتے ہو تو شعبان تک تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر چاہتے ہو کہ اپنے اہل وعیال میں رہ کر روزہ رکھو تو شاید میرے خیال میں تم لوگوں کیلئے بہتر ہے اور تمہارے لئے ظہور کے علامت تو ایک سفیانی کا خروج ہی کافی ہے۔ (الکافی)

امام قائمؑ کے ظہور کے سامنے سرخ وسفید موت: علی بن یزید آزدی سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے سے نقل کرتے ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا! قائمؑ آل محمدؐ کے ظہور کے سامنے سرخ موت اور سفید موت کا سلسلہ شروع ہوگا۔ موسم بے موسم خون کے رنگ کی مانند ٹڈی دل کا حملہ ہوگا اور سُرخ موت کا جہاں تک سوال ہے تو وہ شمشیر ہے اور سفید موت طاعون (وبائی امراض) (المہدی 383 آقا قزوینی)

غیبت امام زمانہؑ میں شیعوں کا حال: محمد حمیریؔ نے ابوجعفر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا! ''اے شیعان آل محمدؐ! تم اس طرح گھس جاؤ گے جیسے آنکھ میں سُرمہ گھس جاتا ہے' کیونکہ سرمہ لگانے والا یہ تو جانتا ہے کہ سرمہ کب لگایا تھا؟ مگر یہ نہیں جانتا کہ وہ آنکھوں سے کب غائب ہوگیا۔ چنانچہ اس طرح تم میں سے جو شخص ہماری شریعت پر صبح کو نظر آئیگا وہ شام کو اس سے نکل چکا ہوگا۔ پھر اگر کوئی شام کو ہماری شریعت پر نظر آئے گا تو وہ صبح کو اس سے باہر ہوگیا ہوگا۔ (غیبۃ طوسی' بحار الانوار)

شیعہ آزمائے جائیں گے: محمد حمیریؔ کی روایت ہے کہ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے خدا کی قسم! تم لوگ اس طرح توڑے جاؤ گے جیسے مٹی کے برتن جن کو جوڑا جائے تو جڑتا ہی نہیں' خدا کی قسم! تم لوگ رگڑے جاؤ گے' خدا کی قسم! تم لوگ چھانے جاؤ گے جس طرح جھرنے میں گیہوں کے دانے سے دوسرے دانے چھانے جاتے ہیں (غیبۃ طوسی' بحار الانوار' ج ۱۱ ص ۶۱۹)

نفسا نفسی کا دور دورہ:

عقد رالدر باب پنجم فصل سوم میں حافظ ابو نعیم کی کتاب صفۃ المہدی اس میں ہلالؔ سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں میں رسولؐ خدا کے زندگی کے آخری لمحات میں آپؐ کے خدمت میں

حاضر ہوا اور ایک طویل حدیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا! اے فاطمہؑ! قسم ہے اس ذات کی مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا اس امت کا مہدیؑ ان دونوں حسنؑ و حسینؑ کی نسل سے ہے جب دنیا میں نفسا نفسی کا دور ہوگا، فتنے سر اُٹھا چکے ہوں گے، امید کے تمام راہیں مسدود ہو چکی ہونگی، اور لوگ ایک دوسرے سے لوٹ کھسوٹ میں مصروف ہونگے نہ بڑے چھوٹوں پر رحم کریں گے نہ چھوٹے بڑوں کا ادب اس وقت خدا اسکو ظاہر کرے گا۔ جو گمراہی کے قلعوں کو منہدم کرے گا اور مہر لگے دلوں کو مسخر کریگا۔ اس کام کا بیڑہ وہ آخر زمانے میں اس طرح اُٹھائے گا جس طرح میں نے اگلے زمانہ میں اُٹھایا تھا اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

علاماتِ ظہور مختلف علماء کی کتابوں سے

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ حضرت قائمؑ المہدی کے ظہور سے پہلے اللہ کی طرف سے مومنین کو مصیبتوں میں آزمانے کی نشانیاں ظاہر ہوگی دریافت کرنے پر آپ نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی۔ امامؑ نے فرمایا بعض کی بیماریوں کے ساتھ ملاقات یعنی مبتلا ہوں ان میں موت عام واقع ہوگی' پھلوں کی کمی بارش کی کمی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا لوگ ایک دوسرے سے صحیح بات اور صحیح رائے کی کمی کی شکایت کرینگے۔ حرام کی اولاد کثرت سے ہوگی' غیبت عام پھیل جائیگی مالدار دولت مند شخص کی تعظیم کیجائے گی۔ بدکاروں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہوگی' برے لوگ غلبہ حاصل کریں گے۔ ظلم و زیادتی عام ہوگی' زنا کی کثرت ہوگی۔ اسی طرح آنحضرتؐ نے ایک آیت کی تفسیر میں فرمایا۔ زمین مشرق حصہ میں اندر دھنس جائیگی اسی طرح مغرب میں بھی دھنس جائیگی' دجال خروج کریگا' یاجوج ماجوج نازل ہوں گے۔ دابۃ الارض برآمد ہوگا۔ سورج مغربی افق سے طلوع کریگا 'عدن کے طرف سے آگ بھڑکے گی جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف ہانک لے جائے گی۔

چیونٹیاں اور ٹڈیاں بکثرت نکلیں گی۔امام علی رضاؑ فرماتے ہیں امام مہدی وجحت خدا ہیں جو ظاہر ہوں گے تو آسمان سے ایک منادی ندا کریگا جسے تمام اہل زمین سنیں گے احادیث میں ہے کہ ”جب امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا تو انکے سر پر ایک بادل ہوگا۔بادل میں سے ایک منادی ندا کرے گا یہ خلیفۂ خدا امام مہدیؑ ہے ان کا اتباع کرو“ قائم کے شیعہ جوان کی غیبت میں ان کے ظہور کے انتظار میں ہیں اور ان کے ظہور میں ان کے فرمانبردار ہوں گے وہ خدا کے اولیاء ہیں نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ ہی پریشانی وغم واندوہ ہیں (اکمال الدین 357/29)

کتاب ارشاد میں علاماتِ ظہور

جس قدر آثار وعلامات خروجِ حضرت قائمؑ کیلئے بیان ہوئے ہیں اور جن حادثات کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے مخصوص یہ ہیں 1) خروجِ سفیانی 2) قتلِ حسنی 3) دنیاوی حکومت میں بنی عباس کا اختلاف 4) رمضان کے مہینے کے وسط میں سورج گہن اور آخری ماہ میں چاند گہن (جو خلافِ عادت ہے) 5) مقام بیداء (مکہ ومدینہ کے درمیان کی زمین) کا زمین میں دھنس جانا 6) پھر ظہر کے وقت سورج کا آسمان میں ٹھہر جانا اور عصر کے وقت تک اسی طرح باقی رہنا اور پھر مغرب کی جانب سے سورج کا طلوع ہونا 7) مسجد کوفہ کی پشت پر ایک نیک نفس انسان (نفس ذکیہ) کا ستّر نیک آدمیوں کے ساتھ قتل ہونا 8) بنی ہاشم کے خاندان سے ایک مرد کا خانۂ کعبہ میں رکن ومقام کے درمیان ذبح ہونا 9) مسجد کوفہ کی دیواروں کا گر جانا 10) خراسان (ایران) سے سیاہ جھنڈوں کا ظاہر ہونا 11) یمن سے ایک مرد کا خروج کرنا 12) مصر میں ایک مغربی کا ظاہر ہونا (دجّال) اور وہاں کے علاقے پر قبضہ کرنا 13) ترکوں (روسیوں) کا جزیرہ عرب میں داخل ہونا 14) انگریزوں کا فلسطین میں آجانا 15) مشرق کے اندر مشرقی سمت میں ایک دمدار ستارے کا اس طرح طلوع ہونا کہ گویا آسمان پر جیسے چاند چمک رہا ہے پھر رفتہ رفتہ اسکے دونوں کونوں کا سمٹ

جانا16) آسمان کے اندر سرخی کا پھیل جانا17) مشرق وسطی کے اندر ایک طویل عرصہ تک آگ کا ظاہر ہونا اور تین دین یا سات دن تک مسلسل ایسی آگ کا روشن ہونا18) عربوں کا ملک کو چھوڑ دینا19) اور دوسروں کا ان کے شہروں پر قبضہ کر لینا20) ایران کی شہنشاہت کا ختم ہو جانا21) اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کر دینا22) شام کا برباد ہو جانا اور وہاں تین جھنڈوں کا جمع ہونا اور ان کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو جانا23) مصر کی جانب سے بنی قیس کے اور عربوں کے جھنڈے ظاہر ہوں گے اور بنی کندہ کی جھنڈی خراسان میں اور مغرب کی جانب سے ایک زبردست لشکر آئے گا جو ہیرہ پر سے گذرے گا۔ سیاہ جھنڈے مشرق کی جانب سے آئیں گے۔ 24) فرات کا پانی کوفہ کی گلیوں تک آجائے گا25) ساٹھ جھوٹے نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ 26) بارہ سید امامت کا27) خالفین کے قریب بنی عباس کے ایک عظیم القدر انسان کو جلایا جائے گا28) بغداد میں محلّہ کرخ پر پل کا بننا29) بغداد میں سیاہ آندھی کا آنا صبح کے وقت اور پھر زلزلہ یہاں تک کہ زمین کا کوئی حصہ دھنس جائے گا اور کل اہل عراق خوف زدہ ہو جائیں گے اور پھر تیزی سے اموات واقع ہوں گی جان و مال کثرت سے برباد ہو جائے گا30) ایران میں دوگروں کے درمیان شدید جنگ ہوگی 31) ایک قوم کے چہرے مسخ ہو جائیں گے 32) غلام سرداروں کے ممالک پر قبضہ کر لیں گے 33) آسمان سے آواز پیدا ہوگی جس کو کل اہل عالم اپنے زبانوں میں سنیں گے 34) سورج کے قریب ایک انسانی شکل ظاہر ہوگی35) قبریں شگافتہ ہو جائیں گی بہت سے لوگ زندہ کر دیئے جائیں گے 36) چوبیس دن تک مسلسل بارش ہوگی جسکی وجہ سے مردہ زمین دوبارہ زندہ ہو جائے گی (یہ زمانہ وہ ہوگا جب کہ امام مہدیؑ کا خروج ہو چکا ہوگا۔ ان میں علاماتِ حتمیہ بھی ہیں اور مشروط بھی بعض ظاہر ہو چکے ہیں بعض ظاہر ہونا ہے واللہ اعلم)

کتاب فرائد السمطینؔ سے اقتباس

شیخ محمدؔ بن ابراہیم جوینیؔ خراسانی حموینی محدث فقیہ شافعی کتاب فرائد السمطین میں اپنی سند کے ساتھ شیخ ابو اسحاقؔ ابراہیم بن یعقوم کلابادی بخاری سے روایت کرتے ہیں۔ آپ اپنی سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ انصاریؔ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حضرت مہدیؑ کے خروج کا انکار کیا اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا۔ جو محمدؐ پر نازل ہوئی۔ جس شخص نے حضرت عیسیٰؑ کے اُترنے کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔ جس شخص نے دجال کے نکلنے کا انکار کیا۔ وہ کافر ہو گیا۔ اس کتاب میں سعید بن جبیرؔ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے خلیفہ اور میرے اوصیاء مرے بعد مخلوق پر خدا کی حجت ہیں جو بارہ ہیں۔ ان میںؔ کا پہلا علیؑ ہیں۔ اور ان میں کا آخری میرے فرزند مہدیؑ ہیں حضرت عیسیٰؑ روح اللہ اتریں گے اور مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے زمیں اپنے رب کے نور سے چمک اُٹھے گی۔ حضرت مہدیؑ کی سلطنت مشرق اور مغرب میں ہوگی۔ اسی کتاب میں ہے عبابہؔ بن ربعیؔ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں انبیاء کا سردار ہوں اور علیؑ اوصیاء کے سردار ہیں میرے بعد میرے اوصیاء بارہ ہیں۔ اوّل ان میں علیؑ ہیں اور آخری ان کے مہدیؑ ہیں۔ اسی کتاب میں ابوامامہ باہلیؔ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے درمیان اور رومیوں کے درمیان سات سال جنگ ہوگی کہا گیا یا رسولؐ اللہ لوگوں میں سے امام کون ہوگا۔ فرمایا میرے فرزندوں میں سے مہدیؑ ہوگا۔ آپ کی عمر چالیس سال ہوگی۔ آپ کا چہرہ چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہوگا۔ آپ کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا۔ آپ نے دو خطوانی عبائیں زیب تن کی ہوئی ہوں گے۔ ایسا معلوم ہوگا کہ آپ بنو اسرائیل کے مردوں میں سے ہیں۔ بیس سال حکومت کریں گے خزانوں کو نکالیں گے۔ شرک کے

شہروں کو فتح کریں گے۔ کتاب الاصابہ میں اسی طرح روایت کیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں حافظ ابونعیم ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ امام مہدیؑ خروج فرمائیں گے۔ اور آپ کے ہمراہ ایک فرشتہ ہوگا۔ اور وہ آواز دیگا یہ اللہ کے خلیفہ مہدیؑ ہیں۔ ان کی پیروی کرو۔ اور اسی کتابت میں امام محمد باقر علیہ اسلام اپنے پدر سے روایت کرتے ہیں آپ کے بابا آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدیؑ میرے فرزندوں میں سے ہوگا۔ آپ ایک عرصہ تک غیب رہیں گے اور جب ظاہر ہوں گے تو زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی اسی کتاب میں سعید بن جبیر سے روایت کریت ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی میرے وصی ہیں آپ کے فرزندوں میں قائم المنتظر مہدیؑ ہوں گے۔ آپ زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر ونذیر بنا کر بھیجا۔ وہ لوگ جو آپ کے زمانۂ غیبت میں آپ کی امامت پر ثابت قدم رہیں گے وہ اللہ کے نزدیک اکسیر سے بھی زیادہ عزت والے ہوں گے۔

صبان مصری رحمۃ اللہ کی کتاب اسعاف الراغبین سے اقتباس

رویانی اور طبرانی وغیرہ ہمانے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی (عجل اللہ فرجہ) میرے فرزندوں میں سے ہوگا جس کا چہرہ مبارک چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہوگا۔ آپ کا رنگ عربی ہوگا جسم اسرائیلی یعنی لمبا ہوگا۔ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا۔ جس طرح پہلے ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی۔ آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے آپ کی خلافت پر راضی ہوں گے۔ نیز حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ نوجوان ہوں گے شرمیلی آنکھوں والے ہوں گے آپ کے ابرو لمبے اور باریک ہوں گے زیادہ سرخ ناک والے اور گھنی ڈاڑھی والے ہوں گے آپ کے داہنے رخسار پر ایک تل ہوگا اور آپ کے داہنے ہاتھ پر بھی ایک تل ہوگا۔

طبرانیؒ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدیؑ توجہ فرمائیں گے عیسیٰؑ نازل ہوں گے ایسا معلوم ہوگا کہ آپ کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ جناب مہدیؑ فرمائیں گے آگے بڑھیئے اور لوگوں کو نماز پڑھایئے، عیسیٰؑ کہیں کے نماز آپ کیلئے قائم ہوئی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ ایک ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھیں گے جو میرے فرزندوں میں سے ہوگا۔ مہدیؑ کی امامت میں صحیح ابن حیانؒ میں اسی طرح وارد ہوا ہے۔ آپ نے صحیح راویت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، عیسیٰؑ بن مریم آئیں گے اور کہیں گے ان لوگوں کے امیر حضرت مہدیؑ ہیں، مہدیؑ حضرت عیسیٰؑ سے فرمائیں گے تشریف لایئے اور ہمیں نماز پڑھایئے۔ آپ کہیں گے نہیں آپ لوگوں میں سے بعض بعض کے امام ہیں۔ اس امت کے امام کو اللہ کی جانب سے بزرگی حاصل ہے۔

الفصول المھمہ سے اقتباس

علامہ علی بن محمد صباغؒ مالکی بارہویں فصل میں رقم طراز میں کہ: ظہور حضرت مہدیؑ کی بہت سی علامات اور نشانیاں احادیث میں ذکر ہوئی ہیں۔ ان میں سے کچھ تو آپؑ کے ظہور سے پہلے اور کچھ بعد میں واقع ہوں گی۔ ان میں چند علامات اور نشانیاں درج ذیل ہیں:

سفیانی کا خروج، سید حسنی کا قتل، بنی عباس کا سلطنت پر جھگڑا، معمول کے برخلاف اور ماہرین فلکیات کے حساب کے برعکس سورج کا نیمہ شعبان اور چاند کا آخر شعبان میں گہن لگنا، جبکہ چاند گہن فقط تیرہویں، چودھویں یا پندرہویں کی شب کو ہوتا ہے اور اس وقت واقع ہوتا ہے جب آفتاب و مہتاب ایک مخصوص انداز سے ایک دوسرے کے مقابل آجائیں، نیز سورج گرہن ستائیسویں، اٹھائیسویں یا انتیسویں تاریخ کو ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ مغرب سے طلوع آفتاب، نفس زکیہ کا قتل، جو ستر صالحین اور عبادت گزار بندوں سے ہوں گے، رکن و مقام کے درمیان مرد ہاشمی کا ذبح ہونا، مسجد

کوفہ کی دیوار کا منہدم ہونا' خراسان کی جانب سے سیاہ پرچموں کا نمودار ہونا' یمانی کا خروج' مصر میں اندلس کے ایک شخص کا ظہور کرنا اور اس کا شام' لبنان' فلسطین اور اردن کو قبضے میں لینا' ترکوں کا الجزائر پر اترنا' رومیوں کا رملہ کی جانب آنا' چاند کی مانند چمکدار ستارے کا مشرق میں طلوع ہونا' اور پھر اس کا قوس کی شکل میں آجانا' یہاں تک کہ اس کے دونوں کنارے ملتے ہوئے دکھائی دیں۔

ایک سرخی کا آسمان میں نمودار ہونا اور اپھر چار سو پھیل جانا' مشرق کے طول میں ایک آگ کا نمودار ہونا اور تین یا سات دن تک فضا میں برقرار رہنا' عربوں کا حکومتی نظام درہم برہم ہونا اور ان کا دیگر شہروں پر قبضہ کرنا اور اپنے عجمی آقاؤں کی سلطنت اور تسلط سے نجات حاصل کرنا' اہل مصر کا اپنے حکمران کو قتل کرنا' شام کا تباہ ہونا' اور پھر تین پرچموں کا گردش میں آنا' قیس اور عربوں کے پرچم کا مصر میں اور کندہ کے پرچموں کا خراسان میں داخل ہونا' عربوں سے سواروں کا آنا یہاں تک کہ وہ ''حیرہ'' (عراق کا ایک مقام) کے ابتدائی حصے میں پہنچ جائیں' مشرق اور اسکے اطراف سے سیاہ پرچموں کا نمودار ہونا' دریائے فرات میں شگاف پڑنا اور اسکے پانی کا کوفے کے گلی کوچوں میں داخل ہونا' ساتھ مدعیان نبوت کا ظہور کرنا' آل ابی طالبؑ سے بارہ افراد کا خروج اور ان کا دعوائے امام کرنا' شیعیان بنی عباس کے ایک صاحب حیثیت شخص کا بغداد میں محلّہ کرخ کے پل کے قریب غرق ہوجانا' سورج طلوع ہونے کے ابتدائی اوقات میں شہر بغداد میں سیاہ آندھی کا چلنا' بغداد میں زلزلے کے سبب بہت سے لوگوں کا دھنس جانا' اہل عراق میں خوف و ہراس کی لہر کا دوڑ جانا' اموات کی کثرت کا پھیل جانا' جان و مال وثمرات کا تباہ ہونا' لوگوں کی کاشت کی ہوئی اشیاء کا فائدہ گھٹ جانا' عجمیوں کے درمیان اختلافات اور خون ریزی' غلاموں کا آقاؤں کی اطاعت سے انکار اور انکو موت کے گھاٹ اتارنا' وقت بے وقت ٹڈیوں کا نمودار ہونا' اسکے بعد یہ تمام چیزیں چوبیں متواتر بارشوں کے بعد ختم ہوجائیں گی' اور پھر زمین اپنی ویرانی اور خشک سالی کے بعد ہری

بھری ہو کر اپنی برکتوں کو آشکار کردے گی اور حضرت مہدیؑ کے پیروکاروں یعنی حق کے اطاعت گزاروں سے ہر بلا و آفت دور ہو جائیگی، یہی وہ موقع ہوگا کہ جب آپؑ کے چاہنے والے مکے میں آپؑ کے ظہور سے مطلع ہو جائیں گے اور آپؑ کی نصرت کیلئے مکہ مکرمہ کا رخ کریں گے۔

ظہور امام مہدیؑ سے چھ ماہ پہلے قبل ظہور فتنوں کا وجود ہولناک حادثات

الغیبۃ الکبریٰ صفحہ ۲۴۲ تالیف شہید سید محمد صادق الصدر نے تحریر کیا ہے کہ امام حضرت محمد تقی جوادؑ فرماتے ہیں۔ حضرت قائمؑ کا قیام ایسے حالات میں ہوگا۔ جس میں مجموعی سطح پر لوگ سخت ترین خوف اور سخت پریشانی کی حالت میں ہوں گے، زلزلے بپا ہوں گے۔ فتنے رونما ہوں گے مصائب اور مشکلات ہوں گی۔ ہلاک کر دینے والی بیماری طاعون عام ہوگی (ممکن ہے اس سے وبائی امراض جو ہر سال الگ الگ نام سے آتے ہیں اور اس سال کرونا وائرس کے نام سے آیا ہے جو لاعلاج بیماری ہے ساری دنیا میں موت کا بازار گرم ہے لاکھوں لوگ مر رہے ہیں)

عربوں کے درمیان سخت جنگیں عالم اسلام کی مجموعی بدحالی کسمپرسی لوگوں کے آپس میں شدید مذہبی اختلافات ہوں گے۔ فرقہ واریت عروج پر ہوگی۔ ادیان میں اختلاف فرقوں کی بہتات ہوگی۔ مسلمانوں کے حالات کی ابتری، غرض ہر طرف بے چینی، بدامنی، بے سکونی، بے اطمینانی، پریشانی، بیماری، جنگ و جدال و قتل و غارت گری، ظلم و ستم عام ہوگا۔ (الغیبۃ النعمانی صفحہ ۱۷۰، بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۱)

حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ غیبت حضرت امام مہدیؑ کیلئے حیرانی و پریشانی اور گمراہی چند صورتوں میں ہو سکتی ہے کچھ اس حیرت کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے کچھ اس حیرت و غیبت میں ہدایت پا جائیں گے۔

حضرت امام مہدیؑ کے قیام سے پہلے سُرخ قسم کا قتل ہوگا! راویؔ نے سوال کیا کہ یہ کونسا

قتل ہے؟ اسکا معنی کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا! اس سے مراد ہر وقت قتل و غارتگری، دہشت گردی کا ہونا، ختم نہ ہونے والی جنگ وجدال اور قتل و غارتگری مراد ہے۔ اسکی شدت روز افزوں ہوگی اس میں کمی نہ آئے گی (بشارۃ الاسلام صفحہ ۸۸۶، بحارالانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۸۲، ۱۸۲)

بعض روایات میں ان جنگوں کی شدت کو اس قدر بیان کیا گیا ہے کہ زمین کی آبادی کا ایک بڑا حصہ اسکے نتیجہ میں ختم ہو جائے گا۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ قائمؑ اس وقت تک قیام نہیں فرمائیں گے جب تک کہ دنیا کی آبادی کا ایک تہائی حصہ قتل نہ ہو جائے ایک تہائی مر جائے گا اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے گا۔ (المہدی تالیف صدرالدین ۱۹۸)

امام قائمؑ سُرخ ستارے کے طلوع ہونے، رے کے برباد ہونے، بغداد کی زمین کے دھنس جانے، خروج سفیانی اور اولاد عباس کے آرمینیہ و آذربائجان کے جوانوں کے ساتھ جنگ کے بعد ہی ظہور کریں گے۔ یہ وہ جنگ ہوگی جس میں ہزاروں ہزار قتل ہوں گے، ہر ایک چمکدار تلوار لئے ہوگا اور سب سیاہ پرچم تلے ہوں گے، یہ جنگ موت حمر اور طاعون اکبر کا پیش خیمہ ہوگی (بحارالانوار صفحہ ۱۳۶)

علائم ظہور "القطرہ فی البحار" سے

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ اپنی کتاب القطرہ من البحار میں شیخ مفیدؒ کی کتاب الارشاد صفحہ ۴۰۳ سے روایت کرتے ہیں کہ سفیانی خروج کرے گا۔ سید حسنی قتل کیا جائیگا۔ بنی عباس کے درمیان دنیاوی ریاست وسلطنت کیلئے اختلاف پڑ جائے گا نصف رمضان المبارک کو سورج گہن اور اسی مہینے کے آخر میں چاند گرہن خلاف عادت طریقے سے لگے گا۔ زمین بیداء میں نیچے

دھنس جائے گی‘ سرزمین مغرب و مشرق میں بھی زمین نیچے دھنس جائے گی۔سورج ظہر کے وقت سے لے کر عصر تک بے حرکت رہے گا اور مغرب کی طرف سے طلوع کریگا۔شہر کوفہ کی پشت میں نفس زکیہ ستر ساتھیوں کے ساتھ جو نیک وصالح ہوں گے۔ایک ہاشمی مرد رکن ومقام کے درمیان قتل کیا جائیگا مسجد کوفہ کی دیوار گر جائے گی۔

خراسان کی طرف سے سیاہ پرچم بلند ہوں گے۔یمانی خروج کریگا۔مغرب کا شخص مصر پر غلبہ پالے گا۔شام کے ملک پر تسلط حاصل کرے گا۔ترک کا لشکر جزیرۂ میں اور روم (یہودی اور عیسائی) کا لشکر رملہ یعنی فلسطین میں آئے گا۔ایک ستارہ جو نورانی چاند کی طرح ہوگا۔مشرق میں ظاہر ہوگا اور ایسا مڑے گا کہ اس کے ایک دوسرے کے نزدیک ہوجائینگے۔آسمان میں سُرخی پیدا ہوگی۔جو آسمان کے کناروں تک بکھر جائیگی ایک لمبی آگ مشرق میں ظاہر ہوگی۔جو تین یا سات دن تک باقی رہے گی۔عرب لگام توڑ ڈالیں گے اور شہروں پر غلبہ حاصل کرلیں گے اور عجم کے غلبہ سے نکل جائیں گے۔اہل مصر اپنے حاکم کو قتل کردیں گے۔شہر شام ویران ہوجائے گا۔اس جگہ تین پرچم بلند ہوں گے۔جو ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہوں گے۔قیس اور عرب کے پرچم مصر میں داخل ہوں گے کندہ کے پرچم خراسان میں داخل ہوں گے۔مغرب کی طرف سے ایک لشکر چلے گا جو حیرہ کے اطراف میں قیام کریگا اور خراسان کی طرف سے سیاہ پرچم ان کی طرف آئیں گے۔نہر فرات پانی سے بھر جائیگی اور اس کا پانی کوفہ کے گلی کوچوں میں داخل ہوجائے گا۔ساٹھ (60) آدمی نبوت کے جھوٹے دعویدار دعوی کریں گے اور بارہ (12) آدمی امامت کے جھوٹے دعویدار خاندان ابوطالب سے خروج کریں گے۔ بنی عباس کی ایک اہم شخصیت اور بزرگ کو جولاء اور خائین کے درمیان جلادیں گے۔بغداد میں کرخ کے اوپر ایک پل بنائیں گے

۔وہاں دن کے پہلے حصے میں ایک سیاہ ہوا چلے گی وہاں زلزلے آئیں گے۔جسکی وجہ سے بہت سے لوگ زمین میں دھنس جائیں گے تمام اہل عراق اور بغداد کو خوف و ہراس گھیر لیگا۔اچانک اموات واقع ہوں گی۔مال وجان وزراعت میں کمی واقع ہوگی۔

ٹڈی اپنی بہار اور بہار کے علاوہ اوقات میں فصلوں کو تباہ و برباد کریں گے لوگ جو زراعت کریں گے تو محصول زیادہ نہ دیں گے اور فصلیں کم ہوں گی۔عجم کے دو گروہ آپس میں اختلاف کریں گے اوران کے درمیان بہت زیادہ خوں ریزی ہوگی غلام اور بندے اپنے بزرگ اور آقا کی اطاعت سے خارج ہوجائیں گے اورانہیں قتل کردیں گے بدعت پیدا کرنیوالا ایک گروہ مسخ ہوکر بندراور سور بن جائے گا۔رعایہ اپنے حاکموں کے شہروں پر غلبہ حاصل کرلیں گے اوران کی ملکیت سے خارج کردیں گے۔آسمان سے ایک ندا آئیگی جسے تمام اہل زمین سنیں گے اور ہر زبان والے اسے سمجھیں گے لوگوں کیلئے سورج کے سامنے ایک سراور سینہ ظاہر ہوگا۔مردے قبروں سے باہر آجائیں گے اور دنیاوی زندگی کی طرف لوٹ آئیں گے اورا یکدوسرے کو پہچانیں گے اور ایک دوسرے سے ملاقات کو جائیں گے۔

آخر میں چوبیس دن ورات بارش مسلسل برسے گی مردہ زمین اوراسکے وسیلے سے زندہ ہوجائیں گا۔زمین سرسبز وشاداب ہوگی اوراپنی برکتوں کو ظاہر کریگی۔اس کے بعد ہر طرح کے دکھ تکلیف اور مصیبت حق کے پیروکاروں یعنی امام مہدیؑ کے شیعوں سے دور ہوجائیں گے۔ حضرت کے شیعہ اس وقت اپنے امام کے ظہور کی خبر مکہ میں سنیں گے اوران کی مدد کیلئے ان کی طرف جائیں گے اوراپنے آپ کو وہاں پہنچائیں گے جیسے کہ روایات میں وارد ہوا ہے۔

(مناقب اہلبیتؑ صفحہ ۳۰۱ ' بحارالانوار ۵۲، ۲۱۹)

شیخ طوسیؒ کتاب غیبتؒ صفحہ ۲۶۹ میں محمد حنفیہؒ سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے امیر المومنینؑ سے عرض کیا کہ یہ امر طول پکڑ گیا ہے یہ کس زمانے میں واقع ہوگا؟ حضرتؑ نے اپنے سرکو ہلایا اور فرمایا۔ کسطرح یہ امر واقع ہو حالانکہ ابھی بھائیوں نے ایک دوسرے پر ظلم نہیں کیا کس طرح یہ امر رونما ہو جب کہ ابھی حاکم نے ظلم نہیں کیا۔ کسطرح یہ امر واقع ہو در حالانکہ قزوینؒ سے وہ زندیق نے خروج نہیں کیا جو لوگوں کی حرمت کو پارہ پارہ کردے گا اور قوم کے سرداروں کو کافر قرار دیگا۔ دیواروں کو اور سرحدوں کو تبدیل کردے گا۔ ان کی خوبصورتی اور حُسن کو ختم کر کے رکھ دیگا۔ جو بھی اس سے دور بھاگے گا اس کو گرفتار کرلے گا۔ جو کوئی بھی اس سے جنگ کریگا اسے قتل کریدگا۔ جو کوئی بھی اس سے دور ہوگا فقر و ناداری میں مبتلا ہوگا۔ جو کوئی اسکی پیروی کرے گا کافر ہوجائیگا۔ یہاں تک کہ لوگ دو گروہ ہوجائیں گے۔ ایک دوسرے کے گریبان پکڑیں گے۔ ایک گروہ اپنے دین پر اور دوسرا اپنے دنیا پر گریہ کریگا۔ (القطرہ صفحہ ۳۰۵، بحارالانوار ۳۱۲،۵۲)

علائم ظہور کتاب وقائع ظہور (علائم ظہور) سے

جامع الاخبارؒ میں شیخ صدوقؒ علیہ رحمہ نے جابر سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوادع میں حضرت رسولؐ اللہ کی خدمت برکت میں حاضر تھا پیغمبرؐ نے بعد اعمال حج کے ''وداع حلقہ درِ کعبہ دست مبارک میں تھام کا بآواز بلند فرمایا! کہ تمام اشخاص جمع ہوں۔ جب تمام اہلیان مسجد و بازار جمع ہوگئے تو فرمایا کہ حاضرین سُن لیں اور جو غائب ہے انکو پہنچادیں۔ اس کے بعد گریہ فرمایا! اور حاضرین بھی رونے لگے پھر فرمایا کہ سب آگاہ ہوں خدا تم سب پر رحمت نازل کرے۔ تمہاری مثال اس زمانے میں اس برگ کی ہے کہ چار سو سال تک جس میں کوئی خار نہیں اس کے بعد خار و برگ سو سال تک نمودار ہوں گے پھر اسکے بعد خار آئیں گے جس میں کوئی برگ

نہ ہوگا۔یعنی نیکی نہو گی کہ اس زمانے میں بادشاہ ظالم' مالدار نجیل عالم مال پر رغبت کرنے والا۔درویش جھوٹا' بوڑھا فاجر' لڑکے بے حیا' عورت زینت دینے والی ہوگی پھر پیغمبرؐ گریہ فرمانے لگے۔فرمایا کہ! اے سلمانؓ جب کہ علماء کم ہوں گے آدمی زکوٰۃ نہ دیں گے۔اعمال قبیح علانیہ کریں گے۔آوازیں مسجدوں میں بلند ہونگی۔

دنیا کی توقیر کیجائے گی اور علم کو حقیر جانیں گے' جھوٹے احادیث کو فروغ ہوگا غیبت عام ہوجائے گی بڑے چھوٹوں پر رحم نہ کریں گے' چھوٹے بڑوں کا احترام نہ کریں گے پس وہ تمام لعنتی ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ان میں دینداری باقی نہ رہے گی صرف لفظ دین زبان پر رہیگا۔جب یہ صفات لوگوں میں ظاہر ہوں تو بادِ سرخ چلنے پتھر برسنے مسخ ہوجانے کے منتظر رہو۔اسکی سچی دلیل قرآن میں موجود ہے "قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ"(سورہ انعام ۶۵)

"کہد یجئے یارسولؐ! اسی کو قدرت ہے کہ بھیجے تم پر عذاب اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تم کو کئی فرقے کر کے ٹہرادے اور دیکھادے بعض کو بعض کی لڑائی۔دیکھو کس طرح ہم اپنے آیات کو گردش دیتے ہیں شائید وہ سمجھیں۔"

بعض اصحاب نے عرض کی کہ یہ امور کس وقت واقع ہوں گے فرمایا! کہ جب نماز نہ پڑھی جائے گی۔خواہشات نفسانی کی پیروی کریں گے شراب استعمال کریں گے۔ماں باپ کو دشمنام دیکھے گے۔مرد عورتوں کے مطیع ہوں گے ہمسایہ پرظلم کریں گے۔بزرگوں کے دل سے رحم اور چھوٹوں سے شرم چلی جائے گی۔اپنے مکانات مضبوط بنائیں گے۔غلاموں اور کنیزوں پر ظلم کیا جائے گا۔اپنی خواہش نفس پر شہادت دیں گے۔حکام ظالم ہوں گے۔ایک بھائی دوسرے بھائی پر حسد کریگا۔شرکاء آپس میں خیانت کریں گے۔وفا کم ہوجائے گی زنا کاری آشکار ہوجائیگی۔مرد

عورتوں کا لباس پہنیں گے۔عورتوں سے حیا کا مقنع اُٹھ جائے گا۔لوگ مغرور ہوں گے' احسان کم کیا جائے گا۔افعال حرام کے مرتکب ہوں گے گناہ کبیرہ کرنیکی پرواہ نہیں ہوگی۔حصول دنیا میں مشغول ہوں گے۔آخرت کی کوئی فکر نہیں ہوگی پرہیز گاری کم اور حرص زیادہ ہوگی۔فتنہ وفساد برپا ہوں گے' مومن ذلیل اور منافق عزیز ہوگا۔مسجدوں میں اذان کی آواز بلند ہوگی لیکن ان کا دل ایمان سے خالی ہوگا۔انکی صورتیں آدمیوں کی ہوں گی دل ان کا دل شیطان کے مانند ہوگا۔خدا فرماتا ہے! کیا مجھ کو دھوکہ دیتے ہو۔"أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثاً وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ"(سورہ مومنون ۱۱۵) "کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں نے تم کو عبث خلق کیا ہے کیا میری طرف تمہاری بازگشت نہ ہوگی"

میری عزت وجلال کی قسم کہ! جو لوگ پرہیز گار ہیں اور میری عبادت کرتے ہیں وہ لوگ اگر نہ ہوتے تو بالضرور ایک قطرہ بھی پانی کا نہیں برساتا' اور زمین سے ایک پتی گھانس کی نہ اُگتی۔ سخت تعجب ہے ان اشخاص پر جو اپنے مال کو اپنا خدا جانتے ہیں حالانکہ انکی عمر کوتاہ ہے لیکن عمریں طولانی۔وہ ایک طمع رکھتے ہیں بلندی مراتب کی وہ کامیاب نہیں ہوتے مگر عمل کے ساتھ اور عمل پورا نہیں ہوتا مگر عقل سے۔

ایضاً جامع الاخبار میں شیخ صدوقؒ تحریر فرماتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا! کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آئیگا جن کی صورتیں آدمیوں کی' دل شیطان کے ہوں گے وہ گرگ درندے کے مانند ہوں گے۔اگر انکی پیروی وہمنشینی کی جائیگی تو شک وشبہ میں ڈالیں گے۔اگر ان سے بات کی جائے گی تو تم کو جھوٹا کہیں گے۔اگر ان کے ہم خیال نہ ہوں تو غیبت کریں گے۔وہ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت جانیں گے۔مومن ان کے نزدیک ذلیل اور فاسق ذی عزت ہوگا۔انکے اطفال

شوخ بدخو‘ دوست مخالف ہوں گے۔ بوڑھے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کریں گے۔ ان سے پناہ لینا رسوائی اُن سے عزت کا چاہنا ذلیل ہونا ہے۔

پس خداوند عالم انکے لئے بارش وقت پر نہیں بھیجے گا۔ اُن پر بُرے لوگوں کو مسلط کریگا۔ وہ انکو عذاب و اذیت دینگے انکے مردوں کو مار ڈالیں گے۔ انکی عورتوں کو رکھ چھوڑیں گے۔ ان کے نیک دعا کریں تو دعا قبول نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا! کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آئیگا جس کے شکم خدا یعنی شکم پرست ہوں گے جن کی عورتیں قبلہ جن کا دین پیسہ ہوگا ان کا ایمان بجز نام کے اور اسلام بجز اثر کے اور قرآن بجز درس کے نہوگا۔ ان کی مسجدیں معمور ان کے دل خراب ہونگے۔ انکے علماء روئے زمین پر بدترین خلق ہوں گے (توضیح علمائے سُو) خداوند عالم ان کو چار چیزوں میں مبتلا کریگا 1) جورِ بادشاہ 2) قحط 3) سردار و حاکم کا ظلم 4) بتوں کی پرستش۔ اصحاب نے تعجب سے عرض کیا؟ کیونکر بتوں کی پرستش کی جائے گی فرمایا! کہ جو درہم ان کے پاس ہوگا اس کو ایک بت سمجھیں گے۔ ایضاً حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ آخر زمانے میں میری امت کے بہت سے اشخاص مسجدوں میں جمع ہوں گے اور گرد بیٹھ کر حُب دنیا و مال دنیا کا ذکر کریں گے۔ اُن سے ہم نشینی نہ کرو کہ انہیں خدا دوست نہیں رکھتا ہے۔

ایضاً فرمایا کہ میری امت پر ایسا زمانہ آئیگا کہ لوگ عالموں سے اسطرح فرار کریں گے جیسا کہ گوسفند گرگ سے فرار کرتے ہیں۔ خداوند عالم اس وقت انکو تین چیزوں میں مبتلا کریگا۔ 1) ان کے اموال میں برکت نہ ہوگی۔ 2) خدا ان پر بادشاہ جابر کو مسلط کریگا۔ 3) وہ دنیا سے بے ایمان جائینگے۔ انس بن مالک سے منقول ہے کہ جناب پیغمبرؐ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئیگا کہ صبر کرنے والے مومن کی مثال ایسی ہوگی کہ کوئی شخص آگ اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو۔ نیز فرمایا کہ

ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ امراء ظالم، عالم طماع، عابد ریا کار، تاجر سود خوار ہوں گے انکی عورتیں زینت کنندہ انکے فرزند بدکار ہوں گے۔ اس وقت کساد بازاری ہوگی۔ ان میں کوئی راستی و درستی نہو گی۔ ان کے مُردے قبروں میں اپنے زندوں کی نیکی سے ناامید ہوں گے۔ ان میں نیک لوگ زندگی نہ کرسکیں گے۔ بہ تحقیق کہ اُس زمانہ میں بہتر ہے ان سے بھاگنا، اور ان کے ساتھ محشور نہ ہونا۔

ایضاً حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ عنقریب وہ زمانہ آئیگا کہ لوگ عالم کو نہیں پہنچانیں گے مگر عمدہ لباس سے اور قرآن کو نہیں جانے گے مگر آواز خوش سے اور خدا کی عبادت نہیں کریں گے بجز ماہ رمضان کے جب اسطرح ہوگا تو خداوند عالم ان پر ایسے بادشاہ کو مسلط کریگا جو علم و حلم و رحم نہ رکھتا ہو۔

واضح ہو کہ حضرت کے ظہور کے علامات خاص جو قبل ظہور واقع ہوں گے انکی چند قسمیں ہیں۔ پہلے یہ کہ جو بالضرور وقوع ہیں آئیں گی۔ مثلاً سفیانی کا خروج کرنا۔ آسمان سے آواز کا آنا، خروج یمانی وغیرہ یہ وہ علامات ہیں جو حضرت کے ظہور کے ساتھ ساتھ ظاہر ہوں گے علامتوں کی دوسری قسم معلق و مشروط ہے جو خداوند عالم کی مشیّت و مصلحت پر منحصر ہے۔ اگر اس نے چاہا تو واقع ہوں گی ورنہ خیر۔

اور ایک قسم حضرت کے ظہور کی خاص علامتوں میں سے یہ ہے کہ جب خدا چاہے گا کہ آپ ظہور کریں تو اس وقت حضرت کی شمشیر خود بخود غلاف سے باہر آئیگی اور فصیح زبان میں عرض کرے گی۔ ''اُخرج یا ولی اللہ'' یعنی ائے ولی خدا خروج فرمایئے۔ نورالانور وغیرہ کی روایت کی بناء پر دوسری قسم علامت کی یہ ہے کہ ان جناب کا علم جو لپٹا ہوا ہے اس وقت کھل جائے گا اور بلند ہو کر عرض کریگا ''یا ولی اللہ اقتل اعداء اللہ'' یعنی ائے ولی اللہ دشمنان خدا کو قتل کیجئے۔ حضرت کے ساتھ تین علم ہوں گے پہلے علم کے پھریرے پر۔

1) اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا (سورہ مائدہ ۳)

2) "يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْماً كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيْراً" (سورہ دھر ۷)

3) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ و خلیفتہ و الحسن و الحسین والآئمۃ من اولادلحسین" لکھا ہوگا۔

حضرت کے ظہور کی علامتیں تمام کتابوں میں بہت ہیں منجملہ انکے جو نور الانوؔر میں مندرج ہیں یہ ہیں کثرت سے ٹڈیوں کا نمودار ہونا بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۲۵۴ھ ایک ہزار دوسو چوپن میں عرب میں اس قدر ٹڈے ظاہر ہوئے کہ جو کچھ باغات میں تھا وہ سب کھا گئے۔ (حال ہی میں پاکستان، ہندوستان میں پنجاب اور جیسلمیر میں کھیتوں کو تباہ کئے ہیں ستمبر ۲۰۱۹ میں locust کہتے ہیں انہیں انگریزی میں) سن ۱۲۶۳ھ میں کہا جاتا ہے کہ شیراز میں ٹڈے آئے کہ کچھ باقی نہ رکھا۔ ۲۹ مئی ۲۰۲۰ پنجاب (ہندوستان) اور راجھستان دہلی وغیرہ میں ٹڈیوں نے حملہ کردیا پھر جنوبی ہند کی طرف امراوتی، تلنگانہ وغیرہ کی سمت بھی پھیل گئے ایک طرف ساری دنیا کرونا وائرس (طاعون) کے قہر میں مبتلا ہے روزآنہ لاکھوں مریضوں کا اضافہ ہوتا جارہا ہے اور ہزاروں اموات روزآنہ ہورہے ہیں دوسری طرف ان ٹڈیوں کا قہر جاری ہے جو کئی ہزار مربع میٹر کی فصلیں چٹ کرگئیں۔ حضرت قائمؑ کے ظہور کے قریب کی علامتوں کے منجملہ ایک سفیانؔی کا خروج ہے چنانچہ فاضل بروجردی لکھتے ہیں کہ اس ملعون کے چار شانے ہوں گے بدصورت، چیچک کے داغ، سر بڑا، ازرق چشم ہوگا۔ جس نے کبھی بندگی خدا کی نہیں کی ہوگی۔ جو شخص اس کو دیکھے گا یہی کہے گا کہ یہ یک چشمی ہے۔

اس کا نام عثمانؔ اس کے باپ کا نام عتبہ یا عشبہ ہوگا۔ وہ ابوسفیانؔ بن حرب جسکو سفیانؔ بن قیس بھی کہتے ہیں اوس کی اولاد میں سے ہوگا۔ وہ ملعون ماہ رجب میں مکہ معظمہ کے اس جنگل سے جو بے آب وعلف ہے خروج کریگا۔ ملک شام کے شہروں میں سے پانچ شہر دمشق، حمص، فلسطین وغیرہ اسکے قبضہ تصرف میں آئیں گے۔ دنیا میں ایک فتنہ عظیم کے بعد اس کا خروج ہوگا۔ وہ ملعون تین ہزار سے زیادہ آدمیوں کو مار ڈالے گا۔ اور مرد والی عورتوں کی بے عصمتی کریگا۔ کوفہ کے شہر میں آکر حکم دیگا کہ ندا یجائے کہ جو شخص علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ایک شیعہ کا سر لائے گا اس کو ہزار درہم دیئے جائیں گے۔ چنانچہ لوگ مال دنیا کیلئے ایک دوسرے کو فریب میں لائیں گے۔ یہاں تک کہ اپنے ہمسایہ کو بھی اس سے باز نہ رکھیں گے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ یہ جماعت اولاد زنا ہوگی اور تمام حکام سفیانی حرامزادے ہوں گے۔ سفیانی کی حکومت آٹھ ماہ تک رہیگی انجام یہہ ہوگا کہ حضرت قائمؑ کے ہاتھ مارا جائے گا یا زمین نگل جائے گی۔

دوسری علامات جس کو فاضلؔ بروجردی وغیرہ نے لکھی ہے یہ ہے کہ بعض شہر تباہ ہو جائیں گے انکی تباہی کے متعدد اسباب ہوں گے لیکن زیادہ تر وجہہ ارتکاب معصیت امر بالمعروف ونہی منکر کا ترک کرنا اور عالموں کی ہتک حرمت ہوگی اس لئے آدمی بلاؤں میں مبتلا ہوں گے۔ بعض شہروں کی بربادی کے اسباب ظاہر ہوں گے۔ مثلاً مصر کو زلزلہ اور عمان کو دریا خراب کریگی۔ بصرہ میں آگ آسمان سے برسے گی۔ دمشق ہوا سے روم ساعقہ آسمانی سے خراب ہوگا۔ اہل یمن درد قولنج سے ہلاک ہوں گے۔ بغداد کو دجلہ خراب کریگی۔ اہل مدینہ آبلہ میں مبتلا ہوں گے۔ اصفہان کو علیہ نام امیر خراب کریگا۔ اہل طبرستان کے ناک اور منہ میں کیڑے پڑیں گے اور ہلاک ہوں گے نیشاپور میں آسمان سے پتھر برسیں گے۔ طالقان کو طاعون خراب کریگا۔ یہ تمام ضروری علامتیں نہیں ہیں مشروط ہیں شائد خدا کو منظور نہ ہو۔ اور توبہ کرنیکی وجہہ سے واقع نہ ہوں۔

دوسری علامتوں میں سے ایک علامت دجالؔ کا خروج ہے۔ یہہ بھی کچھ ضروری نہیں جس کے مختصر حالات اس باب کے آخر میں درج ہوں گے۔ایک علامت صیحہ (چیخ) آسمانی ہے جو بالضرور واقع ہوگی (جسکا قرآن میں متعدد مقامات پر تذکرہ ہے خصوصاً سورۂ یٰسٓین میں تین مرتبہ تذکرہ ہے) یعنی ظہور کے قریب ایک آواز آسمان سے 23 ماہ مبارک رمضان کو آئیگی جس کو تمام اہل مشرق ومغرب سنیں گے اور وہ آواز ایسی بڑی ہوگی کہ سویا ہوا بیدار ہو جائے گا اور اسکی صبح کو بآواز فصیح جبرئیلؑ یہ صدادیں گے کہ ’’الحق مع علیؑ وشیعۃ‘‘ یعنی حق علیؑ اور انکے شیعوں کے ساتھ ہے شیطان اسی روز بارہ بجے یا عصر کو زمین وآسمان کے بیچ میں فریاد کریگا ’’الحق مع عثمان وشیعۃ جس کو سب سنیں گے۔

دوسری علامت بغداد کے خراب ہونیکی ہے چنانچہ حضرت صادقؑ آل محمدؐ سے منقول ہے فرمایا کہ ایک زمانہ آئیگا کہ بغداد ایسا آباد ہوگا کہ لوگ کہیں گے کہ دنیا بغداد ہے اور اسکے مکانات گویا بہشت کے ہیں اس میں شراب خواری وزنا کاری کی معصیت زیادہ ہوگی۔اس وقت خدا کا غضب نازل ہوگا۔اس شخص پر افسوس ہے جو اس میں ساکن ہو اور متعدد عذاب اُس شہر و اہل شہر پر آئیں گے۔جس کو کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔ مثلاً طاعون‘ وباء‘ قحط‘ گرانی‘ طغیانی وطوفانِ آب‘ حضرت امیر المومنینؑ نے بعض اپنے خطبوں میں شہر بغداد کی خرابی کی خبر دی ہے۔کہتے ہیں کہ وہ پرانا بغداد ہے جسکو ہلاکو خان نے جو چنگیز خاں کے فرزندوں میں سے تھا خراب کیا ہے اور شہر رئے اور بغداد کو اسی نے برباد کیا‘ حضرت امیرؑ کے بعض خطبوں سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بنی عباس اس کو رونق دیں گے۔اسکی آبادی اس قدر زیادہ ہوگئی تھی کہ سات پل دریا عبور کرنے والوں کیلئے بنائے گئے تھے۔معتصم بنی عباس کے زمانے میں جس وقت وہ باہر جاتا تو اس کے

سرراہ حجروں کو ہزار دینار کرایہ پر لیتے کہ اسکی جلالت کا تماشہ دیکھیں تا اینکہ وہ ہلاکوں خاں کے فتنہ سے خراب ہوگا۔ جب وہ بغداد پر اپنا قبضہ جمایا تو اس قدر قتل وقمع کیا کہ تاریخ میں ہے کہ دجلہ کا پانی خون سے رنگین ہوگیا تھا۔ بعض احادیث میں زوراء سے بغداد مراد ہے لیکن صفۃ الکافی میں معاویہ بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ زوراء سے ملک رئے مراد ہے جس میں اسی ہزار آدمی مارے جائیں گے۔ کتاب مجمع البیانؒ میں بھی لکھا ہے (الزوراء موجبل بالرے) الخ حدیث

ایضاً اسی خطبہ میں امیر المومنینؑ دس علامات ظہور بیان فرماتے ہیں کہ تعطیل مساجد وانقطاع الحاج ''فاذا تمت العلامات قائم قائمنا'' الخ یعنی مسجدیں خالی پڑیں رہیں گی لوگ حج کو جانا ترک کردیں گے۔ جس وقت دس علامتیں پوری ہوجائیں تو حضرت قائمؑ ظہور فرمائے گے۔ کتاب بحار سے تفسیر عیاشی میں خدا کے عزوجل کے اس قول ''لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ'' (سورہ توبہ ۳۳)

میں امام حضرت محمد باقرؑ سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت نے فرمایا! کہ قائمؑ کے ظہور کے وقت ایک ایسی بلا واقع ہوگی جسکے باعث کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر وہی اشخاص جو حضرت محمدؐ کی نبوت کے اقرار کرنے والے ہوں گے۔

محمد بن مسلم سے روایت کی گئی ہے۔ اُس نے کہا کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا منجانب خدا مومنین کیلئے قائمؑ کی تشریف آوری کے علامات ہیں میں نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم کا قول قرآن میں ہے ''وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوفِ وَالْجُوعِ'' (سورہ بقرہ ۱۵۵)

فرمایا! خداوند عالم نے کسی بادشاہ کی سلطنت کے خوف سے اور گرانی نرخ کے سبب بھوک سے اور فسادِ تجارت و کمی منفعت کے باعث خرابی اموال وخرابی نفوس سے اور زراعت اور پھلوں کی کمی سے تمہاری آزمائش کرتا ہے پس صبر کرنے والوں کو قائمؑ کے خروج کی خوشخبری دیجائے گی اس آیت کی تاویل یہی ہے۔کوئی شخص اس آیت کی تاویل نہیں جانتا مگر خدا اور وہ لوگ جو علم میں راسخ ہیں۔راسخین سے امیر المومنینؑ وآئمہ طاہرین مراد ہیں۔

حضرت امام صادقؑ نے فرمایا کہ قائمؑ اور قتل نفس زکیہ کے درمیان پندرہ شبوں کا فاصلہ ہے۔مجلسیؒ تذکرۃ الآئمہ میں لکھتے ہیں جیسا کہ اس سے قبل مذکورہ ہوا کتاب الانور وکنزالمصائب میں بھی حضرت حجتؑ کے حالات کے باب میں واقعہ جاماسپ حکیم وغیرہ لکھا ہے ''کتاب پاتکل'' جو اہل ہند کے کفار کے معتبر اور بڑی عظمت کی کتاب ہے اس میں صاحب کتاب کہتا ہے کہ ہند کی زبان میں حضرتؑ کو راہنما کہتے ہیں وہ آخر زمانے میں بادشاہ ہوگا اس پر دنیا تمام ہو جائے گی۔چونکہ تمام ادیان میں حضرت کے مختلف نام ہیں ہر ایک قوم حضرت کا ایک جدا نام بتاتی ہے۔شیخ بہائی مرحوم کشکول میں فرماتے ہیں کہ فارسی میں آپکو 'ایز شناس' وایز ونشان کہتے ہیں ''کتاب تاسک'' میں جو اہل ہند کے کافروں میں بڑا ابزرگ سمجھا جاتا ہے اس میں علوم عجائب واقعات گذشتہ وآئندہ مندرج ہیں وہ خط کوفی میں ہے اس میں کتاب دادنک کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے اس کے بعد جو مسلمان زمانہ آخر ہوں گے ان کا اسلام ظالموں کے ظلم سے علماء کے فسق سے یعنی اپنے علم پر عمل نہ کرنے سے حاکموں کی دست درازی زاہدوں کی ریاکاری' صاحبان امانت کی بے دیانتی اور حاسدوں کے حسد کے باعث اسلام مسلمانوں سے رخصت ہو جائے گا۔بے رحم بادشاہوں کے ظلم وستم سے دنیا مملو ہو جائے گی۔رعایہ بے انصافی

کے باعث ایک دوسرے کی خرابی کے درپۓ ہوں گے۔تمام عالم پر گمراہی چھا جائے گی۔ایسی موقع پر قدرت دست اندازی کریگی جانشین محمدؐ ظہور کریگا۔یہ زمانہ وہ ہوگا کہ مسلمانوں پر ترکوں کی حکومت ہوگی۔

یہہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مجوس زردشتؔ کو نبی جانتے ہیں اور یہہ زردشت پورشیب کے فرزند ہیں بعض کہتے ہیں کہ زردشتؔ آذربائجانؔی تھے ان کا اصلی نام ابراہیم تھا یہ کسی پیغمبر کے شاگرد تھے۔علم نجوم کے ماہر تھے۔روم وہندوشام کی سیاحت کی تھی وہاں کے علماء سے میل جول پیدا کر کے طلسمات وغیرہ کے علوم حاصل کئے تھے۔قدیم زبان میں کتاب لکھی تھی جسے کوئی سمجھ نہ سکتا تھا خود جاماسپ بھی جو فارس کے بلند مرتبہ حکماء میں سے تھے وہ اس کتاب کے معانی سے واقف نہ تھا۔

زردشتؔ نے بلخ جا کر گشتاپ کو اپنے دین میں داخل کیا۔زردشت کا معجزہ یہ تھا کہ آگ کو ہاتھ میں رکھ لیتا تھا۔گشتاشپ نے ایران میں سات بڑے بڑے آتشکدے بنوائے ہر ایک آتشکدہ کیلئے خدمت گذار تنخواہوں کے ساتھ مقرر تھے۔

ایک آتشکدہ بلخ میں ہیں ایک قزوین میں کہ اس کا نام نوبہار تھا ایک اصفہان میں شائید اس زمانہ کو وہ آتش گاہ سے مشہور ہے اور یہہ آتشکدہ پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھا ایک خراسانؔ اور ایک آذربائیجانؔ میں۔

الغرض مجوسیوں کی چند کتابوں میں ایک 'زندوپازند' کے تمام کتابوں میں پیشواؤں کے نام اور انکے حالات مندرج ہیں مجوس کہتے ہیں کہ التاغ اصل کتاب ہے ان کے معتبر اور مسند کتابوں میں حالات حضرت قائمؑ موجود ہیں چونکہ اس کا تعلق آئندہ کے واقعات سے ہے۔اس

لئے ان کے علماء وحکماء نے ضبط تحریر میں لاکر خبر دے گئے ہیں۔ چنانچہ کتاب فرہنگ میں جو مجوس کے کتب مخفیہ سے ہے اور وہ جسکو جاماس نامہ کہتے ہیں حکیم جاماسپ نے احکام گذشتہ وآئندہ لکھے ہیں۔ بادشاہوں کے حالات لکھتے ہوئے آنحضرتؐ تک پہنچ کر بیان کرتا ہے کہ یہہ پیغمبرؐ مبعوث ہوکر آتشکدوں کو برباد کردے گا دین مجوس کو مٹا دیگا اس پیغمبرؐ کی بیٹی کے فرزندوں میں ایک بادشاہ ہوگا کہ اسکی حکومت قیامت سے متصل ہوگی۔ اسکی بادشاہت کے بعد دنیا ختم ہوجائے گی پہاڑ بھی باقی نہ رہیں گے اس بادشاہ کا نام بہرام ہوگا اور وہ خورشید جہاں وشاہ زنان سے ہوگا جو صاحبزادی ہوگی سین کی (یعنی حضرت فاطمہؑ) اس لئے کہ زبان قدیم میں سین نام حضرت محمد مصطفیٰؐ کا ہے اور ظہور اس کا دنیا کے آخری زمانہ میں ہوگا۔ حکیم مذکور لکھتا ہے کہ حالات بادشاہان اسلام عجمی ہوں ترکی ہوں یا عیسائی اور ہر سال کے حوادث ووقائع تبدیل وتفسیر سلاطین اور انکی حکومتوں کا خاتمہ بطریق جفر مندرج ہے۔ نیز بقیہ حالات آئندہ وگذشتہ جو علوم مخفیہ کے اسرار ہیں انکے اظہار سے زبان قاصر ہے اس واقعہ کی تفصیل بہت طولانی ہے۔

منجملہ علامات ظہور کے قم کے دریاچہ ساوہ میں پانی کا ظاہر ہونا کتاب مؤید الوداد میں مرقوم ہے کہ تمام عالم میں کفر پھیلے گا۔ کفار مسلمانوں پر غالب آکر مسلّط ہوجائیں گے تالیف قلوب کیلئے مسلمانوں سے اظہار دوستی کریں گے۔ کفار کے قوانین وقواعد کی تعمیل ہوگی۔ عام امور میں انکی اطاعت کی جائیگی وہ اپنے زور وجبر سے یا روپیہ صرف کرکے جو چاہیں گے کر دکھائیں گے۔

دنیادار لوگ اغراض دنیوی کے لئے اپنے آپ کو انکی خدمت وملازمت کیلئے پیش کریں گے۔ انکی پناہ لیں گے بلکہ انکی دوستی ورفاقت پر فخر ومباہات کریں گے۔ مسلمان ان کا لباس اختیار کرکے کفار سے مشابہت پیدا کریں گے۔ اونہی کی رفتار گفتار حرکات وسکنات اختیار

کریں گے۔ کفار کے رسوم کا چلن ہوگا۔ دین اسلام اس قدر ضعیف و کمزور ہو جائے گا کہ صرف نام ہی نام باقی رہ جائے گا۔ عقائدِ مشرکین کی اشاعت ہوگی۔ اس عہد کے بارے میں شیخ محی الدین لکھتے ہیں ''لَم یَبقَ فی الارضِ مُلکَ مختون و لایبقیٰ فی الارض سلطان'' یعنی روئے زمین پر کوئی ختنہ شدہ (یعنی مسلمان) بادشاہ و حکمران باقی نہ رہے گا۔

ایک خطبہ میں جناب امیر المومنینؑ علیؑ ابن ابی طالبؑ منجملہ ارشادات کے فرماتے ہیں۔

''آگاہ ہو جاؤ مقام تاسف ہے تمارے شہروں اور ملکوں کیلئے ان سرکشوں سے جو ظاہر ہوں گے اور طریقۂ حق کو ناحق سے بدل دیں گے یہ اسوقت ہوگا جب کہ خصی مردوں اور عورتوں اور لڑکوں کی سلطنت کرنے کے سبب سے آفتیں برپا ہوں گی۔''

جب کہ اسباب مذکورہ سے دنیا میں ظلم و جور زیادہ ہوگا اور کفر عالمگیر ہو جائے گا اس وقت حضرت قائمؑ ظہور فرمائیں گے۔

کتاب دارالسلام میں عراقیؒ رقمطراز ہیں کہ حضرتؑ کے علامات ظہور میں سے ایک علامت یہہ بھی ہے کہ ایک فرقہ اہل عجم کا اختلاف کریگا خوں ریزی بہت ہوگی۔ غلام اپنے مالکوں کی اطاعت نہ کریں گے بلکہ مالکوں کو گرفتار کریں گے اور قتل کریں گے۔ اس زمانہ میں نہ تو خدا کیلئے قرآن کی تعلیم پائیں گے اور نہ تو خدا کیلئے نیکی کریں گے اولاد زنا کی کثرت ہوگی۔

قرآن کی تلاوت بہ صورتِ غنا ہوگی۔ فخر و مباہات کریں گے تو لباس پر بارش اپنے وقت پر نہ ہوگی۔ قاری اور عابد آپس میں ایک دوسرے پر ملامت کریں گے۔

ایضاً کتاب دارالسلام میں عراقیؒ اور بحارؒ میں علامہ مجلسیؒ نے شیخ کلینی کی کتاب 'روضہ وافی' میں بسند خود ان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صادقؑ نے کسی سے بہت کچھ فرمانے کے

بعد ارشاد کیا کہ جب تو دیکھے کہ حق کمزور ہوگیا ہے اور اہلِ حق دنیا سے اُٹھ گئے ہیں۔ جور وستم عام ہوگیا ہے۔ قرآن کے احکام پر کوئی عمل پیرا نہیں اور نئی نئی خواہشات نفسانی کی سبب تاویل وتوجیہہ سے پیدا کرلی گئیں ہیں اور دین بالکل برگشتہ ہوچکا ہے۔

جب تو دیکھے کے باطل والے حق والوں پر فوقیت حاصل کرکے غالب آچکے ہیں شر آشکار اور بدکاری علانیہ ہوجائے۔ مرد مردوں اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں۔ صاحب ایمان ذلیل وخوار ہوں۔ جھوٹے اور بدکار کی عزت ہو۔ خورد (بچے) بزرگوں کو حقیر جانیں 'قطع رحم کریں' بدکار کو اسکی بدکاری سے منع نہ کریں بلکہ بسبب اسکے فسق وفجور کے اسکی ستائش کریں۔ عورتوں کا کام لڑکوں سے لیں (لواطہ) عورت کا جفت عورت قرار پائے (مساحقہ) جب تو دیکھے کہ لوگ اس شخص کی تحسین وتعریف میں زیادتی کرتے ہیں جو اس امر کے لائق نہیں۔ اور اپنے مال کو اطاعت خدا میں صرف نہیں کرتے کوئی انہیں منع بھی نہیں کرتا۔

اور جب تو دیکھے کہ مومن کو عبادت خدا سے روکتے ہیں اور عبادت کرنے پر ملامت کرتے ہیں' جب تو دیکھے کہ پڑوسی اپنے پڑوسی کو اذیت دیتا ہے اور کافر فساد روئے زمین سے خوش ہوتا ہے۔ شراب علی الاعلان پی جاتی ہے اور بدکار لوگ جمع ہوکر مشغول دورِ شراب ہوتے ہیں۔ نیکی کی طرف بلانے والے ذلیل وخوار ہوتے ہیں بدکار صاحب قوت ہوتے جاتے ہیں۔ اہل عبادت اور منزلت والے حقیر شمار کئے جاتے ہیں جب تو دیکھے کہ نیکی کا راستہ بند اور شر کے راستے کُھلے ہیں۔ بیت اللہ کو حاجیوں کا آنا جانا موقوف ہے۔ (مارچ-۲۰۲۰ رجب ۱۴۴۱ھ اسی دور سے گذر رہے ہیں) زیارت نہ کرنے کے احکام نافذ نہ کوئی نیک بات کہتا ہے نہ نیک کام کرتا ہے۔ جب تو دیکھے کہ مرد مقوی غذا اس لئے کھاتے ہوں کہ قوی ہوکر دوسرے مردوں کے

ساتھ (لواطہ) بدکاری کریں۔اسی طرح عورتیں مقویات کا استعمال کرتی ہوں کہ اور عورتوں سے مساحقہ کریں۔مردوں کی معاش وگذر بسر کا ذریعہ لواطہ ہو اور عورتوں کے سرمایہ معاش کا وسیلہ زنا ہو' عورتیں بھی مثل مردوں کے مجلس وانجمن سازی کرتی ہوں۔عورتوں کے صفات مردوں میں پائے جاتے ہوں یعنی اپنے آپ کو سنوارنا' زینت دینا' جس طرح بیبیاں اپنے شوہروں کیلئے اپنے آپ کو آراستہ کرتی ہیں۔مالدار کی عزت ایمان والے سے زیادہ ہے' سود علانیہ کھایا جاتا ہے۔سود خوار کو کوئی بُرا نہیں کہتا۔عورتیں زنا کاری پر ناز کرتی ہیں۔

جب تو دیکھے کہ عورتیں عورتوں سے مساحقہ کرنے کیلئے یا اور مردوں سے زنا کیلئے اپنے شوہروں کو رشوت دیں اور جھوٹی گواہی قبول کیجائے۔حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دیں۔احکام کا استنباط اپنے دل کی خواہش کے مطابق کریں۔بدکاروں کو معصیت کی کچھ بھی پرواہ نہ ہو۔مومن کو اتنی قدرت نہ ہو کہ بُرے کام سے منع کر سکے مگر دل ہی دل میں نفرت کرے۔خدا کی نافرمانی میں مالِ کثیر صرف ہو' حکام اپنا مقرب کافروں کو بنائیں اور اہل ایمان کو اپنے سے دور رکھیں۔حکام رشوت کھائیں۔حاکم بننے عہدہ لینے کیلئے بہتان وتہمت پر بے قصور مارا جائے۔مرد اگر عورتوں سے مقاربت کرے تو اس پر اس لئے ملامت کیجائے کہ اس نے مردوں سے لواطہ کیوں نہیں کیا۔مرد اپنی بیوی کی زنا پر گذران کرے اور اس زنا پر خوشنود بھی ہو۔بی بیاں شوہر کی مرضی کے خلاف کریں شوہر اُن سے مغلوب ہوں اور وہ اپنے شوہروں کو نفقہ دیں۔مرد اپنی بیویوں اور کنیزوں کو کھانے پینے کی چیزیں حاصل کرنے کیلئے اپنی خسیس طبعی کے باعث غیروں کے ساتھ کر دیں۔

جھوٹی قسمیں خدا کی بہت کھائی جائیں قمار بازی (جوا) علانیہ ہو شراب علی الا علان فروخت ہو اور کوئی منع نہ کرے۔مسلمان عورتیں کفار کے ساتھ مجتمع ہوں۔لہولعب اس قدر عام

ہو کہ لوگ دیکھیں اور منع نہ کریں اور منع کرنے کے قدرت بھی نہ رکھتے ہوں۔ حکام کا قرب اسے حاصل ہوگا جو محبّ اہلبیتؑ کی دشمنی پر فخر کرے۔ محبان اہلبیتؑ کی گواہی قبول نہ کی جائے گی۔ سب لوگ جھوٹ اور دغا پر رغبت کریں۔ لوگوں کو قرآن کا سُننا بار اور قول باطل (مثل گانے' موسیقی اور غیبت کے) کا سننا خوشگوار ہو۔

جب تو دیکھے کہ لوگ نماز کو سُبک کریں۔ مال زیادہ رکھ کر زکوۃ نہ دیں۔ مردے کو قبر سے باہر نکال کر اس کا کفن فروخت کر دیں۔ فتنہ وفساد زیادہ واقع ہوں۔ حیوانات ایک دوسرے کو پھاڑ کھائیں۔ لوگ نماز تو پڑھتے ہوں لیکن انکے جسم میں نماز گذار نہ ہو یا تو وہ لباس غصبی ہوگا یا اس جنس سے ہوگا جس میں نماز صحیح نہیں ہے۔ لوگوں کے دل سخت ہو جائیں اور آنسو خشک ہو جائیں مردار عام ہو' لوگوں کو رغبت بھی اسی طرف ہو۔ نماز پڑھتے بھی ہوں تو لوگوں کو دکھانے' فقیہ احکام شرعی کو دنیا طلبی کیلئے حاصل کرے تا کہ ناواقفوں پر مسلط ہو جائے۔ لوگ اسی کے اطراف جمع ہوں جو دوسروں پر غالب آئے۔

جب تو دیکھے کہ مکہ و مدینہ میں اعمال قبیحہ کو شیوع ہو اور کوئی منع نہ کرے مثل لہولعب وغیرہ کے (جیسا کہ آج کل سعودی عربیہ میں شاہ عبداللہ اور انکے بیٹے پرنس سلمان نے کلب اور رقص وموسیقی عام کر دی ہے ۲۰۱۹ سے ہر سال بدعت وشر میں اضافہ ہو۔

آسمان پر علامتیں خوفناک ظاہر ہوں لیکن لوگ خوف نہ کریں' راستوں اور رہگذاروں پر لوگ مثل حیوانات کے باہم جمع ہوں اور باہم وطی کریں۔ اور باطل میں تو بہت کچھ صرف ہو اور خدا کی راہ میں کچھ بھی نہ خرچ کریں۔ عاق شدہ اولاد کی کثرت ہو اور اولاد والدین کو وقعت کی نظر سے نہ دیکھے۔ عورتیں اپنی خواہشات نفسانی میں غالب ہوں۔ سلاطین اناج وغلّہ کو ذخیرہ کر کے

گراں فروخت کریں۔ محتاجوں کے حصہ کا مال جھوٹے اور مکار بانٹ کھائیں اس مال سے شراب خوری کریں اور جوّا کھیلیں۔ شراب سے علاج کیا جائے۔ مریض سے اسکی تعریف کیجائے اور اس سے شفاء کے بھی طالب ہوں۔ منافق تونگر اور قوی ہو جائیں ان کا قول بھی قبول کیا جائے۔ حق والے کمزور ہوں یہہ اگر کچھ کہیں تو کوئی مانے نہیں۔ نماز کی اذان اجرت پر ادا کیجائے، مسجدوں میں ایسے لوگ جمع ہوں جو غیبت کرتے ہیں، آپس میں شراب کا شوق دلاتے ہوں۔ جب تو دیکھے کہ پیش نماز حالتِ نشہ میں نماز پڑھائے اور اسکی عزت بھی کیجائے اور جو نیک و پرہیز گار ہو اسکو معذور کر دیں۔ یتیموں کا مال کھا جائیں۔ قاضی احکام الٰہی کے خلاف فیصلہ جاری کریں۔ دنیا کی لالچ میں آ کر لوگ بھی احکام خدا میں خیانت کرنیوالوں کا ساتھ دیں۔ شرع کے حاکم میراث وارث کو دینے کی بجائے فاسقوں کے قبضہ وتصرف میں دے دیں۔ بیان کرنے والے ممبروں پر جا کر لوگوں کو پرہیز گاری وتقویٰ کا حکم دیں مگر وہ خود اس پر عمل نہ کریں۔

لوگ نماز کے اوقات کی حرمت نہ کریں، فقہا اور محتاجوں کی مدد کریں تو خدا کے لئے نہیں۔ فقیر کو دیں تو بار بار مانگنے پر۔ جب تو دیکھے کہ دفع تجرّد (تنہائی) اور شہوات کو پورا کرنے کیلئے حلال وحرام میں فرق نہ کریں۔ حق کی نشانیاں مٹتی جائیں۔ پس جب تو علامات مذکورہ مشاہدہ کرے تو عذابِ خدا سے پناہ مانگو اور سمجھ لو کہ لوگ اب سزاوارِ غضب الٰہی ہو گئے۔ خدا نے جان بوجھ کر ان کو مہلت دی ہے نزول عذاب کا انتظار کرو۔ دینداری میں کوشش کرو تا کہ خدا تم کو ان لوگوں کی حالت میں نہ دیکھے۔ اگر ان پر عذاب نازل ہو تو باوجود ان میں رہنے بسنے کے خدا رحم کرے۔ نیکیاں کرنے والوں کے اجر کو خدا برباد نہ کریگا۔

کتاب بحار میں بحوالہ جامع الاخبار لکھا ہے کہ جابرؓ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ اکرم

نے فرمایا! اس زمانہ میں احکام شرع کو ظلم و زیادتی بتائیں' لڑکوں کی شرم وحیا کم ہو جائے اپنے والدین کو گالی دیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے حسد کرے عورتوں سے شرم وحیا رخصت ہو جائے سلمانؓ فارسی سے مروی ہے کہ حضرت امیرؑ نے فرمایا۔! جب کہ اطفال سلطنت کریں اور حقوقِ خدا ضائع ہو جائیں اس وقت قائم ظہور کریں گے۔

ظہور کی علامتوں کے منجملہ ایک علامت یہہ ہے کہ فقہا کم ہوں شعراء زیادہ ہوں اور گمراہ کرنے والے فقہا کی کثرت ہو۔ **"ورایت البدع والزنا قدظهر"** یعنی لوگ احکام قرآن پر عمل نہ کر کے اپنی رائے سے نکالے ہوئے احکام کی متابعت کریں۔

کتاب عقائد الشیعہ میں علامات ظہور کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے صعصہ بن صوحان سے فرمایا! کہ دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالیں گے۔ مدبّروں کو عقلمندوں کو بیوقوف ٹھہرائیں ظلم کرنے کو فخر جانیں۔ مسجدوں میں معصیت و گناہ کریں۔ امور دنیوی کو آخرت پر ترجیح دیں۔ لڑکے ممبروں پر جائیں گے۔ شوخ اور جھوٹے مضامین بیان کریں' بازار ایک دوسرے سے متصل ہوں۔ لوگ خدا کی شکایت کریں۔ مرد سونے سے اپنی زینت کریں' ریشمی لباس استعمال کریں' بارش غیر وقت ہو۔ تونگر کی خیرات محتاج تک نہ پہنچے۔ مقدمات کو وہ فیصل کریں جن میں اسکی اہلیت نہ ہو۔

کتاب ارشاد میں شیخ مفید علیہ رحمہ راویوں کے سلسلے سے لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ! قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری موخر اولاد سے مہدیؑ ظہور نہ کرے۔

فضل بن شاذان نے زرارہ سے اوس نے ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ ابوجعفرؑ امام محمدؑ باقرؑ سے میں نے عرض کیا کہ سفیانی کا خروج کرنا کیا لازمی ہے؟ فرمایا! ہاں اور نداء آسمانی کا وقوع

بھی یقینی ہے' آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا بھی ضروری ہے' سلطنت میں بنی عباس کا اختلاف ،نفس زکیہ کا قتل اور قائم آل محمدؑ کا ظہور بھی ہو کر رہیگا۔ آیت '' سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَق'' (سورۂ فصلت ۵۳) '' عنقریب ہم انکو اپنے نشانیاں دیکھانے والے ہیں آفاق میں اور انکے نفسوں میں''

اس کی تفسیر میں امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں کہ آفاق میں نشانیوں کا مطلب زمین میں فتنہ وفساد اور نفسوں میں نشانیوں کا مطلب دشمنانِ خدا کا مسخ ہوجانا ہے۔ ایک اور روایت میں علی بن حمزہؒ حضرت امام رضاؑ سے حُسن روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے ارشاد فرمایا! مراد اس آیت سے روئے زمین کے فتنے ہیں اور بلندی حق کا مسخ ہوجانا ہے شعیب حدّاد نے صالحؒ بن میثم سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے میں نے امام محمد باقرؑ کو فرماتے سُنا کے قائم کے قیام اور نفسؒ زکیہ کے قتل میں پندرہ راتوں سے زیادہ مدّت نہیں۔

دوسرے روایت میں ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا قائمؑ کے قیام سے پہلے جو سال ہوگا اس میں کھجوریں اور میوے خراب و ناکارہ ہوجائیں گے تو تم اسکی شکایت نہ کرو۔ اور شک نہ کرو کہ وہ بھی ایک علامت قیام قائمؑ کی ہے۔ کتاب علائم الظھور میں مرقوم ہے کہ اہل عجم کے دوگروہ ہوجائیں گے ان میں بہت خونریزی ہوگی فقہاء کم ہوجائیں گے۔ قتل زیادہ ہوگا۔

بادشاہ عجم معزول ہوگا اور بادشاہ اسلام کا فر بادشاہوں کی پناہ حاصل کریگا اور یہہ بھی علامت بتائی گئی ہے کہ سلطنت ایک لڑکے پر مبنی ہوگی۔ اس لڑکے کے خصوص میں ابن شہر آشوب کتاب مناقب میں قول جنابِ امیرؑ نقل کرتے ہیں۔

''مِنهُمُ الغلام الاصغر السامين اسمه احمد '' یعنی اس لڑکے کی پنڈلیاں پتلی

اورزرد ہوں گی نام اس کا احمد ہوگا۔کشکول میں محقق طوسیؒ علیہ رحمہ کے دوشعر شیخ بہائی نے نقل کئے ہیں۔جس کا محصل یہہ ہے کہ قدرت کا پوشیدہ راز مجھے صاف نظر آرہا ہے کہ ایک ہزار تیس 1030 میں تین قرآن ہوں گے یا تو ملک برباد ہوگا یا دین خراب ہوجائے گا۔اور یہہ ایک علامت ہے ظہور مہدی وخروج دجّال کی۔

کتاب عقائدؔ الشیعہ وغیرہ میں لکھا ہے بادشاہان عجم کے ہاتھوں سے سلطنت کا نکل جانا بھی ایک ظہور کی علامت ہے۔مذکورہ حدیث پیغمبرؐ خدا میں یہہ بھی کہا گیا ہے کہ عورتیں چوپائے جانوروں کے مانند ہوجائیں گی۔اورمشرق ومغرب سے کچھ لوگ آئیں گے کہ میری امت کا معاملہ انکے ہاتھ میں ہوگا۔ان کے ظلم وجور سے میری امت کے ضعیفوں کی حالت افسوس ناک ہوگی ان ظالموں کیلئے ویل جہنم ہے کہ وہ چھوٹوں پر رحم اور بزرگوں کا احترام نہیں کریں گے۔اور گنہگاروں کو معصیت سے باز نہ رہنے دیں گے۔گانے والی لہولعب کرنے والی عورتیں ظاہر ہوں گی ان عورتوں پر میری اور میری امت کی طرف سے لعنت ہو۔خدا کیلئے علم حاصل نہ کریں گے ۔دنیا کے پیچھے پڑجائیں گے ۔اس وقت کسی کا احترام باقی نہ رہے گا۔اورکسب حرام کر کے معصیت میں مبتلا ہوں گے۔لوگ معاش وپیشہ وہی اختیار کریں گے جو حرام وممنوع ہے۔کتاب روح وریحان میں غیبت نعمانی سے درج کرتے ہیں کہ مشرق سے ایک جماعت خروج کریگی اور حق کو طلب کریں گی لیکن وہ حق کو نہ پائیگی تاوقت کہ وہ صاحب الامر تک نہ پہنچ جائے۔

یہہ علامتیں بھی بتائی گئیں ہیں کہ جماعت وگروہ پر رذیلوں اور کمینوں کا حاکم بننا اور اسلامی ممالک میں ریل کی پٹریوں کا پڑنا بغیر تار کے ٹیلفون کی ایجاد ہونا جس سے دور دور کے اہل ملک آپس میں گفتگو کرسکیں، نیز ایسا ٹیلفون ایجاد کیا جائے گا جس پر علاوہ گفتگو کے ایک ملک سے بات کرنے

والے کی تصویر دوسرے ملک میں بھی دکھائی دیگی۔ (جو آج کل ہر ہاتھ میں موجود ہے بیسویں صدی کے آخر تک یہہ صرف سننے میں آتا تھا اور اکیسویں صدی میں یہ عام وخاص ہو چکا ہے)

بحارؔ و کتاب دارالسلام میں مرقوم ہے کہ محتاجوں اور غم زدہ اشخاص کی کثرت ہوگی اور یہہ بھی تحریر ہے کہ شہر قم سے علم کا ظہور ہو چنانچہ فرماتے ہیں کہ مجھے نظر آرہا ہے کہ احکام خدا کی نشر و اشاعت قم سے اور اطراف شہروں سے ہو۔ نیز حسبِ ذیل علامات بھی بیان کئے گئے ہیں کہ مسلمانوں کے شہروں کے کوچے وسیع کئے جائیں، بازارات ایک دوسرے سے متصل ہوں، کوچوں سے پرنالے بند کردیئے جائیں۔ ملک رئے پر ویلمان کا غلبہ ہو۔ ویلم اصفہان کے قریوں میں سے ایک قریہ ہے۔ نجف سے علم مقصود ہو کر قم سے شائع ہوگا۔ حقیقی فقہ کے جاننے والوں کی موت اور گمراہ کرنے والوں کی کثرت ایران کا سکہ نجف و کربلا سے منقطع ہونا۔

ظہور کی یہہ علامت بھی بتائی گئی ہے کہ مسلمان اپنی گردنوں میں رنگین گلوبند باندھیں گے۔ چنانچہ امیر المومنینؑ کے خطبۂ افتخاریہ سے بھی اس بات کا پتہ چلتا ہے آپ حکومت بنی امیہ و بنی عباس اور انکے سلاطین کی تعداد کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں پھر فتنۂ غرّا اور سرخ گلوبند ظاہر ہوگا اسکے بعد حق کا قائم کرنے والا ظہور کریگا۔ سرخ گلوبند کا ذکر دوسری کتابوں میں اور طرح سے بیان ہوا ہے۔

بحار کی تیرہویں جلد میں غیبتؔ نعمانی سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ! اگر لوگ معلوم کر لیتے قائمؑ کی رفتار کو جو وقت ظہور ہوگی تو وہ اس بات کو دوست رکھتے کہ نہ حضرت کو دیکھیں نہ آپ کا سامنا کریں کیونکہ آپ کثیر تعداد کو قتل کریں گے۔ اکثر لوگ تو یہہ کہینگے کہ یہہ شخص پیغمبرؐ کے اہلبیتؑ سے نہیں ہے۔ اور نور الانوارؔ میں ایک مقام پر مرقوم ہے کہ حضرت

حجت منبر پر جائیں گے اور حضرت سید الشہداؑ کی نعلین نکال کر اور حاضرین کو دیکھا کر فرمائیں گے کہ اگر تمام دشمنوں کو قتل کر دوں تو نعلین کے اس تسمے کا عوض نہ ہوگا۔ مناقب میں ابن شہر آشوب علامات ظہور کی نسبت ارشاد امیر المومنینؑ تحریر کرتے ہیں کہ آذربائیجان گھوڑوں کی سموں اور ہوائی آتش سے تباہ و برباد ہوگا اور علامتوں کے منجملہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ایران کی سلطنت کا مشروط (جمہوری) ہونا۔ جس کو احادیث میں بطور کنایہ کے بیان کیا گیا ہے۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایران میں ایک گروہ نے خروج کیا ہے اور وہ حق کا مطالبہ کرتے ہیں اور لڑتے ہیں۔

ایضاً کتاب مجمع النورین کے پانچویں مقالہ میں اور دلائل و براہین الفرقان میں لکھا ہے کہ علامہ مجلسی بیان کرتے ہیں فضل بن عمر ناقل ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے مفصل سے فرمایا کہ تجھے معلوم ہے کہ ''زوراء'' کہاں واقع ہے میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اسکی حجت کو اسکا بہتر علم ہے۔ فرمایا! اے مفصل ملکِ رئے کے اطراف میں ایک سیاہ پہاڑ ہے جسکو ''دماوند'' کہتے ہیں اس کے دامن میں ایک شہر ہے جسے طہران کہتے ہیں اور یہی دار الزوراء ہے جس کے عالیشان محل مثل جنت کے محلوں کے ہوں گے اور جسکی عورتیں مثل حوران بہشت کے ہوں گی وہ عورتیں کفار کا لباس پہنیں گی اور ظالموں اور جابروں کی شان اختیار کریں گی' زین پر سوار ہوں گی اور اپنے شوہروں کی اطاعت نہ کریں گی اور شوہروں کی کمائی بسبب اُنکے مصارف کے انہیں ناکافی ہوگی شوہروں سے مطالبہ طلاق کریں گی۔ مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں گی' مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی۔

پس اگر تجھے اپنے دین کی حفاظت مقصود ہو تو ہرگز اس شہر میں سکونت اختیار نہ کرو اور نہ

اسکو اپنا مسکن بنا کیونکہ وہ فتنہ کا مقام ہے اور فرار کر اس شہر سے پہاڑوں کی چوٹی کی طرف اور مثل اس لومڑی کے جو ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ کی طرف بھاگتی ہے مقام امن کی تلاش میں۔

قبل ازیں مجملاً ذکر کیا گیا ہے کہ ناسخ التواریخ کی جلد دوم میں جناب امیرؑ کا ارشاد علامات ظہور کی نسبت مرقوم ہے کہ شہر تباہ ہو جائیں گے۔ ہرات میں بال دار سانپوں کی بارش ہوگی ہلاکت واقع ہوگی اور رئے میں فتنہ برپا کرنیوالوں کی کثرت ہوگی ان پر ویلمی غالب آئیں گے اور اس دروازے سے پر لوگ مقتول ہوں گے جو پہاڑ کی جانب واقع ہے اور ایک بزرگ شخص ہمنام پیغمبرؐ کو قتل کریں گے۔ (رئے کے رہنے والوں کو قحط وغیرہ کی قسم سے) مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑیگا۔

کتاب علائم الظہور کے مقالہ پنجم میں بحوالہ ینابیع المودۃ ابی سعید خدری سے منقول ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا! کہ اس امت پر وہ مصیبت آئیگی کہ ظلم سے پناہ لینے کیلئے امن کا کوئی مقام نہ ملے گا۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ میری عترت اور میرے اہلبیتؑ سے ایک مرد کو مبعوث کریگا جو ظلم و جور سے بھری ہوئی زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دیگا۔

کتاب اسماء والعالم میں روایت ہے کہ حضرت صادقؑ آل محمدؐ نے فرمایا! کہ میرے جد کی امت کے 16 گروہ ہم اہلبیتؑ کی اطاعت نہ کریں گے۔ منجملہ ان کے اہل رئے ہیں کہ اہلبیتؑ سے جنگ کرنے کو جہاد جانتے ہیں اور غیبتِ نعمانی اپنے اسناد سے راویت کرتے ہیں کہ یعقوب سراج نے کہا کہ میں نے حضرت صادقؑ سے سُنا ہے آپ فرماتے ہیں کہ تیرہ (۱۳) شہر اور گروہ ہیں کہ قائمؑ ان سے مقابلہ فرمائیں گے۔ حضرت قائمؑ سے اہل مکہ و مدینہ اہل شام بنوامیہ، اہل بصرہ، اہل رئے وغیرہ جنگ کریں گے۔

کتاب مناقب العترۃ میں ابن فہد حلیؒ نے حذیفہ یمانی اور جابر بن عبداللہ انصاری سے

روایت کی ہے جس کو کتاب دلائل و براہین العرفان میں حجتہ الاسلام شیخ ابوالحسن نجفی نے نقل کیا ہے کہ فرمایا! حضرت پیغمبرؐ خدا نے شوریٰ کبریٰ و شوریٰ صغریٰ کی نسبت میری امت کیلئے ویل ہے ویل ہے۔ جب آنحضرتؐ سے ان دونوں کے تفصیل پوچھی گئی تو فرمایا!

شوریٰ کبریٰ تو وہ ہے جو بعد میری وفات کے میرے ہی شہر میں میرے ہی بھائی کے خلاف اور میری بیٹی کے حق کے غصب کیلئے قائم ہوگا۔ اور شوریٰ صغریٰ وہ ہے جو زمانہ غیبت کبریٰ مقام زوراء میں میرے احکام و سنت کے بدلنے کے لئے منعقد ہوگا۔ زوراء سے مراد شہر رے ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ حاجی شہزادہ فرہاد مرزا مرحوم کے عربی قصیدے میں بھی چند شعر اس سے مناسبت رکھتے ہیں جس کا ترجمہ! ایسا شہر جو اہل تقویٰ کیلئے قید خانہ و دوزخ ہو اور انکے سوائے سب کیلئے جنت ہو وہ شہر طہران ہے۔ یہہ شہر بادشاہ کا پایۂ تخت ہوگا اگر وہ دارالسلطنت نہ قرار پاتا تو انس و جن سے کوئی وہاں حکومت نہ اختیار کرتا۔ اس شہر کو لوگ فتنۂ اسلام خیال کریں گے حالانکہ وہاں نام کو اسلام نہ ہوگا وہاں کے مرد عورتوں کی اس طرح سیرت اختیار کریں گے کہ گویا وہ مرد مسخ ہو کر عورت بن گئے اس شہر کی عورتیں پردۂ عفت چاک کریں گی دکانوں اور بازاروں میں ان کی وہ کثرت ہوگی کہ گذر مشکل ہو جائے اور عورتیں اپنے ان شوہروں پر اکتفاء نہ کریں گی جن سے عقد ہوا ہو۔ گویا قرآن نے انہیں بدکاری سے منع ہی نہیں کیا ہے۔

اہل مدرسہ سیدھے اور ٹھیک راستہ سے ہٹ کر وصف ہو جائیں گے ایک گروہ تو فلسفہ کے تحصیل میں ہوگا۔ دوسرا اہل کفر کے زبانوں کا حاصل کرنے میں پیاسا ہوگا۔ نورالانوار کی پانچویں جلد میں معتبر سلسلہ سے مرقوم ہے کہ امیر المومنینؑ کے خطبۂ ملاحم کے فقرے سے اشارہ ملتا ہے ساکن اس شہر کے جسکو رے کہتے ہیں خدا کے رسولؐ کے اور اہلبیتؑ رسول کے دشمن ہیں۔

اہلبیتؑ رسول سے بالا علان جنگ ہوتی دیکھیں گے اور اہلبیتؑ کی مدد نہ کریں گے۔ایسے لوگوں کیلئے عذاب دائمی ہے اور کہا کہ اہل ریٔ پیاسے مرینگے۔پیاسے قبر میں داخل ہوں گے اور قبر سے پیاسے ہی اٹھیں گے۔

مکارم الاخلاقؔ اور نعمانؔ الانوار شیخ ابوالحسنؔ نجفیؔ مرندی اور سرادقؔ میں لکھا ہے کہ امیر المومنینؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ میں قیامت کے قریب جو بدترین زمانہ ہوگا۔عورتیں بناؤ سنگار کر کے بے پردہ ہوکر اجنبی مردوں کو اپنی نمائش کرائیگی یہہ دین سے بالکل بے بہرہ فتنوں میں ڈوبی ہوئی خواہشات کی دلدادہ لذتوں کی طرف لپکنے والی ہوں گی۔جن چیزوں کو خدا نے حرام کیا ہے ان کو حلال ٹھرائیں گی ایسی عورتیں ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گی۔

بحارؔ کی تیرہویں جلد ہیں بسلسلہ اسناد لکھتے ہیں کہ ابوبصیر کہتے ہیں کہ ہم جابرؔ بن عبداللہ انصاری کے پاس تھے۔جابرؔ نے کہا وہ زمانہ قریب ہے کہ اہل عراق کو نہ تو کوئی غلّہ اور نہ تو ایک درہم کوئی بھیجائے۔ہم نے پوچھا بھجانے والے کون؟ کہا اہل عجم اس کو روک دیں گے پھر کہا وہ دن دور نہیں کہ اہل شام کو ایک دینار یا ایک مد غلّہ کوئی روآنہ کرے۔ہم نے کہا ان کے دینے والے کون؟ کہا اہل روم پھر کچھ دیر سکوت کے بعد کہا جابرؔ نے کہا آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ میری امت کے آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو بے حساب مال کو جمع کریگا اور شمار نہ کریگا۔

پیغمبرؐ خدا نے منع فرمایا! ہے کہ عورتیں مقام لاچاری میں و مجبوری میں نامحرم سے پانچ کلموں سے زیادہ گفتگو نہ کریں۔نیز آنحضرتؐ نے منع فرمایا کہ عورتوں کو ایسے دریچوں میں جگہ نہ دو جو سر راہ ہوں (یعنی گھر کی کھڑکی میں) حضرت امیرؑ فرماتے ہیں ائے گروہ مردان اپنی عورتوں کو پابند کرو انہیں روک رکھو۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ارشاد حق تعالیٰ ہے کہ میں جب کسی مسلمان کیلئے دنیا و آخرت کی نیکیاں جمع کرنا چاہتا ہوں تو اسکو عطا کرتا ہوں، ڈرنے والا دل خوف خدا سے اور ذکر کرنے والی زبان اور بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم اور صالحہ بی بی جس کے دیکھے سے دل خوش ہو اور وہ شوہر کی عدم موجودگی میں اپنے شوہر کے حقوق کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہے۔ حضرت صادقؑ فرماتے ہیں کہ جو بی بی اپنے شوہر سے کہے کہ میں نے تجھ سے کوئی نیکی نہیں دیکھی اس پر اس بی بی کے تمام عمل کا ثواب جاتا رہتا ہے۔

حضرت امیر المومنینؑ نے امام حسنؑ سے وصیت فرماتے ہیں کہ عورتوں سے مشورہ نہ کرو ہمیشہ انکو پردے میں رکھو اور باہر نہ بھیجو۔ وہ تمہارے سوائے کسی اور مرد سے واقف نہ ہونے پائیں۔ اپنے آپ کو ان کے اختیار میں نہ دیدو۔ حضرت رسولؐ خدا فرماتے ہیں کہ عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ انکو سورۂ یوسفؑ کی تعلیم نہ دو اور انکو زین پر سوار نہ کرو اگر وہ باریک لباس باہر جانے کے لئے مانگیں تو نہ دو سیر و تفریح، میلوں میں جانے کی اجازت مانگیں تو اجازت نہ دو۔

علائم الظہور کے مقالہ پنجم بحوالہ مجلسی نے ابن نباتہ سے کہ جناب امیرؑ نے یہہ ارشاد فرمایا کہ قبل ظہور حضرت قائمؑ کے بدترین سال گذریں گے جن میں سچ بولنے والے کو جھٹلائیں گے اور جھوٹے کی تصدیق کریں گے مکار و فاجر کو تقرب حاصل ہوگا اسی زمانہ میں روبیضہ بھی ظاہر ہوگا۔ اسی حدیث کے علامات کے منجملہ علامات قیامت نقل کیا ہے کہ حقیر و پست درجہ کے لوگ امور عامہ میں تصرف کرنے سے عاجز ہو کر انجمنیں بنائیں گے۔

کتاب نور العیون ۱۱۷۸ھ میں الماسی نے علامات ظہور کے منجملہ یہہ تحریر کیا ہے کہ نکمّے نادان اور غلام بلند مرتبہ پر پہنچیں گے، پست درجے والے اور سفلی بادشاہی کریں۔ دینی معاملہ میں

ایک دوسرے کی مدد نہ کریں۔امراء کی کثرت ہو۔ ہر قوم کے منافق و بدکار اس کے رئیس و سردار ہوں۔ایمان والے بھیڑیوں سے بدتر ذلیل ہوں۔ زنا زادوں‘ جاسوسوں‘ سخن چینیوں‘ سرکاری اہلِ قلم کی کثرت ہو۔سود کو تجارت اور رشوت کو ہدیہ کا نام دیکر اہلکار حلال جانیں۔زکوٰۃ کی ادائی دشوار ہو جائے اغنیاء مال زکوٰۃ مستحقین کو نہ پہنچا کر اس سے تجارت کریں۔علم کو دین کیلئے حاصل نہ کریں۔ اپنے دوستوں کی عزت باپ سے زیادہ کریں۔کم مایۂ بے قدر افراد سرگروہ بنائے جائیں۔اُن سے خوف کھا کر انکی عزت کریں۔اعلیٰ طبقہ میں مددگاری ہو‘ تحتانی طبقہ میں حکومت و فرمانروانی اور رذیلوں میں علم کا چرچہ ہو نیکیوں میں کاہلی اور سہولت پسندی ہو۔

پست درجے والے عالیشان عمارتیں بنائیں ۔لوگ قبروں پر جا کر مرنے کی آرزو کریں‘ دنیا کیلئے بھائی کو بھائی ماڈالے‘ منبروں پر جانے والے خطیبوں کی کثرت ہو۔

ارشاد القلوب ویلمی میں حدیث ہے کہ ختمیؐ مرتبت فرماتے ہیں کہ میں نے شب معراج ایک جماعت کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ کاٹے جارہے ہیں۔حضورؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ جبرئیل نے کہا! یارسولؐ اللہ یہہ آپکی امت کے خطیب واعظ ہیں جو لوگوں کو نیکی حکم دیتے ہیں اور اس حکم کو اپنے بارے میں بھول جاتے ہیں حالانکہ یہ لوگ قرآن کی تلاوت بھی کرتے ہیں کہا یہہ عقل نہیں رکھتے لڑکے اور جاہل اشخاص منبر پر خطیب کی حیثیت سے جائیں گے۔علماء وفقہا حکومت کی طرف مائل ہوں گے۔علم کو درہم و دینار کیلئے حاصل کریں گے۔اس زمانہ میں جب لوگ آپس میں ملاقات کریں گے تو سلام کو ترک کریں گے۔کلام کی ابتداء گالی گلوج سے ہوگی اپنے والوں کو انکے فقر و فاقہ کی سبب چھوڑ دیں گے۔غیروں سے باوجود کے وہ بے اصل و بے نسب ہوں گے ربط قائم کریں گے۔رشتہ دار اور قرابتدار مال کیلئے ایک دوسرے کی

شکایت میں مبتلا ہوں گے۔ آپس میں ایک دوسرے سے عداوت رکھیں گے۔ انکی عمریں کوتاہ ہوں گی جنکی دیانت مشتبہ ہوگی انہیں امین قرار دیا جائے گا۔

قتل انسان کی کوئی اہمیت نہوگی عمارتیں اور محل تیار ہوں گے لاولد اشخاص اولاد کے نہ ہونے پر ہی خوش ہوں گے۔ ایک گروہ کا ذریعہ معاش صرف انکی زبان ہوگی کہ لوگ انکی زبان کے فتنے سے یا انکی بدکلامی سے ڈر کر انکے لئے معاش فراہم کردیں گے ایک قوم مثل جانوروں کے لوگوں کے روبرو عورتوں سے مباشرت کریں گے۔ ان کے دل آپس میں ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے اور اقوال میں انکے باہمی اختلاف ہوگا۔ بھائی کا بھائی مخالف ہوجائیگا۔ حلال روزی پیدا کرنا اور خدا کیلئے کسی سے بھائی چارہ کرنا اور دین کیلئے علم کا حاصل کرنا یہہ چیزیں تو بالکل کم ہوجائیں گی۔ لوگ مسجدوں کو گذرگاہ بنائیں گے۔ تاجروں کو بیوپار میں برکت نہ دکھائی دیگی۔ خدا کی نافرمانی کے بغیر روزی کا حاصل کرنا دشوار ہوجائیگا۔ صفت قناعت کسی میں نہ پائی جائیگی، بال بچے اور قرابت دار حصول معاش کیلئے ناقابل برداشت تکلیف اٹھائیں گے۔ اس دنیا کیلئے آدمی اپنے کو ہلاکتوں میں ڈالدیگا۔ مسجدوں کو دنیاوی امور طے کرنے کا مقام خیال کریں گے۔ اپنی تمام محنت و کوشش کو پیٹ بھرنے میں صرف کریں گے۔ شب و روز کے تمام اوقات صرف حصول دنیا کیلئے وقف کریں گے۔ آدابِ نماز ایسے ترک کردیں گے۔ 50 پچاس نماز گذاروں میں ایک کی نماز بھی قبول نہوں گی۔ مال میراث حقیقی وارثوں تک نہ پہونچے گا۔ تجارت پیشہ کساد بازی کی شکایت کریں گے۔ کج خلقی اور اچانک موت کی زیادتی ہوگی۔

عورتیں غیر مردوں پر رغبت کریں گی اور انکو اپنی طرف مائل کریں گی۔ اپنے سروں کو اس طرح سربند سے باندھیں گے کہ مثل اونٹ کے کوہان کے نظر آئیں گے۔ ایسی عورتیں داخل

بہشت نہ ہوگی۔ امراء معصیت (گناہوں) میں وزراء کھلی بدکاری میں صاحب امانت و دیانت خیانت میں مبتلا ہوں گے۔ نماز کو ترک کردیں گے' لذتوں کے پیچھے پڑھیں گے شریعت حقیر و کمزور ہو جائیں گی روپئے پیسے کی فراوانی ہوگی۔ غیر خدا کی قسم کھائی جائیگی۔ آخرت کے اعمال بجالائیں گے بھی تو دنیا طلبی کیلئے۔ گناہ کبیرہ اور سود کو حلال سمجھا جائے گا۔ دنیا کے معاوضہ میں دین کو بیچ ڈالیں گے۔ عمامہ چھوڑ کر ٹوپی سر پر رکھیں گے۔ کتاب مکارم الاخلاق میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے بسلسلہ آبائے طاہرین آنحضرتؐ نے ارشاد کیا کہ عمامے عرب کے تاج ہیں۔ یہہ عمامے ترک کردیں گے خدا انکی عزت باقی نہ رکھیگا۔ ایضاً جناب امیرؑ کا ارشاد ہے کہ جب مترکہ ٹوپیاں پہنی جائیں تو زنا کا ظہور ہوگا۔

علماء' طمع و حرص کرنے والے عبادت گذار ریا کرنے والے تاجر سود کھانے والے 'عورتیں بناؤ سنگھار کرنیوالی' اورلڑکے شوہر والے ہوں گے۔ جب ایسا ہوگا سب خرابی میں پڑجائیں گے اور قبروں میں مردے مایوس ہوجائیں گے۔ نیک لوگ عیش وعشرت میں مبتلا ہوں گے۔ اس زمانہ میں ایسے لوگوں سے دوری بھلی' خدا کا رسولؐ اس جماعت سے بیزار ہے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں ایسے زمانہ میں خدا کی عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے مانند ہے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں! جب کہ امت میں فساد برپا ہو اور کوئی میری سنت پر قائم ہو تو اسکے لئے سو شہیدوں کا ثواب واجر ہے۔

کتاب مذکور کے آخری حصوں میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے اہل مدینہ سے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ترکوں سے مقاتلہ نہ کروگے۔ یہہ وہ لوگ ہیں جنکی آنکھیں چھوٹی' اور چہرے سُرخ اور دماغ چھوٹے' صورتیں چوڑی اور پرگوشت ہوں گی۔ صحیح

بخاریؔ میں بھی قریب قریب یہی مضمون اس قدر زیادہ بیان کیا ہے کہ ان کے نعلین بالوں کے ہوں گے۔

کتاب وقائع الایامؔ میں ابن عباس سے مرفوعاً حدیث ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب میرے پروردگار نے مجھے معراج دی مجھے ایک آواز آئی یا محمدؐ میں نے لبیک کہا جب میرے ابن عم علیؑ کے فضائل بیان فرمائے ذات اقدس ہی نے خطاب فرمایا کہ علیؑ کے صلب سے گیارہ مہدی پیدا ہوں گے۔ ان میں ایک وہ ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰؑ ابن مریمؑ نماز ادا کریں گے۔ وہ زمین کو ظلم و جور سے بھری ہوگی عدل وانصاف سے پر کردیگا اور اسی کے باعث بنی آدم کو نجات ملیگی۔ میں نے عرض کیا! خداوندا! یہ امر کس وقت واقع ہوگا۔ ارشاد رب العزت ہوا! یہہ امر اس وقت واقع ہوگا جبکہ علم دنیا سے اٹھ جائے اور جہل پھیلے' پڑھنے والوں کی کثرت اور عمل کرنیوالوں کی کمی ہو۔ قتل زیادہ واقع ہو۔ ہدایت کرنیوالے فقہا کی کمی گمراہ کرنے والے اور خیانت کرنے والے فقہا کی زیادتی ہو۔

شعراء اور مفسدوں کی کثرت ہوا مور قبیحہ کو شیوع ہو تمہاری امت لوگوں کو برائیوں کا حکم دے اور نیکیوں سے ممانعت کرے۔ مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں۔ صاحبان امارت کافر ہوں۔ انکے حکام بدکار اور انکے مددگار ظالم اور صاحبان رائے فاسق ہوں۔ اس وقت تین گہن ہوں ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں بصرہ تباہ و برباد ہو جائے۔ اولاد حسینؑ سے ایک شخص خروج کرے' سیستان سے دجّال ظاہر ہو اور سفیانی برآمد ہو پس میں نے عرض کیا! الٰہی! بعد میرے کیا کیا فتنے برپا ہوں گے؟ خدا نے مجھے وحی فرمائی اور خبر دی بنی امیہ کے مظالم سے اور ان تمام واقعات سے جو قیامت تک گذریں گے میں نے ان تمام واقعات کی اپنے ابن عم علیؑ کو خبر دی اور رسالتؐ کو ادا کر دیا۔

کتاب بغیۃ الطالب میں فاضلؒ قائینی لکھتے ہیں کہ مہدیؑ ظاہر نہوں گے مگر بعد نفسؑ زکیہ کے قتل ہونے کے اور بعد اسکے کہ تمام محرمات حلال سمجھیں جائیں۔ جیسا کہ سفیانی ملعون بھی احکام اسلام کو باطل کریگا اور قرآن کو جلا دیگا۔ 70 ہزار باکرہ لڑکیوں کو گرفتار کریگا۔ مسجدوں کو تباہ کردیگا۔ حکم دیگا کہ بازاروں میں لہولعب گانا بجانا اور شراب خواری ہو اور بدکاری کیجائے۔ جس چیز کو خدا نے واجب کیا ہے اسکو حرام کردیگا۔

جس شخص کا نام احمد، محمد، علی، جعفر، حسن، حسین یا اور اسی قسم کا نام ہو تو عداوت رسولؐ کے سبب سے اسکو قتل کردیگا۔ اور حاملہ عورت کو اپنے اصحاب میں سے کسی ایک کے حوالے کردیگا کہ عام راستے کے بیچوں بیچ اس کے ساتھ زنا کرے اور اس کے بعد اس کا پیٹ چاک کردے اس امر پر ملائک شور و فریاد کریں گے۔

کتاب مذکور میں علامات ظہور حجت لکھتے ہوئے اس بیان پر جب آتے ہیں کہ عورتیں زین پر سوار ہوں گی۔ عورتوں کی کثرت، اور شریعت کا باطل ہونا ہے۔ آیات قرآنی کی تاویل اپنے اغراض کے موافق کیجائے۔ برکتیں کم ہوجائیں، سائل کو کوئی کچھ نہ دے فقہ کو غیر خدا کیلئے پڑھیں۔ حلال کی کمائی اس قدر کمیاب ہوجائے کہ مومن کو ایک درہم بطور حلال حاصل کرنے سے تلوار کی مار کھانا زیادہ سہل و آسان ہو۔ مسخروں کی عزت کیجائے 60 جھوٹے نبوت یا مہدویت کا دعویٰ کریں۔ راستوں اور شہروں میں لوٹ زیادہ ہو، شبِ جمعہ بغداد اور اسکے اطراف 70 ہزار زنا عمل میں آئیں۔ قرآن و حدیث نہ سُنیں، بغرض لواطہ لڑکوں کو ہدیہ پیش کریں۔ اپنے محارم سے مثل ماں، پھوپھی، خالہ وغیرہ کے نکاح کریں اور ان اشیاء کے پینے کی کثرت ہو جن سے دھواں نکلتا ہو۔ رومیوں کی کتابوں اور قصے کہانیوں پر رغبت ہو یا خوشی و رغبت سے سُنیں۔ لوگ قبرستانوں میں

جائیں اور کہیں کہ خوشا حال ان لوگوں کا جو مر گئے اور زندہ نہیں ہیں کہ یہہ مظالم دیکھتے پانچ قسم کے عذاب کا حال بھی کتاب مذکور میں لکھا ہے۔

1) کم بیچنے والوں پر پردار سانپوں کا مسلط ہونا 2) جھوٹی قسم کھانے والوں کا ڈوب مرنا 3) حرام کھانے والوں کا زمین میں دھنس جانا 4) سود کھانے والوں کا جل جانا 5) لہو ولعب والوں کا زہریلی ہوا سے مر جانا۔

چونکہ پیغمبرؐ خدا اور آئمہ اطہارؑ جانتے تھے کہ حضرت مہدیؑ کی غیبت طول کھنچے گی اور آپ کے ظہور سے قبل بہت سے کذاب جھوٹے آئیں گے اور امت کو گمراہ کریں گے۔ اس لئے ان بزرگواروں نے سب سے زیادہ اہتمام علامات حضرت قائمؑ بیان فرمائے تاکہ لوگ شبہ میں نہ پڑھیں۔

چنانچہ حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ ظاہر نہ ہوں گے مگر (12) بارہ نفر بنی ہاشم سے نکلیں اور اپنی امامت کا دعویٰ کریں۔ دوسری روایت میں ہے کہ (60) کذاب قبل حضرت کے ظہور کے نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ جاننا چاہیے کہ زمین و آسمان میں قبل قیامت دس (10) علامتیں ظاہر ہوں گی۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا زمین میں پہلی علامت دجّال کا خروج ہے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے جس دن تیرے پروردگار کی بعض آیتیں ظاہر ہوں گی اس دن کسی کو ایمان لانا نفع نہ دیگا۔

جامع الاخبار میں درج ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ مسجدوں میں آئیں گے اور حلقہ باندھکر بیٹھیں گے ذکر انکا دنیا اور فکر انکی دنیا کی فکر ہوگی تم لوگ انکی ہم نشینی نہ کرو کہ خدا کو ان سے کوئی سروکار نہیں خدا ان سے بیزار ہے۔

کتاب ارشاد القلوبؒ ویلمی میں درج ہے کہ رسالتمآب نے فرمایا! بہترین حدیث کتاب خدااور افضل ہدایت خدا کی ہدایت ہےاور بدترین امور دین میں نئ چیزوں کا پیدا کرنا ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے قیامت قائم نہ ہوگی تا اینکہ فتنہ زیادہ ہوں اور پریشانی وتباہی واقع ہو خواہشات نفسانی تم میں بڑھ جائیں یہاں تک فرمایا کہ وہ فتنے سوائے چندافراد کے کسی میں ذرہ برابر ایمان نہ چھوڑیں گے۔ باطل والے حق والوں پر غالب آجائیں۔ قاریوں میں حرص اور علماء میں نفاق پیدا ہوجائے' پس اس وقت ان پر بلا نازل ہوگی۔ ان کے اجساد جمع ہوں گے زبانیں اُنکی آپس میں مختلف ہوگی دین کی چاشنی صرف زبان پر رہے گی اگر کچھ ملیگا تو شکر کریں گے نہ ملنے پر کفران کریں گے۔ اپنے نفوس کو ترجیح دیں گے۔ کڑورگری قائم کریں گے۔ مسلمانوں سے جہاد اور کافروں سے صلح وآشتی کریں گے۔ فرأت سونے کے پانی سے بھیگی اس پر لوگ اس قدر قتل کئے جائیں گے کہ سو میں 99 قتل ہوں گے اور ایک بچ رہیگا۔

فرمایا آنحضرتؐ نے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی تاوقت یہ کہ تمہارے امراء بدکار رقاری فاسق اور عبادت گذار جاہل نہ ہوں تم پر فتنے کے دروازے کُھل جائیں گے جسکی تاریکیوں میں مثل یہود کے سرگرداں پھروگے اس وقت ارکان اسلام یک بعد دیگر کم ہوتے جائیں گے۔ اسلام ناقص ہوجائیگا اور لوگ اللہ اللہ پکاریں گے۔ یہہ امت فضل خدا سے ہمیشہ عزت وراحت سے اس وقت تک رہے گی جب تک امراء ظلم اور صالح شر نہ کریں۔ جبکہ امراء ظلم کرنے لگیں اور نیکوکار شر پر کمر باندھیں خدا اپنے فضل کو ان سے اٹھالیگا۔ ان کو فقر وفاقہ میں مبتلا کریگا۔ ان پر اشرار کو مسلط کریگا۔ ان کے دل رعب سے بھر جائیں گے۔ ان کے زبردستوں پر ذلیل کرنے والا عذاب آئیگا پس اس وقت وہ لوگ ایسی گڑگڑاہٹ سے دعا

کریگے جیسے پانی میں غرق ہونے والا دعائیں کرتا ہےلیکن انکی دعائیں قبول نہ ہوگی۔

آنحضرتؐ نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جبکہ تم میں بدعتیں پھیل جائیں اور اسی عالم میں چھوٹے بڑے ہوں اور بڑے ادھیڑ ہوجائیں اور غیر مسلم انہیں اپنا سمجھ کر ان سے میل جول کریں بدعتوں کو سنت اور سنتوں کو بدعت قرار دیا جائے۔ اصحاب نے پوچھا یا رسولؐ اللہ یہہ کب واقع ہوگا فرمایا! اس وقت جب تم لوگ آخرت کا عمل دنیا طلبی کیلیئے کرو۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ وہ زمانہ آرہا ہے کہ لوگ سنتوں کو مردہ اور بدعتوں کو زندہ کریں گے تاکہ سنتیں مٹ جائیں گے اور بدعتیں باقی رہے جائے گے۔

علائم الظہور ر ۱۴۵ صفحہ پر کتاب مدینۃ المعاجز میں معجزہ نمبر ۷۹ حضرت امیرؑ نے غاصبین حقوق فاطمۃ الزہرا سے مخاطب ہوکر پیشن گوئی فرمائی جسے ویلمی اور دیگر روایان حدیث نے سلسلہ ہارونؔ بن سعید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ امیر المومنین علیؑ نے غاصب حق زہراؑ سے فرماتے ہیں کہ تمہیں کس نے جہالت سکھائی قسم خدا کی اگر تم صاحب بصیرت ہوتے تو حضرت پیغمبرؐ نے تمہیں جو حکم دیا تھا اسکی ہرگز خلاف ورزی نہ کرتے اور نہ مسند خلافت پر بیٹھتے اور نہ تم کو یہہ اچھا معلوم ہوتا کہ لوگ تمہاری خدمت میں کمر اطاعت باندھے کھڑے رہیں اور نہ تم حضرت پیغمبرؐ کی عترت پر ظلم کرتے حالانکہ مجھے خوب معلوم ہے کہ تم دنیا میں اُمِ معمر کے غلام کے ہاتھ سے مارے جاؤ گے۔ اس لئے کہ تم اس غلام کے حق میں ظلم وزیادتی کا حکم دوگے وہ خدا کے حکم سے تمہیں ظلم سے نہیں قتل کریگا اور خدا کی قسم تمہارے قتل کرنے پر وہ رہا کر دیا جائے گا۔ قسم خدا! اگر تم آنحضرت کے ارشاد کو سنکر آپ کے احکام کی اطاعت کئے ہوتے تو ہرگز دوش پر تلوار نہ رکھتے اور نہ منبر پر خطبہ دیتے۔ تمکو اس وقت کی کیا خبر کے جبکہ تمہارا ستر چاک ہو اور تمہارا ساتھ دار

پر چڑھایا جائے گا۔ جس نے تم کو خلافت کیلئے پسند کیا اور جس کی جگہ پر اسکے بعد تم بیٹھے ہو انہوں نے عرض کیا! اے ابوالحسنؑ میری اس طرح پردہ دری کرنے اور میرے ساتھ یہہ بے اعتنائی کرنے آپ کو خجالت نہیں ہوتی۔ جناب امیرؑ نے فرمایا! میں نے جو کچھ کہا ہے وہی ہے جو میں نے حضرت پیغمبرؐ سے سُنا ہے اور میں وہی کہتا ہوں جسکو میں خوب جانتا ہوں انہوں نے کہا۔ یا علیؑ! یہ امر کب واقع ہوگا۔ فرمایا! اس زمانے میں واقع ہوگا جب کہ تم دونوں کے بدن باہر نکالے جائیں گے اس مقام سے جہاں تم کو دن میں دفن نہ کیا تھا۔

ان دونوں کو درخت خشک کی شاخوں پر لٹکائیں گے پس اس درخت کے پتے نکل آئیں گے اور وہ ہرا بھرا ہو جائیگا اور یہہ ایک امتحان ہوگا تمہارے ان دوستوں کے واسطے جو تمہارے کرتوت سے راضی تھے تا کہ نیک و بد جدا ہو جائیں اور ان میں امتیاز نہ ہو۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں تمہاری حالت تمہارا گرفتار ہونا اور لوگوں کا حال عرض کیا! اے ابوالحسنؑ یہہ کام کب انجام پائیگا۔ فرمایا وہ موخر جماعت جس کو خدا نے اپنے دین کی نصرت کے لئے اختیار فرمایا ہے اسکے بعد وہ آگ لائیں گے جو ابراہیمؑ و یحییٰؑ و جرجیسؑ و دانیالؑ اور ہر پیغمبرؐ و صدیق و مومن کیلئے روشن کی گئی تھی اور وہ آگ جس کو تم نے میرے گھر کے دروازے پر روشن کیا تھا کہ مجھے اور فاطمہؑ و حسنینؑ اور زینبؑ و کلثومؑ کو جلائے اس آگ سے تم لوگوں کو جلا دیں گے خداوند عالم ہوا کو حکم دیگا کہ وہ تمہاری خاکستر دریا میں اڑا لیجائے اور تمہارا انجام بھی آگ میں ہوگا۔

انہوں نے عرض کیا اے ابوالحسنؑ جو آپ نے پیغمبرؐ سے سنا ہے اور یہہ بات کیا حق ہے؟ حضرت نے قسم کھا کر بیان کیا کہ میں نے خود حضرت رسولؐ سے سنا ہے۔ انہوں نے رونا شروع کیا اور کہا جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے خدا کی طرف پناہ مانگتا ہوں۔ پھر عرض کیا کہ! اس واقعہ

کے کچھ علامات بھی ہیں فرمایا! ہاں قتل شدید ہوگا' موت ذلیل واقع ہوگی۔ طاعون پھیلے گا اس زمانے میں انسانوں کی آبادی ایک تہائی رہ جائے گی اور آسمان سے ندا کرنے والا میری اولاد میں سے ایک فرزند کا نام لیکر ندا کرے گا۔ فرمایا! علامات تو زیادہ ہیں اور ایسی خوفناک علامتیں ہیں کہ جو زندہ ہوں گے اس وقت موت کی آرزو کریں گے اور جو مر گیا راحت میں رہا۔ یا وہ جسکا انجام بخیر ہے۔ پس میری اولاد سے ایک مرد ظاہر ہوگا جو ظلم و جور سے بھری زمین کو عدل و انصاف سے پُر کر دیگا۔ اس کے ناصروں میں اصحاب کہف ہوں گے اور خدا اسکے نصرت و امداد فرشتوں اور جنوں سے اور ہمارے خالص شیعوں سے کریگا۔ آسمان سے بارش اور زمین سے روئیدگی پوری ہوگی۔ انہوں نے کہا یا علیؑ آپ قسم نہیں کھاتے مگر حق پر لیکن آپ اور آپ کی اولاد سے کوئی ایک خلافت کی شیرینی کا مزہ نہ چکھ سکے گا۔

جابر کا خواب: کتاب دارالسلام نوریؒ میں جابر بن عبداللہ انصاریؓ کا خواب مرقوم ہے وہ لکھتے ہیں کہ مناقب قدیمہ میں مندرج ہے کہ جابر بن عبداللہ خدمت امیرؑ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں شبِ گذشتہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے پریشانی میں ڈالدیا۔ فرمایا! کیا خواب دیکھا ہے بیان کرو! عرض کیا میں نے دیکھا کہ موٹی گائیں کمزور ضعیف گایوں کا دودھ پی رہی ہیں۔ چند فربہ جانور ہیں کہ ہر جانور کے دو سر ہیں۔ دونوں سروں سے کھاتے ہیں اور فضلہ نہیں کرتے۔ کچھ خشک حوض ہیں جن میں پانی نہیں ہے ان میں سرسبز و شاداب ڈالیاں آگئیں ہیں۔ میں نے یہہ دیکھا کہ بیمار لوگ تندرست اشخاص کی عیادت کو جاتے ہیں۔ ایک جامہ سفید کو دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف لٹک رہا ہے لوگ اسکو ٹکڑے ٹکڑے کر کے لیجاتے ہیں اور دو پرندوں کو دیکھا کہ تاریک حجروں میں فصاحت سے بول رہے

ہیں اور میں نے خواب میں دو طشت دیکھے ایک سونے کا اور ایک تانبے کا اور وہ دونوں طشت بھرے ہوئے ہیں۔ ایک شخص وہاں کھڑے ہو کر تانبے کے طشت سے اُٹھا اُٹھا کر سونے کے طشت میں کچھ ڈالتا جارہا ہے نہ تو تانبے کا طشت خالی ہوتا ہے اور نہ تو سونے کا طشت بھرتا ہے۔

حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا! اےئ جابر تیرا خواب آخر زمانے کی خبر دیتا ہے موٹی گائیں جو لاغر گایوں کا دودھ پی رہی ہے اسکی یہ تفسیر ہے کہ بادشاہ فقیروں کا مال تونگر ہونے کے لئے حاصل کریں گے اور ہرگز تونگر نہ ہوں گے اور تو نے جو دوسرا والے حیوان دیکھے وہ آخر زمانہ کے مالدار ہیں جو حلال و حرام سے مال جمع کریں گے اور زکوۃ نہ نکالیں گے۔ سوکھے حوض وہ علماء ہیں اور ہری ڈالیاں ان کے وہ علوم ہیں جو دوسروں کو نہیں سکھاتے اور نہ خود ان پر عمل کرتے ہیں وہ مریض جو تندرست کی عیادت کرتے ہیں وہ زمانہ آخر کے فقراء ہیں جو تونگروں کے پاس جا کر سوال کرتے ہیں اور وہ تونگر نہ انہیں کچھ دیتے ہیں نہ انکی حاجت روائی کرتے ہیں اور یہہ فقر بہت بڑا مرض ہے بلکہ بغیر تلوار کے قتل ہونے کے برابر ہے۔

وہ جامہ سفید جو آسمان سے لٹکا ہوا ہے وہ دین اسلام ہے کہ پاک و پاکیزہ ہے۔ زمانہ آخر میں جب بدعتوں اور خواہشات نفسانی میں لوگ پڑ جائیں گے تو ہر ایک اسلام کے بعض احکام کی حفاظت کریگا تمام احکام اسلام پر عمل نہ کریگا۔ اندھیرے مکان میں جو دو مرغ فصاحت سے بول رہے تھے مراد اس سے وفا اور امانت ہے کہ آخر زمانے میں یہہ اس درجہ کم ہو جائیں گی کہ مثل ان دو پرندوں کے دکھائی نہ دیگی۔ زمانہ مثل خانہ تاریک رہیگا۔ اس زمانہ میں نہ وفا ظاہر ہوگی نہ امانت اور وہ دو طشت سے مراد دنیا و آخرت ہے۔ سونے کا طشت آخرت اور تانبے کا طشت دنیا ہے۔ وہ شخص جو درمیان دو طشتوں کے کھڑا تھا ملک الموت ہیں کہ قبض روح کر کے لوگوں کو دنیا

سے آخرت کی طرف بھیجاتے جاتے ہیں نہ تو دنیا خالی ہوتی ہے نہ تو آخرت پوری ہوتی ہے یہی سلسلہ وقت معلوم قیامت تک رہیگا۔

جناب امیرؑ نے فرمایا! اے جابر آنخضرتؐ نے ارشاد کیا ہے کہ لوگوں پر وہ زمانہ جلد آنیوالا ہے جس میں مروت کم ہوجائے اور اخلاق باقی نہ رہیں۔ مرد مردوں پر عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں جب یہہ امور ظاہر ہوجائیں تو عذاب خدا کے منتظر رہو۔

"وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِثَاقَ بَنِی اِسر آئیلَ وَبَعْثَنَا مِنهُمُ اثنی عَشَرٍ یقینا (سورہ المائدہ آیت ۱۲)

"اور اللہ نے بنی اسرآئیل سے مضبوط عہد لیا اور ان میں سے بارہ سرداران پر مقرر کئے"

علامہؒ ہاشم بحرانی نے روایت کی ہے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسولؐ خدا سے سُنا وہ فرمارہے تھے "جس شخص کو اقتداء میں خوشی ہے اس پر لازم ہے کہ وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ اور باقی آئمہ کو جو میری اولاد میں سے ہیں دل میں ولا رکھے آئمہ اثناعشری سے تولٰی رکھے کیونکہ وہ میرے علم کے خزانہ دار ہیں اس وقت جابر ابن عبدؓاللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ آئمہ کی تعداد کتنی ہے حضورؐ نے فرمایا! جتنی بنی اسرائیل کے نبیوں کی تعداد ہے۔ اے جابرؓ آئمہ بارہ ہیں جن کے پہلے علیؑ ابن ابی طالبؑ اور انکے آخر القائم المہدیؑ ہیں۔ "وَمِنَ الَّذِین قَالُو اِنّا نصاریٰ اَخَذْنا مِثاقَهُمْ فَنَسُوْ اخطًّا مِمَّا ذُكِرُ وابِهِ (سورہ المائدہ آیت ۱۴)

"ان لوگوں سے کہ جو کہتے ہیں نصرانی ہیں ہم نے ایمان کا عہد و پیمان لیا تھا۔ مگر جن باتوں کی نصیحت کی گئی تھی ان میں سے ایک بڑا حصہ بُھلا بیٹھے"

ینابیع المودۃ میں سلیمانؒ قندوزی الحنفی نے اسناد کے ساتھ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا وہ ذکر کریں گے اس بڑے حصے کا اور خروج کریگی امام القائم کیساتھ ان میں سے ایک جماعت۔

اللہ فرماتا ہے نصاریٰ جناب آنحضرتؐ کے زمانے میں یہ حصہ بھول گئے تھے اس حصہ کو وہ یاد کریں گے۔ ”یَاایُّھاالّذِین َآمَنُوْا....وَاللّٰہُ ذوالفضل العظیم (سورہ المائدہ آیت ۵۴)
”اے ایمان والو جو شخص تم سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ ایسی قوم لائے گا جنہیں اللہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہوں گے جو زمین پر نرم اور کافرین پر سخت ہوں گے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے (اور اللہ کی محبت وخوشنودی میں) کہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

سلیمان قندوزی نے روایت تحریر کی ہے امام جعفر صادقؑ سے اس امر کا مالک یعنی القائم المہدیؑ محفوظ وسلامت ہے اگر تمام لوگ چلے جائیں تو اللہ تعالیٰ صاحب الامر مہدیؑ کے اصحاب کو لائے گا ان ہی اصحاب مہدیؑ کے بارے میں یہ آیت ہے۔

علی ابن ابی طالبؑ کی وصیت حسنینؑ

نہج البلاغہ باب وصائع حضرت امیر المومنینؑ نے حضرت حسنینؑ سے جو وصیتیں فرمائی ہیں جس کو نہج البلاغہ میں بھی ذکر کیا ہے منجملہ اس کے یہہ ہے کہ امر بالمعروف کو اور منہیات الٰہی سے نہی کو ترک مت کرو اگر ترک کردو گے تو تم پر تمہارے وہ لوگ حاکم بنائے جائیں گے جو شریرو بدکردار ہوں پس اس وقت تم دعا کرو گے اور دعا تمہاری قبول نہ ہوگی۔ نیز نہج البلاغہ میں خطبہ صفین اور خطبہ ملاحم کے ذیل میں مرقوم ہے کہ امیرؑ نے فرمایا کہ انواع اقسام کے جہل و نادانیاں ظاہر ہوں گی۔ سرکشوں کو عظمت حاصل ہوگی اور دین و مذہب کی رعایت کرنے والے کم ہوجائیں گے زمانہ مخلوق پر مثل حیوانات' پھاڑ کھانے والے اور کاٹ کھانے والے جانوروں کی طرح حملہ کریگا لوگ فسق و فجور میں ایک دوسرے سے برادری کا برتاؤ کریں گے۔ دین اسلام سے دوری اختیار کرینگے۔ جھوٹ پر ایک دوسرے کے دوست اور صداقت اور راستی پر باہمی عداوت ہوگی۔

جب یہہ ہوگا تو اولاد والدین پر سختی کریگی۔ بارش کا موسم گرما کا موسم ہو جائیگا بدبختوں کی قلت ہو جائے گی۔ اس وقت کے اہل زمانہ میں بھڑیوں کی خصلت اور بادشاہوں میں درندوں کی خصلت ہوگی۔ اوسط طبقہ کے لوگ مالِ حرام کھایا کریں گے اور فقراء احتجاج کے مارے مردہ ہو جائیں گے۔ صداقت غائب ہو جائے گی۔ دروغ کو فروغ ہوگا۔ دوستی کا علاقہ زبانوں سے اور دشمنی کا تعلق دلوں سے ہوگا۔ زنا کو نسب قرار دیں گے اور عصمت وعفت پر عجب ہوگا۔ لباسِ اسلام مبدل بہ لباس کفر ہوگا (یا حقیقی اسلام پوشیدہ ہو جائے گا)۔

ایضاً حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں لوگوں پر وہ زمانہ آئیگا کہ بدگوئی کو تقرب حاصل ہوگا اور بدکار ہی خوش حال رہے گا۔ اہل عدل وانصاف کمزور ہو جائیں گے خیرات دینے کو گناہ شمار کریں گے اور رشتہ داروں سے سلوک کرنے کو احسان کرنا سمجھیں گے۔

عبادت لوگوں پر گراں گذریگی۔ سلطنت کے کاروبار کنیزوں کے مشورے سے ہوں گے خصی افراد صاحب رائے واہل تدبیر ہوں گے۔ حضرت امیر المومنینؑ نے جو مکتوبات کمیل واہل بصرہ وغیرہ کو تحریر فرمائے ہیں یا جو خطبہ حوادثات اور زمانہ آئندہ کے فتنوں کے متعلق نیز وہ خطبہ جس میں امام زماں حضرت قائمؑ کے اوصاف بیان فرمائے ہیں کہ آئمہ طاہرین کے حقوق اور انکے ناموں سے اہل سماء خوب واقف ہیں اور اہل زمین ناواقف۔

مجلسی علیہ رحمہ بحار میں اور شہر آشوب مناقب میں جناب امیرؑ نے فرمایا! وہ زمانہ آئیگا جس میں کہ علماء مثل چوروں کے قتل کئے جائے گے۔ کاش علماء اس وقت اپنے آپ کو بیوقوف بنالیں۔ بحار کی تیرہوں جلد میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے میری امت پر وہ زمانہ آئیگا جس میں قرآن صرف الخط رہ جائے گا۔ اور اسلام صرف اسکا نام اپنے آپ کو اسلام سے

موسوم کریں گے لیکن وہ اسلام سے بہت دور ہوں گے انکی مسجدیں ازروئے اجساد آباد ہوں گی لیکن بلحاظ ہدایت ویران ہوگی اس زمانہ کے فقہازیر سایہ آسمان بدترین فقہیہ ہوں گے اور انہیں فقہا سے فتنے نکلیں گے اور انہیں کی طرف عود کریں گے۔

وسائل الشیعہ کتاب الاشریہ میں شیخ حر عاملی اور مکارم الاخلاق میں حسن طبرسی عبداللہ ابن مسعود سے حدیث لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا! اۓ ابن مسعود وہ زمانہ دور نہیں کہ وہ قوم آئیگی جو انواع واقسام کے بہترین غذائیں کھائیں گے اور سواریوں پر سوار ہوں گے اور اپنی زینت اس بی بی کی طرح کریں گے جو اپنے شوہروں کیلئے اپنی زینت کرتی ہیں اور اپنی زینتوں کی طرح ظاہر کریں گے۔ زبردست بادشاہوں کی شان اختیار کریں گے۔ یہہ لوگ میری امت کے منافق ہیں آخرزمانہ میں یہی وہ ہیں جو شراب پئیں گے جوّا کھلیں گے شہوت کے مطیع ہوں گے اور جماعت کے تارک' نماز عشاء کو ترک کریں گے صبح کی نماز میں کوتاہی کریں گے اور اسکو ترک کریں گے جیسا کہ خداوند عالم نے قرآن میں ان کا حال اور ان کا مقام بتایا ہے۔ آنحضرتؐ نے پانچ جماعتوں پر خدا نظر مرحمت نہ کریگا اور نہ وہ پاک ہوں گے انہیں خدا عذاب دردناک میں مبتلا کریگا۔ 1) ایک جماعت کے لوگ ہیں جو نماز عشاء پڑھے بغیر سو گئے ہوں 2) دوسرے وہ لوگ جو صبح کی نماز سے غافل ہو کر بستر خواب پر ہوں 3) تیسرے وہ لوگ جو قمار بازی یعنی جوّا کھیلتے ہوں 4) چوتھے مسکرات نشہ لانے والی چیزوں کا استعمال کرنے والے 5) پانچویں ماں باپ سے بدکلامی کرنے والے۔

ذخیرۃ المعاد جلد دوم مولفہ جناب شریعتمدار سید اسمٰعیل مشہور بہ قوام الواعظین مرقوم ہے کہ امام حسن عسکریؑ ابو ہاشم سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں اۓ ابو ہاشم وہ زمانہ قریب میں آئیگا

جس میں لوگوں کے چہرے تو خنداں وشاد ماں نظر آئیں گے لیکن ان کے دلوں میں تاریکی اور کدورت بھری ہوگی۔ سنتوں کو مثل بدعتوں کے ترک کردیں گے اور بدعتوں کو مثل سنتوں کی طرح رواج دیں گے۔ مومن بے قدر اور فاسق ذی وقار ہو جائیں گے۔ اس عہد کے امراء جاہل وظالم اور علماء ظالموں کے دروازوں پر نظر آئیں گے مالدار لوگ فقیروں محتاجوں کا مال چرائیں گے خورد (چھوٹے) بزرگوں پر تعدم حاصل کریں گے نادان کو دانا خیال کریں گے امارت وحکومت مکار پائیں گے۔ دوست دشمن بھیڑ بھڑیے میں تمیز نہ کریں گے بدترین خلق خدا روائے زمین پر اس عہد کے علماء ہوں گے کیونکہ وہ فلسفہ وتصوف پر راغب ہوں گے طریقۂ حق اور حدود الٰہی متجاوز ہوں گے۔ ہمارے مخالفین کی محبت میں زیادتی کریں گے۔ ہمارے دوستوں کو اور اتباع کرنے والوں کو گمراہ کریں گے۔ اس عہد کے لوگ اگر عہدہ وخدمت پائیں گے تو رشوت خواری سے سیر نہیں ہوں گے۔ اور جب زمانہ ان کی مدد نہ کریگا تو ریاکاری سے خدا کی عبادت کریں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ مومنین کے راستے کہ یہی رہزن ہیں۔ اور ملحدین کے راستے کی یہی رہنمائی کرنے والے ہیں ان سے اپنے کو بچا کر رکھو۔ اور اپنے دین اور اپنی دنیا کو ان سے حفاظت کرو حضرتؑ نے فرمایا! اے ابو ہاشم اس حدیث کو میرے پدر بزرگوار نے میرے لئے اپنے آبائے طاہرین سے سلسلہ حضرت جعفر ابن محمدؑ سے آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے بیان فرمایا ہے تو اس کو اس سے بیان نہ کرنا جو اہلیت نہ رکھتا ہو نا اہل کو نہ سُنانا۔

مرحوم فاضلؒ یزدی کتاب فلاح الایمان میں صافی سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ منجملہ علامات قیامت یہہ ہے کہ علم اُٹھ جائے گا اور جہل ظاہر ہو شراب پی جائے اور زناء کی نشر واشاعت ہو مردوں کی کمی ہو اور عورتوں کی کثرت ایسی ہو کہ عورتیں پچاس ہوں تو مرد ایک۔

نہج البلاغہ میں امیر المومنینؑ نے اپنے فرزند حسنؑ سے جو وصیتیں فرمائی ہیں وہ طولانی ہیں ان میں آپ فرماتے ہیں کہ اے فرزند اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جبکہ تمہاری زندگی اس قوم میں گذریگی جسکے لڑکے شریر، خبیث، اور جس کے جوان جری اور بے باک ہوں گے جس کے سن رسیدہ نہ نیکوں کی طرف رغبت نہ برائیوں سے نفرت دلائیں گے جن کے دانا مکر اختیار کریں گے اور حق سے چشم پوشی کر کے اپنی خواہشات کی پیروی کریں گے دنیا کے گرویدہ ہوں گے۔ حضرت سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان کے دل خراب اور تاریک ہوں گے حق کی بات نہ سنیں گے، سائل کو جواب نہ دیں گے (یعنی خیرات) ان پر غفلت کی مستی چھائی ہوگی اگر تم انکی رفاقت کرو گے تو وہ تم کو دھوکہ دیں گے، ظاہر میں بھائی، باطن میں دشمن ہوں گے انکی دوستی و رفاقت آپس میں بلحاظ تقویٰ و پرہیز گاری نہوگی جب علیحدہ ہوں گے تو ایک دوسرے کی مذمت کریں گے ۔سنتیں ان میں باقی نہ رہیگی، بدعتیں ظاہر ہوں گی، پس اے فرزند اس زمانہ میں تمہاری معیشت اونٹ کے دوسالہ بچہ کی طرح رہے وہ نہ لادنے کے کام آتا ہے نہ تو اس کا بال کھینچے جاتے ہیں نہ تو اس کا دودھ دوہا جاتا ہے اہل زمانہ تم کو عالم پائیں گے تو غیبت کریں گے، ناواقف دیکھیں گے تو رہنمائی نہ کریں گے تم کو طلب علم کرتا دیکھ کر کہیں گے یہہ زحمت بیجا اٹھا رہے ہیں۔ اگر ترک علم کریں گے تو کہیں گے کہ سمجھ سے عاجز ہے۔ عبادت کریں گے تو ریاکار بتائیں گے۔ خاموشی اختیار کرو گے تو کہیں گے گونگے ہیں۔ اگر کچھ کہو گے تو بکواسی کہیں گے کچھ خرچ کرو گے تو فضول خرچ بتائیں گے اور صرف نہ کرو گے تو بخیل بتائیں گے۔ اگر ان سے تم کو کوئی احتیاج پیش آئے تو وہ بے پروائی کریں گے۔ تمہاری مذمت کریں گے تم سے دوری اختیار کریں گے۔

اگر تم ان سے بے اعتنائی کرو گے تو وہ تم پر تہمت لگائیں گے۔ پس ان لوگوں کے یہہ صفات ہیں

ان سے ڈرو دین کے معاملہ میں ان سے احتیاط کرو۔ جو شخص اپنے عیب پر نظر ڈالتا ہے وہ دوسروں کے عیوب کو نہیں ڈھونڈتا۔ جو شخص فتنہ کے دریا میں اتر جاتا ہے وہ اس میں ڈوب کر رہتا ہے۔ خود پسند آخر گمراہ ہوتا ہے۔ جو شخص اپنی عقل پر ناز کرتا ہے اسی کا قدم آخر میں لغزش میں آتا ہے' تکبر کرنے والا ذلیل ہوتا ہے مزاح کرنے والا سبک (یا بے وقار) ہوتا ہے جو شخص جس شئے کی حرص کریگا اسی شئے کے ساتھ مشہور ہوگا۔ جس کا کلام زیادہ ہوگا اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے جس کے گناہ زیادہ ہوں گے اسکی حیا کم ہوگی جسکی حیا کم ہوگی اس کا تقویٰ کم ہوگا جس کا تقویٰ کم ہوگا اس کا دین ناقص اور مردہ ہوگا' مردہ دل جہنم میں جائے گا۔ تفصیل کیلئے اصل خطبہ ملاحظہ فرمائیں۔

احمد ابن حنبل اپنے صحاح میں لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا! آخر زمانہ میں میری امت پر ان کے سلطان کی طرف سے ایسی سخت بلا آپڑیگی کہ اس سے شدید کوئی اور بلا سننے میں بھی نہ آئی ہو۔ پناہ کیلئے امن کا کوئی مقام نہ ملے۔ اس وقت خدائے تعالیٰ میرے اہلبیتؑ و عترت سے ایک مرد کو مبعوث کریگا جو زمین کو عدل اور انصاف سے اسی طرح پُر کریگا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اس سے زمین و آسمان کے رہنے والے محبت کریں گے۔ باران رحمت کے نزول اور زمین کی روئیدگی میں کمی نہوگی زمین پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں ایسی نازل ہوں گی کہ مردے بھی زندہ ہونے کی آرزو کریں گے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت میں پر وہ زمانہ آئیگا جس میں کثرت آراء (مختلف خیالات) اور نفسانی خواہشوں کی اطاعت ہوگی۔ قرآن کو آلۂ لہو ولعب بنا کر بغیر خوف وخشیت خدا کے نغموں کے ساتھ اسکی تلاوۃ کرینگے۔ خدا کے پاس اسکا اجر وثواب کیسا بلکہ وہ ان پر لعنت کریگا نفس قرآن کی حلاوت تو باقی نہ رہیگی۔ لوگ قرآن کے نغموں کی خوبی پر بشاشت وخوشی حاصل

کریں گے۔یہی وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔آفات وفتنہ زیادہ ہوں گے' عرب بے لگام ہوجائیں گے۔گانے' بجانے کا عام رواج ہوگا۔بُری باتوں سے کوئی کسی کومنع نہیں کرے گا۔بلکہ اسکی اجازت اورارتکاب کا موقع دیں گے۔پوشیدہ گناہانِ کبیرہ سے یہہ بھی ایک گناہ ہے۔انکے لئے خدا کی طرف سے عذاب ہے اورانہیں میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔جو کسی کو بداعمالی سے منع نہ کرے اس پر رضامند بھی رہے اسکوروز قیامت پشیمانی ہوگی اورمیں اس شخص سے بیزار ہوں۔اس زمانہ میں عورتیں محفلیں' انجمنیں منعقد کریں گی۔ان میں مردوں کی طرح بحث مباحثہ کرینگی۔اجتماع بھی زیادہ ہوگا لیکن یہہ اجتماع رضائے خدا کے خلاف لہوولعب کے لئے ہوگا۔اوریہہ بات عجائب زمانہ سے ہے۔

جب تم زمانے کا یہہ طور دیکھو خدا کی خوشنودی کیلئے لوگوں سے دوری اختیار کرواُن سے پرہیز کروکہ وہ لوگ خدا اوررسولؐ سے جنگ کررہے ہیں۔خدااوراس کا رسولؐ ان لوگوں سے بری ہے۔

نیز کتاب تحفۃ الحق میں حضرت امام جوادؑ سے ایک اورحدیث ہے کہ اس زمانہ میں لوگ بلاؤں کی کثرت سے ایسے حیران و پریشان ہوں گے جیسے شراب کی نشہ والا مست و بیہوش ہوتا ہے۔مذھب کے لحاظ سے نہ مسلمان ہوں گے نہ عیسائی نسل ایام جاہلیت کے نہ عیسیٰؑ پر اعتقاد نہ آنحضرتؐ کے معتقد ہوں گے۔

کتاب تحفۃ التحف میں کتاب حقائق مولف عبدالروف منادی مصری شافعی سے نقل کیا ہے کہ بسند معتبر روایت کی گئی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا! کہ وہ زمانہ بھی آئیگا کہ آئمہ طاہرین کے گنبدوں کو بندوقوں یا توپوں سے برباد کریں گے۔چنانچہ تفسیر صافی میں بہ ضمن آیۃ "لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد" (سورہ حج ۴۰) لکھتے ہیں کہ یہہ اشارہ ذکر ہے خرابی

گنبد امام رضاؑ و مسجد گوہر شاہ کو جو روسیوں نے گولے مارے تھے جس کو تحقیق مغلوب ہو وہ کتاب ''لمعان الانوار'' کی پانچویں جلد نور الانوار دیکھے۔

امام علی نقیؑ اور امام حسن عسکریؑ کے روضہ کو جو سامرہ میں واقع ہے 2001 فروری 22 رات کے 3:55 منٹ پر القاعدہ والوں نے جو فوجیوں کے لباس میں ملبوس تھے 2 بم بلاسٹ کئے اور 13 جون 2007 کو القاعدہ نے 118Ft. اونچے سونے کے گنبد کو 2 بم باندھے گئے اور 36 میٹر اونچے گنبد کو بلاسٹ کروایئے (ٹائم میگزین رپورٹ) تمام گنبد تباہ ہو گیا شکر ہے پروردگار کا کہ قبور سلامت رہے۔ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اخباروں میں پڑھکر اور نیوز سُن کر مومنوں کے دل دہل گئے۔ واہ رے امام زمانہؑ کا صبر اللہ کی مشیت کے آگے صبر و شکر کر کے آنسو بہا کے رہ گئے۔

نیز کتاب دلائل و براہین میں فاضل مرندی میں وہ احادیث درج ہیں جن میں جناب امیر المومنینؑ نے آخر زمانے کے حالات بیان فرمائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں اس زمانہ میں اپنی رائے اور باطل قیاس پر لوگ عمل پیرا ہوں گے۔ قرآن احکام خدا و پیغمبرؐ اور آثار آئمہ کو پس پشت ڈالیں گے۔ اس زمانہ میں شراب و سکرات کو نام کچھ اور دیکر علانیہ استعمال کریں گے اور وقتِ دورِ شراب مشغول تار و طنبورہ لہو لعب میں مبتلا ہوں گے سونے اور چاندی کے ظروف استعمال کریں گے۔ مکانوں اور محلوں کو پائیداری کیلئے انیٹ پتھر سے تعمیر کریں گے۔ ریشم اور اس سے بھی زیادہ نازک پارچہ کا لباس بنائیں گے۔ کم عمر لڑکوں کو دلہن کی طرح بناؤ سنگھار کر کے انکے ساتھ محفلوں میں مشغول لہو لعب ہوں گے۔ بحار کی چھٹی جلد باب معجزات پیغمبرؐ میں قرب الاسناد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا! کہ میری امت پر وہ زمانہ جلد آئیگا کہ جس میں ملک بغیر قتل و زیادتی کے ہاتھ نہ آئیگا۔ دولت و تونگری دوسروں کا مال غصب اور ضلالت کئے بغیر پیدا نہ ہوگی اور محبت حاصل نہ ہوگی جب تک دین سے خارج نہ ہو جائیں اور خواہشات باطلہ کی متابعت و پیروی

نہ کریں۔جن پر یہہ زمانہ آجائے اس کو چاہیے کہ احتیاج و مفلسی پر صبر کرے باوجود یہ کہ وہ قدرت رکھتا ہو کہ یہ حالات مذکورہ مالدار ہو جائے اور اس طرح محبوب و ہر دلعزیز ہونے سے دشمنوں کی دشمنی کو اور ذلت کو بہتر جانے جو اس زمانہ میں صبر سے کام لے گا خدا اس کو میری تصدیق کرنے والوں میں سے پچاس صدیقوں کا ثواب عطا کریگا۔کتاب احتجاج طبرسی میں بحوالہ توقیع مبارک مرقوم ہے کہ عنقریب تمہارے لئے زمین و آسمان سے روشن اور کھلی نشانی ظاہر ہوں گی۔

زمین مشرق میں وہ حادثات رونما ہوں گے جس سے دل کو رنج و قلق ہوتا رہے عراق پر وہ قوم غالب آئیگی جو دین اسلام سے خارج شدہ ہوگی ان کی بدافعالیوں سے اہل عراق طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔ایک شریر و سرکشش کے فنا ہونے پر یہہ تمام آفتیں دور ہو جائیں گی اس کی ہلاکت سے نیک اور متقی افراد مسرور و خوش ہوں گے۔

کتاب عجائب الاخبار مولوف عمدۃ العلماء آقا سید حسن ابن عبدالجبار کندکافی خطبۃ البیان کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ مالک اشتر نے ظہور حجت کے بارے میں جناب مولائے کائنات سے چند سوالات کئے تھے۔حضرت نے چند علامتیں بیان فرمائیں اور زمانۂ ہجرت سے زمانہ ظہور حضرت قائم تک اہل زمانہ کے سات طبقہ قرار دیئے اور ہر ایک کے صفات بھی بتائے۔بہ لحاظ مناسبت ساتویں طبقہ کے متعلق جو حضرتؑ کا ارشاد ہے ترجمہ کے ساتھ اصلی عبارت لکھی جاتی ہے۔

واما الطبقة اسالعه فهم اهل الحيل والحرب والغدر والمكرو الحذعة والغسق نالتدبير و التقاطع و الباغض والملاهى العظام و المغانى الحراه والا مور المشكلات فى ارتكاب الشهوات وخزوب المدائن والدودو المهندام العمارات والقصورُ ميهانطهم الملعون منالوادى الميشوم و فيها انكشاف الشرو الفروج و هى علےٰ ذالک انى ان يظهر قائمنا المهدى

ساتویں طبقہ والے بہانہ ساز، جنگی غدار مکار فریبی و بدکار ہوں گے شاندار لہو ولعب میں اور حرام شدہ غنا میں مبتلا ہوں خواہشات کی تکمیل کیلئے اور شہروں بستیوں کے اُجاڑنے کے واسطے بلند مکانوں اور عالیشان عمارتوں کو ڈھانے کی خاطر اپنے آپ کو دشواریوں میں ڈالیں گے۔ اسی زمانہ میں ایک ملعون منحوس وادی سے ظاہر ہوگا۔ اسی زمانہ میں مستر د پردہ باقی نہ رہے گا۔ بدکاری پھیل جائیگی زمانہ اس رنگ پر چلیگا تا اینکہ مہدیؑ ظہور فرمائیں گے۔

کتاب علائم الظہور میں جو تالیفات عمدۃ العلماء والعالمین آقا شیخ حسن علی المقلب بہ شریف الواعیظین سے ہے بحار کی تیرہویں جلد عبداللہ بن حمزہ سے کعب الاخبار سے منقول ہے کہ یہہ امر محقق ہے کہ قائمؑ اولاد جناب علی ابن ابی طالبؑ سے ہیں آپ کی غیبت مثل غیبتِ یوسفؑ کے اور رجعت مثل عیسیٰؑ ابن مریم کی رجعت کے ہے۔ جب آپ غیبت کے بعد ظہور فرمائیں گے تو اس وقت ایک ستارہ طلوع کریگا شہر رئے برباد ہو جائیگا۔ بغداد زمین میں غائب ہوگا۔ سفیانی خروج کریگا۔ اس حدیث صادقؑ میں جس میں آپ نے ظہور کی ایک ایک علامت بیان فرمائی ہے جسکا ذکر اس سے قبل ہو چکا ہے مرقوم ہے کہ جب تو دیکھے کہ حدیث و آیات کی تلاوت کرنے والے آثار آئمہ طاہرینؑ کے بیان کرنے حقیر و ذلیل ہو جائیں اور ان کے چاہنے والے بھی بے قدر ہوں اور جب تجھے نظر آئے کہ مرد دواؤں اور غذاؤں سے اپنے کو اس لئے موٹا تازہ کرتے ہیں کہ مردوں کے ساتھ بدفعلی کریں اور یہی عمل عورتوں کا عورتوں کیلئے ہو اور زنا اس درجہ پر پہنچ جائے کہ زنا کرنیوالی عورتیں کی تعریف و توصیف بہ سبب زنا کے کیجائے

اور دیکھے تو کہ شراب علانیہ استعمال کی جاتی ہے اور کوئی منع کرنے والا نہیں لوگ لہو ولعب میں مشغول ہوں اور انکو مشغول پا کر کوئی ان سے مزاحم نہیں بلکہ اسکے روکنے پر کسی کو جرأت بھی نہ

ہو۔ ہمارے دوست کو دروغ گو اور مردود الشہادہ خیال کریں اسکی گواہی کسی امر میں قبول نہ کریں۔قول باطل اور اور دروغ کو قوت غلبہ حاصل ہو اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کے دل سخت اور آنسوان کے خشک ہوگئے ہیں۔ذکر خدا ان کی زبانوں پر گراں ہوگیا ہے اور ہر آنیوالے سال میں بہ نسبت گذشتہ سال کے بدعتوں اور شرارتوں میں زیادتی ہوگئی ہے اور دیکھے تو کہ اہل نفاق و منافقین کی ہوا بنی ہوئی ہے اور اہل حق سکوت میں ہیں۔قاضی احکام خدا کے خلاف مقدمے فیصل کرتے ہوں تو یہہ وہ زمانہ ہے کہ آسمان سے صیحہ کا وقت قریب آچکا ہے جو ظہور کی علامتوں میں سب سے زیادہ بڑی علامت ہے۔

علامات ظہور کے احادیث کے ضمن میں ایک اور حدیث امام محمدؑ باقر سے لکھی جاتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب فقر و فاقہ اور احتیاج شدید ہو جائے اور سوال پر انکار ہونے لگے تو اس عہد میں ظہور کی توقع ایسی رکھو کہ یہ امر صبح ہوگا یا شام ہوگا مراد اس سے جلد ظہور قائمؑ ہوگا۔

منجملہ ان حالات کے لکھا ہے کہ اسلامبول میں ایک مسجد ہے جو سابق میں بتخانہ تھی تمام دنیا میں اس سے بڑی کوئی مسجد نہیں۔اس مسجد میں ایک تختی پائی گئی جس میں یونانی خط میں چند سطریں منقوش تھیں جو آنحضرتؐ کے ایک ہزار دو سو بیس قبل زمانہ او ماطن بادشاہ یونان میں تحریر کی گئی تھیں۔اس لوح میں چہاردہ معصومینؑ کے اسمائے مقدسہ ثبت تھے اس لوح کے آخر میں ایک سطر خاص تبّرا اور اہلبیتؑ کے دشمنوں کی مذمت لکھی ہے۔اس لوح میں لکھا تھا مہدی آخر الزماں امت مرحومہ سے اور احمدؐ کی بیٹی کے فرزندوں سے ہے کہ مسیح حوارین کے ساتھ آپ کی اقتدا کریں گے۔اس زمانہ میں دنیا ظلم سے مملو ہوگی وہ عدل و انصاف سے پر کر دیں گے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری امت پر وہ زمانہ آئیگا کہ ایک ایک ساعت انتظار کرینگے

لیکن امام کو نہ پاسکیں گے، نیز فرمایا! اللہ تعالیٰ علم کو کسی کے سینہ سے نکال کر اُٹھا نہ لیگا بلکہ علماء کی موت سے علم زمانہ سے اُٹھ جائے گا۔ جب علم باقی نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا رئیس بنالیں گے ان ہی سے مسائل دریافت کریں گے وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور ان کو بھی گمراہ کریں گے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ گنہگاری اور عصیان کاری میں گذشتہ امتوں کی جو رفتار رہی ہے اس امت کی بھی وہی رفتار قدم بہ قدم رہے گی۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا! جب کہ مسلمان اپنے علماء کے دشمن ہو جائیں اور اپنے بازاروں کی تعمیر کرنے لگیں، شادی و بیاہ دولت کیلئے کریں تو ان پر چار آفتوں میں مبتلا ہوں گے۔ قحط، ظلم سلطان، وخیانت حکام اور دشمنوں سے خوف کھانا۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا! کہ آخر زمانہ میں میری امت کے مردوں کی سواریاں گول پھرنے والی موج مارنے والی گھومنے والی ہوں گی اور وہ مسجدوں تک اسی سواری پر آئیں گے۔۔ انکی عورتیں باوجود لباس رکھنے کے برہنہ ہوں گی یعنی لباس ایسا ہوگا جس سے ستر شرعی نہ ہوسکے اور ان عورتوں کے سروں پہ مثل لاغر اونٹ کے کوہان کے کچھ نظر آئیگا۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں نبی اکرمؐ نے فرمایا! میری امت وہ زمانہ ضرور آئیگا جس میں کم سروسامانی پر لوگ ایسا ہی رشک کریں گے جیسا آج مال و اولاد کی کثرت پر کیا جاتا ہے تاکہ تم میں سے کسی کا گذر اس کے بھائی کی قبر پر سے ہو تو ہو خاک پر ایسے لوٹے گا جس طرح گھوڑا خاک پہ لوٹتا ہے اور کہے گا کاش میں تیری جگہ قبر میں ہوتا۔ یہہ کہنا اسکا محض زمانہ کی بلاؤں سے تنگ آکر آرزوئے موت کریگا۔ جب لوگ امر بالمعروف نہی عن المنکر نہیں کریں گے تم پر بھی وہی مصیبت آئیگی جو بنی اسرائیل پر آئی تھی جبکہ تمہارے نیکوکار فاسقوں کو فسق و فجور کا موقع دیں اور علم و دانائی کے حامل اہل شر ہوں اور تمہارا ملک غیروں کے

ہاتھ میں ہو آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر وہ زمانہ آئیگا کہ ان میں بھیڑیئے ہوں گے جو اس زمانہ میں بھیڑیا نہ بنے گا تو اسکو اور بھیڑیئے کھاجائیں گے اور فرماتے ہیں! سب سے خطرناک چیز جس سے میں اپنی امت کیلئے خوف کھاتا ہوں وہ قوم لوط کا عمل ہے یعنی کہیں لواطہ اس امت میں شائع نہ ہو۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے کہا کہ آپکی امت وہ تین عمل کریگی جسکے مرتکب پہلی امتیں نہیں ہوئی مردوں کا کفن چرانا' مردوں کا مردوں کی عورتوں کا عورتوں کی آرزو کرنا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئیگا کہ کسی دیندار کا دین باقی نہ رہے گا مگر اس کا جو اپنے دین کی حفاظت کیلئے پہاڑ کی ایک چوٹی سے دوسری چوٹی پر ایک مقام سے دوسرے مقام امن کیلئے نکلے۔ ایسے زمانہ میں روزگار بغیر خدا کی نافرمانی کے وغضب کے حاصل نہ ہوسکے گا۔ اس زمانہ میں مرد کی ہلاکت اسکی زوجہ اور اولاد کے ہاتھوں ہوگی۔ اگر زوجہ واولاد نہ رکھتا ہو تو ماں باپ کے ہاتھوں ہلاکت واقع ہوگی اگر وہ بھی نہ ہوں تو اہل قرابت وہمسایہ اسکو ہلاک کریں گے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ صرف معاش کی تنگی پر کیوں کر ہلاک کریں گے آپ نے فرمایا! اس وقت اس کو مجبوراً مواقع ہلاکت میں اپنی جان کو ڈالنا ہوگا۔

جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسالتمآبؐ نے فرمایا! میرے بعد خلفاء آئیں گے۔ خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد جابر سلاطین اور ان کے بعد میرے اہلبیتؑ سے مہدیؑ ظہور کریگا۔ جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا۔ حضرت امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا! اس وقت تک میرے فرزند قائمؑ کا ظہور نہ ہوگا جب تک تم میں سے بعض کو بعض بُرا نہ کہیں ایک دوسرے کو دروغ گو (جھوٹا) کا نام دیں اور شیعوں میں اس قدر قلیل تعداد بھی باقی نہ

رہے جیسے آنکھوں میں سرمہ یا کھانے میں یا روٹی میں نمک' سب دین سے برگشتہ ہو جائیں گے۔ اعتقادات حقہ پر چند ہی باقی رہیں گے۔امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں جس زمانے میں احتیاج شدید ہو جائے اور لوگ ایک دوسرے سے انکار کرنے لگیں اس وقت صبح وشام ظہور کے منتظر رہو۔ایک دوسرے سے انکار کا مطلب کوئی شخص اپنی حاجت لیکر برادر دینی کے پاس جائے جب اسکو علم ہو جائے کہ یہہ میرے پاس کوئی حاجت لایا ہے تو وہ اس سے ملاقات کے طرز سابق کو بدل دے اور اس سے کنارہ کشی اختیار کرلے۔امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ علم نجوم کی تصدیق اور تقدیر الٰہی کی تکذیب ہوگی۔

علائم الظہور صفحہ 181 پر مجلسیؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں جناب امیرؑ نے بالائے منبر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ''سلونی قبل ان تفقدونی'' صعصہ ابن صوحان نے عرض کیا یا امیر المومنینؑ دجّال کب آئے گا؟ حضرت نے ارشاد فرمایا اس امر کی کئی علامتیں ہیں جو پئے درپئے ظاہر ہوں گی ان میں چند یہاں تحریر کرتے ہیں کہ لوگ نماز کو مردہ کریں گے امانت کو برباد کریں گے دروغ کو حلال جانیں گے' سود کھائیں گے' رشوت لیں گے' قطع رحم کریں گے خواہشات کی پیروی و اطاعت کریں گے۔خوں ریزی کو سہل خیال کریں گے۔ظلم وستم پر فخر کریں گے۔امراء بدکار اور وزراء ستمگار ہوں گے۔ذمہ دار لوگ خیانت کریں گے۔قرآن کے قاری فاسق' جھوٹی گواہیاں 'بدکاری' بہتان' معصیت' وسرکشی ظاہر بہ ظاہر ہوں گے۔قرآن کو زینت دیں گے مسجدوں کو نقش ونگار اور مناروں کو بلند کریں گے۔شریروں کو عزت ملکی خواہشوں میں اختلاف ہوگا۔عہد و پیان توڑے جائیں گے۔عورتیں روپئے پیسے کی لالچ میں اپنے شوہروں کی تجارت میں شریک ہوں گی 'فاسقوں کا بول بالا ہوگا انہیں کی سُنی جائیگی' بدکردار کے شر سے ڈرکر لوگ تقیہ کریں گے دروغ گو

کی تصدیق کی جائے گی۔ خیانت کرنے والوں کو امین بنائے گے' عورتیں زین پر سوار ہوں گی' عورت اور مرد ایک دوسرے کی شباہت اختیار کریں گے' دینی مسائل فاسد اغراض کیلئے سیکھیں گے۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح دیں گے۔ ظاہر و باطن ان کا بھیڑیوں کا ہوگا۔ اس زمانہ میں بہترین مقام بیت المقدس ہوگا۔ اس عہد میں لوگ خواہش کریں گے کہ کیا اچھا ہوتا جو ہم بیت المقدس کے ساکن ہوتے۔

حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ قائمؑ کے ظہور سے پہلے پانچ علامتیں ضروری ہیں خروج یمانی' خروج سفیانی' آسمان سے صیحہ' نفس زکیہ کا قتل' زمین میں لشکر کا دھنس جانا' زرارہ سے روایت ہے کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا! منادی حضرت قائمؑ کے نام سے ندا کریگا۔ میں نے عرض کیا' کیا اس ندا کو تمام سُن لیں گے فرمایا! ہاں تمام سنیں گے اور ہر ایک اس صدا کو اپنی زبان میں سُنے گا اور سمجھے گا۔ میں نے عرض کیا! کہ پھر تو کوئی بھی حضرت قائمؑ سے مخالفت نہ کریگا کیونکہ حضرت کا نام لیکر ندا دی جائے گی۔ فرمایا امامؑ نے! شیطان ان کو ان کے حال پر کب چھوڑنے والا ہے وہ دن کے آخری حصہ میں ندا کریگا۔ لوگوں کو شک میں ڈالدیگا۔ (جن لوگوں کا باطن خبیث ہے وہی اس ندا سے شک میں پڑینگے)

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ آنخضرتؐ نے فرمایا! کہ ظہور سے قبل دو علامتیں ظاہر ہوگی ایک تو یہ کہ آخر ماہ میں چاند گہن ہوگا اور دوسری علامت یہہ ہے کہ پندرہویں کو سورج گہن ہوگا۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا! کہ سفیانی کی طرف سے منادی ندا کریگا کہ جو علیؑ کے شیعوں سے کسی شیعہ کا سر لائیگا اس کو ہزار درہم دیئے جائیں گے یہہ اعلان سُنکر ہمسایہ ہمسایہ کو پکڑ کر لیجائے گا اور کہے گا یہہ علیؑ کا شیعہ ہے اسکو قتل کرو۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا! کہ دشمن جو چاہے تم پر ظلم و زیادتی کریں گے اور تم

لوگ بہ سبب اپنے عجز کے ان کے مظالم سے بچ نہ سکو گے اور نہ اپنے کاروبار میں کسی کے اعتماد پر بھروسہ کرسکو گے۔ دشمنوں کے خوف کے مارے تمہارے جسم لاغر وضعیف ہوجائیں گے۔ ایضاً حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ امر ظہور واقع نہ ہوگا مگر ظہور سے مایوس اور نا امید ہوجانے کے بعد اور یہہ امر وقوع میں نہ آئیگا جب تک کہ امتحان نہ لے لیا جائے سعید اپنی سعادت کا اور شقی اپنی شقاوت کا اظہار کرے۔ حضرت امیرؑ فرماتے ہیں کہ ظہور قائمؑ سے قبل سرخ موت اور سفید موت واقع ہوگی۔ دو مرتبہ چیونٹیاں آئینگی ایک اپنے وقت پر ایک غیر وقت پر ان کا رنگ مانند خون کے سرخ ہوگا۔ مراد سرخ موت سے تلوار خوریزی ہوگی اور سفید موت طاعون مراد (وبائی امراض) ہے۔

ایضاً مروی ہے کہ محمد حنفیہؒ نے خدمت جناب امیر المومنینؑ میں عرض کیا! امر ظہور کو بہت طول ہوا یہہ امر کب واقع ہوگا؟ امیر المومینؑ نے اپنے سر کو حرکت دی اور فرمایا کہ یہہ امر کیونکر واقع ہوگا ابھی تو اہل زمانہ نے شدت ومحنت کی صورت نہیں دیکھی نہ تو برادران دینی نے ایک دوسرے پر جفا کی نہ تو بادشاہ نے ظلم وستم کیا۔ یہہ امر ابھی کیسے واقع ہوگا۔ حالانکہ قزوین سے اس زندق نے ابھی ریاست نہیں پائی جو اہل قزوین کے پردے کو چاک کرے گا اور انکو بزرگوں کو قتل کریگا اسطرح گم نام کریگا گویا وہ کچھ بستے ہی نہیں اور وہاں کے حصار کو بدل دیگا۔ اور اس شہر کی رونق بدل دیگا اور جو اس کی متابعت کریگا کافر ہوجائے گا اور جو اس سے جنگ کرے گا قتل کردیگا اور جو اس سے کنارہ کشی کرے گا فقیر ومحتاج ہوجائیگا۔ اہل شہر کے دو فرقہ ہوں گے ایک فرقہ اپنے دین پر گریہ کریگا۔ دوسرا اپنی دنیا پر آنسو بہائے گا۔

تفسیر عیاشیؒ اور کتاب الغیبۃؒ میں مرقوم ہے کہ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ "**فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ**" (سورہ مریم ۳۷)

لوگوں نے دریافت کیا تو جناب امیرؑ نے فرمایا! کہ تین چیزوں کا مشاہدہ کا انتظار کرو۔ لوگوں نے عرض کیا! وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ (اول) اختلاف درمیان اہل شام کے (دوم) سیاہ جھنڈیاں جو خراسان سے آئیں گی (سوم) اضطراب جو ماہ رمضان میں ہوگا عرض کیا کہ وہ اضطراب کیا ہے؟ فرمایا! تم نے قرآن کی یہہ آیت سنی نہیں۔

"إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ" (سورہ شورہ ۴)

''اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک علامت ونشانی نازل کریں گے جن کے آگے انکی گردنیں جھک جائیں گی'' وہ آیت ونشانی وصدا ہے جو آسمان سے آئیگی جسکی ہیبت سے لڑکیاں پردے سے باہر نکل آئیں گی' سونے والے جاگ جائیں گے اور سب مضطرب ہوں گے۔

غیبت کے زمانہ میں کوئی شخص دین واعتقادِ حق پر ثابت قدم نہیں رہیگا مگر وہی لوگ جو مخلصین وصاحبان یقین ہیں جن کے دلوں میں ایمان مستحکم ہے۔ اس خصوص میں حضرت امیر المومنینؑ کے ارشادات نہج البلاغہ میں مذکور ہیں جن کا حاصل مضمون یہ ہے کہ دشمن دائیں اور بائیں جانب راہ ضلالت میں جارہے ہیں اور ہدایت کے راستے کو ترک کررہے ہیں۔ جلد نہ کریں اس بات کی جو ہونے والی ہے بلکہ منتظر رہیں اور آنے میں اس چیز کے بہت دیر ہے جو اس کے بعد آئیگی۔ بہت سے جلدی کرنیوالے ایسے ہیں کہ وہ زمانہ قائم کو پاکر کہیں گے کہ کاش ہم اس زمانہ میں نہ ہوتے اس لئے کہ وہ حضرت صالحین کے راستے پر چلیں گے اور مخالفین کے طریقوں کو مٹائیں گے جس قدر لوگ اسکی تلاش کریں گے وہ نور خلائق سے اسی قدر پوشیدہ ہوگا۔

دیوانِ حضرت امیر المومنینؑ میں بھی اس خصوص میں متعدد اشعار پائے جاتے ہیں جن کا حاصل مضمون وخلاصہ یہہ ہے کہ ''اے میرے فرزند جس وقت ترک کے طوائف ہیجان میں

آئیں اس وقت مہدی کی سلطنت کے منتظر رہو کہ وہ ظہور کریں گے اور عدل قائم کریں گے۔اس زمانے میں روئے زمین کے بادشاہ آل ہاشم سے ذلیل ہوں گے اور ایسے لڑکے سے بیعت کریں گے جولہوولعب کی لذت میں مبتلا ہوگا۔جو عقل و تامل سے بے بہرہ ہوگا اس وقت تم میں سے قائم حق پر ظہور کریں گے۔حق و راستی کو اختیار کریں گے وہ تمہارے پیغمبرؐ کے ہم نام ہوں گے۔نہج البلاغہ میں حضرت امیرؑ نے سیدالشہدا ؑ کو خطاب کر کے چند بیتوں میں اس امر کا ذکر فرمایا۔''اےئ حسینؑ زمین کربلا پر غریب الوطنی میں تم پر طرح طرح کی مصیبتیں پڑ نیگی۔تا اینکہ تمہاری داڑھی تمہاری ہی خون سے رنگیں ہوگی لیکن اے حسینؑ ان مظالم پر تم صبر سے کام لو' تمہارے خون کا عوض خداوند متعال ہمارے قائمؑ کے ذریعہ سے لیگا وہ ایک خون ناحق کے بدلے ایک لاکھ کو قتل کرنے میں کوتاہی نہ کریگا۔اس وقت ظالموں کا کوئی عذر قبول نہیں ہوگا نہ ان کی شنوائی ہوگی۔

☆☆☆☆☆

باب دہم ۱۰۔ظہور سے قبل حیران کن قدرتی مناظر

جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں
تم لوگ بھی خاموشی اختیار کرو:

بحارالانورص:۳۰۷جلد۱۲حسن بن خالدؒ سے روایت انہوں نے کہا کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن امام رضاؑ سے عرض کیا! فرزندِ رسولؐ عبداللہؒ بن بکیر ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اسکی تاویل کرتا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ کے سامنے بیان کروں آپ نے فرمایا: وہ کونسی حدیث ہے؟

میں نے عرض کیا: کہ ابن بکیر کہتا ہے کہ مجھ سے عبید بن زرارہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں اس زمانے میں حاضر تھا جب محمد بن عبداللہ بن حسن نے خروج کیا تھا۔ اتنے میں ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا! مولاؑ! میں آپ پر قربان، محمد بن عبداللہ نے خروج کیا ہے اور لوگوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہا ہے۔ آپ کیا فرماتے ہیں کیا خروج میں ان کا ساتھ دیا جائے؟

امام نے فرمایا! ''اسکن ما سکنت السماء و الارض'' یعنی ''تم لوگ اس وقت تک خاموش رہو جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں'' جب اس نے اسکی توضیح چاہی تو امامؑ نے فرمایا! اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک آسمان سے کوئی ندا نہ آئے اور زمین شق نہ ہو۔

تین آوازوں کا فضاء سے سُنائی دینا

ماہ رجب میں آسمان سے تین آوازیں سنائی دیں گی

1) پہلی آواز: ''الالعنة اللّٰه علی القوم الظالمین''

آگاہ ہو جاؤ! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے

2) دوسری آواز: ''یا معاشر الناس اَزِفتِ الآزِفة'' (سورہ نجم ۵۸)

''قیامت کا وقت قریب ہو چکا ہے'' علامہ مجلسی فرماتے ہیں اَزِفَتْ کا لفظ قیامت کیلئے آیا ہے لیکن اس کلمہ سے مراد امام مہدیؑ کا ظہور ہے۔

3) تیسری آواز: ''الا ان اللّٰه بعث مهدیؑ آل محمدؐ القصاء علیٰ الظالمین''

آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ نے تمام ظالموں کے خاتمہ کے واسطے مہدیؑ آل محمدؐ کو بھیج دیا ہے'' امام علیؑ رضا نے ایک طولانی حدیث میں اسطرح فرمایا'' ایک بدن ظاہر ہوگا اور اسطرح آواز دیگا' جو دور

ہوگا وہ بھی قریب والوں کی طرح سنے گا' یہ آواز مومنین کیلئے رحمت اور کافرین کیلئے عذاب ہوگی۔

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں اللہ جس وقت ان نشانیوں کو ظاہر کریگا اس وقت منکرین مبہوت اور متحیر ہوجائیں گے۔(الغیبۃ نعمانی'ص169' علامات چھ ماہ پہلے)

سورج گرھن اور چاند گرھن

امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ دونشانیاں قائم آل محمدؐ کے قیام سے قبل ظاہر ہوں گی اور یہ ہبوط آدمؑ سے لیکر اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں۔ رمضان کے وسط میں سورج گرہن اور آخر ماہ میں چاند گرہن ہوگا۔ کسی شخص نے کہا کہ فرزندِ رسولؐ! سورج گرہن آخری ماہ میں اور چاند گرہن اوسط ماہ میں ہوا کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا! کہ تم جو کہہ رہے ہو وہ میں بھی جانتا ہوں لیکن یہ دونشانیاں ایسی ہیں جو ہبوط آدمؑ سے اب تک نہیں ہوئی ہیں۔

ایک اور روایت میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ قائم آل محمدؐ کے ظہور سے قبل دونشانیاں ہیں 25 تاریخ (شائد رمضان) کو چاند گرہن اور 15 تاریخ اسی ماہ میں سورج گرہن ہوگا۔ اور یہ دونوں نشانیاں ہبوط آدمؑ سے اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں اس وقت اہلِ نجوم کا حساب ساقط ہوجائے گا۔

الصیحہ (آسمانی چیخ)

حضرت امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ آسمانی چیخ ماہ رمضان میں شب جمعہ کی ہے اور ماہ رمضان کی تیئیسویں 23 تاریخ ہوگی۔ حضرت اامام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ خراسانی وسفیانی و یمانی کا خروج ایک ہی سال ہے اور ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن ہوگا۔ ان میں سے کوئی بھی ہدایت کی طرف دعوت نہ دے گا سوائے یمانی کے۔

ابنؓ مسعود نے بیان کیا کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ماہ رمضان میں چیخ بلند

ہو جائے تو تم ہوشیار ہو جانا کیونکہ اس کے بعد شوال میں شورشیں پیدا ہو جائیں گی اور ذیقعدہ میں قتل وغارت اور محرم تو بس محرم ہے اور یہاں پر پہنچ کر آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا ہیہات افسوس در افسوس اس زمانہ میں انسانوں کا بکثرت گروہ در گروہ قتل عام ہوگا۔

تبؔ روای نے دریافت کیا کہ یا رسولؐ اللہ یہ آسمانی چیخ کیا ہے؟ اور کب ہوگی تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان کے درمیانی جمعہ کے دن ظہر کے وقت بلند ہوگی اور جب تم اسے ماہ رمضان کے جمع کی رات کو پالو سمجھ لو اور جان لو تو یاد رکھو کہ یہ آواز سونے والوں کو جگا دیگی کھڑے ہوئے لوگوں کو بٹھا دیگی۔ جمعہ کی رات میں پس تم جب صبح کی نماز پڑھلو جمعہ کے دن تو تم اپنے گھروں میں داخل ہو جانا اور اپنے دروازوں کو بند کر لینا اور دروازوں اور سوراخوں کو قطعاً مسدود کر لینا اور اپنی سانس روک لینا اور کانوں کو بالکل مسدود کر لینا (کانوں میں کچھ ٹھونس لینا) جب تم اس چیخ کا احساس کر لو تو فوراً اللہ کے سامنے سجدہ میں گر جانا اور بار بار کہتے رہنا ''**سُبحَانَ القدّوس. ربّنا القدّوس**'' پس جو ایسا کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو ایسا نہ کرے گا ہلاک ہو جائے گا۔

ایک تفصیلی روایت میں ہے کہ جب دجّال ظاہر ہوگا تو اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی مسلح ہوں گے مگر جب عیسیٰؑ کی نظر ان پر پڑھگی تو یہ کل لشکر اس طرح مفلوج ہو جائے گا جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے یا سیسہ کو پگھلا دیا جاتا ہے اس وقت حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں یہودیوں کا قتل عام ہوگا اور صلیب توڑ دی جائے گی۔ خنزیر کو قتل کر دیا جائے گا۔ یعنی عیسائیت اور یہودیت ختم ہو جائے گی۔

انوارؔ امامت صفحہ ۲۳۴ میں کتاب خرائج سے مذکور ہے کہ ایک روز امیر المومنینؑ خطبہ فرمایا (سلونی قبل ان تفقدونی) صعصعہؔ ابن صوحان نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ یا امیر المومنینؑ!

دجّال کب ظاہر ہوگا؟ آپؑ نے فرمایا کہ یہ اسرارِ مخفیہ میں سے ایک راز ہے جس کے اظہار کی اجازت نہیں لیکن میں تم کو کچھ نشانات بتلائے دیتا ہوں سنو! یہ وہ وقت ہوگا جبکہ لوگ نماز کو معمولی چیز سمجھ کر اکثر ترک کر دیں گے۔ امانت میں خیانت عام ہوگی۔ دروغ افتراء رشوت خوری حلال سمجھی جائیگی۔ دین دنیا کے بدلے فروخت ہوگا۔ عورتوں سے مشورے ہوں گے بیوقوف مناصب عالیہ پر قابض ہوں گے۔ صلۂ رحم منقطع ہوجائے گا۔ لوگ خواہشات کے مطیع ہوجائیں گے قتل و خونریزی عام ہوگی۔ علم ضعیف پڑ جائیگا' ظلم کو قوت حاصل ہوگی امراء فاجر ہوجائیں گے وزراء ظالم ہوں گے۔ عالم خیانت پیشہ بن جائیں تے۔ قاری فاسق و فاجر ہوجائیں گے۔ مکروزور عام ہوگا۔ فسق و فجور ترقی کرے گا۔ مینار مسجد بلند ہوں گے۔ بہتان شائع ہوگا۔ گناہ و بدیع رونق پکڑے گی۔ نمازیوں کی صفیں درہم شدہ متحد ہوجائیں گی مگر دل متفرق ہوں گے۔ وعدہ خلافی عام ہوگی۔ عورتیں تجارت میں مردوں کے شریک ہوجائیں گی۔ فاسق و فاجر کی آواز سنی جائے گی قوم کے سردار اور کارساز ذلیل ترین انسان ہوں گے۔ فاجروں سے لوگ خائف ہوں گے کاذب صادق کہلائے گا اور خائن امین۔ عورتیں مردوں کی صورت اختیار کریں گی اور مرد عورتوں کی۔ مرد مردوں کی جانب اور عورتیں عورتوں کی جانب مائل ہوگی۔ عورتیں مردوں کی طرح گھوڑے پر سوار ہوں گی اور سفر کریں گی۔ سچی گواہی نہ سنی جائے گی جھوٹی گواہی کارآمد ثابت ہوگی۔ بے معرفت' ناواقف فقیہہ۔ بے علم مفتی اور جاہل عالم بن جائیں گے۔ اور کارہائے دنیا کو کارہائے آخرت پر ترجیح دیں گے۔ بھیڑ کی کھال پہنیں گے مگر خود بھیڑیئے ہوں گے۔ لہٰذا تمہیں چاہیئے کہ ایسے زمانہ میں گوشہ نشینی اختیار کرو اور سب سے بہتر مسکن بیت المقدس ہے۔ اصبغ بن نباتہ اُٹھکر سوال کیا یا امیر المومنینؑ دجّال کون ہے؟ فرمایا! دجّال وہ ہے جو اسکی تصدیق کرے گا وہ شقی ہے اور جو تکذیب کرے گا وہ سعید ہے۔ وہ اصفہان سے خروج کرے گا۔ داہنی آنکھ نہ ہوگی اور بائیں آنکھ اس کی

پیشانی پر سُرخ ستارے کی طرح چمکتی ہوگی۔ پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ سُرخ گدھے پر سوار جس چشمہ پر پہنچے گا وہ چشمہ زیر زمین پوشیدہ ہو جائے گا۔ تمام تر اس کے مطیع اولاد زنا سے ہوں گے اور وہ جہاں بھی اپنے ہمرائیوں کی معیّت میں جائے گا یہ آواز بلند کرے گا ''انا ربّکم الاعلیٰ'' اور اس کو بقیۃ اللہ بروز جمعہ قتل کردیں گے اس کے بعد طامہ کبریٰ ہے لوگوں نے پوچھا یا امیر المومینؑ وہ کیا ہے۔ فرمایا وہ ''دابۃ الارض کے ظاہر ہونے کا وقت ہے۔ مقام صَفا سے انگشتری سلیمانؑ اور عصائے موسیٰؑ ہاتھ میں ہوگا انگشتری کو جب وہ مومن کی پیشانی پر رکھے گا تو یہ نقش چمکے گا ''ھٰذا مومن حقًا'' اور جب کافر کی پیشانی پر رکھی جائے گی تو یہ نقش چمکے گا۔ ''ہذا کافر حقا'' پس دابۃ الارض اپنا سر بلند کرے گا۔ لوگ اس کو دیکھیں گے آفتاب اس وقت مغرب سے طلوع ہوگا اس کے بعد کوئی توبہ قبول نہ ہوگی۔ اسکے بعد اس آیت کو پڑھیں گے۔ ''**لَا يَنفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْراً قُلِ انتَظِرُواْ إِنَّا مُنتَظِرُونَ**'' (سورہ انعام آیت ۱۵۸)

امیر المومینؑ نے اس کے بعد فرمایا کہ اس کے بعد جو کچھ ہوگا اس کی بات سوال مت کرو کہ رسولؐ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں صرف عترت رسولؐ کے اس راز کو اور کسی کو نہ بتلاؤں۔

سورج کے وسط میں ایک مرد کا سر اور سینہ باہر نظر آئے گا

''اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان کیلئے نشانی ان پر اتاریں تو اس وقت وہ اسکے سامنے اپنی گردنیں جھکا دیں''

امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا! زوال کے وقت سے لیکر عصر کے وقت تک سورج ایک جگہ ٹھہر جائے گا۔ سورج کے وسط میں ایک آدمی کا سر اور سینہ نظر آئے گا جسکے حسب ونسب کا لوگوں کو علم ہوگا' اور یہ معجزہ سفیانی کے دور میں ہوگا اس واقعہ کے بعد سفیانی اور اسکی قوم کیلئے ہلاکت ہوگی۔

یہ حدیث واضح طور پر بیان کررہی ہے کہ علامت اور نشانی سفیانی کے خروج کے بعد ظاہر ہوگی اور اللہ تعالیٰ اُن کو اپنی نشانی دکھائے گا۔امام جعفر صادقؑ کی حدیث میں بیان ہوا ہے کہ یہ نشانی ماہ رجب میں ظاہر ہوگی اس سال جس میں فضاؤں سے آواز گونجے گی اس سے پہلے رجب میں نشانی ہوگی۔

ایک چہرہ چاند میں ظاہر ہوگا ایک روایت کے مطابق سورج میں چہرہ ظاہر ہوگا چہرے کے ساتھ واضح ہاتھ بھی نظر آئے گا یہ وہی چہرہ اور ہاتھ ہوگا جسکی جانب سے ماہ رجب میں تین آوازیں دیں گے۔

ہمارے اکثر علماء کا عقیدہ ہے کہ جو بدن اور چہرہ سورج کے وسط میں نظر آئیگا وہ حضرت امیر المومنینؑ کا ہوگا لوگ انہیں پہچان لیں گے۔ (الرشاد: ج ۲ص:۳۷۳‘اعلام الوری‘ بحار ۵۲ص:۲۲۱)

آسمان سے ایک سرخی کا نمودار ہونا

بحار:ص ۱۲۵پر علامہ مجلسی نے منذؔر سے روایت نقل کی ہے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہیں کہ! قبل قیام وظہور قائمؑ لوگوں کو ان کے گناہوں پر ایک آگ اور سرخی سے ڈرایا جائے گا جو آسمان میں نمودار ہوگی شہر بغداد اور شہر بصرہ میں زمین شق ہوگی اس میں کشت وخون ہوگا گھر کے گھر خراب و مسمار ہوجائیں گے‘اہل عراق پر خوف طاری ہوگا‘انہیں چین وسکون میسر نہ آئیگا۔(الارشاد)

مقام روحاء کا سنہرا پہاڑ

مجلسی علیہ رحمہ نے بحار‘ج ۱۲ص ۲۵عبدالاعلیٰ آل سام کے غلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ کے ساتھ سفر پر گیا‘ جب ہم لوگ مقام روحاء پہنچے تو آپ نے وہاں ایک سنہری پہاڑی کو دیکھ کر فرمایا۔تم اس پہاڑ کو دیکھتے ہیں؟ اس پہاڑ کا نام جبل رضوی

ہے، جو فارس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ تھا اس نے ہماری محبت کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو وہاں سے یہاں منتقل کر دیا دیکھو اس پر ہر درخت ثمر دار ہے اور یہ ایک خائف کیلئے بہترین جائے امان قرار پائے گا اس لئے کہ صاحب الامر کی دو غیبتوں ہوں گی ایک غیبت قصیر (صغریٰ) دوسری غیبت طویل (کبریٰ) (غیبۃ طوسی)

چند حتمی علامات

نفس زکیہ

کتاب جمال منتظر صفحہ ۷۰۰ پر غیبت الشیخ اپنی سند سفیان بن ابراہیم حریری سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سنا ان کے والد کہتے ہیں نفس ذکیہ آل محمدؐ میں سے ایک نو جوان ہے جس کا نام محمد بن حسن ہے ان کو بلا جرم وخطا قتل کیا جائے گا۔ جب اس کو قتل کر دیں گے تو پھر ان کیلئے آسمان میں کوئی عذر قبول کرنے والا نہیں رہے گا اور نہ زمین پر کوئی مددگار ہو گا پھر خدا ایسے گروہ میں سے قائم آل محمدؐ کو بھیجے گا جو انکی آنکھوں میں سرمہ سے زیادہ باریک ومحترم ہوں گے۔ جب انہیں نکالیں گے تو لوگ ان کیلئے گریہ کریں گے گویا ان سے کچھ چھین لیا گیا ہے۔ خدا ان کیلئے مشرق ومغرب کو فتح کریگا۔ آگاہ ہو جاؤ وہی برحق مومن ہیں۔ جان لو کہ بہترین جہاد آخری زمانہ میں ہو گا۔

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ قتلِ نفس زکیہ اور ظہور قائمؑ میں صرف ۱۵ پندرہ روز کا فاصلہ ہو گا۔ روایات میں ہے کہ ایک پسر آل محمدؐ کا قتل جس کا نام محمد ابن حسن ذکیہ ہو گا (انوار امامت صفحہ ۲۳۴)

ایک روایت میں ہے کہ معصومینؑ نے امام زمانہؑ کے ظہور کیلئے دس ہزار نشانیاں بتلائیں لیکن جتنی نشانیاں بتلائیں فرمایا اسکے بعد میرا بیٹا ظاہر ہو گا۔ لیکن بعد کسے کہتے ہیں دو سال بعد دس بعد یا

۲۰۰ سال بعد۔ رسولؐ اکرم سے پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا! وہ حکومت جو میرے بعد میرا بیٹا قائم کریگا وہ میرے بعد ہوگی اور آج نبیؐ اکرم کو ۱۴۰۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہے جتنی نشانیاں ہیں اس میں مدت کا تعین نہیں ہے جیسے سورج کو گہن لگے یا چاند گہن لگے گا وغیرہ جیسے بغداد کی تباہی کے بعد۔

لیکن ایک نشانی ایسی ہے کہ جسکے ظہور کے بعد ظہور کی نشانیوں میں نفس زکیہ کا قتل کے فوراً بعد میرا بیٹا آئیگا۔ ظہور کی نشانیوں میں ایک نفسِ زکیہ ہی ایسی نشانی ہے کہ جسکے فوری بعد میرا بیٹا آئیگا۔ بلکہ بعض روایتوں میں ہے کہ معصومینؑ نے یہ نشانی بتلاتے ہوئے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر فرمایا کہ اسکے فوری بعد امامؑ کا ظہور ہوگا۔

نفسِ زکیہ نام نہیں پہچان ہے یعنی پاک و پاکیزہ متقی انسان روایتوں میں ہے کہ امام عاشورہ کے دن آئیں گے۔ عاشورہ سے پہلے جو حج ہوگا حج میں اور عاشورہ میں ٹھیک ایک مہینہ کا فاصلہ ہے۔ تو حج کے بعد ذالحجہ کے آخر میں امام مکہ میں آچکے ہیں امام کو مکہ میں ظاہر ہونا ہے لیکن امام رہتے تو کہیں اور ہے لیکن ظہور سے ایک مہینہ پہلے مکہ آجائیں گے اور ایک متقی نہایت پرہیزگار آدمی کو بھیجے گیں اور فرمائیں گے جا کر کعبہ کے صحن میں کھڑے ہوکر اعلان کرو جب وہ مردمومن امامؑ کے بارے میں کچھ کہنا چاہے گا تو مجمع ایک دم سے اس پر حملہ کر کے امام کے خلاف پر اپنے غصہ سے بھرے ہوں گے ایک دم حملہ کر کے اسے اس طرح زمین پر گرائیں گے جیسے بکرید کی قربانی میں جانور کو گرایا جاتا ہے خانہ خدا کے بالکل دروازے کے سامنے اسکے گلے پر چھری پھیریں گے۔

مدینہ منورہ میں نفس زکیہ کا قتل

امام قائم المہدیؑ کے خاص نمائندہ کا جب کعبۃ اللہ میں رکن اور مقام کے درمیان میں قتل ہوگا اسی قسم کا ایک دردناک واقعہ مدینہ منورہ میں بھی ہوگا اور وہ بھی نفس زکیہ کے نام سے ہوگا‘ اس کا نام ابی محمد ہوگا اور ان کی بہن کا نام فاطمہ ہوگا‘ یہ بہن بھائی اکھٹے ہوں گے اور مسجد نبوی میں

ان کا سر قلم کیا جائے گا یہ مکہ والے نفس زکیہ کے چچازاد ہوں گے۔

امام محمد باقرؑ نے فرمایا نفس زکیہ مکہ میں قتل ہوں گے اور اسکا بھائی مدینے میں قتل ہوگا۔ یہ دونوں ایک ہی خاندان سے ہوں گے' امام جعفر صادقؑ اس بارے میں فرماتے ہیں۔ایک مظلوم یثرب میں مارا جائے گا اور اسکا ابن عم مکہ میں قتل ہوگا۔ (بحارالانوار ج:۵۲ ص:۱۴۷' بشارۃ الاسلام ص:۱۱۷)

☆☆☆☆☆

باب۔۱۱ ظہور سے قبل مختلف مما لک کے حالات

شہر قم

امام جعفر صادقؑ ''قم'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شہر قم پاکیزہ ومقدس ہے کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وہ لوگ ہمارے قائمؑ کے ناصر ومددگار اور حق کی دعوت دینے والے ہیں اور ایک حدیث میں عفانؔ بصری کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ مجھ سے فرماتے تھے'' کیا تم جانتے ہو قم کو قم کیوں کہتے ہیں میں نے عرض کیا! خدا اور رسولؐ اور آپؑ بہتر جانتے ہیں تو آپؑ نے کہا! اس لئے کہ قم کے لوگ قائمؑ کے ساتھ رہیں گے اور انکی ثبات قدمی کے ساتھ مدد کریں گے۔

قم سے معارف اسلام کی اشاعت ہوگی

اہل بیتؑ کی احادیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ مستقبل قریب میں علمائے شیعہ ماضی سے زیادہ مذہب تشیع کے احکام وعقائد کو اہمیت دیں گے اور اپنے حالات کو سنواریں گے۔نظم وضبط پیدا کریں گے رائج الوقت تبلیغی وسائل سے آراستہ ہوں گے اور قرآن مجید کے حقائق و احکام سے جو کہ انسان کی سعادت کے ضامن ہیں لوگوں کو روشناس کرائیں گے اور اسلام کی ترقی وعظمت اور حضرت ولیؑ عصر کے ظہور کے اسباب فراہم کریں گے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ''بہت جلد کوفہ مومنوں سے خالی ہو جائے گا۔علم اس شہر سے ایسے ناپید ہو جائے گا جیسے سانپ اپنے بل میں چھپ جاتا ہے۔ وہاں اس کا کوئی اثر بھی نہ ملیگا۔علم کا مرکز قم ہوگا۔قم علم و فضل کا محور ہوگا۔ وہیں سے علم تمام شہروں میں پھیلے گا۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی جاہل باقی نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ عورتیں بھی۔اب ہمارے قائمؑ کا ظہور قریب ہوگا اور خدا قم کو اور اس کے باشندوں کو حجت قرار دیگا۔ خدا نے کوفہ اور اس کے باشندوں کو تمام شہروں اور ان کے ساکنوں پر حجت قرار دیا تھا۔قم کو بھی دوسرے شہروں پر حجت قرار دیگا اور اسکے باشندوں کے ذریعہ مشرق و مغرب میں رہنے والے جن و انس پر حجت قائم کریگا۔خدا قم والوں کو ذلیل نہیں کریگا قم اور اس کے بسنے والے تمام ناگوار حادثات سے محفوظ رہیں گے۔خدا اور اسکے فرشتے قم اور اسکے رہنے والوں سے بلاؤں کو دور کریں گے۔ (سفینۃ البحار' آفتاب است صفحہ ۴۱۲)

امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے ''قم والوں میں سے ایک شخص لوگوں کو حق کی طرف بلائے گا۔ ایک گروہ اسکی آواز پر لبیک کہے گا۔اس کے پاس جمع ہو جائیں گے جو کہ فولاد کے مانند ہوں گے انہیں کوئی متزلزل نہیں کر سکے گا۔ وہ جنگ سے نہیں اکتائیں گے وہ صرف خدا پر توکل کریں گے آخر کار متقین کامیاب ہوں گے (آفتاب عدالت ۴۱۴ صفحہ' بحار الانوار' ج ۶۰ صفحہ ۲۱۶)

ترکوں کا جزیرہ میں اترنا (روسیوں کا) احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک سے مراد اہل روس ہیں اور جزیرہ سے مراد جزیرہ عرب ہے۔ روایت ہے کہ روس والے جزیرہ عرب میں داخل ہو جائیں گے روایت میں چونکہ نزول استعمال ہوا ہے۔اس لئے اسکے معنی قہر غلبہ کے بھی ہیں۔اور دوستی اتحاد کی بنا پر بھی ہو سکتا ہے۔ان ترکوں کا اترنا دراصل اس علاقہ میں فتنہ وفساد کے آغاز ہونے کی علامت ہے) یہ علامت آج کل کلی طور سے ظاہر ہو رہی ہے (آج کل روس اپنا اثر بڑھاتا جا رہا ہے۔عرب بالکل اسکی تحویل میں آتے جا رہے ہیں۔اسی لئے ضروری ہے کہ اب

دنیا والے متوجہ ہو جائیں کیونکہ ان علامات کی ابتداء ہو چکی ہے اور وہ فتنہ قریب آ چکا ہے جس سے عرب کا کوئی گھر محفوظ نہیں رہ سکتا۔

اہل روم کا رملہ میں نازل ہونا:

فلسطین میں انگریزوں کا آ جانا اہل روم سے مراد انگریز ہیں (امریکہ، برطانیہ ،فرانس، جرمنی کے متحد ممالک وغیرہ) قرآن کی آیت یعنی سورہ روم کی ابتدا اور احادیث میں وضاحت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اہل روم سے مراد انگریز ہیں اور رملہ فلسطین کے علاقہ میں ہے۔ اس لئے یہ علامت واضح کر رہی ہے کہ جس طرح گذشتہ علامت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں روس والے داخل ہو جائیں گے اسی طرح انگریز فلسطین واسرائیل کے علاقے میں آ جائیں گے اور دراصل ان دونوں طاقتوں کے اس علاقے میں آ جانے سے ہی فتنہ وفساد شروع ہوگا) یہ علامت اس دور میں بالکل واضح ہے اور یہی آغاز فتنہ کی اطلاع ہے اسکے بعد جو کچھ ہوگا اس کی اطلاع مختلف احادیث میں موجود ہے۔

سعودی عربیہ اور دوسرے عرب ممالک:

سعودی عربیہ اور دیگر عرب علاقوں کے درمیان ایک ایسی قوم حائل ہو جائیگی جو منکرانِ خدا سے ہو) شائد اس سے مراد اہل روس یا اہل چین ہیں اہل روس داخل ہو چکے ہیں۔عراق وغیرہ گواہ ہیں۔

چین

فضل بن شاذان نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مشرق بعید کی ایک بستی ''شیلا'' سے ایک قوم خروج کرے گی اور اہل چین سے اپنے حق کا مطالبہ

کرے گی لیکن انکا حق ان کونہیں ملے گا۔ وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے انہیں پھر منع کیا جائے گا۔ جب وہ دیکھیں گے تو اپنی تلوار اپنی گردنوں پر رکھ لیں گے۔ تو اہل چین ان کا مطالبہ پورا کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے اور خلقِ کثیر کو قتل کر دیں گے پھر وہ ترک اور ہندوستان کے سارے علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے اور اسکے بعد خراسان کی طرف متوجہ ہوں گے اور اہل خراسان سے ان کا علاقہ طلب کریں گے اور نہ دینے پر جبراً قابض ہو جائینگے اور ان کا ارادہ یہ ہوگا کہ حکومت کو صاحب الامرؑ کے ہاتھوں تک پہنچا دیں پھر ظہور کے بعد یہ ان لوگوں سے انتقام لیں گے جنہوں نے انہیں قتل کیا تھا اور مہدیؑ کی حکومت میں دنیا کے ختم ہونے تک زندگی بسر کریں گے۔

مناقب ابن شہر آشوب میں علائم ظہور کے سلسلہ میں تحریر ہے کہ جب چین فنا ہو جائے گا اور مغربی حرکت کرے گا اور عباسی یا عمانی سفر اختیار کرے گا اور سفیانی کی بیعت کیجائے گی تو اس وقت ولی اللہ (مہدیؑ) کو اذن خروج دیا جائے گا۔

اہل چین کا عرب میں داخلہ:

بالکل آخر میں جزیرہ عرب میں اہل چین کا داخلہ ہے اور ان کا داخلہ جنگ عظیم اور تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ ان کی مداخلت کے بعد قتل عام اس طرح ہوگا کہ بیان سے باہر ہے۔

عبداللہ ابن عمر نے بیان کیا کہ بنوقنطورہ) چینی لوگ (خراسان اور سجستان والوں کو انتہائی سختی اور بے عزتی سے بھگائیں گے یہاں تک کہ ان کے سواریاں نخل ایلہ) مخصوص قسم کے درختوں کے اگنے کی جگہ جو فلسطین کے قریب ہے (کے قریب ٹھہریں گے۔ پھر وہ یہاں سے اہل بصرہ کو اطلاع دیں گے کہ وہ اپنی زمین کو خالی کر دیں اور وہاں سے چلے جائیں اور وہ پھر تین حصوں میں منقسم ہو کر اطراف عرب میں پھیل جائیں گے۔ ان کا ایک حصہ سعودی عربیہ میں اور

دوسرا حصہ اپنے دشمنوں سے جنگ میں مصروف ہو جائے گا اور یہ اس زمانے میں ہوگا جب زمین پر احمق امیروں کی حکومت ہوگی۔

اہل چین کا حلیہ: ابو ہریرہ نے بیان کہ) عرب پر حملہ کرنے والے وہ افراد ہوں گے (جن کی آنکھیں چھپکلی جیسی ہوں گی اور ان کے چہرے انتہائی سخت اور درشت ہونگے۔ ان کی وجہ سے تین مقامات پر جنگ ہوگی۔ پہلی تو دجلہ اور فرات کے درمیان پھر مزح حمار) شمالی دمشق میں ایک گاؤں (کے قریب پھر دریائے دجلہ کے کنارے یہاں تک کہ ادھر سے ادھر پار کرنے والوں کو سو دینار ادا کرنے ہوں گے صبح کے وقت دمشق جانے کیلئے مگر آخر دن میں یہ رقم بڑھ جائے گی۔

چینیوں کی ساتھ شدید جنگ اور بنو قنطورہ کا مزید تعارف:

کتاب امام مہدیؑ صفحہ ۱۲۲ پر ایک ارشاد حضور اکرمؐ تحریر ہے کہ حکومت عرب لپیٹ دی جائے گی اور یہ بات حضورؐ نے تین مرتبہ دہرائی پس راوی نے دریافت کیا کہ بساط حکومت عرب کون لپیٹے گا۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ)! بنو قنطورہ (وہ قوم جو چوڑے چہرے والے چپٹی ناک والے اور چھوٹی آنکھوں والے ہیں اور ان کے چہرے اس طرح سخت ہیں جیسے پٹا ہوا لوہا۔ یہاں تک کہ وہ نازل ہو جائیں گے اس علاقے تک جو زمین عرب کا علاقہ ہے۔ یروشلم کے شمالی حصے جسکا نام جبانۃ لون ہے یہاں عربوں سے ان کی شدید جنگ ہوگی۔ پس اس وقت ترک کہیں گے کہ تم ہمرائے عجمی بھائیوں کو واپس کر دو ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے۔

ترک قوم کی تاریخی تحقیق:

ترکوں کے متعلق یہ سمجھنا کہ ان سے مراد موجودہ ترکی ہے قطعا غلط ہے بلکہ مطابق "تاریخ فرشتہ " کی تاریخ حقیقت یہ ہے کہ حضرت نوح کے فرزند یافث تھے اور ان کے

ایک فرزند کا نام ترک تھا ان کی نسلیں جس جس مقام پر پھیلتی رہیں وہ ترک کہلاتی رہیں اور جناب یافث کے دوسرے فرزند کا نام چین تھا اس لئے ملک چین انہیں کے نام سے موسوم تھا۔ صحرائی گوبی میں دو قبیلے خانہ بدوشوں کی زندگی گذار رہے تھے جن سے ایک ترک تھے اور دوسرے منگول مگر دونوں مشترک انسل تھے۔ ان میں منگولوں کو یون کہا جاتا رہا اور ترکوں کو مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ البتہ تاریخ میں چھٹی صدی ہجری میں ترک مشہور ہوا ان کی ایک نسل آذربائیجان میں آباد ہوئی۔ بنی الصفر کے لئے کہا جاتا ہے ہ وہ انگریز قوم ہے۔

ملک شام

حضرت امام صادقؑ سے روایت ہے کہ جب تم شام کے شہروں میں فتنہ کو دیکھو تو موت ہی موت ہے زرد قسم کے لوگ ہر طرف سے ملک کی طرف بڑھ رہے ہوں گے پس ان کے درمیان بڑے معرکہ ہوں گے۔

حضرت علیؑ ابن ابی طالب نے فرمایا کہ جب سیاہ جھنڈوں والے اختلاف کریں تو ارم (یعنی راویات میں دمشق کو کہتے ہیں) کی بستیوں میں سے ایک بستی دھنس جائے گی اور اسکی مسجد کا مغربی حصہ منہدم ہو جائے گا اس وقت شام میں تین جھنڈے خروج کریں گے۔ اصحب البقع اور سفیانی 'سفیانی شام سے خروج کرے گا اور البقع مصر سے لیکن سفیانی ان لوگوں پر غالب آجائے گا۔

امام محمد باقرؑ نے روای سے فرمایا کہ زمین پر جم جاؤ اور اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دو یہاں تک کہ وہ علامات دیکھو جو میں ذکر کر رہا ہوں' اور میں جانتا ہوں کہ تم اس وقت باقی نہ رہو گے۔ بنی عباس کا اختلاف' آسمان سے منادی کی ندا تمہارے پاس دمشق کی طرف سے فتح کی آواز کا آنا شام کی بستیوں میں سے ایک کا دھنس جانا جس کا نام جابیہ ہے ترک کا جزیرہ میں اور روم کا رملہ میں وارد ہونا۔ اس وقت ساری دنیا میں شدید اختلافات ظاہر ہونا یہاں تک کہ شام تباہ ہو جائے

اوراسکی تباہی کا سبب تین جھنڈے ہوں گے ایک اصہب کا دوسرا البقع کا اور تیسرا سفیانی کا جھنڈا۔

روایت میں شام؟ شامات؟ بلاد شام (ملک شام کا لفظ اس علاقہ کیلئے بولا جاتا ہے جو اس وقت سوریا اور لبنان ہے اردن کا نام بھی اس میں شامل ہے اگرچہ عام طور پر بلاد شام اور فلسطین کے نام سے اس پورے علاقے کو ذکر کیا گیا ہے۔

ملک شام اس کے حوادث اور اسکی شخصیات کا زمانۂ ظہور کے حوالے سے کافی تذکرہ موجود ہے ان احادیث کا محور اور مرکزی نقطہ نظر سے سفیانی کا قیام جو مملکت شام پر قابض ہوگا اور اسے متحد کریگا۔ امامؑ کے ظہور سے پہلے سفیانی کے لشکر کا ایک بہت بڑا کردار ہوگا۔ سفیانی ملک شام سے اپنے ترک دشمن یعنی روس کا صفیایا کرنے کے بعد عراق کے اندر ایرانیوں کے خلاف جنگ میں داخل ہوگا۔ ان ایرانی افواج کے ساتھ جو امام مہدیؑ کے ظہور کی تمہیدی قوت ہوگی۔ سفیانی کی افواج امام مہدیؑ کی حرکت کو دبانے' مکہ' مدینہ کی حکومت بچانے ان کی مدد کیلئے پہنچیں گے۔ اسی وقت زمین دھنسنے کا معجزہ واقع ہوگا۔ (1) شام میں ایک ایسا فتنہ ہوگا جس میں تمام مسلمان مبتلا ہونگے روم اور ترکوں کا (یعنی روس امریکہ) کا مسلمانوں پر غلبہ ہوگا (جو آج دس برس سے دیکھنے میں آرہا ہے) (2) بلاد شام میں مخصوص فتنہ ہوگا جو شامیوں کے اندر اختلافات اور ان کے کمزور پڑ جانے کا سبب ہوگا (3) بلاد شام میں دو بڑے گروہوں میں جنگ ہوگی (4) دمشق میں زلزلہ ہوگا جس کی وجہ سے مسجد کی مغربی جانب کی دیوار اور بعض دمشق کے حصہ منہدم ہو جائینگے (5) ایرانی اور مغربی فوجی شام داخل ہونگی۔

ان تمام فتنوں کا آغاز ملک شام سے ہوگا۔ وہاں سے ایک فتنہ جسے فتنہ فلسطین کا نام دیا گیا ہے جنم لے گا۔ وہ شام کو اسطرح ہلا کر رکھ دے گا جیسے مشک کے اندر پانی کو ہلایا جاتا ہے۔ احادیث بتلاتی ہیں کہ اس فتنہ کے بعد نئی نسل ایسی ثقافت پر پروان چڑھے گی کہ اس کا اسلام سے

کوئی تعلق نہ ہوگا اور یہ نوجوان نسل اس ثقافت کے سواء کسی اور سے مانوس نہ ہوگی۔ جابر حکمران مسلمانوں پر مسلط کرینگے۔ اس فتنہ کو لانے والے روم (انگریز) مغربی مما لک ہیں۔ بلاد شام پر اس فتنہ کی مدت طولانی ہے۔ لوگ چاہیں گے یہ بحران ختم ہو لیکن ختم نہ ہوگا اور وہ اس فتنہ سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈیں گے مگر ان کا راستہ نہ ملے گا۔ بعض احادیث میں اس فتنہ شام کی مدت بارہ سال اور بعض میں آٹھ سال بیان ہوئی ہے (اس فتنہ کا آغاز لبنان کی داخلی جنگ سے ہو چکا ہے اور آج شام کے حالات سے سب بخوبی واقف ہیں) امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ سفیانی کا لشکر کوفہ میں داخل ہوگا بس وہ کسی کو نہیں بلائیں گے مگر قتل کر دینگے۔ تحقیق ایک آدمی قیمتی موتی کو زمین پر پڑے دیکھے گا مگر اسکی طرف توجہ نہ دے گا مگر جب ایک بچہ یا بچی کو دیکھے گا تو اسے پکڑے گا اور اس کو قتل کر دیگا (بحار، ج ۵۲، ص ۲۱۹)

حضرت امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ ترک جزیرہ) عرب (میں اور روم والے رملہ میں داخل ہو جائیں گے اور اس وقت انتہائی اختلافات پیدا ہو جائیں گے کل زمین پر یہاں تک کہ شام برباد ہو جائے گا اور اسکی بربادی کا سبب تین جھنڈوں کا شام میں اجتماع ہوگا۔ اس سال میں کل کرہ ارض پر اختلاف پیدا ہوگا۔ اہل مغرب کے سبب سے پوری زمین پر اختلافات رونما ہوں گے تب سب سے پہلے شام تباہ ہوگا کیونکہ وہاں تین جھنڈے باعث اختلاف ہوں گے۔ سید حسنی کا جھنڈا 'اموی جھنڈا' قیسی جھنڈا۔

شام میں جو فتنے ہوں گے وہ ابتداء میں بچوں کے کھیل کی طرح ناپائیدار ہوں گے مگر اس طرح کہ اگر ایک طرف سے بند ہوں گے تو دوسری طرف سے شروع ہو جائیں گے اور اسکی کوئی انتہاء نہ ہوگی یہاں تک کہ آسمان سے کسی امیر کے آنے کی اطلاع آ جائیگی۔

شام میں تین جھنڈوں سے ڈرو

بحار الانوار ج ۱۲ ص ۲۰۸ سید علی بن عبد الحمید کی کتاب ''سرورِ اہل ایمان'' میں مرقوم ہے کہ جابر نے حضرت ابوعبداللہ علیہ اسلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا! تم بالکل ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ' زمین پکڑے رہو جب تک وعلامات ظاہر نہ ہو جائیں اگر چہ تم اس وقت تک نہ رہو گے' بندوں میں اختلاف' آسمان سے منادی کی نداء شام کے ایک قریہ ''جابیہ'' کا زمین میں دھنس جانا' ترک کا جزیروں میں وارد ہونا رومیوں کا رملہ میں نازل ہونا' اس وقت ساری روئے زمین پر اختلاف ہی اختلاف' اور ملک شام کی بربادی اور اس کا سبب یہ کہ وہاں تین جھنڈے جمع ہو جائیں گے اصہب کا جھنڈا' ابقع کا جھنڈا اور سفیانی کا جھنڈا

امام محمد باقرؑ نے فرمایا! اے بریدؔ اصہب کے اجتماع سے ڈرتے رہنا بریدؔ نے کہا اصہب کیا ہے فرمایا! ابقع برید نے کہا ابقع سے بھی واقف نہیں ہوں فرمایا ابرص اور سفیانی سے بھی ڈرنا فلاں کی اولاد میں ان دونوں سے ڈرنا جو گھر سے نکالے ہوئے ہیں وہ مکہ میں آئیں گے اور وہاں اموال تقسیم کر کے امام قائمؑ سے مشابہت کی کوششیں کریں گے اور اس شخص سے بھی ڈرنا جو آل محمدؐ میں سے ہوگا مگر ان سے کنارہ کش ہو گیا ہے (بقیہ ص 81)

امام جعفر صادقؑ نے سدیرؔ سے فرمایا! اے سدیرؔ! تم اپنے گھر میں بیٹھے رہو اور اسطرح جمے رہو جسطرح یہ زمین و آسمان جمے ہوئے ہیں اور ساکن ہیں اور جب تمہیں سفیانی کے خروج کی خبر پہنچے تو فوراً ہمارے پاس پہنچو' خواہ تم کو پا پیادہ چل کر ہی پہنچنا پڑے' سدیرؔ نے عرض کیا! میں آپ پر قربان کیا اس سے پہلے بھی کچھ ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں! پھر اپنی تین انگلیوں سے شام کی طرف اشارہ کیا فرمایا! حسنی جھنڈا' اموی جھنڈا' اور قبسیہ جھنڈا ابھی یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ سفیانی خروج کرے گا اور ان لوگوں (تینوں) کو گھاس کی طرح کاٹ کر رکھدے گا۔ (بحار' ج 12 ص 166 الکافی ص 261)

معرکۂ قرقیسیا

قرقیسیا کا معرکہ سفیانی کے واقعات میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔سفیانی کا اصل مقصد تو عراق پر حملہ ہوگا اور وہاں سے وہ امام مہدیؑ کی تمہیدی ایرانی فوج کے سامنے رکاوٹ کھڑی کرنا چاہتا ہوگا لیکن راستے میں قرقیسیا کے مقام پر وہ جنگ وجدال میں مصروف ہوجائیگا اس کی وجہہ دریائے فرات میں یا اس کے نزدیک ایک خزانہ کا ظاہر ہونا ہوگا۔مختلف قومیں اس پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرینگی اور سخت رن پڑے گا۔تقریباً ایک لاکھ افراد اس خزانے پر قبضہ کی خاطر مارے جائیں گے۔بالآخر فیصلہ کے بغیر جنگ بندی کردی جائے گی اور اس خزانہ پر کسی ایک کا قبضہ نہ ہوگا۔اس جنگ کا ایک فریق سفیانی ہوگا۔قرقیسیا ایک چھوٹا سا شہر ہے جو دریائے خابور کے دریائے فرات میں گرنے کے مقام پر واقع ہے اور آج یہ ٹیلوں کی شکل میں تیسریا (شام) کے ویرلزور شہر کے قریب ہے اس حوالہ سے یہ جگہ شام اور عراق کے زیادہ نزدیک ہے۔

جیسا کہ امام جعفر صادقؑ کی حدیث ہے ''اللہ کا قرقیسیا میں دسترخوان ہے آسمان سے اطلاع دینے والا اس سے باخبر ہوگا اور آواز دیکر کہے گا' اے آسمان کے پرندو اور اے زمین کے وحشی جانورو! تم گوشت سے پیٹ بھرنے کیلئے اِدھر آجاؤ یعنی جنگ کی وجہہ سے اس قدر قتل عام ہوگا کہ پرندوں اور گوش خور جانوروں کے مزے ہونگے۔ (بحارالانوار، ج۵۲ص۲۴۶)

روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دسترخوان سے اس کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر الٰہی میں ہے کہ جابروں کو آپس میں مصروف کریگا۔وہ آپس میں لڑ مرکر کمزور ہونگے۔ایک دوسرے کا قتل کرینگے۔فرات سونے اور چاندی کے ایک پہاڑ سے ایک طرف ہٹ جائیگا اس خزانہ پر ہر نو میں سے سات افراد مارے جائینگے۔تم اسکو پاؤ تو اسکے نزدیک مت جانا۔

کوفہ

امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب مسجد کوفہ کی وہ دیوار گر جائے جو عبداللہ ابن مسعود کے گھر کی طرف ہے تو اس وقت وہاں کے بادشاہ کو زوال ہوگا اور اس کے زوال سے قریب قائم کا خروج ہوگا۔

اور ایک روایت میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تمہاری مسجد یعنی کوفہ کی مسجد کے پاس بنی فلاں کا ایک بڑا حادثہ یوم عرب کے موقع پر ہوگا۔ جس میں بالفیل سے صابون فرشوں کے بازار تک چار ہزار آدمی قتل ہوں گے تو تم اس دن اس راستے سے پرہیز کرنا اور وہ شخص بہتر رہے گا جو محلّہ انصار کا راستہ اختیار کرے۔ امام صادقؑ ہی کی ایک روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا! کہ ان لوگوں کی حکومت اس وقت تک نہیں جائے گی جب تک کہ یہ کوفہ میں جمعہ کے دن لوگوں کو کسی پرسش کے بغیر قتل نہ کردیں۔ گویا میں ان سروں کو دیکھ رہا ہوں جو مسجد کوفہ اور صابون والوں کے درمیان گزر رہے ہیں۔ (غیبت طوسی صفحہ ۲۸۷)

کوفہ کے سلسلے میں بکثرت روایات میں بحارالانور (کتاب اسماء العالم صفحہ ۳۳۸) کی ہیں ایک روایت ہے کہ کوفہ عنقریب مومنین سے خالی ہوجائے گا امیر المومنینؑ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ خروج کی دس علامتیں ہیں، کوفہ کی گلیوں میں پرچموں کا جلایا جانا، مسجدوں کی تعطیل (شائد کسی حادثہ کی بناء پر مسجد کوفہ و نجف میں جماعت نماز نہ ہو)، حاجیوں کا رُک جانا، دم دار ستاروں کا طلوع، خراسان میں سنگباری (شائد بم باری ہو)، ستاروں کا قریب آنا، شوروشر، قتل، غارت گری

یہ دس علامتیں ہیں ایک علامت سے دوسری کے درمیان جائے تعجب ہے تو جب یہ علامتیں مکمل ہوجائیں تو ہمارا قائم قیام کرے گا۔

روایات میں ہے کہ مسجد کوفہ کی پشت پر نفس ذکیہ کا قتل

کوفہ کا حالِ زار

سفیانیؔ ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ بھیجے گا جو روحاؔ اور فاروقؔ میں پڑاؤ ڈالے گا اس میں سے ساٹھ ہزار فوجی کوفہ میں محلّہ نخیلہ میں حضرت ھودؑ کی قبر کے پاس خیمہ زن ہوں گے پھر یوم زینت لوگ ان پر یلغار کریں گے اور ان لوگوں کا سردار ایک جبار عنید و سرکش ہوگا جسے کاہن و ساحر کہکر پکارا جائے گا اور وہ شہر زوارؔء سے ان پر خروج کرے گا جسکے ساتھ پانچ ہزار کاہن ہوں گے اور وہ ہاں کے پل پر ستر ہزار آدمیوں کو قتل کریگا تین دن تک دریائے فرأت خون سے رنگین رہے گا اس میں لاشیں سڑیں گی۔ کوفے سے ستر ہزار لڑکیاں قید کر کے محملوں میں بیٹھا کر انہیں مقام ثوؔیہ غریٰ لیجایا جائے گا۔ پھر سے کوفہ سے ایک لاکھ افراد نکلینگے جن میں مشرک و منافق سبھی ہوں گے اور وہ دمشق پہنچیں گے انہیں روکنے والا کوئی نہ ہوگا وہی **ارم ذات العماد** ہے۔

عمان کی حالت

خطبہؔ البیان میں امام حضرت علیؑ کا راشاد ہے مجھے عماؔن کے لوگوں پر افسوس ہے کیونکہ وہ چاروں طرف سے گھر جائیں گے ان کے بہت سے مرد قتل ہو جائیں گے اور عورتیں اسیر کر لی جائیں گی۔

رئے (یعنی طہران)

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اہل رے قتل کئے جائیں گے لاکھوں کی تعداد میں اور اس وقت علم دین قم میں آشکار ہوگا۔ ” **وذٰلکَ عِندَ قرِیب ظھُورِ قائمنا** “ اور یہ ہمارے قائمؑ کے ظہور کے قریب وقت میں ہوگا۔

مصر

غیبت نعمانیہ میں امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ دور آخر میں مصر میں عربوں کے امیر الامرا کا قیام ہوگا۔ (عربوں کے اتحادی سربراہ کی طرف اشارہ ہے) لیکن عربوں سے حکومت چھن جائے گی۔ دوسرے افراد ان پر غالب آجائیں گے اور اہل مصر اپنے امیر کو قتل کر دیں گے۔

بیت المقدس اور خلیج عقبہ

آخر زمانے میں قومیں ایک دوسرے سے ٹکرا جائے گی اور عقبہ کی سرزمین خون سے سُرخ ہو جائے گی۔

بغداد

مفضّل بن عمر نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ اے میرے سید و سردار! زوراء کس مقام کا نام ہے آپ نے فرمایا! کہ بغداد کا اور یہ تمام عذاب وغضب الٰہی کا مرکز ہے افسوس ہے اس مقام پر کیونکہ وہاں زرد جھنڈے جمع ہوں گے اور پھر بہت سے جھنڈے قریب و بعید علاقوں سے وہاں پہنچ جائیں گے اور پھر اس مقام پر ایسے عذاب نازل ہوں گے جو آنکھوں نے بیشتر نہ دیکھے ہوں گے اور نہ کانوں نے سنیں ہوں گے بغداد میں تلواروں کا طوفان جاری ہوگا۔ افسوس ہے وہاں کے رہنے والوں پر بغداد اکثر اوقات آباد ہوتا رہیگا۔ برباد ہوتا رہے گا۔ مگر آخر میں وہاں افعالِ قبیحہ کی کثرت ہو جائیگی۔ جسکی وجہ سے یہ عذاب نازل ہوں گے۔

ایک اور روایات میں ہے کہ اول دن بغداد میں شدید ترین زلزلہ آجائے جس میں کثیر آبادی ختم ہو جائے اور کل اہل عراق اس حادثہ سے مضطرب ہو جائیں اور دوپہر کو سیاہ آندھی چلے گی اور نئے نئے عذاب کا نزول شروع ہو جائے (ممکن ہے کہ ایسا پہلے بھی ہو چکا ہو اور اب بھی اس کا یقین ہے)

بصرہ کا غرق ہونا

کوئی ایک جماعت بصرہ میں پہلے زمین مں ے دھنس جائے اور اسکے بعد اس قدر طغیانی دریامیں ظاہر ہوکے بصرہ ڈوب جائے۔بصرہ میں اس سے قبل شدید ترین فتنے اور فسادات ہوں گے جن کے سبب قتل وغارت کا بازار گرم ہوجائے گا روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بصرہ متعدد بار برباد اور آباد ہوگا اور ظہور سے قبل آخری بار پانی میں غرق ہوجائے گا۔

شط فرات

دریائے فرات سے نئے نہر نکالی جائے جوکوفہ کی گلیوں تک بہتی ہوئی آجائے اور اس زمانے میں کوفہ دوبارہ آباد ہوکر وسیع ہوجائے۔

خراسان

خراسان سے کچھ جھنڈیوں کی حرکت ہوگی کچھ سوار سیاہ جھنڈی لیکر نکل آئیں اور اہم واقعات ان سے ظاہر ہوں (ممکن ہو یہاں سید حسنی کے لشکر کے جھنڈوں کی جانب اشارہ ہو)۔

طالقان کے جوان مرد

متقی ہہندی نے ''کنزالاعمال'' میں،سیوطی نے اپنی کتاب ''حاوی'' میں امام مہدیؑ کے ان انصار کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے جن کا تعلق ''طالقان'' سے ہوگا: ''ویحاً للطالقان فان للّٰہ عزو جل بہا کنوزاًلیست من ذھن ولافضة، ولکن بہا رجال عرفوا اللّٰہ حق معرفتہ وھم انصار المھدی'' ''قابل رشک ہے طالقان کیونکہ بے شک وہاں خداوند عالم کے ایسے خزانے ہیں جو نہ سونا ہے اور نہ چاندی ہے بلکہ وہ ایسے مرد ہیں جن کے

پاس خداوند عالم کی کامل معرفت ہے یہی کامل المعرفت افراد مہدیؑ کے انصار ہیں''۔

ینابیع المودۃ قندوزی میں ہے: ''بَخٍ بَخٍ للطالقان''

علامہ مجلسیؒ نے بحارالانوار میں یہ روایت نقل کی ہے:

''طالقان میں ایسا خزانہ ہے جو سونا اور چاندی نہیں ہے اور ایک ایسا پرچم ہے جسے جب سے لپیٹا گیا ہے وہ کھلا نہیں ہے اور ایسے مردمیداں ہیں کہ ان کے دل آہنی چٹان کے مانند ہیں، جن کے اندر ذات خداک بیارے میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے، یہ پتھروں سے زیادہ مضبوط ہیں اگر یہ پہاڑوں پر (حملہ کر دیں) تو اسے اس کی جگہ سے ہٹا دیں گے۔ اپنے پرچم کو کسی شہر کی طرف لے کر نہیں بڑھیں گے مگر یہ کہ اسے ویران کر ڈالیں گے۔ گویا ان کے گھوڑے پرندوں کی طرح ہوں گے امام کی زین کو مسح کر کے وہ اس سے برکت حاصل کریں گے اور جنگ میں اس سے انہیں طاقت وقوت ملے گی، رات بھر خدا کی عبادت میں جاگ کر گذارنے والے اور صبح ہونے پر اپنے گھوڑوں پر سوار ہونے والے ہیں۔

راتوں کو راہب (صفت) دن میں شیر نر، اپنے آقا کیلئے کنیز سے زیادہ فرمانبردار چراغوں کی طرح جیسے ان کے دلوں میں قندیلیں روشن ہوں خداوند عالم کی خشیت سے خائف انہیں شہادت کیلئے دعوت دی جائے گی۔ ان کی تمنا راہ خدا میں شہید ہونا ہے ان کا نعرہ ''یالثارات الحسین'' جب وہ آگے بڑھیں گے تو ان کا رعب ودبدبہ ان سے ایک مہینہ کے فاصلہ پر آگے آگے چلے گا، اپنے مولیٰ کی طرف بڑھیں گے ان کے ذریعہ خداوند عالم امام حق کی نصرت کریگا''۔

جابلقا و جابرسا

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے مشرق میں جابلقاء نامی رکھا ہے جس

میں بارہ ہزار دروازے سونے کے ایک در سے دوسرے در کا فاصلہ ایک فرسخ ہے۔ ہر در پر ایک برجی ہے جس میں بارہ ہزار پر مشتمل لشکر رہتا ہے وہ اپنے تمام جنگی سامان و ہتھیار و تلوار سے آمادہ حضرت قائمؑ کے ظہور کے منتظر ہیں نیز ایک شہر جابرسا نامی مغرب میں ہے۔ اسکے علاوہ بھی روایت میں ہے کہ جہاں کے لوگ بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے۔

نجف اشرف

امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جب تمہارے حجاز میں آگ پیدا ہو جائے اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو تو اس وقت ظہور کی توقع رکھو۔

امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ جب تمہارا نجف سیلاب و بارش سے بھر جائے اور جب حجاز اور مدر (یمن) میں آگ ظاہر ہو جائے اور بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں تو اس وقت قائم منتظرؑ کے ظہور کی توقع رکھو۔

روم

احادیث میں اہل روم کے تذکرے ہیں جن سے مراد یورپی اور امریکی اقوام ہیں یہی لوگ سلطنت روم کے وارث ہیں۔ جن کا سیاسی، ثقافتی، تمدن، دین اور سیاست کے حوالہ سے فرانسیسی، برطانوی اور جرمن اقوام اس شہنشاہیت کا حصہ ہیں۔ احادیث کے مطابق وہ اقوام جو حضرت مسیحؑ کی پیروی کے دعویدار ہیں ان کا تذکرہ کثرت سے ملتا ہے۔ ان کا فتنہ اور مسلم مملک پر غلبہ کا ذکر احادیث میں ملتا ہے یہ بھی ذکر ہے کہ ان کے بڑے بڑے بحری جہاز حضرت حجتؑ کے ظہور سے پہلے عرب ممالک کی طرف حرکت کریں گے۔

پانچ دریا

حذمیہ یمانیؓ اور جابرؓ ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ فرمایا رسولؐ اکرم نے کہ جبرئیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے بشارت دی ہے کہ قائمؑ ان کی اولاد سے ہوگا اور اس وقت تک ظہور نہیں کریگا جب تک کہ کفار پانچ دریاؤں سیحونؔ، جیہونؔ، دجلہؔ، فراتؔ، نیلؔ پر قابض نہ ہو جائیں تو اس وقت اللہ گمراہی کے مقابلے میں اہل بیتؑ رسولؐ کی نصرت کریگا اور پھر قیامت تک گمراہی کا پرچم بلند نہیں ہوگا۔

آذربائیجان سے اٹھنے والی تحریک: امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے آذربائیجان کا قیام ضروری ہے اس کے بغیر کوئی قیام نہ ہوگا اور جب ہمارا حرکت کرنیوالا حرکت کرے تو اسکی طرف دوڑ پڑنا اگرچہ برف کے اوپر سے ہی چل کر جانا پڑے۔ (غیبت نعمانی ص ۱۷۰)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ آذربائیجان سے اُٹھنے والی تحریک ہدایت یافتہ ہوگی آذربائیجان میں انقلاب پیدا ہو چکا ہے۔ اب ہمیں انتظار کرنا واجب ہے اور یہ نزدیک نشانیوں میں سے ہے (روس کے مقابلہ میں جو کچھ آذربائیجان میں ہوگا اسے حدیث نبوی سمجھا جاسکتا ہے) یہ بھی ہے کہ امام قائمؑ ترک کے ساتھ جنگ کریں گے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ پہلا پرچم جسے امام مہدیؑ نصب فرمائیں گے وہ پرچم ہوگا جسے حضرتؑ ترک کی طرف روانہ کریں گے بس ترک کو شکست ہوگی اور ان کے اموال کو غنیمت اور افراد کو قیدی بنایا جائے گا۔ اسکے بعد امام قائمؑ شام کی طرف جائیں گے اور ملک شام کو فتح کریں گے۔ (بشارت الاسلام ص ۱۸۵)

امریکہ کی تباہی: ارشاد پیغمبر اکرمؐ یہ علامت حتمی ہے جس میں تغیر نہیں ہوسکتا لہٰذا ممکن ہے کہ یہ علامت بالکل آخری دور میں پوری ہو۔

پاکستانی اخبار جنگ ماہ اگست 1967 میں یہ اطلاع شائع ہوئی کہ زمین کی گردش اور افلاک کی حرکت (یعنی سیارگان) کی حرکت تغیر ہوتی رہتی ہے اور بعض اوقات چند سیارگان کے قریبی اجتماع کی بناء پر خاص حادثات بھی ممکن ہیں۔ جیسا کہ حال ہی میں امریکہ کے ایک ماہر فلکیات نے اعلان کیا ہے کہ چند سیاروں کے باہمی ٹکراؤ کی وجہ سے اس بات کا امکان ہے کہ کسی سیارہ کا کوئی تکڑا ٹوٹ کر زمین پر گرے گا جس کی وجہ سے جنوبی امریکہ فوراً تباہ ہو جائے گا۔

امام قائمؑ اور اہل روم: احادیث میں اہل روم کے تذکرے ہیں جن سے مراد یورپی اور امریکی اقوام ہیں یہی سلطنتِ روم کے وارث ہیں جن کا سیاسی، ثقافتی تمدن دین اور سیاست کے حوالے سے امریکی فرانسیسی، برطانوی اور جرمن اقوام اس شہنشاہیت کا حصہ ہیں۔ احادیث کے مطابق وہ اقوام جو حضرت عیسیٰؑ کی پیروی کے دعویدار ہیں ان کا تذکرہ کثرت سے ملتا ہے۔ ان کا فتنہ اور مسلمان ممالک پر غلبہ کا ذکر ان احادیث میں ملتا ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ ان کے بڑے بڑے جہاز حضرت قائمؑ کے ظہور سے پہلے عرب ممالک کی طرف حرکت کریں گے، حضرت امام صادقؑ سے روایت ہے کہ ''جب تم شام کے شہروں میں فتنہ کو دیکھوں تو موت ہی موت ہے۔ زرد قسم کے لوگ ہر ملک کی طرف سے بڑھ رہے ہوں گے، پس ان کے درمیان بڑے بڑے معرکہ ہوں گے،

حضرت امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف سے نماز فجر کے وقت ندا دینے والا آواز دیگا جبکہ شفق غائب ہو چکی ہوگی اے باطل والو! اکھٹے ہو جاؤ اہل روم جو نو جوانوں کے غار کے پاس (اصحاب کہف) ساحل سمندر کی طرف بڑھیں گے پس اللہ تعالیٰ نو جوانوں کو ان کے کتے سمیت اٹھائے گا ان میں سے ایک مرد ''ملیخا'' اور دوسرے کو رہا کیا جائے گا، یہ دونوں حضرت قائمؑ

کیلئے تسلیم شدہ گواہ ہوں گے نوجوانوں کے غار سے مراد شام اور ترکی ساحل پر انطاکیہ ہے' مقربی لشکر کی آمد کے وقت ان کے ظاہر ہونے کی یہ حکمت ہوگی کہ یہ سبھی اقوام (عیسائی) پر حجت ہیں۔

بعض احادیث میں روم کے سرکشوں کا ذکر ہے کہ وہ ظہور امامؑ کے سال میں رملہ میں اُتریںگے۔امام محمدؑ باقر سے روایت ہے کہ ''عنقریب روم کے سرکش آئیں گے یہاں تک کہ رملہ میں اتریںگے' اے جابر اس سال مغرب کی جانب زمین پر بڑا اختلاف ہوگا۔

حضرت امام محمدؑ باقر سے روایت ہے کہ پھر روم آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوجائے گا امام ان کے لئے مسجد بنائیں گے' اور اپنے اصحاب میں سے ایک کو اپنی نیابت میں ان پر حاکم بنائیں گے اور وہاں سے واپس چلے جائیں گے۔ (بشارت الاسلام' ص ۲۵۱)

احادیث میں مسلمانوں کے خلاف جس بڑے حملہ کا ذکر آتا ہے وہ حملہ امام قائمؑ کے ظہور کے زمانہ سے مربوط اور متصل ہوگا اور وہ روم کے ساتھ اتحاد کریں گے جبکہ اس حالت میں ان کا اختلاف بھی برقرار ہوگا (یعنی امریکہ اور روس دونوں ملک شام پر حملہ آور ہوں گے شائد یہ ہو چکا ہے یا ہونا باقی ہے جو آجکل شام کی تباہی سے ظاہر ہو رہا ہے)

احادیث میں جس بڑے معرکہ کا کافی ذکر ہے وہ شام' عراق و ترکی حدود کے قریب قرقیسیا کے علاقہ میں ہوگا روایت میں ہے کہ یہ جنگ بہت بڑی ہوگی جس کا تذکرہ قدیم زمانہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔اس جنگ کا سبب دریائے فرات یا اس کے نزدیک بہت بڑے خزانے کی دریافت ہوگا' جس کا دعویٰ مختلف قومیں کریں گے (اس صدی کے شروع میں روس اور امریکہ اور تمام متحدہ ممالک ملک شام پر جو وحشیانہ حملہ کیا تھا ۲۰۱۱ء میں وہ آج تک جاری ہے اور اب انہوں نے اپنے نمائندہ داعش' طالبان' آئی ایس آئی ایس کو بنا کر حکومت کے خلاف اور مسلمانوں کے خون سے زمین کو رنگین کر رہے ہیں)

باب ۱۲۔ظہور سے قبل مختلف اشخاص کے خروج

امام القائمؑ کے لشکر میں جو لشکر شامل ہو جائے گے: شیطانی طاقتوں کے ساتھ جنگ میں سید حسنیؒ اور ان کی فوج کا ایک بڑا حصہ فوج الہیہ میں شامل ہو جائے گا۔حضرت شعیب بن صالح اور شیخ یمانی بھی اپنی افواج کے ساتھ شمولیت اختیار کر لیں گے۔بہت سے صحائف بتاتے ہیں کہ انبیاء سلف کی امتوں میں سے متقی اور صالح بندے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور اس انقلاب میں شامل کئے جائیں گے۔

اصحاب کہف والرقیم

ینابیع المودۃ صفحہ ۲۲۵ میں تحریر ہے علامہ ثعلبیؒ ابان سے وہ انسؓ سے اور نیز وہ مجاہدؒ سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں رسولؐ اللہ کی خدمت میں خندف کی چادریں بطور ہدیہ کے پیش کی گئی۔رسولؐ اللہ نے فرمایا اے انس اس کو بچھا دو میں نے اس چادر کو بچھا دیا پھر رسولؐ اللہ نے حکم دیا کہ وہ چادر پر بیٹھ جائیں پھر علیؑ کو طلب کیا۔کافی دیر تک آپ سے راز و نیاز کی باتیں فرمائیں پھر علیؑ کو حکم دیا کہ وہ چادر کے درمیان بیٹھ جائیں علیؑ اس چادر کے وسط میں تشریف فرما ہوئے۔حضرت علیؑ نے فرمایا! اۓ ہوا ہمیں اُٹھا لے ہم لوگوں کو ہوا نے اُٹھا لیا انسؓ کا بیان ہے کہ ناگاہ ہوا نے ہمارے ساتھ سر سراہنا شروع کر دیا۔پھر حضرت علیؑ نے کہا اۓ ہوا ہمیں نیچے رکھ دے۔حضرت علیؑ نے فرمایا ! تم لوگ جانتے ہو یہ کونسی جگہ ہے؟ انہوں نے کہا اس بات کا علم نہیں ہے۔حضرتؑ نے فرمایا یہ جگہ اصحاب کہف اور رقیم کے رہنے کی جگہ ہے۔اٹھو اور اپنے بھائیوں پر سلام کرو۔ہم نے ان لوگوں پر سلام کیا لیکن انہوں نے سلام کا کوئی جواب نہ دیا۔حضرت علیؑ کھڑے ہوئے اور فرمایا! اے سچے لوگوں تم پر سلام ہو (اصحاب کہف و رقیم نے) عرض کیا تم پر سلام اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

انسؓ کا بیان ہے کہ حضرت علیؑ نے کہا ان لوگوں سے کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نے ہمارے بھائیوں کے سلام کا جواب نہیں دیا؟ انہوں نے عرض کیا ہم لوگ صدیقین کا گروہ ہیں۔ ہم لوگ نبی اور وصی سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ پھر وہ لوگ اپنی نیند میں اس وقت تک کیلئے محو ہو گئے ہیں جب تک کہ قائم مہدیؑ خروج فرمائیں گے۔ حضرت قائم آل محمدؐ کے خروج کے وقت اللہ تعالیٰ انہیں زندہ کر دیگا ہم لوگ پھر چادر پر بیٹھ گئے حضرت علیؑ نے ہوا کو حکم دیا ہم لوگ حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں نماز کی آخری رکعت کے وقت پہنچے اور نماز میں شامل ہو گئے۔

خروجِ یاجوج ماجوج

یاجوج ماجوج حضرت نوحؑ کے بیٹے یافثؔ کی اولاد سے ہیں۔ یہ دونوں چار سو ۴۰۰ قبیلے اور امتوں کے سردار اور سربرآوردہ ہیں۔ ان کی کثرت کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ مخلوقات میں ملائکہ کے بعد انہیں کثرت دی گئی ہے۔ ان میں کوئی ایسا نہیں جس کے ایک ہزار اولاد نہ ہو۔ یعنی یہ اس وقت تک مرتے نہیں جب تک ایک ایک ہزار بہادر پیدا نہ کر دیں۔

قیامت صغریٰ یعنی ظہور قائم آل محمدؐ اور قیامت کبریٰ کے درمیان دجّال کے بعد یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ یہ سد سکندری سے نکل کر سارے عالم میں پھیل جائیں گے اور دنیا کے امن و امان کو تباہ و برباد کر دینے میں پوری سعی کریں گے۔

یہ تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو تاڑ سے زیادہ لمبے ہیں' ایک وہ جو لمبے اور چوڑے مساوی ہیں جن کی مثال بہت بڑے ہاتھی سے دی جا سکتی ہے۔ تیسرے وہ جو اپنا ایک کان بچھاتے اور دوسرا اوڑھتے ہیں۔ ان کے سامنے لوہا' پتھر' پہاڑ تو وہ کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ حضرت نوحؑ کے زمانے میں دنیا کے اخیر میں اس جگہ پیدا ہوئے جہاں سے پہلے سورج نے طلوع کیا تھا۔ زمانہ فطرت سے پہلے یہ لوگ اپنی جگہ سے نکل پڑے تھے اور اپنے قریب کی دنیا کو کھا پی جاتے تھے یعنی

ہاتھی‘ گھوڑا‘ اونٹ‘ انسان‘ جانور‘ کھیتی باڑی‘ غرضکہ جو کچھ سامنے آتا تھا سب کو ہضم کر جاتے تھے۔ وہاں کے لوگ ان سے سخت تنگ اور عاجز تھے۔ یہاں تک کہ زمانہ فطرت میں حضرت عیسیٰؑ کے بعد بروایتے جب ذوالقرنین اس منزل تک پہنچے تو انہیں وہاں کا سارا واقعہ معلوم ہوا اور وہاں کی مخلوق نے ان سے درخواست کی کہ ہمیں اس بلائے درماں یاجوج ماجوج سے بچائے۔ چنانچہ انہوں نے دو پہاڑوں کے درمیانی راستے کو جس سے وہ آیا جایا کرتے تھے بحکم خدا لوہے کی دیوار سے جو دوسو گز اونچی اور پچاس یا ساٹھ گز چوڑی تھی بند کر دیا اسی دیوار کو ’’سد سکندری‘‘ کہتے ہیں۔ کیونکہ ذوالقرنین کا نام سکندر اعظم تھا۔ سد سکندری کے لگ جانے کے بعد ان کی خوراک سانپ قرار دی گئی۔ جو آسمان سے برستے ہیں یہ تا بظہور امام اسی میں محصور رہیں گے۔ ان کا اصول اور طریقہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی زبان سے سد سکندری کو رات بھر چاٹ کر کاٹتے ہیں۔ جب صبح ہوتی ہے اور دھوپ لگتی ہے تو ہٹ جاتے ہیں۔ پھر دوسری رات کٹی ہوئی دیوار پھر پُر ہو جاتی ہے اور وہ پھر اسے کاٹنے میں لگ جاتے ہیں۔

بحکم خدا سے یہ لوگ امام مہدیؑ کے زمانے میں خروج کریں گے دیوار کٹ جائے گی اور یہ نکل پڑیں گے۔ اس وقت عالم یہ ہوگا کہ یہ لوگ اپنی ساری تعداد سمیت ساری دنیا میں پھیل کر نظام عالم کو درہم برہم کرنا شروع کر دیں گے۔ لاکھوں جانیں ضائع ہوں گی اور دنیا کی کوئی چیز ایسی باقی نہ رہے گی جو کھائی اور پی جا سکے اور یہ اس پر تصرف نہ کریں۔ یہ بلا کے جنگجو لوگ ہوں گے دنیا کو مار کر کھا جائیں گے۔ اور اپنے تیر آسمان کی طرف پھینک کر آسمانی مخلوق کو مارنے کا حوصلہ کریں گے اور جب ادھر سے بحکم خدا تیر خون آلود آئے گا تو یہ بہت خوش ہوں گے اور کہینگے اب ہمارا اقتدار زمین سے بلند ہو کر آسمان پر پہنچ گیا ہے اسی دوران امام مہدیؑ کی برکت اور حضرت عیسیٰؑ کی وجہ سے خداوند عالم ایک بیماری بھیج دے گا جس کو عربی میں ’’نغف‘‘ کہتے ہیں یہ

بیماری ناک سے شروع ہو کر طاعون کیطرح ایک ہی شب میں ان سب کا کام تمام کردے گی پھر ان کے مردار کو کھانے کیلئے ''عنقا'' نامی پرندہ پیدا ہوگا۔ جو زمین کو ان کی گندگی سے صاف کرے گا اور انسان ان کے تیر و کمان اور قابل سوختی آلات حرب کو سات سال تک جلائیں گے۔

(تفسیر صافی صفحہ ۲۷۸ صحیح مسلم' ترمذی' ارشاد الطالبین' غایۃ المقصود)

نزولِ عیسیٰؑ ابن مریمؑ

حضرت امام مہدیؑ سنت کے قائم کرنے اور بدعت کو مٹانے نیز النصرام و انتظام عالم میں مشغول و مصروف ہوں گے ایک دن نماز صبح کے وقت بروآیتے نماز عصر کے وقت حضرت عیسیٰؑ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے جامع مسجد کے منارہ مشرقی پر نزول فرمائیں گے۔ حضرت قائم آل محمدؐ ان کا استقبال کریں گے اور فرمائیں گے کہ آپ نماز پڑھایئے' حضرت عیسیٰؑ کہیں گے کہ یہ ناممکن ہے' نماز آپ کو پڑھانی ہوگی چنانچہ امام قائمؑ امامت کریں گے حضرت عیسیٰؑ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

اس وقت عیسیٰؑ کی عمر چالیس سالہ جوان جیسی ہوگی وہ اس دنیا میں شادی کریں گے اور ان کے دو لڑکے پیدا ہوں گے ایک کا نام احمد اور دوسرے کا موسیٰ ہوگا۔ (امام مہدیؑ ۱۵۸ نور الابصار ۱۳۵ سراج القلوب ۷۷)

اسکے بعد امام قائم آل محمدؐ اور عیسیٰؑ بلاد ممالک کا دورہ کرنے اور حالات کا جائزہ لینے کیلئے برآمد ہوں گے اور دجال معلون کو امام مہدیؑ کے حکم سے عیسیٰؑ قتل کریں گے۔

رسولؐ خدا فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ آٹھ سو مرد اور چار سو عورتوں کے درمیان نازل ہوں گے کہ وہ زمین کے رہنے والوں میں سب سے بہتر اور گذشتہ لوگوں میں صالح تر ہوں گے۔

قزوین سے ایک شخص کا خروج:

رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا خزوین سے ایک شخص خروج کریگا جس کا نام ایک نبی کا نام ہوگا لوگ اُسکی اطاعت میں بہت جلد بازی سے کام لیں گے لیکن اسکے خوف سے مشرک اور مومن سے پہاڑ بھر جائیں گیا۔(غیبۃ طوسی، بحارالانوار) علامہ مجلسی نے غیبۃ طوسی سے ایک روایت نقل کی ہے رسولؐ اکرم نے فرمایا قزوین سے ایک شخص خروج کریگا جس کا نام ایک نبی کا نام ہوگا لوگ اسکی اطاعت میں بہت جلد بازی سے کام لیں گے لیکن اسکے خوف سے مشرک اور مومن سے پہاڑ بھر جائینگے۔

خروج شیصبانی: بحار میں جابر جعفی نے امام محمد باقرؑ سے سفیانی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا! تمہیں سفیانی سے کیا مطلب؟ جب تک کہ اس سے پہلے شیصبانی خروج نہ کرلے جو سرزمین کوفان سے اس طرح نکلے گا جس طرح پانی چشمے سے پھوٹ کر نکلتا ہے اور وہ تمہارے گروہ کو قتل کرے گا اسکے بعد سفیانی کا خروج اور قائم آل محمدؑ کا ظہور ہوگا۔(غیبۃ نعمانی)

خروج دجال

دجال: حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں رسولؐ اللہ نے فرمایا! آدمؑ کی پیدائش سے لیکر قیامت آنے تک دجال سے زیادہ بڑا اور فتنہ نہیں حذیفہ یمانی بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ اکرم نے فرمایا! دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اسکے جسم پر بہت گھنے بال ہوں گے اور اسکے ساتھ اسکی جنت اور دوزخ بھی ہوگی لیکن جو اس کی جنت نظر آئیگی وہ دراصل اسکی دوزخ ہوگی اور جو دوزخ ہوگی وہ اصل میں جنت ہوگی جس کو وہ اپنی دوزخ میں ڈالے گا وہ جنتی ہوگا (مسلم شریف)۔

دجّال کے حالات: مرحوم سبزواری ''زبدۃ المعارف'' سے نقل کرتے ہیں کہ وہ گدھے پر سوار

ظاہر ہوگا۔ اسکے گدھے کا رنگ لال‘ اسکے ہاتھ پاؤں نیلے رنگ کے اس کا سر اور منہ ایک بڑے پہاڑ کے برابر ہوگا۔ بحار میں لکھا ہے کہ اس گدھے کے بالوں سے اقسام کے راگ کی آواز لوگوں کے کانوں میں پہنچے گی۔ اس کی لید لوگوں کی آنکھوں میں انجیر و کھجور دکھائی دیں گے۔’’زبدۃ المعارف‘‘ میں ہے کہ دجّال کا قد (۲۰) بیس گز کا اسکی آنکھیں سر میں ہوں گی اور ایک آنکھ بے نور ہوگی۔ چہرہ اس کا لمبا اور بیوقوفوں سا ہوگا۔ اسکے منہ سے بدبو آتی ہوگی۔ دانت اسکے لمبے لمبے ہوں گے سوائے سر کے اور داڑھی کے اس کے جسم پر بال نہ ہوں گے چہرہ کا رنگ سیاہ ہوگا داڑھی اسکی دوشاخہ ہوکر ناف تک لمبی ہوگی۔

صاحب بحار لکھتے ہیں دجّال کا نام صآید بن صید ہے وہ شہر اصفہان کے اس قریہ سے خروج کریگا جو یہودیہ کے نام سے معروف ہے۔ نہج البلاغہ کے اس خطبہ میں جو بصرہ میں حضرت امیرؑ نے ارشاد فرمایا ہے دجّال کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اسکی داہنی طرف سبز پہاڑ اور بائیں جانب سیاہ پہاڑ ہوگا۔ حضرت ختمیؐ مرتبت فرماتے ہیں کہ اسکے دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ جس کو ہر ایک پڑھ سکتا ہے سخت قحط کے زمانے میں خروج کرے گا۔ جس منزل پر پہنچے گا وہاں کا پانی خشک ہوجائیگا۔ اسکے ہمراہ جنت و دوزخ اور ایک پہاڑ روئی کا اور ایک نہر پانی کی ہوگی۔ اسکے پیروزیادہ تر یہودی عورتیں اور بدوی عرب‘ زنازادے اور سبز طلیسان والے ہوں گے وہ خدائی کا دعویٰ کریگا۔ حق تعالیٰ نے تمام پیغمبروں کو دجّال اور اسکے فتنوں سے مطلع فرمادیا ہے۔

دجّال بہ زمانہ آنحضرتؐ مدینہ میں پیدا ہوا! آنحضرتؐ تین مرتبہ دجّال کو دیکھنے تشریف لے گئے اور اس سے گفتگو بھی فرمائی۔ اس روز وہ نبوت کا مدعی تھا۔ غرض انجام یہہ ہوگا کہ حضرت قائمؑ حضرت عیسیٰؑ کو دجّال کے قتل کا حکم دیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ دجّال کو مع اسکے گدھے کے زمین

شام پر مار ڈالیں گے روز خروج سے اسکے روز قتل تک ۴۰ دن کی مدت ہوگی۔

دجّال اس کا لقب ہے دجّال کے معنی جھوٹ بولنے والا' مکر کرنے والا چنانچہ حدیث میں ہے میرے بعد کئی دجّال وکذاب پیدا ہوں گے۔ دجّال کا تمام شہروں میں گذر ہوگا صرف مکہ ومدینہ میں داخل نہ ہوگا۔

خروج سفیانیؔ

ظہور امام قائمؑ سے عین قبل سفیانیؔ کا خروج اہم ترین موضوع ہے۔ سفیانی کا شمار اہم ترین ایسے ظالمین میں ہوتا ہے کہ یہ امام المہدیؑ کا براہ راست سخت ترین اور بدترین دشمن ہوگا۔ اگرچہ حقیقت میں امام مہدیؑ کا مقابلہ ان بڑی استکباری عالمی طاقتوں سے ہوگا جو اسکی پشت پر ہونگی، جیسے کہ احادیث میں وارد ہوا ہے کہ اس کا تعلق اللہ کے حتمی فیصلوں سے ہے۔ امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ ''بہ تحقیق قائم کا معاملہ اللہ کی جانب سے حتمی ہے اور سفیانی کا معاملہ بھی اللہ کی جانب سے حتمی ہے۔ امام حضرت قائمؑ نہیں آئینگے مگر سفیانیؔ کے ظلم وستم کے دور میں۔ (بحار، ج ۵۳ ص ۱۸۳)

امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ جگر خوارہ کا بیٹا وادئ یابسؔ سے خروج کریگا وہ ایک مربوع آدمی ہوگا۔ چکور نظر آئیگا اُسکا چہرہ وحشی جیسا، سر بڑا ہوگا، چہرے پر چیچک کے نشانات ہوں گے، جب تم اسی دیکھو گے تو تم یہ خیال کرو گے کہ یہ کانا ہے اس کا نام عثمان اور باپ کا نام عینیہ ہے جو ابوسفیان کی اولاد سے ہے وہ سکون اور چشموں کی سرزمین پر آئے گا یعنی (دمشق) شام اور اسکے منبر پر چڑھیگا (بحار، ج ۵۲ ص ۳۰۵)

شیعوں کے درمیان یہ مشہور ہے کہ وہ ابوسفیانؔ کے بیٹے عنبہؔ کی اولاد سے ہوگا۔ امیر المومنینؑ کے معاویہ کے نام جو خطوط ہیں ان میں سے ایک خط میں یہ نص وارد ہوئی ہے کہ وہ معاویہ کا بیٹا

ہوگا۔ ''بہ تحقیق تیری اولاد سے ایک بد بخت، ملعون، بیٹا، جلف جاف، منکوس القلب (الٹے دل والا) اور سخت بھدا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے دل سے رحمت اور مہربانی کو نکال دیا ہے۔ اور اسکے ماموں کلب ہیں گویا میں اسکی طرف دیکھ رہا ہوں اور اگر میں چاہوں بتلا سکتا ہوں۔

احادیث بتاتی ہیں کہ اسکی ثقافت مغربی ہوگی اور مغربی تعلیم یافتہ ہوگا، ہوسکتا ہے کہ وہ مغربی ممالک میں پڑھا بڑھا ہو، بشر بن غالب سے ایک مرسل روایت ہے کہ سفیانی رومؔ کے ممالک سے آئیگا، حالانکہ وہ نصرانی بنکر آئیگا، اسکی گردن میں صلیب ہوگی اور وہ ایک قوم اور قبیلے سے تعلق رکھتا ہوگا۔ (غیبۃ طوسی، ص ۲۷۸) اصل لفظ متنصرا ہے یعنی وہ مسلمان سے عیسائی ہوا ہوگا (بحار، ج ۵۲ ص ۲۱۷) روایات میں ہے کہ شہروں سے آئیگا سے مراد مغربی ممالک ہیں کہ وہاں سے شام آئیگا۔ اور اپنی تحریک کا آغاز شام سے شروع کریگا۔ دارالحکومت کو دمشق سے منتقل کر کے فلسطین کی سرزمین رملہ پر لیجائیگا۔ جس کے بارے میں وارد ہوا ہے کہ رملہ میں صارقۃ الرومؔ اتریں گے۔ سفیانی کا سُرخ پرچم ہوگا۔ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ ''گویا میں سفیانی اور اسکے ساتھیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ اسنے کوفہ کے رحبہؔ میں پڑاؤ ڈال دیا ہے اور ندا دی جارہی کہ جو شخص علیؑ کے شیعہ کا سر لاکر دیگا اسے ایک ہزار درہم انعام دیا جائے گا۔ پس ہمسایہ اپنے ہمسائے کی گردن اُڑادیگا اور سر کو لیجا کر ہزار درہم وصول کریگا۔ بحرحال اس دن تمہاری رہبری زنازادوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور یہ کہ میں صاحب برقع کو دیکھ رہا ہوں۔ راوی نے پوچھا صاحب برقع یعنی نقاب پوش کون ہوگا تو فرمایا جو تمہاری بات کرتا ہوگا تمہاری گلیوں میں نقاب پہن کر آئیگا۔ وہ تمہیں پہچانتا ہوگا، لیکن تم اُسے نہیں جانتے ہوں گے پس وہ تمہارے ایک ایک آدمی کی نشاندہی کریگا۔ آگاہ رہو وہ نہیں ہوگا مگر زنازادہ۔ (بحار، ج ۵۲ ص ۲۱۵)

سفیانی کے بارے میں

آیت اللہ تقی بہجت کتاب نصیحتیں صفحہ ۴۰ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتلاتے ہیں کہ اہل سنت کی ایک کتاب میں پڑھا کہ سفیانی یزید اور معاویہ کے ذریعہ ابوسفیان سے منسوب نہیں بلکہ وہ معاویہ کے ایک اور بھائی کے ذریعہ ابوسفیان تک پہنچتا ہے

(بحار الانوار، ج:۵۲ ص:۲۱۳، الغیبۃ الطّوسی ص:۴۴۴)

اسی کتاب میں ہے کہ سفیانی جب آئے گا تو وہ ہر اس شخص کو قتل کرے گا جس کا نام محمد، علی، زینب، اور ام کلثوم ہوگا۔ اسکی قتل و غارتگری امام کے ظہور سے پہلے ہوگی (نکتہ ۱۱/۳۶۱)

غیبۃ طوسی میں ایک روایت ہے کہ سفیانی بلاد روم سے نصرانی کے بھیس میں آئے گا اس کے گلے میں صلیب لٹکی ہوگی اور وہ قوم کا سردار ہوگا۔ (بحار، ج:۱۲ ص:۱۱۴)

خروج سید خراسانی اور شعیب بن صالح

روایات بتاتی ہیں کہ دو شخصیتوں کے خروج کے بارے میں جن کے بارے میں وعدہ دیا جا چکا ہے ان میں سے ایک سید خراسانیؑ ہے۔ جو فقیہ، مرجع یا سیاسی قائد ہوں گے اور دوسرے شعیب بن صالحؑ جو کہ مسلح افواج کا کمانڈر ہوگا یہ زرد رنگ اور ہلکی داڑھی والا نوجوان رےؑ کا رہنے والا ہوگا۔

یہ دونوں اپنے لشکر کے ہمراہ اپنے پرچم کو امام مہدیؑ کے سپرد کریں گے اور آپ کے ظہور کی تحریک میں شامل ہوں گے ان میں سے شعیب بن صالح امام مہدیؑ مسلح افواج کا کمانڈر ان چیف ہوگا۔

عقد الدرر باب پنجم ص ۱۲۶ حافظ ابونعیم نقل کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا! مشرق سے بنی عباس کی حمایت میں کچھ لوگ اُٹھیں گے اور پھر وہی ہوگا جو خدا چاہیے گا پھر چھوٹے

چھوٹے سیاہ پرچم نمودار ہوں گے اور آل ابوسفیان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے جنگ کریں گے جس نے مہدیؑ کی اطاعت سے انکار کر دیا ہوگا۔ ایضاً مذکورہ باب میں حضرت محمد حنفیہ سے روایت ہے کہ خراسان کی سرزمین سے ایک پرچم نمودار ہوگا۔ انکے لباس سفید ہوں گے اور آگے آگے بنی تمیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص چل رہا ہوگا اس کو تمیم صالح کہہ کر پکارا جاتا ہوگا۔ پھر کہا کہ ''اُس وقت پر لوگ مہدیؑ کے ظہور کی آرزو کریں گے اور اُسی کو چاہیں گے'' اور یہ روایت بھی ہے کہ اہل مشرق بنی ہاشم سے تعلق رکھنے والے شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر کہا کہ فلک بوس پہاڑ انکی راہ میں حائل ہوں تو یہ انکو تہس نہس کر دیں گے۔

خروج یمانی

اسی طرح روایات میں حضرت امام مہدیؑ کیلئے زمین ہموار کرنے کیلئے یمن کی تحریک کا تذکرہ بھی موجود ہے اور اس تحریک کے قائد کو یمانی کا نام دیا گیا ہے۔ اور مسلمانوں پر اسکی مدد واجب کی گئی ہے۔ اور پرچموں میں سے کوئی پرچم یمانی کے پرچم سے زیادہ ہدایت یافتہ نہیں ہے پس جب یمانی خروج کرے تو پھر دوسرے لوگوں کو اسلحہ کی فروخت حرام ہے اور جب یمانی خروج کرے تو اسکی مدد کیلئے اُٹھ کھڑے ہو کیونکہ یمانی حق کی دعوت دیگا اور راہ مستقیم کی طرف بلائے گا۔

ضمیمہ مقبول احمد ۷۶۳ میں تفسیر برہان کی کتاب الغیبۃ سے بروایت جابر ابن عبداللہ انصاری نقل کیا گیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول خداؐ کی خدمت میں اہل یمن کا ایک وفد آیا۔ آنحضرتؐ نے حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ اہل یمن تمہارے پاس آتے ہیں۔ یہ ایک رنگ سے دوسرا رنگ بآسانی قبول کرلیا کرتے ہیں۔ جب وہ لوگ آنحضرتؐ کی حضور میں حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ انکے دل نرم ہیں مگران کا ایمان مضبوط ہے۔ منصورا نہی

میں سے ہوگا جو ستر ہزار آدمی سے میرے بیٹے اور میرے وصی کے بیٹے (مراد ہیں جناب صاحب الامرؑ) کی نصرت کیلئے نکلے گا۔ان سب کی تلواروں کے پرتلے چمڑے کے ہوں گے۔لوگوں نے عرض کی! یارسولؐ اللہ! وہ آپ کے وصی کون ہیں؟ فرمایا وہی ہے جس کے ساتھ تمسک کرنیکا تم کو حکم دیا گیا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرماتا ہے ''وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُوا'' (سورہ آل عمران ۱۰۳)

دَابَّةُ الاَرضُ

الاکمال میں ہے کہ امیر المومنینؑ نے دجّال اور اس کے قاتل کا تذکرہ کر کے ارشاد فرمایا! کہ اس کے بعد الطامۃ الکبریٰ ہوگی کسی نے عرض کی یا امیر المومنینؑ! الطامۃ الکبریٰ کیا ہے؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا! کوہِ صفاء کے قریب سے دابۃ الارض کا نکلنا۔اسکے پاس سلیمانؑ کی انگوٹھی اور جناب موسیٰؑ کا عصاء ہوگا۔ہر مومن کی پیشانی پر وہ اُسی انگشتری سے مہر کردیگا۔جس میں یہ نقش ہوجائے گا۔جس سے ایک خط پڑھ جائیگا اور اس میں لکھا ہوگا۔ھذہٖ کافرٌ حقاً (یہ پکا کافر ہے) ایماندار بندہ کافر سے کہے گا۔وائے ہو تجھ پر یقیناً وہی تیرے لئے ہے اور کافر جواب میں یہ کہے گا! اے مومن خوشحال تیرا کاش کہ میں بھی تجھ جیسا مومن ہوتا تو بڑی کامیابی ہوتی۔

پھر دابۃ الارض مشرق اور مغرب کے درمیان بحکم خدا اپنا سر بلند کریگا یہ واقعہ اس زمانہ میں ہوگا کہ آفتاب سمت مغرب سے طلوع کیا کریگا اس وقت دروازۂ توبہ بند ہوجائے گا۔پھر نہ کسی کی توبہ قبول ہوگی اور نہ کوئی عمل قبول کیا جائے گا۔اور جو شخص پہلے سے ایمان نہ لاچکا ہوگا۔یا اپنے ایمان کے بارے میں کسی نیکی کا اکتساب نہ کر چکا ہوگا۔تو اس وقت کا ایمان لانا اس کے لئے کچھ مفید نہ ہوگا۔پھر فرمایا! اسکے بعد کے حالات مجھ سے دریافت نہ کرنا۔کہ میرے حبیبؐ جناب رسولؐ اللہ

نے مجھ سے ارشاد فرمایا ہے کہ میں سوائے اپنی ذریت کے اور کسی کو ان حالات کی خبر نہ دوں۔

تفسیر مجمع البیانؒ میں جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ دابۃ الارض کا طول ساٹھ ۶۰ ہاتھ کا ہوگا۔ نہ کوئی اس کو پکڑ سکے گا اور نہ کوئی اس سے بھاگ سکے گا۔ مومن کی دونوں آنکھوں کے مابین وہ نشان لگائے گا۔ پس کندہ ہو جائے گا مومن اسی طرح کافر کی بھی دونوں آنکھوں کے مابین نشان کردے گا جس سے کندہ ہوگا کافر اس کے ہمراہ جناب موسیٰؑ کا عصاء اور حضرت سلیمانؑ کی انگشتری ہوگی۔ مومن کا چہرہ عصائے موسیٰؑ لگانے سے چمکنے لگے گا اور کافر کی پیشانی انگشتری سلیمانؑ سے داغی جائے گی (کوئی کسی کا نام نہ لیگا) ایک دوسرے کو یا مومن اور یا کافر کہکے آواز دیا کریں گا۔

جناب امیر المومنینؑ سے کسی نے دابۃ الارض کا حال دریافت کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا! آگاہ ہو کہ وہ کوئی دمدار جانور نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو صاحب ریش انسان ہے۔

اصبغ بن نباتہؒ سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر المومنینؑ کی خدمت میں گیا۔ دیکھا میں نے کہ وہ حضرت سرکہ اور زیتون سے روٹی تناول فرمار ہے ہیں۔ میں نے عرض کی یا امیر المومنینؑ قولِ خدا وَاِذاوقع علیھم القَولُ الخ میں دابۃ الارض کیا چیز ہے؟ حضرتؑ نے اس سے فرمایا! اس سے مراد وہ دابۃ ہے جو سرکہ اور زیتون سے روٹی کھا رہا ہے۔

اصبغ بن نباتہؒ کہتے ہیں کہ ایک دن معاویہ بولا اے گروہ شیعہ تمہارا یہ گمان ہے کہ دابۃ الارض سے علیؑ ابن ابی طالبؑ مراد ہیں۔ میں نے جواب دیا ہمارا تو کیا ذکر ہے یہودی مذہب والے بھی یہی کہتے ہیں۔ راسؔ جالوت کو بلا کر دریافت کرلے۔ جب وہ آیا تو معاویہؔ نے کہا وائے ہو تجھ پر کیا تم لوگوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ دابۃ الارض کا وجود ہوگا۔ اس نے کہا ہاں ضرور ہوگا۔

معاویہ نے پوچھا دآبۃ الارض کیا چیز ہے؟ اس نے جواب دیا ہوگا کیا آدمی ہے۔ معاویہ نے کہا اس کا کیا نام ہے؟ اس نے کہا دآبۃ الارض کا نام ایلیا ہے۔ پس معاویہ میری طرف متوجہ ہو کے کہنے لگا وائے ہو تجھ پر ائے اصبغ لفظ ایلیا علیؑ سے کس قدر مشابہت رکھتا ہے۔

بروایت عبد اللہ بن یسار جناب امام جعفرؑ صادقؑ سے منقول ہے کہ جناب رسولؐ خدا فرماتے ہیں کہ خداوند عالم! نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا! ہے ائے محمدؐ! اوصیاء آئمہ میں سب سے پہلے میں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ سے عہد و پیمان لیا تھا اور سب اماموں کے بعد علیؑ ابن ابی طلبؑ کی روح قبض کرونگا۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہی وہ دابۃ الارض ہے جو آدمیوں سے کلام کریگا۔

☆☆☆☆☆

باب۔۱۳

کتب آسمانی و دیگر قدیم کتابوں میں امام مہدیؑ کا تذکرہ

مختلف کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً دنیا کے جملہ مذاہب اور عقلاء اس بات پر متفق ہیں کہ دور آخر میں ایک مافوق الفطرت ہستی آئے گی جو دنیا سے ظلم و جور کا خاتمہ کر کے عدل و انصاف سے اس کرۂ ارض کو پر کردیگی البتہ ایسی ہستی کا نام ہر ایک مذہب و ملت نے علیحدہ علیحدہ بتایا ہے۔ نیز جملہ کتب کا فر اور توریت و زبور و انجیل و قرآن میں پیغمبروں کے صحیفوں میں علیحدہ علیحدہ آپ کا تذکرہ موجود ہے جنکی تفسیر ''صراط السوی'' فی الاحوال المہدی میں بھی پیش کی گئی ہیں (یہ عقیدہ شیعوں سے مخصوص نہیں بلکہ سبھی ادیان و مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ حضرت امام مہدیؑ کے متعلق شیوں اور سینوں کے درمیان صرف یہ عقیدہ کا فرق ہے کہ سنی کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدیؑ پیدا ہوں گے۔ اور شیعہ کہتے ہیں کہ پیدا ہو چکے ہیں اور زندہ ہیں لیکن پردۂ غیبت میں ہیں جسکے ۴۰ سے زیادہ علماء سنت بھی معترف ہیں

صحیفہ دانیال میں ظہور امام مہدیؑ کا تذکرہ

کتاب ہائے مقدس اور صحائف کو دینی اور علمی اہمیت حاصل ہے صحیفۂ دانیال میں جن پیشن گوئیوں اور حالات اور واقعات کا تذکرہ ہے ہم اختصار کے ساتھ تحریر کرتے ہیں۔ ''اور اس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کیلئے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ پہلے کی قوموں سے اب تک کبھی نہ ہوا ہوگا۔ اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائے گا۔ اور جو خاک میں سور ہے ہیں ان میں سے بہترے جاگ اٹھیں گے۔ بعض حیات ابدی کیلئے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کیلئے اور اہل دانش نور فلک کے مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہترے صادق ہو گئے۔ ستاروں کی مانند ابدالاباد تک روشن رہیں گے لیکن تو اے دانیال ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر آخری زمانہ تک مہر لگا دے۔ بہترے اس کی تفتیش و تحقیق کریں گے اور دانش افزوں ہوگی۔

پھر دانیال نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اور کھڑے تھے اور ردریا کے اس کنارے پر اور دوسرا دریا کے اس کنارے پر ایک نے اس شخص سے جو کتانی لباس پہنے تھا اور دریا کے پانی پر کھڑا تھا پوچھا کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اور میں نے سنا کے اس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تھا اور جو دریا کے پانی کے اوپر کھڑا تھا دونوں ہاتھ اکٹھا آسمان کی طرف اٹھا کرحی القیوم کی قسم کھائی اور کہا کہ ایک دور اور دور اور نیم دور اور جب یہ مورس لوگوں کے اقتدار کو نیست کر چکیں گے تو یہ سب کچھ پورا ہو جائے گا اور میں نے سنا پر سمجھ نہ سکا۔ تب میں نے کہا اے میرے خداوندان کا انجام کیا ہوگا' اس نے کہا اے دانیال تو اپنی راہ لے کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور سر مہر رہیں گے اور بہت لوگ پاک کئے جائیں گے اور صاف اور براق ہوں گے

لیکن شریر شرارت کرتے رہیں گے شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر دانشور سمجھیں گے اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی۔ایک ہزار دوسو نوے دن (۱۲۹۰) ہوں گے مبارک ہے وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس (۱۳۳۵) روز تک انتظار کرتا ہے پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ مدت پوری نہ ہو۔کیونکہ تو آرام کرے گا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں اٹھ کھڑا ہوگا۔

اس پیشگوئی کو سمجھنے کیلئے ہمیں سب سے پہلے دائمی قربانی کو جاننا ہے یہ وہ قربانی ہے جو بنی اسرائیل کے مذہبی رسوم کے مطابق بیت المقدس میں ادا کی جاتی تھی اور بنی اسرائیل کی اسیری کے بعد موقوف ہوگئی اسیری کا یہ واقعہ (۶۰۱،۴۰۱) ق م میں ہوا جب بیت المقدس بابل کے بادشاہ بنوکد نصر (نصر بخت) کے ہاتھوں مسمار ہوا اور وہ اسرائیلوں کو قید کر کے بابل لے گیا۔دائمی قربانی کے موقوف ہونے کا سن (۶۰۱) میں ۶۸۹ جمع کرنے سے ۱۲۹۰ کا عدد حاصل ہوتا ہے یعنی ۶۸۹ء میں مکروہ چیز نصب ہونا چاہئے۔چونکہ کلیسا کی تقویم کچھ صدیوں تک قمری حساب سے مرتب ہوئی رہی اور ایک عرصہ کے بعد اسے شمسی حساب سے مرتب کیا گیا ہے۔لہذا ماہرین نے تقریباً نوے (۹۰) سال اس فرق کو ختم کرنے کے لئے نکالے ہیں۔اس حساب سے مکروہ چیز کا نصب ۶۸۰ء کے قریب ہوگا۔ یزید لعنتی کی جانشینی کا عہد یہی ہے گبّن Gibbon کی تاریخ زوال وتباہی روم" مطبوٗ لندن ۴۹ صفحہ پر تحریر ہے کہ واقعہ کربلا ۶۸۰ء میں ہوا جس کا ہجری سن ۶۰ تحریر ہے۔اب اگر سن ۶۰ میں ۱۳۳۵ جمع کئے جائیں تو حاصل جمع ۱۳۹۵ ہوا۔یعنی صحیفۂ دانیال میں جو عجائب مذکور ہوئے ہیں۔وہ ۱۳۹۵ھ میں ختم ہوں گے۔اسکے بعد انتظار کرتا ہوا مبارک ہوگا۔وہ ایک مبارک ہستی کا انتظار کر رہا ہوگا۔

انجیل میں تذکرہ

1) عیسیٰؑ کی کتاب سے ظہور امام مہدیؑ کے کچھ حالات تحریر کرتے ہیں ''جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا ہوا تھا اس کے شاگردوں نے الگ اس کے پاس آکر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہو گی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کردے۔ کیونکہ بہتر ے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے اور تم لڑائیوں کی افواہ سنو گے خبردار گھبرانہ جانا' کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کریں گی۔ اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گے اس وقت لوگ تجھ کو ایذا دینے کیلئے پکڑوائیں گے۔ اور تم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تم سے عداوت رکھیں گی اور بہترے ٹھوکر کھائیں گے اور ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے اور ایک دوسرے سے عداوت رکھیں گے اور بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتروں کو گمراہ کریں گے اور بے دینی بڑھ جانے سے بہتروں کی محبت ٹھنڈی پڑھ جائیگی مگر جو آخر تک برداشت کریں گے نجات پائے گا اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تا کہ سب قوموں کیلئے گواہی ہو تب خاتمہ ہوگا۔

پس تم اس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو جس کا ذکر دانیال کی معرفت ہوا مقدس مقام میں کھڑا ہوا دیکھو تو جو یہودیہ میں ہیں وہ پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے جو کوٹھے پر ہوں وہ اپنے گھر کا اسباب لینے کیلئے نیچے نہ اترنے اور جو کھیت میں ہو ہوا پنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لوٹے مگر افسوس ان پر جوان دنوں حاملہ ہوں اور جو دودھ پلاتی ہوں۔ پس دعا کرو کہ تم کو جاڑوں میں یا سبت کے دن

بھاگنا نہ پڑے کیونکہ اس وقت ایک بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کہ شروع سے نہ اب تک ہوئی نہ کبھی ہوگی۔ اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیحؑ یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیحؑ اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو ہو برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا پس اگر وہ تم سے کہیں کے دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا دیکھو وہ کوٹھیوں میں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھّم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا (چوبیسواں باب)

2) یہ ایک عیسائی مشنری کا کتابچہ ہے جو وہ لوگ تقیم کرتے ہیں غرض اے بچو! اس میں قائم رہو تا کہ جب وہ ظاہر ہو تو ہمیں دلیری ہو ہم کو اس کے آنے پر اس کے سامنے شرمندہ نہ ہوں (یوحانا۲:۸۲)

3) تم بھی صبر کرو اور اپنے دلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کی آمد قریب ہے۔ اے بھائیو! ایک دوسرے کی شکایت نہ کرو تا کہ تم سزا نہ پاؤ دیکھو منصف دروازہ پر کھڑا ہے (یعقوب۵:۸,۹)

کلجگ

دیگرادیان میں پائی جانے والی امام المنتظرؑ کے تعلق سے پیشنگوئیوں میں ہندوؤں نے اپنے عقیدہ کے مطابق زمانہ کو چار زمانوں میں تقسیم کیا ہے۔

1) ست یگ جو نور ہی نور تھا اور حق ہی حق تھا

2) ترتیا یگ جو پشتوں اور تنزل کی وجہ سے شروع ہوا اس کے خاتمہ کے بعد

3) دوسرا یگ شروع ہوا جس کے خاتمہ پر موجودہ دور یعنی

4) کل یگ جسے عام بول چال میں کلجگ کہا جاتا ہے' شروع ہوا جب یہ ختم ہو جائیگا تو دوبارہ ست

یگ آئے گا ان سب یگوں میں سب سے چھوٹا کلجگ ہے یہ تاریکی اور شر کا دور ہے۔

ہندوؤں کے عقیدہ کی رو سے دنیا میں چوبیس ۲۴ اوتار ہوں گے جن میں سے تئیس ۲۳ گزر چکے ہیں صرف چوبیسواں باقی ہے جس کا ساری دنیا کے ہندو انتظار کر رہے ہیں۔اس آخری اوتار کا نام ''کالکی یا کلنگی'' ہے یعنی سیاہی دور کرنے والا اس اوتار کے بارے میں کتاب ''گیتا'' کا یہ حوالہ قابل غور ہے۔

''اتنی کتھا سن کر شکد یو جی نے کہا کہ ائے راجہ پریکشت جب اخیر کلجگ میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پرمیشور دھرم کی رکھشا کرنے کے واسطے سنبھل دیش میں گوڑ برہمن کے گھر کلنکی اتاریں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں راجہ اور دھرمی پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے جبکہ ان کے درشن ملنے سے بچے ہوئے آدمیوں کو گیان مل جائے گا تو وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم سے چلیں گے اس کے آٹھ سو برس بعد ست یگ ہو کر سب چھوٹے بڑے اپنا دھرم کریں گے''۔(شریمد بھگوت اسکنڈ بارہ ادھیائے دوسرا صفحہ ۸۴۲)

ایک اہم حوالہ نواب اصغر حسین الہٰ آبادی کے ایک رسالہ ''ظہور قائم آلِ محمدؑ از مذاہب عالم'' مطبوعہ راجھستان صفحات ۲۳ تا ۲۶ سے تحریر کرتے ہیں۔

''کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز سچائی اور دیا چھوڑ دینے سے کم طاقت والے ہو جائیں گے ۔کلجگ میں آدمی کی عمر تقریباً ایک سو بیس ۱۲۰ سال لکھی گئی ہے مگر ادھرم (گناہ) کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہنچ سکیں گے۔اور کلجگ کے آخر میں بہت ادھرم کرنے سے اکثر لوگ بیس ۲۰ یا بائیس ۲۲ برس سے زیادہ نہ زندہ رہیں گے ایسا چکرورتی اور پرتاپی راجہ بھی کوئی نہ ہوگا کہ جس کا حکم ساتویں دیپ کے راجہ کے لوگ مانیں۔اپنا دھرم اور نیا یو چھوڑ کر جوان کو روپیہ دے گا اس کی حمایت کریں گے۔دمڑی کوڑی کے واسطے دشمن ہو جائیں گے۔گائے کا دودھ بکری کے برابر کم

ہو جائے گا۔گائے میلا اور غلیظ کھاوے گی برہمنوں میں ایسا لچھن نہ رہے گا کہ جسے دیکھ کر پہچان لے کہ یہ برہمن ہے۔ بیوپار میں بہت چھل ہوگا اور مورکھ آدمی جھوٹ بات بنانے والا سچا اور گیانی سمجھا جائے گا۔دولت مند کی خدمت سب لوگ کریں گے۔ذات پات کا لحاظ نہ کریں گے۔ استری اور پرش کا چت ملنے سے اونچے اور نیچے ذات آپس میں بھوک بلاس کریں گے۔عینی تعلقات خاص پیدا کریں گے۔اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پر بال رکھیں گے پر لوگ کا کچھ خیال نہ کریں گے اور ڈاکو بہت پیدا ہوں گے جو سب کو دکھ دیں گے اور راجہ ڈاکوؤں سے مل کر پوجا کا دھن چرالیں گے دس برس کی لڑکی کے بچہ پیدا ہوگا۔ درخت چھوٹے ہو جائیں گے۔پست لوگ اناج اور کپڑے کا دکھ اٹھایں گے راجہ لوگ تھوڑی قوت رکھنے پر بھی زمین لینے کی خواہش کریں گے ۔گرہستی لوگ ماں باپ کو چھوڑ کر ساس اور سسر کے ہو جائیں گے۔کلجگ کے راجہ اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر استری بالک اور گئو کو یدہ کریں گے ۔کام کو ددھ اور لابھ رکھیں گے' دوسرے کی دولت عورت اور زمین زبردستی چھین لیں گے۔ان کا حال دیکھ کر رعایا بھی ویسا ہی کام کرے گی۔

سری کرشن جی کے اس دنیا سے جانے کے بعد جو جو اور جس جس گھرانے کے ہندو راجہ ہوں گے اور ان کے مفصل حالات اور زمانہ حکومت تحریر کرنے کے بعد اور کاکول کا راج بنا کر یہ لکھا ہے کہ اس کے بعد مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلائیں گے اور ۱۰۹۹ ایک ہزار ننانوے برس تک ان کا راج رہے گا اور مسلمانوں کو جیت کر دے دس پیڑھی تک گوراندڈی راج کریں گے پھر اہیر اور شودر اور بلیچھ راجہ ہوں گے اس کے بعد گیارہ پیڑہی نناوے برس تک مون کا راج ہوگا۔سورج بنسی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے۔صاحب رسالہ ''ظہور آل محمدؐ از مذاہب عالم'' ان آثار اور ان نشانوں کے متعلق کچھ تفصیل تحریر کرتے ہیں جو حسب ذیل ہے۔

1) اگر وہ زمانہ شمار کیا جائے کہ جب مسلمانوں کو سندھ میں فتح ہوئی تو تقریباً مسلمانوں کی حکومت ۱۸۵۷ء تک رہ کر ہو مدت قائم ہو جاتی ہے۔

2) دس پیڑھی گورانڈی راج کریں گے یعنی گورے راجہ ہوں گے۔ اگر ایڈورڈ جو آٹھواں کہلاتا ہے وہ سلطنت نہ چھوڑتا تو یہ پیشنگوئی غلط ہو جاتی مگر اس واقعہ نے ثابت کر دیا کہ جو کہا گیا تھا وہ درست نکلا جسکی تفصیل ذیل میں ہے۔

1) ملکہ این ۱۷۱۲۔۱۷۰۲ 2) جارج اول ۱۷۲۷۔۱۷۱۴ 3) جارج دوم ۱۷۶۰۔۱۷۲۷ 4) جارج سوم ۱۸۲۰۔۱۸۳۰ 5) ولیم پنجم ۱۸۷۳۔۱۸۳۰ 6) ملکہ وکٹوریہ ۱۹۰۱۔۱۸۳۷ 7) ایڈورڈ ہفتم ۱۹۱۰۔۱۹۰۱ 8) جارج پنجم ۱۹۱۸۔۱۹۱۰ 9) ایڈورڈ ہشتم ۱۹۴۷۔۱۹۱۸ 10) جارج ششم ۱۹۴۷ تقسیم ہندوستان کے بعد یہ دور ختم ہو گیا۔

3) اہیر اور شودر اور ملیچھ راج کریں گے جو آج کل (ہندوستان) میں موجود ہے اور حکومت ان کے ہاتھ میں ہے

4) گیارہ برس مون کا راج ہوگا۔ مون کے معنی خاموش رہنے والے کے ہیں۔

5) اس حوالہ میں دو مختلف ابواب کے مفاہمیں کو ایک ہی باب کے ذیل میں جوڑ دیا گیا ہے۔ ننانوے برس مون کے راج کے بعد یہ تحریر ہے کہ اتنے لوگ کلجگ میں نامی راجہ ہو کر پھر اہیر شودر اور ایلیچھ راجہ ہوں گے وغیرہ وغیرہ اس باب سے ست یگ زمانہ رجعت ہوگا اور ظہور امام مہدیؑ کلجگ کے آخر دور میں ہوگا۔ کلجگ کا آخر ۱۹۸۰ عیسوی سے ۲۰۰۰ عیسوی کے درمیان ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

قدیم کتابوں میں امام قائم کا تذکرہ

1) ایک بہت لمبے عرصے کے بعد خدا رحم فرمائے گا اور اپنے اس پیغام دینے والے کو بھیجے گا جس کے سر کے اوپر ایک سفید بادل ہوگا خدا کا ایک برگزیدہ اسے پہچان لے گا اور اس کا تعارف باقی دنیا سے کرائے گا۔ (برناباس کی انجیل باب ۷۲)

2) حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں ’’جو لوگ حق تعالیٰ کے قوانین کو جھٹلاتے ہیں اور پنچائیتی علماء کے کہنے کو درست اور سچ مانتے ہیں وہ ایک طرح سے عام آدمی کو معصوم و گناہ سے محفوظ پاک ہستی جیسا مانتے ہیں۔ پس وہ حق تعالیٰ کی سچائی اور حقانیت کی نفی کرتے ہیں۔

3) حضرت نحمیا ’’حضرت موسیٰؑ‘‘ کا کیا گیا وعدہ دہراتے ہیں۔ ’’پر اگر تم میری طرف رجوع لاؤ اور میرے حکموں کو مانو اور ان پر عمل کرو تو اگر چہ تمہارے آوارہ گرد آسمان کے کناروں پر بھی ہوں میں ان کو وہاں سے اکھٹا کر کے اس مقام پر پہنچاؤں گا جسے میں نے چن لیا ہے‘ تاکہ میں اپنا نام وہاں رکھوں (نحمیاہ باب ۱ آیت ۹)

4) ایک وعدہ جو بنی اسرائیل سے کیا گیا تھا ’’وہ سب خاک میں مل جاتے ہیں اسکے حضور جھکیں گے‘‘ (زبور باب ۲۲ آیت ۲۹)

5) حضرت یوحنّا کی کتاب ’’مکاشفہ‘‘ میں اس کی منظر کشی کی گئی ہے۔ ’’پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے‘ جو سچا اور برحق کہلاتا ہے اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے اور اسکی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے جسے اسکے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے اور اس کا نام کلام خدا کہلاتا ہے اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے اسکے پیچھے پیچھے ہیں اور قوموں کو مارنے کیلئے اسکے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اور وہ لوہے کے عصاء سے ان پر حکومت کرے گا اور قادر مطلق خدا کے غضب کی مئے کے حوض میں انگور روندے گا اور اس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوگا‘‘ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خدا‘‘ (مکاشفہ یوحنا عارف باب ۱۹‘ آیات ۱۱،۱۶)

6) الہامی مذاہب یہ بتاتے ہیں کہ آخری الہامی رہنما کے ہاتھ میں ایک آگ برساتی تلوار ہوگی

کیونکہ آگ اور اپنی تلوار سے خداوند تمام بنی آدم کا مقابلہ کرے گا اور خداوند کے مقتول بہت سے ہوں گے (یسعیاہ باب ۶۶' آیت ۱۶) انجیل مقدس میں ہے اس کی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریائے فرأت سے زمین کی انتہا تک ہوگی۔

زردشت: زردشتوں کی مذہبی کتاب ''زند'' میں یدا فسادیوں کے اختتام اور نیک لوگوں کی حکومت کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ احریمن کا لشکر ایزدان کے لشکر سے ہمیشہ جنگ کرتا رہتا ہے اور اکثر احریمن کی جیت ہوتی ہے لیکن اس طرح نہیں کہ وہ ایزدان کا بالکل ہی صفایا ہی کردیں کچھ دنوں کے بعد آسمان کے خدا ارمزد کی طرف سے اس کے بیٹے ایزدان کے پاس مدد آئے گی اور ان کی جنگ نو ہزار سال چلے گی اسکے بعد ایزدان کی جیت ہوگی اور احریمن کا صفایا ہو جائے گا احریمن کا اقتدار تو صرف زمین پر ہی ہے۔ آسمان پر اس کا وجود نہیں ہے۔

جاماسپ نامہ: جاماسپ نامہ میں لکھا ہوا ہے کہ ہاشم کی اولاد سے ایک شخص زمین سے باہر نکلے گا جس کا سر پنڈلیاں اور جسم بڑا ہوگا اور وہ اپنے جد کے دین پر ہوگا۔

اس کتاب میں ایک دوسری جگہ پر بیان ہوا ہے کہ سب سے بڑا منجی عالم دین کو دنیا میں پھیلائے گا۔ بھک مری کو ختم کرے گا ایزدان کو احریمن سے بچائے گا اور دنیا کے تمام لوگوں کی تہذیب اور فکر اور کردار کو ایک بنا دے گا۔

ہندوؤں کی کتاب: شاک منی جو کہ کافر ہندوؤں کا سردار ہے اور اس کے ماننے والے اس کو آسمانی کتاب کے ساتھ پیغمبر مانتے ہیں۔ اس نے اپنی کتاب میں آخری زمانے میں ایک روحانی کے جھنڈے کے نیچے سبھی مذہبوں کے ایک ہو جانے کے بارے میں اشارہ کیا ہے۔

اس نے لکھا ہے کہ دنیا کے خراب ہو جانے کے بعد آخری زمانے میں ایک بادشاہ پیدا

ہوگا جو پوری دنیا کے لوگوں کا رہبر ہوگا۔اس کا نام منصور ہوگا۔وہ پوری دنیا پر حکومت کرے گا اور سب کو اپنے دین میں شامل کرے گا۔

زبور: تمام اجسام کا خاتمہ ہوجائے گا اور اللہ کا انتظار کرنے والے زمین کے وارث بنیں گے ہاں کچھ وقت کے بعد کوئی جسم باقی نہیں رہے گا۔اس کی جگہ کے بارے میں تم تامل کرو گے اور نہیں کر پاؤ گے۔لیکن حلیم لوگ زمین کے وارث بنیں گے۔اوراس زمین پر انکی وراثت ہمیشہ رہے گی۔

توریت: توریت میں ہے کہ باغ میں ایک درخت اگا ہے اس کی شاخیں اس کی جڑ سے پھلے پھولیں گی اور اللہ کی روح اس پر رکے گی وہ مسکینوں کے لئے عدالت کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور مظلوموں کیلئے زمین پر سچی حکومت کرے گا۔

تلوار: الہامی مذاہب یہ بتاتے ہیں کہ آخری الہامی رہنما کے ہاتھ میں ایک آگ برساتی تلوار ہوگی کیونکہ آگ اور اپنی تلوار سے خداوند تمام بنی آدم کا مقابلہ کرے گا اور خداوند کے مقتول بہت سے ہوں گے (یسعیاہ باب ۶۶)

اسلامی کتب میں ایک روایت ملتی ہے کہ جب کعبہ میں چاہ زمزم کو دوبارہ کھولا گیا تھا حضرت نبی اکرمؐ کے دادا حضرت عبدالمطلبؑ کو ایک تلوار ملی تھی۔اس پر عظیم الہامی رہنما کا نام لکھا ہوا تھا آپ کے پاس یہی تلوار ہوگی۔ہماری روایات میں ہے کہ آپ کے ہاتھ میں ذوالفقار ہوگی۔

سطیح کاہن کی پیشنگوئی

مختلف کاہنوں نے امام قائمؑ کے بارے میں جو پیشنگوئیاں کی ہیں وہ مختلف علماء نے اپنی کتابوں میں تذکرہ کیا ہے 'بحارؔ، اکمالؔ الدین' مشارقؔ انوار الیقین' ینابیعؔ المودۃ وغیرہ میں موجود ہیں۔مشارقؔ انوارالیقین میں کعبؔ بن حرث سے نقل کیا ہے کہ زاجدانؔ کا بادشاہ کسی کام

کیلئے جس میں اُسکو شک وشبہ پیدا ہوا تھا سطیح کاہن کو طلب کیا۔ جب سطیح بادشاہ کی حضور میں حاضر ہوا تو بادشاہ نے اس کے امتحان کی غرض سے ایک دینار اپنے پاؤں کے نیچے چھپا کر کہا کہ میں نے کیا چیز پوشیدہ کی ہے بیان کرو سطیح نے جواب دیا کہ بیت اللہ کی قسم بالضرور آپ نے ایک دینار اپنے قدم کے نیچے چھپایا ہے۔ بادشاہ نے تعجب سے پوچھا کہ تو نے اس علم کو کس سے سیکھا؟ اس نے جواب دیا! کہ ایک جن ہے جو میرا بھائی ہے اور جہاں میں جاتا ہوں وہ میرے ساتھ رہتا ہے' اس سے میں نے یہہ علم حاصل کیا۔ بادشاہ نے کہا اچھا اُن واقعات سے خبر دے جو آئندہ عالم میں واقع ہونے والے ہیں۔

سطیح نے عرض کیا! کہ جب وہ زمانہ آئیگا کہ نیک وشریف لوگ کم اور اشرار زیادہ ہوجائیں گے اور مقدرات الٰہی کو جھٹلائیں گے اور اموال کو حمل ونقل کریں گے اور گناہ گاروں کے ساتھ فروتنی کریں گے اور ارحام کو قطع کریں گے اور ہر شخص مسلمان' طعام حرام کھانیکو بہتر سمجھے گا خلائق کی باتیں مختلف ہوں گی اور عہد وپیمان کو توڑ دیں گے اور احترام کم کیا جائیگا یہ تمام واقعات اس زمانے میں ہوں گے جبکہ ایک ستارہ دم دار طلوع کریگا جس کے سبب سے ساکنان ملک عرب مضطرب ہوں گے اس وقت بارش نہ ہوگی نہریں خشک ہوجائیں گی کاروبار دنیا کے مختلف ہوں گے تمام عالم میں نرخ کی گرانی ہوگی۔ اس کے بعد اہل بربر اپنے علم کے ساتھ گھوڑوں پر سوار ہوکر ظاہر ہوں گے اور شہر مصر میں داخل ہوں گے اس زمانہ میں ایک مرد اولاد صخر سے خروج کریگا۔ علم ہائے سیاہ کو سُرخ سے تبدیل کریگا اور اُمورات حرام کو مباح اور عورتوں کی پستانوں کو آویزاں کریگا۔ وہ کوفہ کو غارت کرنے والا ہے اور راستوں میں عورتیں' سفید' ساق والی اور برہنہ زیادہ ہوں گی' ان کے شوہر مقتول ہوں گے' انکو سوار گھیرے ہوگے انکی عاجزی اور درماندگی زیادہ ہوگی۔ انکے ساتھ مباشرت کو حلال جانیں گے۔

اس وقت پسر پیغمبرؐ جس کا نام مہدیؑ ہوگا ظہور کریگا۔ اسی زمانہ میں ایک مظلوم مدینہ میں مارا جائے گا۔ اس وقت آفتاب کو گہن لگے گا اور ہادی، مہدی، سید علوی خدا کے حکم سے ظاہر ہوں گے، لوگ خوشحال ہوں گے اور اس کے نور سے دین کی تاریکی دور ہوجائیگی۔ اموال کو برابر آدمیوں میں تقسیم کریں گے۔ خونریزی موقف ہوجائیگی۔ لوگ سب راحت سے بسر کریں گے۔ خلائق میں مہمانیاں بہت ہوں گی، اس وقت دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

لوح مبارک پر امام مہدیؑ کا تذکرہ

ابوبصیرؓ نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا! کہ میرے والد ماجد نے جابر ابن عبداللہ انصاری سے فرمایا! ائے جابر! مجھے تم سے ایک کام ہے جب تم فرصت سے ہوتو مجھ سے ملنا، جابر نے کہا مولا! جس وقت فرمائیں میں حاضر ہوجاؤں گا پھر ایک مرتبہ حضرت امام محمد باقرؑ نے جابر کو تنہائی میں طلب کیا اور فرمایا! ائے جابر اس لوح کے بارے میں بتلاؤ جو تم نے میری جد ماجدہ فاطمہؑ بنت رسولؐ اللہ کے ہاتھوں میں دیکھی تھی اور اس لوح میں جو کچھ تھا اسی کے بارے میں تمہیں بتایا تھا۔

جابرؓ نے کہا میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ میں رسولؐ اللہ کی زندگی میں آپ کی جدہ ماجدہ جناب فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا کہ حضرت امام حسینؑ کی ولادت کی مبارک باد دے سکوں، میں نے بی بی کے ہاتھوں میں ایک سبز لوح دیکھی تھی گمان ہوا کہ یہ زمرد کی ہے اور اسکی کتابت ایسی نورانی تھی جیسے سورج کا نور ساطع ہے۔ میں نے عرض کیا! ائے بنتِ رسولؐ اللہ آپ پر میرے ماں باپ نثار یہ کیسی لوح ہے۔ آپ نے فرمایا! یہ لوح اللہ نے رسولؐ پاک کو بھیجی ہے اس میں میرے والد کا نام، علیؑ کا نام، میرے دونوں فرزندوں کا نام اور ان کے بعد کے ہونے والے

اوصیاء کے نام ہیں پھر یہ میرے والد نے مجھے عطا فرمائی تا کہ اسطرح میں خوش ہو جاؤں۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کی جدہ سلام اللہ علیہا سے وہ لوح لیکر پڑھی اور اس کو نقل کرلیا۔ امامؑ نے فرمایا! کیا وہ لوح تم مجھے دکھاؤ گے؟ جابر نے عرض کیا ضرور پس امامؑ جابرؓ کے ساتھ اسکے گھر گئے اور جابر پتلی کھال پر لکھا ہوا ایک صحیفہ لائے۔ امام محمد باقرؑ نے فرمایا! تم اپنی کتاب پر نظر رکھو اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو اس میں لکھا ہے۔ پس جابرؓ نسخہ دیکھتے تھے اور آپ بیان کرتے تھے اور خدا کی قسم! امام محمد باقرؑ نے جو فرمایا! وہ ایک حرف بھی غلط نہ تھا۔ جابرؓ نے کہا! میں گواہی دیتا ہوں کہ جو آپ نے فرمایا ایسا ہی اس لوح میں لکھا ہے۔ اس لوح کی عبارت یہ تھی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

یہ کتاب اللہ عزیز وحکیم کی جانب سے محمدؐ کے لئے نور و سفیر و حجاب و دلیل ہے۔ جس کو روح الامینؑ رب العالمین کی جانب سے لیکر نازل ہوئے۔ اےئ محمدؐ! میرے نام کی عظمت بیان کرو میری نعمتوں کا شکرادا کرو اور ان کا انکار نہ کرو۔ میں اللہ ہوں جسکے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ میں جابروں کا جبر توڑنے والا اور تکبر کرنے والوں کو نابود کرنے والا ظالموں کو ذلیل کرنے والا ہوں اور قیامت کے دن حساب کرنے والا ہوں۔ میں اللہ ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ پس جو میرے علاوہ کسی غیر سے امید لگائے اور کسی سے خوف کرے تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا جیسا عذاب کائنات میں کسی کو نہیں ہوا۔ پس میری عبادت کرو اور مجھ پر ہی توکل کرو۔ پس میں نے کوئی بھی نبی مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ جب اسکے دن پورے ہوئے اس کی عمر تمام ہوئی تو میں نے اس کا وصی مقرر کیا اور میں نے تم کو تمام انبیاء پر فضیلت دی اور تمہارے وصی کو تمام اوصیاء پر فضیلت دی اور اسکے بعد تم کو سبطینؑ، حسنؑ و حسینؑ سے مکرم کیا اور میں نے حسنؑ کو اسکے والد کے بعد اپنے علم کا معدن قرار دیا اور حسینؑ کو اپنی وحی کا خزینہ قرار دیا اور اسکو شہادت کے ساتھ مکرم کیا اور اس پر سعادت کو ختم کیا۔

اسی طرح اس صحیفہ میں بارہ آئمہ علیہم السلام کے حالات اور نام درج ہیں آخر میں امام حسنؑ عسکریؑ کے بعد اس سلسلہ امامت کو اسکے بیٹے کے ذریعے مکمل کروں گا جو عالمین کیلئے رحمت ہوگا۔اسکے لئے کمال موسیٰ، ہدیۂ عیسیٰؑ، اور صبر ایوبؑ میرے یہ اولیا، اس زمانے میں مصائب وآلام اٹھائیں گے اوران کے دور کے بادشاہ ظلم ڈھائیں گے جس طرح ترک وویلم کے بادشاہ کرتے تھے۔پس یہ قتل کئے جائیں گے اوران کے اسباب جلائے جائیں گے اور خوف کے عالم میں زندگی گذاریں گے زمین ان کے خون سے سُرخ ہوگی یہی میرے اولیائے حق ہیں جنکے ذریعے سے میں جہل کا فتنہ دور کروں گا ان کے ذریعے مصیبتوں کو دور کروں گا ان پر پڑی ہوئی زنجیروں کو توڑ دوں گا یہی وہ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلواۃ اور رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سالم کہتے ہیں کہ ابوبصیر فرماتے ہیں کہ اگر آپ نے اپنی زندگی میں صرف یہی ایک حدیث سنی ہے تو یہ بھی آپ کے لئے کافی ہے اوراس حدیث کو اس کے اہل کے علاوہ کسی اور اسے بیان کرنے سے پرہیز کریں۔(اکمال الدین جلداول ۳۲۲)

باب۱۴۔ظہور سے قبل جھوٹے مدعیان نبوت وامامت

کتاب ارشاد میں عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت خروجِ مہدیؑ سے قبل نہیں آئے گی وہ میری اولاد سے ہوگا اور مہدیؑ اس وقت تک خروج نہیں کریگا جب تک ساٹھ ۶۰ کذاب خروج نہ کرلیں اور سب کا دعویٰ یہ ہوگا میں نبی ہوں۔ اکثر اپنے سحر و جادوگری کی وجہ سے ضعیف العتقاد لوگوں کو اپنے جانب مائل کرلیں ان میں سے اب تک بعض تحقیقات کی بناء پر تقریباً ۵۸ تا ۶۰ دعویدار ہو چکے ہیں جن میں ابوبکر بغدادی داعش کا خلیفۃ اللہ ہونے کا دعویٰ کیا جسے اخباروں نے سرخیوں میں چھاپا یہ شخص دنیا کا نقشہ بدلنا چاہتا تھا۔

جس طرح سے تاریخ میں بہت سے لوگوں نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہے اسی طرح کچھ لوگوں نے امام مہدیؑ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور کریں گے۔ مہدویت کا دعویٰ کرنے والے کچھ لوگوں کے نام جو تواریخ سے ملتے ہیں۔

1) شریعی! اس انسان کا نام حسن اور کنیت ابو محمد تھی یہ حضرت امام علی نقیؑ وحضرت امام حسن عسکریؑ کے اصحاب سے تھا وہ پہلا انسان تھا جس نے امام مہدیؑ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

2) منجی خارجی: یہ انسان علم نجوم جانتا تھا اور اسکی بنیاد پر مستقبل میں ہونے والی چیزوں کے بارے میں بتاتا تھا جس سال اس نے خروج کیا کہا کہ میں مہدی موعود ہوں اور میں جلدی ہی مصر کا بادشاہ بننے والا ہوں۔ اسکے ماننے والوں کی تعداد ۱۳۳ تھی۔

3) محمد بن تومرت: اس انسان نے زمین کے مغربی حصہ پر مہدی ہونے کا دعوی کیا اور خروج کیا مورخین نے لکھا ہے کہ یہ محمد ابن عبداللہ ابن رحمٰن، ابن ہود ابن خالد ابن تمام ابن عدنان ابن صفوان ابن جابر ابن عطار یاح ابن یاسر ابن عباس ابن محمد ابن حسن ابن امیر المومنینؑ تھا۔

4) مولدش سوس: ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ اس نے شام میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا یہ مغرب کا رہنے والا تھا اور اس نے جوانی میں امام غزالی اور ابوالحسن طرانی سے علم حاصل کیا تھا اور اصول فقہ وکلام میں مہارت حاصل کی اور زہد وتقویٰ میں مشہور ہو گیا۔ اپنے ماننے والوں کو شہروں کا مالک بنانے کا وعدہ کیا اور شام اور شام کے شہروں کو ان کے درمیان بانٹ دیا اس نے اپنے چاہنے والوں کو زیتون کے درخت کا پتہ دیکر مختلف شہروں کو جیتنے کیلئے بھیجا لیکن وہ سبھی قتل ہو گئے۔

5) محمد: یہ انسان نقطوی قبیلہ کا عالم تھا چھٹی صدی میں پسخان سے ہجرت کے بعد گیلان کے آس پاس ظاہر ہوا وہ سارے نبیوں کے شریعتوں وکتابوں کی اپنے عقیدے کے مطابق تاویل

کرتا تھا اور خود کو مہدی موعود کہتا تھا وہ کہتا تھا کہ میں وہی ہوں جس کے ظہور کی پیغمبرؐ نے خبر دی ہے اب محمد کے دین کے منسوخ ہونے اور محمد کے دین کے پھیلنے کی باری ہے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ بعد میں محمد نے تیزاب میں خود کو ڈبو کر خودکشی کر لی۔

6) سید اشرف الدین ابراہیم: یہ انسان سادات سے تھا اور بہت بڑا عابد بھی تھا وہ اپنی عمر کے درمیانی حصہ میں خراسان گیا اور وہیں رہنے لگا اس کے اندر کرامات پائے جاتے تھے لہٰذا اسکی وجہ سے لوگ اس کو ماننے لگے اور کہتے تھے کہ یہ امام مہدی کے علاوہ کوئی نہیں۔

7) امیر تیمور تاش بن ابی چوپان: یہ انسان سلطان ابوسعیدؔ بہادر خاں کے وقت میں ظاہر ہوا چونکہ اس نے اپنے کچھ دشمنوں کو ہرا دیا تھا اس وجہ سے اس کے اندر غرور اور گھمنڈ پیدا ہوا اور اس نے سکّوں پر اپنا نام کھدوایا اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

8) عباس: اس شخص نے نجد میں میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا کچھ لوگ اس کو ماننے لگے اور اس کے حکم سے فارس کے بہت سے بازار جلا دیئے گئے بعد میں وہ اپنے ہی ماننے والوں کے ہاتھوں مارا گیا۔

9) سید فلاح: یہ شخص شیخ احمد بن فہد کا شاگرد تھا اور شیعہ اثناءعشری صوفیوں میں سے تھا خوزستان کے تمام عربوں کو اپنے قبضے میں کر لیا تھا اس نے اپنے چاہنے والوں کو منع کرنے پر بھی امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ جب اسکے استاد احمدؔ بن فہد کو یہ خبر ملی تھی انہوں نے اس کے قتل کا فتویٰ دیدیا۔ جب اسے قتل کرنا چاہا تو وہ قرآن لیکر باہر نکلا اور اسکی قسم کھائی اور شرمندگی کا اظہار کیا۔

10) توبزی: اس نے سلطانؔ یوسف بن یعقوب کے وقت میں امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا لیکن کچھ ہی دنوں بعد سکساک کے ایک شخص نے اس کو قتل کر دیا۔

11) مہدی مصری: ۱۷۹۸ء میں جب نپولیوں نے مصر پر قبضہ کیا تو اسے خبر ملی کہ مہدی نام

کے ایک شخص نے خروج کیا ہے اس نے اپنے ساتھ بہت سے لوگوں کو ملا لیا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ نے مجھے کافروں کو مصر سے باہر نکالنے کی ذمہ داری دی ہے۔ یہ خبر سُن کر نپولیوں نے اس کے مقابلہ کیلئے ایک فوج بھیجی۔ مہدی کے چاہنے والے نپولین کی فوج کا مقابلہ نہ کر سکے اور ہار گئے اور مہدی مصری کا بھی وہیں پر خاتمہ ہو گیا۔

12) سید محمد جونپوری: یہ شخص ۱۶ر جمادی الاول ۸۴۷ھ ہجری مطابق ۹ ستمبر ۱۴۴۳ء کو شمالی ہندوستان کے علاقہ جونپور میں پیدا ہوئے ان کے والد کا نام سید عبداللہ تھا اور والدہ کا نام آمنہ۔ یہ ساتویں امام حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی بارہویں پشت سے تھے۔ ۹۰۱ھ ہجری میں مکہ سے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیلئے انکے دادا سید عثمان سمرقند سے ہندوستان اس دور کے بادشاہ شرقیہ ہند کی دعوت پر ہندوستان آئے تھے۔ آج اس شخص کے ماننے والے ''فرقہ مہدویہ'' کہلاتے ہیں جو گجرات اور حیدرآباد میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۹ ذیعقدہ ۹۱۰ھ یعنی اپریل ۲۳، ۱۵۰۵ میں ہوا۔ اکثر اہلسنت علماء کی کتابوں میں ہے کہ امام مہدی پیدا ہونے والے ہیں اور ان کے والد کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا تو انہوں نے امامت کا دعویٰ کیا۔

13) مرزا غلام احمد قادیانی: یہ صاحب ۱۳ فروری ۱۸۳۵ اگرداسؔ پور قادیان میں پیدا ہوئے اس وقت وہاں کا حاکم سکھمت والا تھا اور ۲۶ مئی 1908 ۷۳ سال کی عمر میں لاہور پنجاب میں انتقال کر گئے مرزا صاحب ایک ادیب تھے ۹۰ کتابیں لکھی تھے۔ انہوں نے ۱۸۸۹ میں خود کے نبی ہونے کا دعویٰ کیا لدھیانہ سے کوئی چالیس ہم خیال لوگوں کی ایک جماعت بنائی جو ان کی پیروی کرتے تھے اور فرقہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا پھر مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تقریباً چار لاکھ ماننے والوں کو انکے مرنے تک پنجاب اور سندھ میں ہمنوا بنا لیا۔

14) جہمانی العتیبی نجدیؔ: سعودی عربیہ مسجد الحرام کعبۃ اللہ پہلی محرم ۱۴۰۰ھ ۲۰ نومبر ۱۹۷۹ تا ۴۔۱۲۔۷۹ کو کعبۃ اللہ سے شاہ خالد کے دور میں یہ لوگ چند روز قبل داخل ہونے سے قبل بندوق اور دوسرے جدید اسلحہ نعشوں کی شکل میں مسجد الحرام میں داخل کر دیئے اسکے بعد جہنمی القحطانی نے محمد عبداللہ القحطانی کے بارے میں اعلان کیا کہ یہ مہدی ہیں جس کا کہ ساری دنیا انتظار کر رہی ہے دو ہفتوں کی طویل ردوبدل اور جدوجہد کے بعد کیونکہ انہوں نے کئی حاجیوں اور عمرہ کرنے آنے والے زائرین کو یرغمال بنالیا تھا آخر کا محمد القحطانی گولی لگنے سے فوت ہوگیا اور جہنمی القحطانی 67 دہشت گردوں کے ساتھ گرفتار ہوا جن کے سر قلم کر دیئے گئے۔

وہ لوگ جنہیں اپنے قیاس سے مہدی تصور کیا گیا

1) کیسانیہ فرقہ: مسلمانوں کی ایک جماعت جناب محمد حنفیہ ابن علیؑ ابن ابی طالبؑ کو امام مہدی تصور کرتی تھی اور کہتی تھی کہ وہ مرے نہیں ہیں بلکہ رضوی نامی پہاڑ میں چلے گئے ہیں بعد میں ظاہر ہوں گے اور دنیا کو عدل وداد سے بھر دیں گے۔ (ملل ونحل مولفہ شہرستانی ج 1 صفحہ ۲۴۲)

2) فرقہ جارودیہ کے بعض افراد عبداللہ بن حسن کو مہدی غائب خیال کرتے تھے اور ان کے ظہور کے انتظار میں رہتے تھے۔ (ملل ونحل ج 1 صفحہ ۲۵)

3) فرقہ ناوسیہ امام صادقؑ کو مہدی اور غائب سمجھتا ہے (ملل ونحل ج 1 ص ۲۷۳)

4) واقفی فرقہ: حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کو زندہ اور غائب امام خیال کرتے تھے اور ان کا عقیدہ تھا کہ بعد میں ظہور کریں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے (ملل ونحل ج 1 ص ۲۷۸)

5) فرقہ اسماعیلیہ کا عقیدہ ہے کہ اسماعیل نہیں مرے بلکہ تقیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ مر گئے ہیں۔ (ملل ونحل ج 1 ص ۲۷۹)

6) فرقۂ باقریہ: امام محمد باقرؑ کو زندہ اور مہدی موعود سمجھتا ہے۔

7) فرقۂ محمدیہ: کا یہ عیقدہ ہے کہ امام علی نقیؑ کے بعد ان کے بیٹے محمد بن علی امام ہیں اور زندہ ہیں اور مہدی موعود تصور کرتے ہیں جب کہ وہ اپنے والد کی زندگی میں ہی انتقال کر گئے۔

8) جوازیہ کہتے ہیں کہ حجت ابن الحسنؑ کے ایک فرزند تھے اور وہی مہدی موعود ہیں۔(تنبہات الجلید فی کشف الاسرار الباطنیہ (ص ۴۰۔۴۲)

9) فرقہ ہاشمیہ میں سے بعض افراد عبداللہ بن حرب کندی کو زندہ غائب امام تصور کرتے تھے اور ان کا انتظار کرتے تھے۔(ملل ونحل ج 1 ص ۲۴۵)

10) مبارکیہ کی ایک جماعت کا خیال تھا کہ محمد بن اسماعیل زندہ غائب امام ہیں۔

(ملل ونحل ج 1 ص ۲۷۹)

11) یزیدیوں کا عقیدہ تھا کہ یزید آسمان پر چلا گیا ہے وہ دوبارہ زمین پر لوٹے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا۔(کتاب الیزید مولوفۂ صدوق الدین ص ۱۵۹)

12) امامیہ کی ایک جماعت کا خیال تھا کہ اماحسن عسکریؑ زندہ ہیں وہی قائم ہیں اور غیبت کی زندگی گزار رہے ہیں بعد میں ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔

13) ایک دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ امام حسن عسکریؑ کا انتقال ہو گیا لیکن وہ دوبارہ زندہ ہوں گے اور قیام کریں گے کیونکہ قائم کے معنی مرنے کے بعد زندہ ہونے کے ہیں۔(ملل ونحل ج 1 ص ۲۸۴)

14) قرامطہ محمد بن اسماعیل کو مہدی موعود جانتے تھے اور ان کا عقیدہ تھا کہ وہ زندہ ہیں اور روم کے کسی شہر میں رہتے ہیں۔(المہدیہ فی السلام ص ۱۷۰)

15) فرقہ ابی مسلمیہ ابومسلم خراسانی کو زندہ وغائب امام سمجھتا ہے(عقائد الشیعہ ص ۴۷)

یہ ان تمام قوموں کے نام ہیں خدا جانے اور کتنے فرقوں کے کیا عقائید ہیں۔ اکثر یہ جماعتیں مٹ گئیں اور تاریخ میں رہ گئی ہیں۔ اس وقت سے آج تک مختلف ملکوں میں ایسے لوگ ہوئے ہیں جنہوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ حضرت امام مہدیؑ کا عقیدہ مسلمانوں میں ایک مسلم عقیدہ تھا چنانچہ بعض ذہین اور موقع پرست لوگوں نے اس عقیدہ سے غلط فائدہ اٹھانے کیلئے مہدویت کا دعویٰ کیا بعض نے دعویٰ نہیں کیا لیکن ان کے ماننے والوں نے انہیں یہ مقام دیا اور جعلی حدیثیں گڑھ کر شہرت دی۔

☆☆☆☆☆

باب ۱۵۔ احوال امام قائم المہدی ظہور کے بعد

ظہور کے وقت آپؑ کا حُلیہ مبارک

انوار امامت صفحہ ۲۳۳ میں تحریر ہے کہ امام مہدیؑ سفید لباس میں ملبوس ہوں گے۔ آپؑ کے دستِ مبارک میں دو انگشتریاں ہوں گی۔ ایک امام حسنؑ ابن علیؑ کی جس کا نقش 'انّی واثق برحمتک '' ایک حسینؑ ابن علیؑ کی جسکا نقش '' انّا شجریک یا امان الخائفین'' ہوگا۔ پنجشنبہ کو آپ ظہور فرمائیں گے اور جمعہ کو وقت ظہر خروج۔ ذوالفقار علیؑ آپؑ کی کمر میں زرہ جعفر کمر میں تازیانۂ رسولؐ مقبول ہاتھ میں تین علم آپ کے ہمراہ ہوں گے۔ ایک علم پر لکھا ہوگا ''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا' 'اور دوسرے پر لکھا ہوگا ''یوفون بالنذرو یخافون یوماً کان شرہ مستطیرا' '(سورہ دہر) اور تیسرے پر ''لاالٰہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ علی ولی اللّٰہ ووصی رسول اللّٰہ والحسن و الحسین و تسعۃالمعصومین من ولد الحسین حجۃ اللّٰہ علی خلقہ) لکھا ہوگا

جب آپؑ مکہ سے روانہ ہوں گے تو ایک منادی ندا کرے گا کہ کوئی شخص آب وغذا اپنے ہمراہ نہ لے اور وہ ''سنگ'' جو حضرت موسیٰؑ کے ہمراہ رہتا تھا وہ آپؑ کے ساتھ ہوگا جس کو پیاس معلوم ہوگی وہ اس پتھر کے پانی سے سیراب ہوگا اور بھوکا سیر ہوجائے گا حتیٰ کے آپؑ نجف پہنچ جائیں گے۔عصائے موسیٰؑ آپؑ کے ہاتھ میں ہوگا۔اور تمام انبیاء کے معجزات آپؑ سے ظاہر ہوں گے تمام روئے زمین آپؑ کے نور سے منور ہوجائے گی۔زمین خزانے اُگل دیگی۔آپؑ کی شہرت مشرق سے مغرب تک پہنچ جائے گی۔خدا آپؑ کے دین کو تمام ادیانِ عالم پر مسلط فرمادیگا اور ہر شخص آپ کو ''بقیة اللّٰه فی الارض'' کہہ کر سلام کرے گا۔دنیا میں کوئی مسجود (بت وغیرہ جنہیں سجدہ کیا جاتا ہے) باقی نہ رہے گا۔تمام جلکر خاکستر ہوجائیں گی۔

انوار امامت حضرت مقدس اردبیلی صفحہ ۲۳۴ پر روایت ہے کہ امام عصر پشت کوفہ سے معہ سو ہزار کے لشکر کے ظاہر ہوں گے ۔جو سب متقی پرہیزگار اور قرآن خوان ہوں گے اور اخلاق محمدی اور سخاوت علویؑ زہد حسنیؑ اور شجاعت حسینیؑ سے آراستہ ہوں گے۔علاوہ وہ ازیں جب آپ ظہور فرمائیں گے تو وہ علم جس کا پرچم ابھی تک لپٹا ہوا تھا خود بخود کُھل جائے گا اور اس سے آوازیں آئے گی ''یَا وَلِیَ اللّٰہِ اقْتَلَ اَعْدَا اللّٰہِ''تلوار خود بخود باہر آجائے گی اور کہے گی ''اَخْرَجَ یَاوَلِیَ اللّٰهِ' 'جبرئیل دستِ راست اور میکائیل دستِ چپ پر ہوں گے اور دشمنانِ خدا کوئی تلوار سے اور کوئی طاعون سے ہلاک ہوجائے گا۔

حضرت عیسیٰؑ امام مہدی آخرالزماں کی اقتداء میں آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

'' وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا'' (سورہ نساء آیت ۱۵۹)

''اوراہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰؑ کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آیا ہوگا اور روز قیامت وہ ان پر گواہی دے گا۔

حضرت عیسیٰؑ کے موت سے پہلے تمام یہودی ایمان لے آئیں گے لیکن اب تک چونکہ ایسا نہیں ہوا لہذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت عیسیٰؑ کی موت واقع نہیں ہوئی نہ ان کو سولی دی گئی اور نہ ان کو قتل کیا گیا۔ جب ظہور امام مہدیؑ آخر الزماں کے وقت وہ آسمان سے اُتریں گے۔ اس وقت تمام یہودی جہاں کہیں بھی ہوں گے ان پر ایمان لے آئیں گے۔ اس وقت تمام مذاہب کے لوگ ایک ہی مذہب پر ہوں گے۔ سوائے دین اسلام کوئی دین باقی نہ رہے گا۔ حضرت عیسیٰؑ حضرت امام مہدیؑ آخر الزماں کی اقتداء میں آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ چونکہ وہ زمانہ حضرت رسولؐ خدا کی نبوت میں داخل ہوگا لہذا ان کے نائب و جانشین ہی کا حق ہوگا کہ وہ فرائض امامت انجام دیں۔

ظہور کے بعد کے حالات

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب امام قائم المہدیؑ ظہور فرمائیں گے ان کی حکمرانی قائم ہوگی تو زمین کا کوئی حصہ باقی نہ رہیگا مگر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی آواز بلند ہوگی تمام روئے زمین پر سارے کلمہ گو ہوں گے اللہ کے دین کے سواء کوئی اور دین نہ ہوگا۔ پس یہ قائم آل محمدؐ کا زمانہ ہوگا۔ ان کے ذریعہ سے زمین عدل و انصاف سے بھر جائیگی جسطرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔ امام قائم المہدیؑ لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے ان کی حکومت سے برائی ختم ہوجائے گی اور نیکی باقی رہ جائے گی' ایک مدغلہ بوئیں گے سات سوغلہ برآمد ہوگا۔

حضرت عیسیٰؑ زمین پر نازل ہوں گے امام مہدیؑ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے تو نصاری چونکہ ہمارے پیغمبر کا بھی امام ہے اس لئے ان پر ایمان لانا ضروری ہے اور یہود اس وجہ سے کہ حضرتؑ امام مہدیؑ فلسطین سے تورات کی تختیاں برآمد کریں گے ان تختیوں میں حضرت مہدیؑ کی نشانیاں ان کی امامت وظہور کی دلیلیں مکتوب ہوں گے مشرکین قتل کر دیئے جائیں گے شرک باقی نہ رہے گا کوئی کافر باقی نہ رہیگا مگر وہ قتل کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ کوئی کافر اگر کسی پہاڑ کی چٹان کے پیٹ میں بھی چلا جائیگا تو چٹان پکار کر کہے گی اے مومن! میرے پیٹ میں کافر چھپا ہے مجھے توڑ اور اسے قتل کر دے دین محمد مصطفیٰؐ وہاں تک پہنچ جائیگا جہاں تک روشنی اور تاریکی پہنچتی ہے۔

امام القائم المہدیؑ کے ہر صحابی میں چالیس طاقتور آدمیوں کی قوت وطاقت ہوگی۔ اور ہر ایک آدمی کا دل لوہے کے ٹکڑوں سے یقیناً سخت ہوگا اگر وہ لوگ لوہے کے پہاڑوں کے پاس گذریں گے تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو کر ہموار ہو جائیں گے امام حسینؑ کے قاتلوں سے بدلہ لیا جائے گا کیونکہ آپ مظلوم شہید کئے گئے ہیں۔

امام صادقؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ امام مہدیؑ بنی شیبہ کو گرفتار کر کے ان کے ہاتھ کاٹیں گے اور لوگوں کو بتائیں گے کہ یہ کعبہ کے چور ہیں۔ بنی شہبہ وہ قبیلہ ہے جو نسلاً بعد نسلاً بیت اللہ کے کلید بردار رہے ہیں اور بیت اللہ کو ہدیہ کیلیئے جانے والے تمام اموال وغیرہ چرا لیتے تھے اور کچھ اپنی خواہشات کے مطابق خرچ کر دیتے تھے۔ حضرت حجتؑ مکہ میں قیام کے دوران مسجد الحرام کی توسیع کے بعد دوسرا کام یہ کریں گے کہ مقام ابراہیم کو اپنی اصلی جگہ لے آئیں گے۔

امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے جس وقت ہمارے امام قائمؑ کا ظہور ہوگا عدل وانصاف کی بنیاد پر حکومت قائم کریں گے۔ انکے زمانے میں ظلم وجور نابود ہو جائیں گے۔ راستوں پر امن

وامان ہوگا زمین اپنی برکتیں ظاہر کردے گی۔صاحبانِ حقوق کو ان کے حقوق مل جائیں گے عوام کے درمیان جناب داوٗدؑ اور حضرت محمد مصطفیٰؐ کی طرح فیصلہ کریں گے۔اس موقع پر زمین اپنے خزانے ظاہر کردیگی۔کسی کو صدقے دینے یا مالی امداد کا کوئی موقع نہ ملے گا کیونکہ اس وقت تمام لوگ مستغنی ہوچکے ہوں گے۔

مولائے کائنات علی ابن ابی طالبؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدیؑ کے زمانہ میں اگر ایک عورت عراق سے شام اپنے تمام زیورات پہن کر جانا چاہے گی تو اسے راستہ میں نہ کسی ڈاکو کا خطرہ ہوگا اور نہ کسی درندہ کا خوف۔مولاؑئے کائنات امیر المومنینؑ کا ہی ارشاد ہے کہ جب قائم آل محمدؐ کا ظہور ہوگا تو لوگوں کے دلوں سے بغض اور کینے ختم ہوجائیں گے۔حتیٰ کے درندوں اور مویشیوں میں بھی صلح وآشتی ہوگی۔

عقدالدرفی الاخبار الامام المنتظر میں حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد ہے کہ امام مہدیؑ کے زمانے میں بھیڑ اور بھیڑیاں ایک ساتھ چریں گے۔بچے سانپ اور بچھو سے کھلیں گے۔شر ختم ہوجائے گا۔خیر ہی خیر رہ جائے گا۔

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ امام مہدیؑ کے زمانے میں ایک عورت اگر مشرق سے چل کر مغرب جانا چاہے تو اسے راستے میں کسی قسم کا کوئی خوف دامن گیر نہ ہوگا۔(ینابیع المودۃ)

بحار ج ۲ ص ۸۷ پر مندرج ہے ابن عصام نے کلینی سے کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ کو فرماتے ہوئے سنا' آپؑ نے فرمایا! امام قائمؑ رعب ودبدبہ سے مدد یافتہ ہوں گے' ان کو اللہ کی طرف سے نصرت حاصل ہوگی ان کے لئے زمین سیمٹ جائیگی اور زمین کے پوشیدہ خزانے ان پر ظاہر ہوجائیں گے ان کی سلطنت سارے مشرق ومغرب پر پھیل جائیگی۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے اپنے دین کو ظاہر وغالب کریگا خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔پھر زمین پر جتنے غیر آباد

کھنڈرات ہیں وہ سب آباد ہوں گے اور حضرت عیسیؑ ابن مریمؑ روح اللہ آسمان سے نازل ہوں گے اور وہ امام قائمؑ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔

پھر آپؑ نے ارشاد فرمایا! اور جب وہ ظہور کریں گے تو کعبہ کی دیوار سے پشت ٹیک کر کھڑے ہوں گے ان کے قریب تین سو تیرہ آدمی جمع ہو جائیں گے اور سب سے پہلی بات جو آپ کے منہ سے نکلے گی وہ یہ آیت ہے ''اَنَا بَقِیَّةُ اللّٰهِ فِی الْاَرضِ اِنْ کُنْتُمْ مُومِنِیْن'' اللہ کا بقیہ تم سے بہتر ہے (تمہارے لئے فائدہ مند ہے) اگر ایمان والے ہو۔ پھر وہ کہیں گے اللہ کی زمین پر میں بقیہ ہوں۔ پھر جب دس ہزار آدمی ان کی بیعت کرلیں گے تو آپ وہاں سے روانہ ہوں گے اور روئے زمین پر سوائے اللہ کے ہر وہ چیز جسکی لوگ پرستش کرتے ہیں یعنی بت وغیرہ ان سب کو آگ لگا کر جلا ڈالیں گے اور یہ طویل غیبت کے بعد ہوگا تا کہ اللہ جان لے کہ ہمارے غیب کی کون اطاعت کرتا ہے اور کون اس پر ایمان رکھتا ہے۔ (اکمال الدین)

حضرت امام جعفر صادقؑ یوم موعود کی علامت بیان کرتے ہوئے اس طرح بیان فرماتے ہیں ''اس دن کی علامت یہ ہے کہ آسمان (فضاء) میں ایک ہاتھ ظاہر ہوگا جو رہنمائی دینے والا ہوگا اور سب لوگ اس ہاتھ کی طرف دیکھیں گے (الغیبۃ نعمانی ص:۱۶۹)

احوال یوم ظہور

آپ کا ظہور یوم جمعہ بروز عاشورہ طاق سال میں ہوگا' آپ پشت سے کعبہ کو ٹیک لائے رکن اور مقام کے درمیان اپنے خاص اصحاب سے بیعت لے رہے ہوں گے آپ کے سر پر ابر سایہ فگن ہوگا' آپ کا چہرہ آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا۔

سب سے پہلے حضرت جبرائیلؑ بیعت کریں گے امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔ امام قائمؑ رکن اور مقام کے درمیان اپنی پشت کو ٹیک لگائے ہوئے کھڑے ہوں گے اسی رکن سے

ایک طائر امام قائمؑ کے پاس اترے گا سب سے پہلے آپ کی بیعت کرے گا وہ طائر خدا کی قسم! حضرت جبرائیلؑ ہوں گے (علل الشرائع) ندائے آسمانی سُنکر لوگ بیعت کریں گے۔

امام قائمؑ کسی کی رعایہ میں نہ ہوں گے (ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جو اپنے زمانے کے ظالم کے حکومت کے تحت نہ ہو) اسی لئے آپ کسی کی رعایہ میں نہ ہوں گے امام عصرؑ بوقت ظہور جوان ہوں گے امام عصرؑ کی حکومت چالیس سال رہے گی صرف ایک شب میں اقتدار قائم ہوگا' آپ کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا آپ اپنے اصحاب کے سر پر جب ہاتھ پھیریں گے اسے چالیس مردوں کی قوت عطا ہوگی' آپ کی فوج کے ہر سپاہی کی تلوار کے اوپر ایک کلمہ تحریر ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے۔

ظہور کے بعد امام مہدیؑ کعبہ کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوں گے۔ ابر کا سایہ آپ کے سر اقدس کے اوپر ہوگا۔ آسمان سے آواز آتی ہوگی کہ ''یہی امام مہدیؑ ہیں'' اس کے بعد آپ ایک منبر پر جلوہ افروز ہوں گے۔ لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیں گے اور دین حق کی طرف آنے کی سب کو ہدایت فرمائیں گے۔ آپؑ کی تمام سیرت پیغمبرؐ اسلام کی سیرت ہوگی اور انہیں کے طریقہ پر عمل پیرا ہوں گے ابھی آپؑ کا خطبہ جاری ہوگا کہ آسمان سے جبرئیل و میکائیل آ کر بیعت کریں گے پھر ملائکہ آسمانی کی عام بیعت ہوگی۔ ہزاروں ملائکہ کی بیعت کے بعد وہ ۳۱۳ مومن بیعت کریں گے جو آپ کے خاص اصحاب اور انصار ہیں۔ جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہوں گے پھر عام بیعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ دس ہزار افراد کی بیعت کے بعد آپؑ سب سے پہلے کوفہ تشریف لے جائیں گے اور دشمنان آل محمدؐ کا قلع قمع کریں گے آپؑ کے ہاتھ میں موسیٰؑ کا عصاء ہوگا جو اژدھے کا کام کرے گا۔ اور تلوار (ذوالفقار) حمائیل ہوگی (عین الحیات مجلس ۹۲) تواریخ میں ہے کہ جب آپؑ کوفہ پہنچیں گے تو کئی ہزار کا ایک گروہ آپؑ کی مخالفت کیلئے

نکل پڑے گا اور کہے گا ہمیں بنی فاطمہؑ کی ضرورت نہیں۔ آپ واپس چلے جایئے۔ یہ سن کر آپؑ تلوار سے ان سب کا قصہ پاک کر دیں گے اور کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑ دیں گے۔

علماء فریقین کا کہنا ہے کہ آپ قریہ ''کرعہ'' سے روانہ ہو کر مکہ معظّمہ سے ظہور فرمائیں گے۔ (غایۃ المقصود صفحہ ۱۶۵، نور الابصار صفحہ ۱۵۴) علامہ گنجی شافعی اور علی بن محمد صاحب کفایت الاثر کا بحوالہ ابوہریرہ بیان ہے کہ حضرت سرورؐ کائینات نے ارشاد فرمایا ہے کہ امام مہدیؑ قریہ ''کرعہ'' جو مدینہ سے بطرف مکہ تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے (مجمع البحرین ۴۳۵) نکل کر مکہ معظّمہ سے ظور کریں گے۔ وہ میری ذِرہ پہنے ہوں گے اور میرا عمامہ باندھے ہوں گے۔ ان کے سر پر ابر کا سایہ ہوگا اور ملک آواز دیتا ہوگا کہ ''یہی امام مہدیؑ ہیں ان کی اتباع کرو'' ایک روایت میں ہے کہ جبرئیل آواز دیں گے اور ''ہوا'' اس کو ساری کائینات میں پہنچا دیگی اور لوگ آپ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ (امام مہدیؑ صفحہ ۱۶۷، غایۃ المقصود ۱۴۵)

لغت سروری صفحہ ۵۳۰ میں ہے کہ آپ قصبہ خیرواں سے ظہور فرمائیں گے۔ معصومؑ کا فرمانا ہے کہ امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق کسی کا کوئی وقت معین کرنا فی الحقیقت اپنے آپ کو علم غیب میں خدا کا شریک قرار دینا ہے۔ وہ مکہ میں بے خبر ظہور کریں گے ان کے سر پر زرد رنگ کا عمامہ ہوگا بدن پر رسالتؐ مآب کی چادر اور پاؤں میں انہیں کی نعلین مبارک ہوگی۔ وہ اپنے سامنے چند بھڑیں رکھیں گے کوئی انہیں پہچان نہ سکے گا اور اسی حالت میں کہ وتنہا بغیر کسی رفیق کے کعبۃ اللہ میں آجائیں گے۔ جس وقت عالم سیاہی شب کی چادر اوڑھ لے گا اور لوگ سو جائیں گے اس وقت ملائکہ صف بہ صف ان پر اتریں گے اور حضرت جبرئیل و میکائیل انہیں نوید الٰہی سنائیں گے ان کا حکم تمام دنیا پر جاری وساری ہے یہ بشارت پاتے ہی امامؑ شکر خدا بجالائیں گے اور رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر بآواز بلند ندادیں گے کہ اے وہ گروہ جو میرے

مخصوص و بزرگوں سے ہو اور وہ لوگو! جن کو حق تعالیٰ نے روئے زمین پر میرے ظاہر ہونے سے پہلے میری مدد کیلئے جمع کیا ہے ''آجاؤ''! یہ ندا حضرتؑ کی خواہ و مشرق میں ہوں یا مغرب میں پہنچ جائے گی اور وہ لوگ یہ آواز سُن کر چشم زدن میں حضرت کے پاس جمع ہو جائیں گے یہ لوگ ۳۱۳ ہوں گے اور نقیب امام کہلائیں گے۔ اسی وقت ایک نور زمین و آسمان تک بلند ہوگا جو صفحہ دنیا میں ہر مومن کے گھر میں داخل ہوگا جس سے ان کی طبیعتیں مسرور ہو جائیں گی مگر مومنین کو معلوم نہ ہوگا کہ امامؑ کا ظہور ہوا ہے صبح امامؑ مع ان ۳۱۳ اشخاص کے جورات کو ان کے پاس جمع ہو گئے تھے کعبہ میں کھڑے ہوں گے اور دیوار سے تکیہ لگا کر اپنا ہاتھ کھولیں گے جو موسیٰؑ کے ید بیضاء کے مانند ہوگا اور کہیں گے کہ جو کوئی اس ہاتھ پر بیعت کرے گا وہ ایسا ہے گویا اسنے ''یداللہ'' پر بیعت کی۔ سب سے پہلے جبرئیل شرفِ بیعت سے مشرف ہوں گے ان کے بعد ملائکہ بیعت کریں گے۔ پھر مقدم الذکر نقباء (۳۱۳) بیعت سے مشرف ہوں گے۔ اس ہلچل و اژدہام میں مکہ میں تہلکہ مچ جائے گا اور حیرت زدہ ہو کر ہر سمت سے استفسار کریں گے کہ یہ کون شخص ہیں۔ یہ تمام واقعات طلوع آفتاب سے پہلے سرانجام ہو جائیں گے۔ پھر جب سورج چڑھے گا تو قرص آفتاب کے سامنے ایک منادی کرنے والا ظاہر ہوگا اور باآواز بلند کہے گا جس کو تمام ساکنان زمین و آسمان سنیں گے کہ ''اے گروہ خلائق یہ مہدیؑ آل محمدؐ ہیں انکی بیعت کرو'' پھر ملائکہ اور ۳۱۳ آدمی تصدیق کریں گے اور دنیا کے ہر گوشہ سے جوق درجوق آپؑ کی زیارت کے لئے لوگ رواں ہو جائیں گے (بعض روایات میں ہوا کے ذریعہ آنے کا بھی مندرج ہوا ہے) اور عالم پر حجت قائمؑ ہو جائیگی۔ اسکے بعد دس ہزار افراد بیعت کریں گے اور کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہ چھوڑا جائے گا۔ صرف اللہ کا نام ہوگا اور امام مہدیؑ کا کام ہوگا جو مخالفت کریگا اس پر آسمان سے آگ برسے گی اور جلا کر خاکستر کر دے گی (نور الابصار امام شبلی شافعی، علام الوری ۲۴۲، امام مہدی ۱۶۲)

علماء نے لکھا ہے کہ ۲۷ مخلصین آپ کی خدمت میں کوفہ سے اس قسم کے پہونچ جائے گے جو حاکم بنائے جائیں گے جن کے اسماء (کتاب منتخب بصائر) یہ ہیں یوشع بن نونؑ، سلمان فارسیؓ ابو دجانہ انصاری، مقداد ابن اسودؓ مالک اشترؓ اور قوم موسیٰؑ کے ۱۵ افراد ۷ سات اصحاب کہف (اعلام الوری ۲۴۲ ارشاد مفید) علامہ عبدالرحمٰن جامی کا کہنا ہے کہ قطب ابدال عُرفاء سب آپ کی بیعت کریں گے۔ آپ انسانوں میں اور جنوں میں عدل و انصاف کریں گے (شواہد النبوت ۲۱۴) علامہ طبرسی کا کہنا ہے کہ آپ حضرت داؤدؑ کے اصول پر احکام جاری کریں گے۔ آپ کو گواہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ آپ ہر ایک کے عمل سے بالہام خداوندی واقف ہوں گے۔ (اعلام الوری ۲۴۲) علامہ مجلسی کا کہنا ہے کہ اصحاب کہف آپ کے وزراء ہوں گے (سیرت حلبیہ) حموینی کا بیان ہے کہ آپ کے جسم کا سایہ نہ ہوگا (غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۵۰) آپ کے گرد لوگ اسطرح جمع ہو جائیں گے جس طرح شہد کی مکھی اپنے "یعسوب" بادشاہ کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔

امام قائم المہدیؑ کا خطبہ کعبہ میں

بحار الانوار، ص ۱۲۲۔۱۳۰ علامہ مجلسی علیہ رحمہ نے تحریر فرمایا ہے! امام مہدیؑ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے اور ان کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہوگا۔ پھر آپ مجمع کو خطاب فرمائیں گے:

"یا ایھا الناس : انا نستنصر اللّٰہ علی من ظلمنا و سلب حقنا من یحاجنا فی اللّٰہ فانا اولیٰ باللّٰہ و من یحاجنا فی اٰدم فانا اولیٰ الناس فی اٰدمؑ و من حاجنا فی نوحؑ فانا اولیٰ الناس باابراھیمؑ و من حاجنا بمحمدؐ فانا اولیٰ الناس بمحمدؐ و من حاجنا فی النبینؑ فنحن اولیٰ الناس بالنبین و من حاجنا فی کتاب اللّٰہ فنحن اولیٰ الناس بکتاب الله

انا نشهد و كل معلم اليوم اناقدظلمنا و طردنا وبغيى علينا واخرجنامن ديارناواموالنا واهالينا وقهر نا الا انا نستنصر الله اليوم و كل سلم۔"

''اے لوگو! جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہمارے حقوق ہم سے چھین لئے ہیں ہم ان کے مقابلے میں اللہ کی مدد مانگتے اب جو شخص اللہ کے بارے میں ہم سے بحث کرنا چاہے وہ آئے ہم ثابت کریں گے کہ اللہ ہمارا ہے اور ہم اُس سے زیادہ اللہ کے حق دار ہیں اور جو ہم سے آدمؑ کیلئے بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم لوگوں سے زیادہ حضرت آدمؑ کے وارث وحقدار ہیں اور جو شخص نوحؑ کے بارے میں بحث کریگا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم نوحؑ کے سب سے زیادہ وارث وحقدار ہیں اور جو ہم سے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم حضرت ابراہیمؑ کے سب سے زیادہ وارث وحقدار ہیں اور جو شخص ہم سے حضرت محمد مصطفیؐ کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم تمام لوگوں سے زیادہ محمد مصطفیؐ کے سب سے زیادہ حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے کتاب خدا کے متعلق بحث کریگا تو ہم یہ بھی ثابت کریں گے کہ ہم کتاب خدا کے سب سے زیادہ وارث وحقدار ہیں بیشک! ہم گواہی دیتے ہیں اور آج تمام مسلمان گواہی دیں گے کہ ہم لوگوں پر ظلم کیا گیا ہمیں ہمارے حقوق سے محروم کیا گیا، ہم سے بغاوت کی گئی ہمیں ہمارے گھروں سے ہمارے اموال سے ہمیں ہمارے اہل خاندان سے جدا کر دیا گیا اور نکال دیا گیا اور قہر وستم ڈھائے گئے۔ آج ہم اور تمام مسلمان اللہ سے نصرت کے طالب ہیں اور دادخواہ ہیں۔''

امام قائمؑ رعب و دبدبہ سے مدد یافتہ ہوں گے

بحارج ۱۲ص ۶۷ پر علامہ مجلسیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ امام قائمؑ رعب و دبدبہ سے مدد یافتہ ہوں گے، ان کو اللہ کی طرف سے نصرت حاصل ہوں گی، ان کیلئے زمین سمٹ جائیگی اور زمین کے پوشیدہ خزانے ان پر ظاہر ہو جائیں گے ان کی سلطنت سارے مشرق و مغرب میں پھیل جائینگے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے اپنے دین کو ظاہر و غالب کرے گا۔ خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں پھر زمین پر جتنے غیر آباد اور کھنڈرات ہیں وہ سب آباد ہوں گے اور حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ روح اللہ آسمان سے نازل ہوں گے وہ امام قائمؑ کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے۔

نفس زکیہ آل محمدؑ میں سے ایک کمسن بچہ ہوگا جسکا نام محمد بن حسن ہوگا اور وہ بے جرم و بے قصور قتل کردیا جائے گا۔ جب وہ لوگ اس کو قتل کردیں گے تو پھر اللہ کے نزدیک کوئی معذرت نہ ہوگی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ قائمؑ آل محمدؑ کو ایک ایسے مختصر سے گروہ کے ساتھ بھیجے گا جو لوگوں کی آنکھوں میں سرمہ سے بھی کم ہوں گے جب یہ لوگ خروج کریں تو سب لوگ ان کو دیکھ کر رونے لگیں گے ان کا خیال ہوگا بیچارے تو ذرا دیر میں اُچک لئے جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ ان ہی کے ذریعہ سے سارے مشارق و مغارب کے ممالک کو فتح کرادے گا آگاہ ہو وہی لوگ مومن ہوں گے اور یہ بھی سن لو کہ بہترین جہاد آخر زمانہ کا ہے (غیبۃ طوسی)

"وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيعاً إِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورہ بقرہ ۱۴۸)

"جہاں کہیں بھی تم ہوں گے اللہ تم سب کو یکجا جمع کرے گا' بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے"

اور بخدا تین سو دس سے کچھ زیادہ (۳۱۳) لوگ آئیں گے جن میں پچاس عورتیں ہوگی جو سب مکہ میں جمع ہوں گے جس طرح بادلوں کے ٹکڑے خریف میں ایک کے پیچھے ایک جمع ہوا کرتے ہیں۔

حکومت قائمؑ آل محمدؐ

انوار امامت صفحہ ۲۳۶ پر مذکور ہے علی بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ سے اس نے ابی جارود سے روایت کی ہے کہ فرمایا امام محمد باقرؑ نے قائمؑ آل محمدؐ کی حکومت کُل روئے زمین پر ہوگی اور تین سونو سال زمین پر حکومت ہوگی۔ جتنی مدت ''اصحاب کہف'' دنیا میں سوئے دین محمدؐ کے کوئی بھی دین باقی نہ رہے گا۔

علیؑ کا جمع کردہ قرآن امام مہدیؑ کے پاس موجود ہے

کتاب تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنینؑ میں تحریر ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے غدرو بے وفائی امت کی مشاہدہ کی اور دیکھا کہ یہ لوگ ہرگز آپ کا ساتھ نہ دیں گے تو ان سے اعراض کیا اور مکان کا دروازہ بند کر کے جمع و تالیف قرآن میں مشغول ہوئے حضرت ابوبکر نے آپ کو بلوایا کہ یہاں مسجد میں آیئے جایئے۔ فرمایا میں نے قسم کھائی ہے کہ ردا دوش پر نہ ڈالوں گا اِلاّ نماز کیلئے جب تک کہ کلام الٰہی جمع نہ کرلوں۔ ابتک قرآن کاغذ کے پرچوں کپڑوں کے ٹکڑوں اور ہڈیوں پر متفرق تھا۔ آپ نے اسکو ایک جا جمع فرمایا اور تنزیل و تاویل و ناسخ و منسوخ کو اسکے واضح کیا۔ پس ایک پارچہ پر لکھا وار اس پر مہر کی اور باہر لائے۔ لوگ مسجد میں حضرت ابوبکر کے گرد جمع تھے آپ نے باآوزِ بلند کہا ایہا الناس میں رسولؐ اللہ کے کفن و دفن سے فارغ ہو کر جمع قرآن میں مصروف ہو گیا تھا۔ اب اسکو پورا کرلیا ہے کوئی آیۃ رسولؐ اللہ پر نازل نہیں ہوئی اِلاّ یہ کہ میں نے اسکو اس میں درج کیا ہے یہ تحقیق کہ آنحضرتؐ دنیا سے تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ مجھ کو ہر ایک آیت تعلیم نہیں کی اور اسکی تاویل نہیں بتلائی۔ اب فردائے قیامت نہ کہنا کہ ہم اس سے مطلق آگاہ نہ ہوئے۔ یا علیؑ نے ہم کو اپنی طرف دعوت نہیں کیا یا اپنے حقوق یاد نہیں دلوائے یا اول

سے آخر تک تمام قرآن ہم پر عرض نہیں کیا حضرت عمر نے کہا ''جو قرآن کہ ہمارے پاس ہے ہمارے لئے کافی ہے۔تمہارے قرآن کی حاجت نہیں رکھتے۔حضرت علیؑ نے فرمایا۔تو تم اسکو اب نہ دیکھو گے تاوقت کہ قائم آل محمدؐ ظہور نہ کریں یہ کہکر خشمناک اپنے حجرۂ طاہر کی طرف مراجعت کی اور اس آیہ شریفہ کو تلاوت فرماتے تھے۔

''فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ''(سورہ آل عمران ۱۸۷)

تواریخ میں نقل ہے کہ یہ قرآن آئمہ ہدیٰؑ کے پاس تھا اور اب امام مہدیؑ کے پاس موجود ہے اور وہ ٹھیک اسی ترتیب پر جمع ہوا ہے جس پر کہ نازل ہوا ہے چنانچہ اس میں سب سے پہلے سورۂ اقراء باسم ربک ' ہے پھر سورہ مدثر' پھر سورۂ مزمل' اسکے بعد سورۂ تبت' پھر سورۂ کوثر علیٰ ہذا القیاس۔ مگر چونکہ قرآن موجود مروج ہے۔ بتمامہ کلام خدا منزل من اللہ ہے۔لہذا ہم اسی کی قرأت و تلاوت اور اسی کے اوامر و نہی کے امثال پر مامور ہیں۔ یہ اسلئے کہ امت محمدیہ میں اختلاف نہ ہو اور یہود و نصاریٰ کی طرح ان کے جدا جدا قرآن نہ ہو جائیں۔

مصحفِ فاطمہؑ

تہذیب المتین صفحہ ۲۴۶ پر کلینی سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے رحلت فرمائی تو جناب سیدہؐ کو آنحضرت کی مفارقت اور منافقوں کے ظلم واذیت سے رنج و مصیبت پیش آئی کہ جسکی شدت سوائے حق تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں پس جل شانہ نے جبرئیل کو مقرر کیا کہ اس جناب سیدہؐ کے پاس جا کر انکے غم واندوہ کو تسکین دیں جبرئیل ہر روز آئے اور جناب سیدہؐ کی خدمت میں انہیں تشفی دیتے اور قرب و منزلت رسولؐ اللہ اور انکے مدارج عالیہ بدرگاہ باری شہزادی سے بیان کرتے اور جو معاملات حق و باطل اس امت میں ہونیوالے تھے اور رنج و مصیبت و بلاء و محنت آنحضرتؐ کی

ذریت کو پیش آنے والی تھی اور جن جن عذاب میں دشمنان اہلبیتؑ مبتلا ہونے والے تھے ایک ایک کر کے انکے روبرو بیان کرتے تھے امیر المومنینؑ ان تمام حالات اور سوانح نادرات کو لکھتے جاتے تھے تا اینکہ رفتہ رفتہ ایک کتاب بن گئی کہ جو مصحف فاطمہؑ کے نام سے موسوم ہے اور تمام احوال آئندہ روز قیامت تک کے اس میں درج ہیں اور وہ اب قائم آل محمدؐ کے پاس ہے۔

عصائے موسیٰؑ

کتاب اقوال معصومینؑ ص:۱۶۱ پر امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ عصائے موسیٰؑ سب سے پہلے آدمؑ کو ملا تھا۔ پھر شعیبؑ کو پھر ان سے موسیٰؑ اور اب وہ ہمارے پاس ہے اس عصاء سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہرا تھا۔ اور اپنی اصل صورت میں اپنے درخت سے جدا ہوا تھا اور وہ بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے تو وہ آتا ہے اور یہ ہمارے قائمؑ کے لئے مہیا کیا گیا ہے اور وہ ایسے ہی معجزے دکھائے گا جو موسیٰؑ کیلئے دکھائے تھے۔ وہ جب آئے گا تو ہڑپ کر جائے گا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہوں گے۔ اس کے دو ہونٹ ہوں گے جن کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور وہ اپنی زبان سے تمام اسبابِ فریب کو نگل جائے گا۔ (اصول کافی کتاب الایمان والکفر)

امام قائمؑ اور نظام عدالت: شیخ مفید علی بن عقبہ سے اور وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ حضرت قائمؑ جب قیام فرمائے تو نظام عدالت جاری کریں گے۔ آپ کے دورِ حکومت میں کوئی ظلم وستم نہیں ہوگا۔ راستے پر امن ہو جائیں گے۔ زمین اپنی برکتوں کو باہر نکال دیگی۔ ہر صاحب حق کو اسکا حق لوٹا دیں گے ہر شخص جس دین سے بھی تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اسلام کی طرف آجائے گا اور ایمان لے آئیگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ''

(سورہ آل عمران: ۸۳)

''تمام کے تمام زمین وآسمان خواہ تاخواہ اس کے فرمان کو قبول کرلیں گے''

امام قائمؑ اور آپکے اصحاب کیلئے نعمتیں

ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا اس سمندر کے نیچے کوئی چیز ہے؟ آپؑ نے فرمایا! ہاں اسے آنکھوں سے دیکھنا پسند کرے گا یا کانوں سے سُننا؟ اس نے عرض کی! البتہ آنکھوں سے دیکھنا کیونکہ جو کان سنتے ہیں اس کا ادراک اور معرفت نہیں ہوسکتی اور جو آنکھ دیکھتی ہے دل اسکی تصدیق کرتا ہے تو آپؑ نے اس آدمی کا ہاتھ پکڑا' حتیٰ کہ سمندر کے کنارے آپہنچے تو فرمایا! ائے اپنے رب کے مطیع غلام جو تجھ میں ہے ظاہر کردے' تو سمندر کا پانی آخر تک پھٹ گیا اور ایک پانی ظاہر ہوا' جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار اور زنجبیل (جنت کی ایک نہر) سے زیادہ لذیز تھا۔ اس نے عرض کی یا ابوعبداللہ میں آپ پر قربان یہ کس کیلئے ہے۔

حضرت امام جعفرؑ صادق نے ارشاد فرمایا! امام قائم اور انکے اصحاب کیلئے پوچھا گیا۔ کب؟ آپؑ نے فرمایا! جب امام قائم قیام کریں گے اور ان کے اصحاب جو دنیا کی سطح پر جو پانی ہے وہ ختم ہو جائیگا تو مومنین اللہ کو پکاریں گے اور دعا کریں گے تو اللہ ان کیلئے یہ پانی بھیجے گا تو وہ پئیں گے اور جو ان کے مخالفین ہیں یہ ان کے لئے حرام ہے۔ پھر اس نے سر اٹھایا تو ہوا میں دیکھا کہ گھوڑے ہیں جن پر زینیں کسی ہوئی ہیں' لگامیں لگی ہوئی ہیں اور ان کے پر ہیں' اس شخص نے پوچھا! کیا میں ان میں سے ایک پر سوار ہوسکتا ہوں؟ فرمایا! اگر تو ان کے انصار میں سے ہے۔ اس نے پوچھا کیا میں اس پانی میں سے پی سکتا ہوں؟ فرمایا! اگر تو ان کے شیعوں میں سے ہے۔

(القطرۃ ج:۱ ص:۳۵۶)

مومنین ہواؤں پر سفر کریں گے: امام علی رضاؑ نے فرمایا جب امام قائمؑ قیام فرمائیں گے تو اللہ ملائکہ کو حکم دیگا کہ مومنین کو سلام کریں اور ان کی مجلسوں میں انکے ساتھ بیٹھیں اور اگر کوئی امام قائمؑ کے پاس جانے کا ارادہ کرے گا تو کچھ فرشتوں میں سے ایک اسکو سوار کرلیگا۔ حتیٰ کہ امام قائمؑ کے پاس لے آئیگا۔ جب وہ اپنی حاجت پوری کرے گا۔ تو اسکو واپس پہنچا دے گا اور مومنین میں سے کچھ بادلوں پر سفر کریں گے اور ان میں سے کچھ ملائکہ سے سبقت کریں گے اور کچھ ملائکہ کا حکم مانیں گے اور مومنین اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ اکرام والے ہیں اور کچھ کو امام قائم ایک لاکھ ملائکہ پر قاضی مقرر کردیں گے۔ (القطرہ فی البحار ج ۲، ص ۴۹۸)

آپ کے اصحاب خدا کی قسم! ایک ساعت میں اسطرح جمع ہو جائیں گے جیسے برسات میں بادل جمع ہوتے ہیں۔ آپ رکن و مقام کے درمیان بیعت لیں گے روایات میں ہے کہ آپ کی حکومت ۳۰۹ سال رہیگی ظہور کے بعد تمام ممالک کے شیعہ آپ کے پاس جوق در جوق جمع ہوں گے امام قائمؑ ظہور کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائیں گے (حضرت موسیٰؑ کی طرح) "فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ" (سورہ الشعراء آیت ۲۱) "پس میں تم میں سے چلا گیا جب کہ میں تم سے ڈر محسوس کیا اور میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا فرمائی اور مجھے مرسلین میں سے قرار دیا"

امام قائمؑ کی حکومت: امام قائمؑ کی حکومت کتنے عرصہ رہیگی اسکے بارے میں مختلف روایتیں ہیں کہیں سات سال ہے کہیں نو سال ہے اور ان ایام میں ایک دن ستر برس کا ہوگا۔ مگر حضرت مقدسؒ اردبیلی جنکے تقویٰ کی وجہ سے انہیں مقدسؒ اردبیلی کہا جاتا ہے جو نجف اشرف میں مولائے کائنات سے سوالات معلوم کرتے تھے اور آپ نے امام زمانہؑ سے بھی ملاقات کی ہے۔ آپ

حدیقۃ الشیعہ ۲۳۶ پر علی بن عبداللہ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عبداللہ سے اس نے ابی جارود سے روایت کی ہے کہ فرمایا! امام محمدؑ باقر نے قائم آل محمدؑ کی حکومت کل روئے زمین پر ہوگی اور تین سونو سال (۳۰۹) زمین پر حکومت ہوگی جتنی مدت اصحاب کہف خواب میں رہے (پہلی مرتبہ) اور کل روئے زمین کو فتح کریں گے اور سوائے دین محمدؐ کے اور کوئی دین نہ رہے گا۔

حضرت امام قائمؑ کے شیعوں کی خوشحالی: جس وقت ہمارے قائمؑ قیام کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کی تمام تر پریشانیاں دور فرما دیگا اور ان کے دلوں کو فولادی ٹکڑے بنادے گا اور ان کے ایک مرد کی طاقت چالیس مردوں کے برابر بنادیگا اور ہمارے شیعہ ساری زمینوں کے حکمران ہوں گے اور وہی تو تمام اقوام اور قبائل کے سردار ہوں گے۔ (بحارالانور ج ۵۲ ص ۳۱۶)

حضرت قائمؑ اور علمی انقلاب: بحارالانور جلد ۵۲ ص: ۳۳۶ خرائج راوندیؒ منقول ہے کہ علم ۲۷ حروف ہے جو رسولؐ اللہ تمام حروف جس مقدار میں علوم لے کر آئے وہ سب دو حروف ہیں جن سے انسان نے آج تک علمی ترقی کی ہے اور جس وقت ہمارے قائمؑ قیام کریں گے تو آپؑ علم کے باقی دیگر پچیس (۲۵) حروف کو بھی منظر عام پر لئے آئیں گے اور ان سب کو لوگوں میں عام کردیں گے دو حروف کہ ہمراہ (۲۵) پچیس حروف ملکر بہت بڑا علمی انقلاب بپا ہوجائیگا کسی کو اسکا تصور تک نہیں ہے۔ (بحارالانوار ج ۵۲ ص: ۳۵۰، غیبت نعمانی)

تبرکاتِ رسولؐ خدا: بحارالانوار جلد ج ۱۲ ص ۱۶۲ ابو یعقوبؒ سراج سے روایت ہے کے فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کے جب سوال کیا گیا کہ شیعوں کو فرج وکشادگی کب نصیب ہوگی؟ آپ نے فرمایا! جب اولاد عباس میں اختلاف ہوگا، ان کی سلطنت کمزور ہوجائیگی اور ایسے ایسے لوگ اس کی طمع کرینگے جنہوں نے سلطنت کی کبھی خواہش نہ کی تھی اور اہل عرب سے عنانِ حکومت چھین لی

جائیگی اور بیل اسکی طرف سینگ کو اُٹھائیگا، سفیانی اور یمانی خروج کرینگے اور حسنی حرکت میں آئیگا ،صاحب الامر مدینہ سے مکہ کی طرف تمام تبرکات رسول خدا لیکر چلے جائینگے۔ اس نے عرض کیا تبرکاتِ رسولؐ اللہ میں کیا کیا ہوگا؟ امام نے فرمایا آنخضرت کا عصا، آنخضرتؐ کی سواری کا گھوڑا آنخضرت کے اسلحہ جنگ اور آنخضرت کی زین۔

انطاکیہ سے توریت وانجیل کے نسخوں کو نکالنا: بحار ج ۵۱ ص ۲۵ کے احادیث ہیں ہے کہ حضرت امام مہدیؑ اصل توریت انطاکیہ، شام، فلسطین، اور بحیرہ طبریہ کے غاروں سے نکالیں گے اور اس کتاب کے ذریعہ یہودیوں پر حجت تمام کریں گے جناب رسالتمآب سے حدیث ہے کہ ''وہ (امام مہدیؑ) توریت وانجیل کو ایک زمین سے نکالے گا، جس کا نام انطاکیہ ہے۔

تابوتِ سکینہ:

''وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَى وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ '' (سورۂ بقرہ ۲۴۸)

ان کے نبی نے کہا تحقیق اس کے ملک کے نشانی یہ ہے کہ وہ تمہارے پاس تابوت سکینہ کو لے آئے گا، اس تابوت میں تمہارے رب کی طرف سے سکینہ ہے اور آل موسیٰؑ وآل ہارون جو کچھ چھوڑ گئے ہیں اس میں موجود ہے''

تفاسیر میں آیا ہے کہ یہ ایک صندوق ہے جس میں انبیاء کے تبرکات ہیں اور بنی اسرائیل کے نزدیک جس کے پاس یہ صندوق ہوتا تھا اسے ملک اور حکومت کا حقدار سمجھا جاتا تھا اور بہ تحقیق فرشتے آئے اور انہوں نے بنی اسرائیل کے جم غفیر سے اسے اٹھالیا اور حضرت طالوتؑ کے

سامنے رکھ دیا پھر طالوتؑ نے اس کو داؤدؑ کے لئے اور حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ کو اور انہوں نے اپنے وصی جناب آصف بن برخیا کو دیدیا۔ پھر بنی اسرائیل نے اسے کھودیا۔ تو انہوں نے دوسروں کی اطاعت شروع کردی۔ جناب رسولؐ خدا سے حدیث ہے کہ امام قائمؑ تابوت سکینہ کو انطاکیہ کے ایک غار سے نکالیں گا اور توریت کو شام کے ایک پہاڑ سے نکالیں گا اوران کے ذریعہ یہودیوں پر حجت قائم فرمائینگے، جس کی وجہ سے وہ بہت سے اسلام لائیں گے۔

(منتخب الاثر، ص ۳۰۹)

جناب رسولؐ خدا سے ایک اورروایت ہے کہ آپ کے ہاتھوں پر بحیرہ طبریہ سے تابوت سکینہ ظاہر ہوگا پس اسے اٹھایا جائے گا اور حضرت قائم آل محمدؐ کے سامنے بیت المقدس میں رکھا جائے گا، جب یہودی اسے دیکھیں گے تو اسلام لے آئیں گے اور تھوڑے بچ جائیں گے جو اسلام قبول نہ کریں گے۔ (الملاحم والفتن، ص ۵۷)

مومنین کا کوفہ میں اجتماع اور مسجد کی تعمیر

جب امام قائمؑ کوفہ میں نزول اجلال فرمائیں گے تو ہر مومن کوفہ میں یا تو پہلے سے ہوگا یا وہاں پہنچ جائیگا۔ جب آپ کا ظہور ہوگا تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہوجائیگی اور بندگان خدا کو آفتاب کی روشنی کی ضرورت نہ رہے گی انکی مملکت میں ہر ایک شخص اتنی طویل عمر پائیگا کہ ایک ایک فرد سے ہزار ہزار فرزند پیدا ہوں گے، آپ مسجد کوفہ سے باہر ایک ایسی مسجد تعمیر کرائیں گے جسکے ایک ہزار دروازے ہوں گے کوفہ کے مکانات نہر کربلا سے متصل ہوجائیں گے اور آبادی اتنی وسیع ہوجائیگی کہ اگر کوئی شخص بروز جمعہ اپنے خچر پر سوار ہوکر چلے تو اس کو نماز جمعہ نہیں ملے گی (غیبۃ طوسی)

امام قائمؑ مسجد الحرام اور مسجد رسولؐ دونوں کو منہدم کروا کے دوبارہ ان دونوں کو اسکی اصل بنیادوں پر تعمیر کرائیں گے اور بنی شیبہ کے ہاتھ قلم کریں گے اور اسے کعبہ پر لٹکائیں گے (کیونکہ یہ کعبہ کے چور ہیں)

جب امام قائم مسجد کوفہ پہونچیں گے جس کی چہار دیواری اس وقت پختہ اینٹ اور گارے سے بنی ہوگی تو اسے دیکھ کر فرمائیں گے: ویل ہو اسکے لئے جس نے تجھے منہدم کیا اور تیرے انہدام میں آسانی فراہم کی اور نوحؑ کے قبلہ کو بدلا' آپ چاروں مسجدوں کو بنیاد تک منہدم کر دینے کا حکم دیں گے اور حضرت موسیٰؑ کے عریشہ کی طرح اس پر عریشہ اور سائبان بنا دیں گے کیونکہ مسجدوں کی ایسی تعمیر میں کوئی شرف نہیں ہے عہد رسولؐ میں جیسی مسجدیں تھیں ویسی ہی بنائیں گے اور شاہراہوں کو اتنا چوڑا اور کشادہ کریں گے ان کا عرض ساٹھ ہاتھ ہو جائے راستے میں جو مسجدیں پڑیں گی انکو منہدم کرادیں گے راستے کی طرف کھلا ہوا ہر روشن دان چھجے' پرنالے اور بیت الخلا کو بند کرا دیں گے اور اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دیگا کہ وہ ان کے دورِ حکومت میں اپنی گردش کو کم کر دے چنانچہ اس وقت کا ایک دن تمہارے دس دن ایک مہینہ دس مہینوں اور ایک سال دس سال کے برابر ہوں گے۔ تھوڑے ہی دنوں بعد ان پر دس ہزار مارقین رمیلہ وسکرہ سے خروج کریں گے اور ان کا نعرہ یا عثمان یا عثمان ہوگا تو آپ اپنے موالیوں میں سے ایک کو بلا کر اسکی کمر میں اپنی تلوار حمائل کریں گے وہ اکیلا ہی ان سب کو قتل کر دے گا ان میں سے کوئی ایک فرد بھی نہ بچیگا پھر آپ کابل شاہ کا رُخ کریں گے (شائید یہ قسطنطنیہ ہے) یہ وہ شہر ہے جسے آج تک کوئی فتح نہیں کیا آپ اسکو فتح کریں گے اسکے بعد آپ کوفہ واپس تشریف لائیں گے اور وہاں منزل فرمائیں گے اور عرب کے ستر قبیلوں کو تہ تیغ کریں گے۔

ہمیں کس طرح پتہ چلے کہ حضرت کا ظہور ہو چکا ہے

امام جعفر صادقؑ کے سامنے حضرت قائمؑ کا ذکر کیا گیا کہ ہمیں کس طرح پتہ چلے کہ ان کا خروج ہوگیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا!

"یصبح احدکم و تحت رائسه صحیفة علیها مکتوب طاعته معروفة"

جب تم لوگ (صبح کے وقت) اٹھو گے تو تمہارے تکیہ کے نیچے سے ایک پرچہ نکلے گا جس پر تحریر ہوگا "طاعته معروفة" (یعنی انکی اطاعت کرنا ہی نیکی اور بہتری ہے)

امام قائم المہدیؑ سب سے پہلے کس کا انتقام لیں گے؟

جتنے بھی آئمہ طاہرین و معصومین شہید ہوئے ہیں ان سب کے ولی ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف ہیں۔ حضرت محسن یہ اتنے اہم شہید ہیں کہ مقام شہادت میں یہ اولین و آخر میں سب سے اونچے مقام کے مالک ہیں۔ آپ اگر کتب غئیب اٹھا کر دیکھیں تو جب امام زمانہؑ اپنی تلوار انتقام بلند فرمائیں گے تو سب سے پہلے علیؑ کو ماہ رمضان میں لگنے والی ضربت اور نہ جناب سیدہ پر امراقِ در، پسلیوں کا ٹوٹنا، اور نہ امام حسنؑ کے جنازے سے نکلنے والے ۷۰ تیر اور نہ ہی مظلوم کربلا کی تیرہ ضربوں سے شہادت کا انتقام لیں گے بلکہ سارے کتب غیبت رو رو کر یہی بتا رہی ہے کہ منتقم حقیقی علیہ السلام سب سے پہلے اس کمسن کا انتقام لیں گے۔

ہاتھوں کا قطع کرنا:۔

ابو بصلت ہروی کہتا ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے پوچھا کہ حضرت قائمؑ سے پہلے کون سا کام کریں گے؟ تو حضرت نے کہا ابتداء بنی شیبہ کے سراغ میں جائیں گے اور ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لئے کہ وہ لوگ خانہ خدا کے چور ہیں۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب حضرت قائمؑ قیام کریں گے تو بنی شیبہ کو گرفتار کر کے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اور انہیں لوگوں کے درمیان تشہیر کرتے ہوئے آواز دیں گے کہ یہ لوگ خانہ خدا کے چور ہیں۔ (شیبہ فتح مکہ میں مسلمان ہوا تو رسولؐ خدا نے اسے خانہ کعبہ کی کنجی سپرد کر دی اور بنی شیبہ گروہ ایک مدت تک بیت اللہ کے کلید بردار رہے)

مقدس نما لوگ:۔

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدیؑ کوفہ کی سمت روآنہ ہوں گے تو وہاں 'تبریہ' فرقے کے سولہ ہزار افراد اسلحوں سے لیس حضرتؑ کی راہ میں حائل ہوں گے وہ لوگ قرآن کے قاری' علماء دین ہوں گے۔ جن کی پیشانی پر عبادت کی کثرت سے گھٹا پڑا ہوگا اور شب بیداری کی وجہ سے چہرے زرد ہوں گے مگر نفاق سے ڈھنکے ہوں گے وہ سب ایک آواز ہوکر کہیں گے! اے فرزند فاطمہؑ جدھر سے آئے ہو ادھر ہی لوٹ جاؤ اس لئے کہ تمہاری ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت امام مہدیؑ شہر نجف کی پشت سے دوشنبہ کو ظہر سے شام تک ان پر تلوار چلائیں گے اور سب کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اس جنگ میں حضرتؑ کا ایک سپاہی بھی زخمی نہیں ہوگا۔

ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ! امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ حضرتؑ کو ظہور کے وقت جن مشکلوں کا سامنا ہوگا رسولؐ خدا کی مشکلات کے بقدر ہوگا یا اس سے زیادہ فضیلؔ کا بیان ہے کہ فرمایا امام جعفر صادقؑ نے کہ جب ہمارے قائمؑ قیام کریں گے تو جن مشکلات کا سامنا زمانۂ جاہلیتؑ میں رسولؐ خدا کو ہوا ہے اس سے زیادہ جاہلوں سے تکلیف واذیت پہنچے گی اس نے سوال کیا وہ کیسے؟ تو آپؑ نے کہا رسولؐ خدا جب مبعوث ہوئے تو لوگ بتوں کی 'لکڑیوں کی' پتھروں کی پوجا کرتے تھے لیکن حضرت قائمؑ ایسے زمانے میں ظہور کریں گے جب لوگ آپ کے خلاف قرآن سے احتجاج کریں گے اور آیات کی غلط تاویلیں کریں گے۔

امام عصرؑ کے پاس تبرکات رسولؐ ہوں گے: وقت ظہور کی ایک خاص علامت یہ ہوگی کہ اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ (۳۱۳) آدمی انکے پاس جمع ہوجائیں گے اور جب وقت خروج آئے گا تو آپ کی تلوار خود بخود نیام سے باہر نکل آئیگی اور آواز دیگی ''اے اللہ کے ولی! اٹھیے اور دشمنان خدا کو قتل کیجئے (کفایت المومنین)

جب ظہور امام قائمؑ کا وقت آئے گا تو آسمان سے ایک منادی ندا دیگا ائے لوگو! اب تم پر جابروں اور ظالموں کے تسلط کی مدت ختم ہوگئی اب امتِ محمدؐ کی برگزیدہ و بہترین ہستی اولی الامر ہیں، جاؤ اور مکہ میں ان سے ملو۔ یہ سنکر نجبائے مصر اور ابدال شام، اور عصائب عراق نکل کھڑے ہوں گے جو شب کو راہب اور عابد اور دن کے وقت شیر ہوں گے ان کے دل فولاد جیسے ہوں گے اور مکہ آکر رکن و مقام کے درمیان حضرت صاحب الامر کی بیعت کرینگے۔

عمران بن حصینؓ نے رسول اللہؐ سے راویت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا! ان کا نام میرا نام ہوگا ان کے ظہور کے بعد چڑیاں اپنے گھونسلوں میں خوب بچے نکالیں گی، دریاؤں میں مچھلیاں بکثرت پیدا ہوں گی، دریاؤں میں پانی خوب لہریں ماریگا، جگہ جگہ پانی کے چشمے اُبلیں گے زمین ضرورت سے زیادہ غلہ اُگائے گی جب وہ چلیں گے تو آگے آگے جبرائیلؑ ہوں گے پیچھے اُن کے اسرافیل ہوں گے اور وہ زمین کو عدل و داد سے اسطرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (اختصاصؒ)

مسلمانوں کو اسلام گراں معلوم ہوگا: حکمرانوں اور بہت سارے لوگوں پر اسلام اسلئے گراں ہوگا کہ وہ اسلام سے دوری کے عادی ہو چکے ہوں گے۔ وہ اسلام کی طرف واپس آنے کو مشکل سمجھتے ہوں گے۔ یہ بات ان کے لئے بار گراں ہوگی اور حضرت مہدیؑ کے ہاتھ پر اسلام پر عمل کرنے کی خاطر بیعت کرنا ان کیلئے مشکل ہوگا۔

کتاب جدید: روایات میں ہے کہ آپ کتاب جدید نافذ فرمائیں گے کتاب جدید سے مراد یہ ہے کہ قرآن کا ایک نسخہ آپ لائیں گے جو نزول والی ترتیب سے تحریر شدہ ہوگا۔ یعنی سورتوں اور آیات والی ترتیب نئی ہوگی یہ نسخہ امام مہدیؑ کے پاس انبیاء اور نبی اکرمؐ کی باقی مواریث کے ہمراہ محفوظ ہے اور یہ کہ وہ اس قرآن سے مختلف نہ ہوگا نہ اس میں کوئی حرف زائد ہوگا نہ ایک حرف کم

ہوگا۔قرآن یہی ہوگا لیکن سورتوں اور آیات کی ترتیب نئی ہوگی اور وہ قرآن رسولؐ اللہ کا املاء اور حضرت علیؑ کی تحریر ہوگا اس میں کوئی حرج نہیں کہ قرآن کا جدید ہونا اوپر کے دونوں معنوں میں ہو۔

مردے قبروں سے نکل کر قتل کریں گے: امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور انسانوں کو پیدا کیا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (وہ مردے جو زندہ کیئے گئے) وہ کوفے کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں' اپنی تلواروں سے خدا اور رسولؐ اور مومنین کے دشمنوں کو قتل کررہے ہیں۔ چنانچہ اسکے لئے اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ **"يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْماً غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ** (سورہ ممتحنہ ۱۳) "اے ایمان والو! جس قوم پر خدا نے غضب نازل کیا اس سے دوستی نہ رکھو' یہ لوگ آخرت سے بالکل اسی طرح مایوس ہیں جس طرح کفار اہل قبور (مردوں) سے مایوس ہیں۔ یعنی ان کے زندہ ہونے کا گمان بھی نہیں رکھتے۔ (بحارالانوار ج۱۲ص ۶۱۵)

علماءسوء: علماء سوء امام قائمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے فرزند رسولؐ پاک! "ہمیں آپ کی ضرورت نہیں ہے' آپ وہاں چلے جائیں جہاں سے آپ تشریف لائیں ہیں"

وہ آپ کے کیئے گئے فیصلوں پر بحث کرنے کی کوشش کریں گے اور آپؑ کے فیصلوں کے خلاف فقہ وقانون اسلام ہونے کا فتویٰ دیں گے اور امام مہدیؑ کے قتل کا فتویٰ بھی دے دیں گے' جس وجہ سے ان سب کا خاتمہ کردیا جائے گا۔ علماء کی کتابیں بتلاتی ہیں کہ تقریباً بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) سے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) علمائے سوء قتل کیئے جائیں گے۔ ان علمائے سو کی پیروی کرنے والے اور ان کا ساتھ دینے والوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے گا کیونکہ ان کا جرم بھی علمائے سوء کے جرم سے کم نہ ہوگا۔

''روئے ارضی کا ہر باسی ''علی ولی اللہ'' کا ورد کرنے والا ہوگا''

عرفان امامت صفحہ ۲۲۹ پر رسولؐ عالمین سے ارشاد ہے کہ امام مہدیؑ کے زمانے میں غربت و افلاس ختم ہوجائیں گے احساس محرومی کالعدم ہوجائے گا احساس کمتری نابود ہوجائے گا۔ قنوطیت کافور ہوجائیگی۔ غم مسرت میں بدل جائے گیں۔ جہنم نما زندگی آسان ہوجائے گی مایوس چہرے پرامید ہوجائیں گے خوف و ہراس ختم ہوجائے گا سکون واطمینان غالب ہوگا۔ روئے ارض پر اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ روئے ارض کا ہر باسی ''**لا الہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللہ علی ولی اللہ**'' کا ورد کرنے والا ہوگا۔

دین محمدیؐ کا غلبہ ہوگا

کافی میں جناب امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ خدا نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا کہ اپنے وصی کی ولایت کو ظاہر کردے۔ ولایت سے مراد دین حق ہے جو قائم آل محمدؐ کے زمانۂ ظہور میں تمام دینوں پر غالب آجائے گا۔ خدائے تعالیٰ ولایت قائمؑ کو ولایت علیؑ کے ذریعہ پورا کردیگا اگرچہ کافر بُرا مانے کسی نے عرض کی اے مولاؑ آنحضرتؐ نے فرمایا! حضرت موسیٰؑ کی مناجات میں ہے کہ خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ سے جناب محمدؐ کے ذکر میں فرمایا میں اپنے کلمات کو ضرور پورا کروں گا۔ اور اپنے دین کو سب دینوں پر غالب کردوں گا یہاں تک کہ ہر مقام میں میری عبادت کی جائے گا۔ احتجاج میں جناب امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ ان جناب نے فرمایا ' صاحب الامر ایک عذر کی وجہ سے غائب ہوجائیں۔ اس وقت لوگوں کے قلوب فتنے برپا کریں گے یہاں تک کہ آدمیوں میں سے جو سب میں زیادہ ان کا قرابتدار ہوگا وہ انکا دشمن ہوجائے گا اس وقت خدائے تعالیٰ ان کی ایسے لشکر سے مدد کرے گا جس کو تم نہ دیکھو گے اپنے پیغمبر

کے دین کو خدا ان کے ہاتھ سے سب دینوں پر غالب کردے گا اگرچہ مشرکوں کو ناگوار ہو۔

تفسیر البیان میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ دین محمدیؐ کا غلبہ اس وقت ہوگا کہ جب مہدیؑ آل محمد ظاہر ہوگے۔ اس زمانے میں کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جو جناب محمد مصطفےؐ کی رسالت کا اقرار نہ کرے۔ الاکمال اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ ہمارا قائمؑ اپنے رعب و دبدبہ سے مظفر و منور ہوگا۔ مدد غیب سے اس کی نصرت کی جائے گی۔ زمین اس کے واسطے سمٹ جائے گی (کہ جہاں چاہیں گے دم بھر میں چلیں جائیں گے) زمین کے خزانے ان پر ظاہر ہو جائیں گے۔ ان کی سلطنت مشرق سے مغرب تک پہنچے گی۔ ان کے ذریعہ سے خدا اپنے دین کو سارے دینوں پر غالب کردے گا۔ کوئی ویرانہ ایسا نہ رہے گا جہاں آبادی نہ ہو جائے۔ عیسیٰؑ روح اللہ ابن مریمؑ نازل ہوں گے اور ان حضرتؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حضرت قائمؑ کے قیام کے بعد ایمان لانا فائدہ نہیں پہنچائے گا

"یَوْمَ یَأْتِیْ بَعْضُ آیَاتِ رَبِّکَ لاَ یَنفَعُ نَفْساً إِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ"

(سورہ انعام آیت ۱۵۹)

''ایک دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی کا ایمان اس وقت فائدہ نہیں پہنچائے گا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا ہو۔'' (اکمال الدین اتمام انعمت جلد اول)

امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں' آیات اور نشانیوں سے مراد آئمہؑ ہیں اور وہ آیت اور نشانی جسکا انتظار کیا جارہا ہے۔ وہ حضرت قائمؑ ہیں پس اس دن کسی کا ایمان لاتا اسے فائیدہ نہیں پہنچائے گا۔ جو اس سے قبل کہ بہ وسیلہ تلوار قیام کریں۔ ان پر ایمان نہ لے آئے ہوں اگرچہ ان سے قبل ان کے آباء طاہرین ایمان کیوں نہ لایا ہو۔ (اکمال الدین)

☆☆☆☆☆

باب ۱۶۔ ملاقات امام

حضرت امام مہدیؑ کی ملاقات کا شرف: عیون اخبار الرضاص: ۷ پر ہے وہ شخص بہت ہی خوش قسمت ہوگا جو امام قائمؑ سے ملاقات کرے گا۔ اور سعادت ہے اسکے واسطے' جوان سے محبت کریگا اور خوش قسمت ہے وہ شخص جوان کی امامت کا قائم ہوگا۔

بحار الانوار' ج ۱۲'ص: ۵۱ پر مجلسی علیہ رحمہ نے سیّد فاضل میر علام سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے ایک شب میں روضۂ نجف اشرف کے صحن میں تھا شب کا زیارہ حصہ گذر چکا تھا اور میں صحن کے اندر اِدھر اُدھر پھر رہا تھا کہ دیکھا ایک شخص روضۂ مقدس کی طرف جارہا تھا میں بھی اسکی طرف جا بڑھا اور قریب جا پہنچا تو دیکھا کہ وہ میرے استاد فاضل و عالم ومتقی وزکی مولانا اردبیلی ہیں یہ جان کر میں نے خود کو چھپا لیا دیکھا کہ وہ روضۂ اقدس کے دروازہ پر پہنچے روضہ کا دروازہ مقفل تھا مگر ان کے پہنچتے ہی کھل گیا اور وہ روضہ میں داخل ہو گئے میں نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہیں تھوڑی دیر کے بعد وہ روضہ سے باہر آ گئے اور دروازہ بند ہو گیا وہ نجف اشرف سے کوفہ کی جانب روانہ ہوئے میں بھی ان کے تعقب میں چلنے لگا مگر اس طرح کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکیں وہ مسجد کوفہ میں داخل ہوئے اور اس محراب کے پاس پہنچے جہاں امیر المومنینؑ نے شہادت پائی تھی پھر مسجد سے نکل کر نجف اشرف کا رخ کیا میں بھی پیچھے پیچھے چلتا رہا ابھی وہ مسجد حنانہ پہنچے ہی تھے کہ مجھے کھانسی آ گئی جسے میں ضبط نہ کر سکا۔

آواز سن کر وہ میری طرف متوجہ ہونے اور مجھے پہچان کر پوچھا کہ تم میر علام ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا جب آپ روضۂ مقدسہ میں داخلل ہوئے میں اسی وقت سے آپ کے نقش قدم پر چلا آ رہا ہوں میں آپ کو صاحب قبر امیر المومنینؑ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ کو اس شب میں جو درپیش آیا ہے شروع سے آخر تک سب بتا دیجئے۔

آپ نے فرمایا! اچھا میں اس شرط پر بتاتا ہوں کہ جب تک میں زندہ رہوں کسی کو نہ بتانا آپ نے مجھ سے پکا عہد لے لیا' تو فرمایا! سنو! میں چند مسائل پر غور کررہا تھا جب کچھ نتیجہ خاطر خواہ برآمد نہ ہوا تو سیدھا حلال مشکلات امیر المومنینؑ کی بارگاہ میں پہنچ گیا روضہ کا دروازہ مقفل تھا لیکن میرے پہنچتے ہی بغیر کسی کلید کے کھل گیا جیسا کہ تم نے دیکھا ہوگا میں نے روضہ میں داخل ہوکر اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی کہ میرے مولاؑ مجھے سوالات کا جواب عطا فرمادیں تو مطمئن ہوجاؤں قبر مبارک سے ناگاہ آواز آئی کہ مسجد کوفہ جاکر اپنے زمانے کے امام سے مسائل کا حل دریافت کرو۔ چنانچہ میں محراب مسجد کوفہ میں گیا وہاں امام زمانہ موجود تھے میں نے صاحب الزمانؑ سے مسائل دریافت کیئے اور اب مطمئن ہوکر اپنے گھر جارہا ہوں۔

درود اور آپ کا دیدار: سفینۃ البحار' ج ۲' ص ۴۹ اور نعمت عظیم میں تحریر ہے کہ جو شخص صبح اور ظہر کی نمازوں کے بعد اسطرح درود پڑھے "**اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم**" تو وہ شخص اس وقت تک نہ مرے گا جب تک حضرت قائمؑ آل محمدؐ کو پا نہ لے گا یعنی اسے حضرتؑ سے ملاقات کا شرف ضرور حاصل ہوگا۔ (نعمت عظیم درود بر محمد وآلہ الطاہرین)

علامہ رشید ترابی اور ملاقات امام:

علامہ رشید ترابی کا مشہور واقعہ ہے کہ آپ جب زیارات مقاماتِ عتبہء عالیہ گئے تھے کربلائے معلیٰ میں نماز بدستور حرم اقدس میں ادا فرماتے، جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے حرم کے دروازے سے باہر آتے ہوئے ایک چائے فروش کے پاس رک کر چائے نوش فرماتے جو اکثر حرم کے باہر صبح صبح موجود رہتے ہیں۔ وہاں انکی ملاقات کسی صاحب سے ہوئی اور آپس میں سوال وجواب کا سلسلہ چلتا رہا کچھ دیر بعد یہ واپس ہوٹل آجایا کرتے۔

علامہ جب تک کربلا میں قیام فرماتے روز کا یہی معمول تھا ایک روز بعد فراغت نماز اُسی مقام پر تشریف لائے اور ان صاحب سے ملاقات ہوئی۔ دوران گفتگوان صاحب نے علامہ سے کہا کہ کیا تم نے کبھی ''إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِين'' پر غور کیا ہے۔

بس یہ سننا تھا علامہ گُم سُم ہوگئے اور باقی ماندہ جودن گزرے اُسی حالت میں رہے قافلہ کے ذمہ دار اور دوسرے لوگ پریشان ہوگئے اور وہاں سے قافلہ نجف اشرف کو پہنچا، کچھ لوگوں نے آپ کو وہاں کے عالم دوراں کے پاس لیکر گئے، جیسے ہی آیت اللہ نے انہیں دیکھا اُٹھکر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ یہ شخص امام سے ملاقات کیا ہے۔فوراً انکے ہاتھ اور پیشانی کو چومی۔مولائے کائناتؑ کے حرم کی زیارت کے بعد علامہ نے ہوش سنبھالا۔

خون کے آنسو

حیدرآباد کے دونو جوان جوتقریباً ہر سال عاشور،اربعین اور رجب کی مخصوصی میں کربلا اور نجف کی زیارتوں کو جاتے ہیں اور شام غریباں کی خیمہ گاہ میں مجلس اور ۸رمحرم کو چھوٹے حرم میں مجلس اسی طرح کئی مجالس کا اہتمام کرتے ہیں۔شام غریباں رات بھر خیموں میں عزاء کا اہتمام کرنے کے بعد نماز شب اور نماز فجر کی ادائیگی کیلئے حرم امام حسین علیہ اسلام میں آنے کے بعد فراغت نماز وزیارت ومظلوم کربلا و بہتر شہدا قتل گاہ کے سامنے بیٹھ کر دونوں نے مرثیہ مجلس کی دورانِ مرثیہ خوانی انکی نظر ایک ایسے صاحب شخصیت پر پڑی جنکے سر پر کالا عمامہ خوبصورت نورانی چہرہ رنگ صاف آنکھیں بڑی لیکن نہایت خوبصورت کلی دارناک لامبی کالی عبا اور آپ وہاں قتل گاہ کی جالی کے دوسرے طرف یعنی ایک طرف یہ مرثیہ پڑھ رہے تھے اور وہ دوسری طرف سامنے بیٹھے تھے اور جیب سے ایک سفید دستی کی طرح نکالکر آنسو پونچھ رہے تھے انہوں نے دیکھا کہ خون ہے اس دستی پر لیکن مرثیہ پڑھنے کے دوران یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ کون ہیں اور یہی خیال رہا کہ شائد کوئی

عالم مرثیہ سنکر رو رہے ہیں بعد مجلس یہ جب واپس ہوٹل کو ہو رہے تھے جب آپس میں تذکرہ کیا کہ وہ صاحب خون کے آنسو رو رہے تھے جب خیال آیا کہ خون کے آنسو سوائے امام کے کوئی نہیں رونا۔اور بعد سلام دونوں نے انکے ہاتھوں کو بھی چوما۔ (نام مخفی رکھنے کی خواہش کی گئی ہے)

غیبتِ کبریٰ میں امام عصر کی تجلیات

اگر چہ توقیع شریف میں اس بات کا واضح اظہار تھا کہ اگر کوئی غیبتِ کبریٰ کے زمانے میں خروج سفیانی وصدائے آسمانی سے قبل امام کے مشاہدے کا دعویٰ کرے تو وہ دروغ گو اور افتراء پرواز ہے مگر پھر بھی سینکڑوں افراد اس دور میں آپ کی زیارت سے شرف ہوئے ہیں۔فرق صرف اتنا ہے غیبتِ صغریٰ کے دور میں تو آپؑ کو پہنچان کر زیارت سے مشّرف ہوتے تھے مگر غیبتِ کبریٰ میں زیارت کے موقع پر پہنچانتے نہیں۔ بلکہ جدا ہونے کے بعد دلائل قطعی سے متوجہ ہوتے ہیں کہ یہ تو حضرت ولی عصرؑ تھے۔

مرحوم حضرت آیت اللہ بحر العلوم جن کو شرف حضوری حاصل تھا۔توقیع مقدس کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ بہت سے حضرات پر ظاہر ہوں مگر وہ فوراً نہ پہچانتے ہوں حضرت آیت اللہ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ اعلیٰ اللہ مقامہ کتاب تنزیہہ الانبیاء میں فرماتے ہیں کہ اس بارے میں کوئی امر مانع نہیں کہ امام علیہ السلام ایسے خاص دوستوں کیلئے جن سے یقین رکھتے ہیں کہ کوئی آسیب ان کی اطراف سے نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت علامہ مجلسی علیہ رحمہ توقیع کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ شاید اس توقیع میں ادعائے مشاہدہ سے مراد ادعائے نیابت اور نقل پیام براہ راست از زبان امام ہو اور مرزا نوری نے اپنی کتاب جنت الماویٰ میں امکان رویت (دیدار) کو ثابت کیا ہے۔لہٰذا ان بیانات کی روشنی میں حضرت ولی عصر کی رویت کی غیبتِ کبریٰ کے دور میں ہرگز تردید نہیں کی جاسکتی بلکہ ہزاروں افراد اس دور میں انکی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں مگر بعد میں سمجھے ہیں کہ یہ امام علیہ اسلام

تھے۔کئی ایسے بندے ہیں جو عالم رویا (خواب) میں امام کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں اور ہدایت حاصل کی ہیں اور ایسے موقع پر نفس گواہی دیتا ہے کہ یہ امام ہیں۔

کوہ قائمؑ (حیدرآباد) ایک ایسی متبرک پہاڑی ہے جس پر مومنین حیدرآباد کو اس بات کا یقین ہے کہ یہاں امامؑ کی آمد ورفت ہے کئی لوگوں نے یہاں معجزہ مشاہدہ کئے ہیں۔ یہاں ایک پانی کا پہاڑی پر قدرتی جھرہ ہے جسکے بارے میں بتلایا جاتا ہے کہ امامؑ نے یہاں وضوفرمایا ہے۔اس پانی میں شفاء ہے۔کئی مریض شفا پاتے ہیں۔ یہاں امامؑ کا دستر خوان کرتے ہیں۔ جسے اس راقم الحروف نے بھی ستو کے کنڈے میں امامؑ کی انگوٹھی کے نشانات مشاہدہ کئے اور ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی برس تک جب بھی آپ کا دستر خوان سجا کر رکھ دیئتے ہیں صبح میں اس پر وہی نشانات جو گذشتہ برسوں میں مشاہدہ کئے تھے وہی دیکھتے ہیں اور اس مقام پر روز ولادت 15 شعبان کو امام کی پرمسرت ولادت باسعادت کے موقع پر پھولوں کا نذرانہ (سہرے مبارک وصندل مبارک) صبح نمازِ فجر سے نصف شب کے بعد یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اور ہزاروں زائرین نذرآنہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ پہاڑی پر ایسا سہانہ پن اور ایسا نور نظر آتا ہے جسے دیکھ کر قلب کو سکون وراحت ملتی ہے۔

☆☆☆☆☆

باب ۱۷۔توقیعات اور خطوط

توقیعات حضرت امام قائمؑ

توقیعات سے مراد امام عصرؑ کی وہ تحریرات ہیں جو آپ کی دستخطوں سے جاری ہوئیں نائبین کے ذریعہ یا کسی دوسرے ذریعہ سے

1) توقیع: جو شخص میرے وقت ظہور کا تعین کرے یا خود کو مہدی موعود کہے کاذب ہے

2) توقیع: جو شخص میرا نام مجالس اور مجمع میں لے خدا کی اس پر لعنت ہو

حضرت صاحب الامرؑ کا خط شیخ مفید کے نام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

برادرِ سعید اور محبّ رشید! شیخ مفید ابی عبداللہ محمد بن نعمان خدا انکے اعزاء کے لئے مرکز عبد الٰہی امام کی جانب سے۔

اے میرے مخلص دوست اور یقین کی بناء پر مجھ سے خصوصیت رکھنے والے محبّ! تم پر میرا اسلام ہم خدائے وحدہٗ لاشریک کی حمد کرتے ہیں اور رسولؐ اکرم اور انکی آل طاہرین پر صلوات وسلام کی التماس کرتے ہیں۔ خدا نصرت حق کیلئے آپ کی توفیقات کو برقرار رکھے اور ہماری طرف سے صداقت بیانی کیلئے آپ کو بہترین اجر عطا فرمائے یاد رکھئے کہ ہمیں قدرت کے طرف سے اجازت ملی ہے کہ ہم آپ کو مراسلت کا شرف عطا فرمائیں اور اپنے دوستوں کے نام آپ کے ذریعے پیغام پہنچائیں خدا ان سب کو اپنی اطاعت کی عزت عطا فرمائے اور اپنی حفاظت وحراست میں رکھے۔ خدا بے دینوں کے مقابلے میں آپ کی تائید کرے۔ آپ میرے بیان پر قائم رہیں اور جس جس پر آپ کو اعتماد واعتبار ہو اس تک یہ پیغام پہنچا دیں کہ ہم اس وقت ظالمین کے علاقہ سے دور ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مصلحت ہمارے اور ہمارے شیعوں کے حق میں یہی ہے کہ ایسے ہی دور دراز علاقہ میں رہیں، جب تک دنیا کی حکومت فاسقوں کے ہاتھ میں ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں تمہاری مکمل اطلاع رہتی ہے اور کوئی خبر پوشیدہ نہیں رہتی۔ ہم اس ذلت سے بھی باخبر ہیں جس میں تم لوگ اس لئے مبتلا ہو گئے ہو کہ تم میں سے بہت سے لوگوں نے صالح بزرگوں کا طریقہ ترک کر دیا اور عظمت الٰہی کو یکسر نظر انداز کر دیا جیسے وہ اس عہد سے باخبر ہی نہ ہوں ہم تمہاری نگرانی کو ترک کر دینے والے اور تمہاری یاد کو بھلانے والے نہیں۔ ہم تمہیں یاد نہ رکھتے تو بلائیں تم

پر نازل ہو جاتیں اور دشمن تمہیں جلا کر خاکستر کر دیتے' خدا سے ڈرو اور فتنوں سے بچانے میں ہماری مدد کرو فتنے قریب آ گئے ہیں اور ہلاکتوں کو شدید اندیشہ ہے' یہ فتنے ہماری قربت کی علامت ہیں خدا اپنے نور کو بہر حال مکمل کرنے والا ہے' چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گذرے' تکیہ کو حفاظت کا ذریعہ قرار دو اور اموی گروہ کی جہالت کی آگ سے دور رہو۔ جو اس جہالت سے دور رہیگا ہم اس کی نجات کے ضامن ہیں۔ اس سال جمادی الاول کا مہینہ آ جائے تو حوادث سے عبرت حاصل کرو اور خواب سے بیدار ہو جاؤ اور بعد میں آنے اولے واقعات کیلئے ہوشیار ہو جاؤ۔ عنقریب آسمان میں نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ سرزمین مشرق پر قلق واضطراب ہوگا۔ عراق پر ایسے گروہوں کا قبضہ ہوگا جو دین سے خارج ہوں گے اور ان کی بداعمالیوں سے روزی کم ہو جائیگی۔ اسکے بعد طاغوت کی ہلاکت سے مصیبت دفع ہوگی اور صاحبان تقویٰ اور نیک افراد خوش ہوں گے' حج کا ارادہ کرنے والوں کی مرادیں پوری ہوں گی ہم ایک مرتب و منظّم طریقہ سے ان کی آسانی کا سامان فراہم کریں گے۔ اب ہر شخص کا فرض ہے کہ ایسے اعمال انجام دے جو اسے ہماری محبت سے قریب تر کر دے اور ایسے امور سے اجتناب کرے جو ہمیں ناپسند اور ہماری ناراضگی کا باعث بنتے ہیں۔ ہمارا ظہور اچانک ہوگا۔ اس وقت توبہ کا کوئی امکان نہیں رہے گا اور ندامت سے کوئی فائیدہ نہ ہوگا۔ خدا تمہیں ہدایت کا الہام کرے اور اپنی توفیق خاص عنایت فرمائے۔ اگرچہ یہ خط شیخ مفید علیہ رحمہ کی وفات سے تین سال قبل صفر ۴۱۰ ہجری کا ہے لیکن اسکی تازگی اور چاشنی ہمیشہ برقرار ہے اور اس کا ایک ایک جملہ ابدی حیثیت رکھتا ہے شیخ مفید کو اس درجہ کا تقرب حاصل تھا کہ بزمانۂ غیبت کبریٰ کسی ذریعے سے دو فرمان عالیشان شیخ کے نام صادر ہوئے

وما علینا الا البلاغ

شیخ مفید کے نام امام زمانہؑ کا دوسرا خط

اللہ کے نام کے ساتھ جو مہربان ہے جو نہایت رحم والا ہے

سلام ہو تم پر اے حق کے مددگار، کلمہ صدق کی طرف لوگوں کو دعوت دینے والے میں حمد کرتا ہوں اللہ کی جس کے سواء کوئی اللہ نہیں وہی ہمارا اللہ ہے اور ہمارے آبائے اولین کا اللہ اور اُسی سے التجاء کرتا ہوں کہ وہ رحمت نازل فرمائے ہمارے نبیؐ، ہمارے سید و سردار حضرت محمدؐ خاتم الانبیاء پر اور انکی پاک و پاکیزہ آل پر۔

۲) اسکے بعد اللہ تمہیں ہر بلا سے بچائے اور دشمنوں کے کید و مکر سے محفوظ رکھے۔ تمہاری مناجات پر ہماری نظر تھی اور تمہاری دعاء کی قبولیت کیلئے ہم نے شفاعت بھی کی۔ اس وقت میں تمہیں اپنے خیمہ گاہ سے خط لکھ رہا ہوں جو کہ ایک غیر معاروف پہاڑی پر نصب ہے۔ میں ابھی یہاں پر وادی سے چل کر آیا ہوں ہوسکتا ہے کہ کچھ عرصہ بعد میں اس ویران پہاڑی سے اُتر کر آبادی میں پہنچوں۔ میرے حالات نئی کروٹ لیں اور ہماری خبر تم تک پہنچے۔ اور اعمال کے ذریعہ سے جو ہمارا قرب چاہتے ہو وہ نصیب ہو جائے اللہ تمہیں اس کی توفیق دے۔

۳) اللہ اپنی آنکھوں سے تمہاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں۔ تمہیں چاہیے کے تم ان حالات کا مقابلہ کرو۔ اُسی اثناء میں باطل کی کاشت کرنے والی قوم کو پائمال کردیا جائے گا۔ جس سے مومنین کو مسرت اور مجرمین کو حزن و غم ہوگا۔

۴) اور ہمارے اقدام کی نشانی وہ حادثہ ہوگا جو حرم معظم میں ایک اور قابل مذمت منافق کے ہاتھوں رونما ہوگا۔ وہ محترم خون کو حلال کریگا۔ پھر بھی اہل ایمان پر ظلم کرکے اپنے مقصد کو حاصل نہ کرسکے گا۔ اس لئے کہ اُن مومنین کی پشت پناہی میں ہماری دعا ہوگی۔ جس سے نہ کوئی آسمانی

فرشتہ روک سکتا ہے اور نہ زمین کا فرشتہ۔لہٰذا اس سے ہمارے دوستوں کے دل مطمئن رہے۔اور جو اللہ کرتا ہے اسکا انجام بہتر رہتا ہے، جب تک کہ لوگ منہیات اور گناہوں سے پرہیز کرتے رہیں گے۔

۵) اے میرے مخلص دوستدار اور ہمارے لئے ظالموں سے جہاد کرنے والے اللہ اپنی مدد و نصرت سے تمہاری اس طرح تائید کرے جس طرح اُسنے ہمارے گذشتہ اولیاءِ صالحین کی تائید فرمائی ہے۔سُنو! میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ تمہارے برادرانِ ایمانی میں سے جو شخص اپنے رب سے ڈرتا رہے گا اور اپنے مال میں سے جس قدر نکالنا چاہے نکالتا رہے گا وہ تاریک فتنوں اور اسکے گزند سے محفوظ رہیگا۔اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے چندروزہ مال دیا ہے اگر اُسکے نکالنے میں بخل کریگا اور جسکے ساتھ صلۂ رحم کرنے کا حکم ہے نہ کریگا تو وہ دنیا و آخرت دونوں میں محروم اور ناکامیاب رہے گا اور اگر ہمارے متّبعین (اللہ اُنکو اطاعت کی توفیق دے) سب ایک دل ہوجائیں کہ جوان سے عہد ہے وہ اُسے پورا کریں گے تو ہماری طرف سے ہمارے شرف ملاقات بخشنے میں کوئی تاخیر نہ ہوگی اور جلد از جلد وہ ہماری زیارت سے شرف یاب ہوں گے اس لئے کہ وہ ہماری سچی معرفت رکھتے ہوں گے ہم ان لوگوں سے ملنے میں اس لئے پرہیز کرتے ہیں کہ ہم تک اُنکی ایسی باتیں پہنچتی رہتی ہیں جو ہمیں ناپسند ہے اور اللہ ہی مددگار ہے وہ بہترین وکیل و کارساز ہے۔اُسکی رحمت ہو ہمارے سید و سردار بشیر و نظیر محمدؐ اور انکی آلؑ اطہار پر درود و سلام ہو۔

کتبہ یکم شوال ۴۱۲ھ

آخری توقیع امام زمانہؑ علی بن محمد کے نام

بحار الانوار جلد ۱۲ ص:۲۱ (ابوالحسن سمریؒ) کے پاس حضرت امام قائمؑ کی طرف سے ایک توقیع (تحریر) آئی جسکا مضمون مندرجہ ذیل ہے۔

''اے علی بن محمد سمریؒ سنو! اللہ تعالیٰ تمہاری وفات پر تمہارے بھائیوں کو صبر کا عظیم ثواب عطا فرمائے۔اس لئے کہ اب تمہاری موت میں چھ دن ہیں اسکے بعد موت واقع ہوجائے گی لہٰذا تم اپنا کام سمیٹ لو اور آئندہ اپنی وفات کے بعد کیلئے کسی کو اپنا قائم مقام مقرر کرنے کی وصیت نہ کرنا کیونکہ اب غیبت تامّہ واقع ہو چکی ہے اور اب بغیر حکم خدا کے ظہور نہ ہوگا اور وہ بھی ایک طویل عرصہ کے بعد جب لوگوں کے دل سخت ہوجائیں گے اور زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی' اور آئندہ میرے شیعوں میں سے کچھ لوگ مجھے دیکھنے کا دعویٰ کریں گے لیکن جو شخص خروج سفیانی سے پہلے مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔ **ولاحول ولا خوة الا باللّٰہِ العلی العظیم**

نوٹ: شائد اس روایت میں نیابت وسفارت کے ساتھ مشاہدہ اور رویت مراد ہے ورنہ بیشمار روایتیں ایسی ہیں جن میں لوگوں نے امام القائم کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔(احتجاج طبرسی)

شیخ صدوق علیہ رحمہ امام کی دعا سے پیدا ہوئے

محدث جلیل جناب شیخ ابوجعفر محمد علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی علیہ رحمہ جن کا لقب شیخ صدوق ہے جن کی عظمت وجلالت علمی دنیا میں ایسی نمایاں ہے کہ بیان کی ضرورت نہیں۔ شیخ کے والد بزرگوار بزمانۂ غیبت صغریٰ وکیل ناحیۂ مقدسہ ابوالقاسم حسین بن روح کے ہمراہ حضرت حجتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور بہت سے مسئلے دریافت کئے تھے کچھ عرصہ کے بعد علی بن جعفر اسود کے ذریعہ سے دعا فرزند کیلئے تحریری درخواست پیش فرمائی تھی' جس کے جواب میں

امام عالی مقام نے یہ رقم فرمایا تھا کہ ہم نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی جو قبول ہوئی تمہارے دولڑکے ہوں گے ایک کا نام محمد دوسرے کا حسین رکھنا چنانچہ دو صاحبزادے ہوئے خود جناب شیخ صدوق فخر فرمایا کرتے تھے کہ میں دعاء امام صاحب الزمانؑ سے پیدا ہوا ہوں۔

شیخ صدوق کو کتاب کی تصنیف کا حکم:

جناب شیخ صدوق ایران کے شہر قم کے ایک علمی اور دینی گھرانے میں جناب امام عصرؑ کی دعا سے ۳۰۶ میں پیدا ہوئے اور تقریباً ۷۵ سال کی عمر پا کر ۳۸۱ میں اسی شہر میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے ان کی پیدائش سے پہلے ان کے بارے میں امام عصرؑ کی طرف سے ایک تحریر آئی تھی جس میں انکے بارے میں لکھا تھا کہ یہ بہت نیک' بابرکت فقیہ ہوں گے اسی بنیاد پر بعد کے تمام آنے والوں اور لکھنے والوں نے سچا اچھا اور نیک مانا ہے۔

انہوں نے تقریباً تین سو کتابیں لکھیں ہیں' اس پر آشوب دور شدید مخالفانہ زمانہ میں جب کہ علیؑ اور اولاد علیؑ کا نام لینا بھی جرم اور سزا کا مستحق گردانا جاتا تھا اشاعت کی اتنی آسانیاں بھی میسر نہ تھیں لیکن اسکے باوجود انہوں نے ہمیں مفلس و نادار نہیں چھوڑا بلکہ اتنا علمی اور دینی سرمایہ ہمارے لئے چھوڑ گئے جو کافی سے زیادہ تھا مگر افسوس کہ بہت سا علمی سرمایہ زمانے کے حادثات کی نذر ہو گیا۔ اسکے باوجود ہمارے پاس اتنا دینی سرمایہ رہ گیا جو ہمارے لئے کافی ہے اور جسکی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔

جناب شیخ صدوق علیہ رحمہ نے اپنی کتاب اکمال دین واتمام النعمت کے شروع میں تحریر فرمایا ہے کہ میرے لئے اس کتاب کی تصنیف کا یہ باعث ہوا کہ جب زیارت امام رضاؑ مشہد مقدس سے فارغ ہو کر میں نیشا پور پہنچا تو وہاں کے رہنے والوں غیبت امام کے مسئلہ میں بہت متحیر

پایا تو آپ نے طئے کیا کہ سفر سے واپس آکر غیبت امام پر ایک کتاب تحریر کروں گا۔اس کے بعد ایک رات کو یہ خواب دیکھا کہ خانۂ کعبہ کا طواف کررہا ہوں اور ساتویں طواف پر حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دل میں یہ خیال آیا کہ میں نے امانت ادا کی اور عہد کو تازہ کیا جو یکا یک حضرت حجتؑ کو بیت اللہ کے دروازے پر دیکھا میں حضرتؑ کے قریب پہنچا' سلام عرض کیا' حضرتؑ نے جواب دیا اور فرمایا کہ کوئی کتاب کیوں نہیں تصنیف کرتے میں نے عرض کیا یا ابن رسولؐ اللہ بہت سی چیزیں ہیں ارشاد فرمایا کہ غیبت پر ایک کتاب لکھو اور اس میں انبیاء کی غیبتوں کا بھی بیان ہو۔ یہ کہکر حضرتؑ تشریف لے گئے اور میں خوفزدہ روتا ہوا بیدار ہوا اور صبح ہی سے حسب ہدایت اس کتاب کو لکھنا شروع کیا۔

یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد عدیم النظیر اپنے ابواب میں ممتاز' کامل مستند' شیریں' اور پرکشش ہے اس کتاب میں امام کی شخصیت' وجود' اور غیبت کے بارے میں قرآن' حدیث' اور اقوال معصومینؑ کے حوالے سے ثبوت فراہم کیئے گئے۔

امام قائمؑ نے مختلف مسائل کے سوالات کے جوابات تحریر فرمائے

شیخ صدوقؒ نے امالی میں محمدؒ بن یعقوب کلینی سے انھوں نے اسحاقؒ بن یعقوبؒ کلینی سے انھوں نے محمد بن عثمان عمری کے ذریعہ مختلف مسائل امامؑ کے خدمت میں بھیجے جن کے جوابات امامؑ نے اس طرح تحریر فرمائے۔

☆ اللہ تم کو ہدایت دے اور دین پر قائم رکھے اور ان لوگوں کے امر سے بچائے جو ہمارے اہل بیتؑ اور ہمارے ابن عم میں سے میرے منکر ہیں جان لو کہ اللہ اور کسی بندے کے درمیان کوئی قرابت نہیں ہے جو میرا انکار کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اور اس کا راستہ

نوحؑ کے بیٹے کا راستہ ہے۔

☆ جہاں تک میرے چچا جعفر اور ان کی اولاد کا معاملہ ہے تو ان کی مثال برادان یوسفؑ جیسی ہے

☆ فقاع (جو کی شراب) کا پینا حرام ہے اور شلماب کے پینے میں کوئی حرج نہیں

☆ تمہارے اموال (خمس) ہم اس وقت قبول کرتے ہیں جب وہ پاک ہوں تو جو چاہے وہ متصل رہے اور جو چاہے وہ کٹ جائے کہ جو خیر تم تک آتا ہے وہی اللہ کی طرف سے ہم تک آتا ہے

☆ ظہور سے متعلق علم صرف اللہ کو ہے جو اپنے دل سے گڑھتے ہیں وہ جھوٹے ہیں

☆ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ قتل نہیں کئے گئے وہ کفر کرتے ہیں وہ جھوٹے اور گمراہ ہیں

☆ مسائل شریعہ میں ہماری احادیث کے راویوں کی طرف کرو وہ تم پر ہماری حجت ہیں اور میں ان پر حجت ہوں

☆ محمد بن عثمان عمری اور ان سے پہلے ان کے والد ہمارے قابل بھروسہ آدمی ہیں ان کی تحریر ہماری تحریر ہے

☆ محمد بن علی مہیز یا راہوازی کا جہاں تک تعلق ہے تو اللہ اس کے قلب کی جلد ہی اصلاح کرے گا اور اسکے شک کو دور کریگا۔

☆ جو مال تم ہمارے پاس بھیجتے ہو وہ صرف اسی صورت میں قابل قبول ہوتا ہے جب وہ پاکیزہ ہو اور مغنیہ کی کمائی حرام ہے۔

☆ محمد بن شاذان بن نعیم ہم اہلبیتؑ کے شیعوں میں سے ہے

☆ ابوخطاب محمد بن ابی زینب اجدع ملعون ہے اس کے ساتھی ملعون ہیں ان سے تعلق نہ رکھو میں اور میرے آباءؑ ان سے بیزار ہیں۔

☆ خمس کو میں نے اپنے شیعوں کیلئے وقت ظہور تک حلال قرار دیدیا ہے تا کہ ان کی ولادت پاک ہو

☆ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے دین میں شک کیا پھر ان کو ندامت ہوئی اور وہ ہم سے متصل ہوگئے تو ہم نے ان سے درگذر کیا اور شکایت کرنے والوں کے بدلے میں کوئی حاجت نہیں

☆ غیبت کے واقع ہونے کا جو سبب تم نے پوچھا ہے تو پرودگار عالم کا ارشاد ہے

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَسْأَلُواْ عَنْ أَشْيَاء إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِن تَسْأَلُواْ عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّهُ عَنْهَا وَاللّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ“ (سورہ مائدہ: ۱۰۱)

”اے ایمان والو مت پوچھو ایسی باتیں کہ اگر تم پر کھول دی جائیں تو تم کو بری لگیں ہمارے آباءؑ میں سے کوئی بھی ایک ایسا نہیں گزرا جس کی گردن پر اس زمانے کے طاغوت کی گرفت نہ ہو' لیکن جب میں خروج کروں گا تو میری گردن پر کسی کی گرفت نہ ہوگی۔

☆ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ غیبت میں امام سے کس طرح فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے سورج بادلوں میں چھپنے کے بعد بھی فائیدہ دیتا ہے۔ میں اہل زمین کیلئے باعث امان ہوں جس طرح ستارے اہل آسمان کیلئے باعث امان ہیں۔ بس اس بارے میں سوال مت کرو جسکو تم نہیں سمجھ سکتے اور اس چیز کو جاننے کی زحمت نہ کرو جو تمہارے لئے ضروری نہیں اور تعجیل فرج کی کثرت سے دعا کرو یہی تمہارے لئے باعث کشادگی ہے اور اے ابو اسحاق تم پر سلام ہو اور ہر اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ (اکمال دین' ج'۲' ص: ۴۶۰)

امام مہدیؑ کا ایک فرمان مومنین کے نام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہم تمہارے تمام حالات سے واقف ہیں ان میں سے کوئی بھی (معاملہ) ہم سے چھپا ہوا نہیں ہے اور وہ ساری لغزشیں جو تم سے سرزد ہوتی رہتی ہیں ہم ان سے بھی اچھی طرح باخبر ہیں۔ اسی وقت سے جب تم میں سے اکثر افراد بعض برائیوں کی طرف مائل ہیں۔ جن سے تمہارے نیک بزرگ دوری اختیار کیئے ہوئے ہیں۔

ہم تمہاری نگہداشت اور دیکھ بھال میں کوتاہی نہیں کرتے اور نہ تمہاری یاد کو دل سے نکالتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو بے سروسامانیاں اور مصیبتیں تم پر ٹوٹ پڑتیں اور دشمن تمہیں کچل کر رکھ دیتے۔ (لہٰذا) تقویٰ الٰہی اختیار کرو اللہ سے ڈرو ہماری نصرت کرو اور جو فتنہ تمہیں اپنے نرغے میں لئے ہوئے ہے اس سے بچنے کیلئے مجھ سے تدبیر و رہنمائی کے طالب رہو۔ (امام کا درج بالا فرمان بزرگ عالم شیخ مفید علیہ رحمہ کے نام ایک خط سے اقتباس کیا گیا) (بحارالانوار جلد ۵۳ صفحہ ۱۷۵)

☆☆☆☆☆

باب ۱۸۔ امام قائم کے اصحاب

حضرت امام مہدیؑ کے اصحاب ۳۱۳

انوار امامت صفحہ ۲۳۲ پر محققِ ربانی حضرت مقدس اردبیلی قدس سرہ نے تحریر کیا ہے کہ امام مہدیؑ کے خاص الخاص اصحاب جن کی تعداد ۳۱۳ ہوگی خریف کے بادل کی طرح آنِ واحد میں آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے بحکم خدا مختلف ممالک سے بکثرت مونین پہونچ جائیں گے جو خاص اصحاب اور انصار ہوں گے۔

چار پیغمبرؑ عیسیٰؑ ابن مریمؑ (آسمان سے نزول کریں گے بامِ خانۂ کعبہ پر اور خضرؑ ادریسؑ

اور الیاسؑ اور چار فرزندانِ حسنؑ ابن علیؑ اور بارہ افراد اولاد حسینؑ ابن علیؑ اور چار افراد مکہ سے چار افراد بیت المقدس سے بارہ افراد شام سے اور بار افراد یمن سے تین افراد آذر بائیجان سے تین افراد بنی عروہ سے تین افراد بنی حیّد سے چار افراد بنی تمیم سے دو افراد بنی اسد سے سات افراد بغداد سے اور چار اولاد عقیلؑ کی چار افراد واسطِ سے سات افراد بصرہ سے سات افراد کوہستان سے چھ افراد ناحیہ بصرہ سے چار افراد خوزستان سے چار افراد حبر جان سے چار افراد ازدی سے بارہ افراد قم سے تیرہ فرد نواحی قم سے ایک ورد اصفہان سے چار افراد کرمان سے ایک فرد مکران سے تین افراد موالیہ سے تین افراد مرو سے پانچ افراد ہندوستان (بھارت اور پاکستان) سے تین افراد غر تین سے تین افراد ماوراالنّہر سے تین افراد حبشہ سے بارہ افراد کوفہ سے چار نیشا پور سے بارہ افراد سبزوار سے سات افراد طوس سے تین افراد دامغان سے چار افراد خاور سے پانچ افراد کوہِ رے سے چار افراد مصر سے سات افراد شیراز سے دو افراد طبرستان سے تین افراد حلب سے چار افراد کوہِ سے یہ کُل تین سو تیرہ افراد ہوئے جو مثل ایک روح ایک قالب کے ہوں گے۔

حاشیہ ۱۲۷ رص مجلسی علیہ رحمہ تذکرہ الائمہ میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے جو بیان کیجا ئیگی ہر شہر سے چند افراد نصرت حضرت قائمؑ کیلئے مخصوص کئے جائینگے (یعنی منتخب ہیں) دوسری روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حسبِ ذیل حضرات زندہ ہوکر حضرت سلمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوں گے ۔سلمان فارسیؓ، مقدادؓ ،ابوذرؓ ،عمارؓ، مالک اشترؓ، محمد حنفیہؓ، حذیفہ یمانیؓ، جابر ابن عبداللہ انصاریؓ، و دیگر صحابہ عظام منجملہ ۳۱۳ راشخاص کے ہونگے۔

حضرت کے اصحاب اور ان کے شہروں کے ناموں کی بعض احادیث میں صراحت ہوئی لیکن شہروں کے ناموں میں اور ہر شہر کے تعین میں اختلاف ہے۔

کتاب تحفۃ المجالس میں امام محمد باقرؑ سے ۳۱۳/اصحاب کی حسبِ ذیل تفصیل منقول ہے۔

مکہ سے ۴ شخص	مدینہ سے ۴ شخص
بیت المقدس سے ۴ شخص	شام سے ۱۲ شخص
یمن سے ۱۲ شخص	مروہ سے ۳ شخص
قبیلہ بنی حی سے ۳ شخص	بنی تمیم سے ۴ شخص
بنی اسد سے ۲ شخص	بغداد سے ۷ شخص
واسطہ سے ۳ شخص	خراستان بصرہ سے ۲ شخص
نواحی بصرہ سے ۶ شخص	جرجان سے ۴ شخص
طوس والحراف طوس سے ۷ شخص	نیشاپور سے ۴ شخص
سبزاوار سے ۱۲ شخص	حلب سے ۷ شخص
رے سے ۲ شخص	رے کے تحت پہاڑوں سے ۴ شخص
قم سے ۱۲ اص	اطراف قم سے ۱۳ شخص
اصفہان سے ا شخص	کرمان سے ۲ شخص
موالیہ سے ۳ شخص	مرو سے ۳ شخص
ہندوستان سے ۵ شخص (ہندو پاک ملکے شخصیت کا تحفظ)	قزوین سے ۳ شخص
ماوراالھنر سے ۳ شخص	حبشہ سے ۳ شخص
لوذر سے ۱۲ شخص	وامغان سے ۳ شخص
خاور سے ۴ شخص	کوس سے ۴ شخص
ہمدان الخ سے	جملہ ۳۱۲

ایضاغایۃ المرام کتاب کے آخری حصے میں بہ ضمن کتاب الحجۃ ابوبصیر سے نقل کرتے ہیں۔ان کا بیان ہے کہ میں حضرت صادقؑ کی خدمت سے مشرف ہوااور آپ سے اصحاب حضرت قائمؑ کا احوال دریافت کیا۔حضرت نے ان کے خاص نام اس تفصیل سے بیان فرمائے طازیۃ مشرق سے مرابط وسیاح اہلِ شام سے دوشخص ایک ابراہیم پسر صاحب جو اہل سوبقان کا قصاب ہے۔دوسرا یوسف پسر حربا، جودمشق میں عطار ہے صامغان سے احمد ولد عمر خیاط اور علی بن عبدالصمد جوزمرۂ تاجرین میں ہے۔سیراف سے مسلم کوسج جو پارچہ فروش ہے اور خالد بن سعید بن کریم مرو سے جعفر آردفروش اور جوز مولائے حصیب اور باوہ شخص مرو کے ابذار بن خلیل عطار محمد بن عمر صیدانی، غریب بن عبداللہ کامل مولی قحطبہ سعدروج صالح بن دجالی، معاذین ہانی، کردس الازدی وہیم بن جابر بن صحید کاشف بن علی فاجانی، باقر عاقد بن سوید جابر بن علی احمیر۔جوشب بن حریراور دوشخص باوروسے عامہ یاد بن عبدالرحمٰن بن مجذب، عباس بن فضل بن قارب، سحیق بن سلیمان حفاظ علی بن خالد، مسلم بن سلیم بن فرات بزار، محویہ بن عبدالرحمٰن بن علی، حریر بن رستم بن کسیانی حرب بن صالح، عمارہ بن معمراور طوس سے دوشخص شہرد بن حمران، موسیٰ بن مہدی، سلیمان بن طلیق، ابن واد علی بن سندی، صراف قرعات سے دوشخص شاہو لیہ بن حمزہ، علی بن کلسوم، طالقان سے 24 اشخاص، ابن رازی کوہی عبداللہ بن عمر، ابراہیم بن عمر، سہل بن رزق اللہ، جبرائیل مداد، علی بن ابوعلی، وراق، عبادہ بن جمہور، محمد بن حیار، ذکریا بن حلیہ، بہرام بن سرح، جمیل بن عامر بن خالد کسیر مولیٰ جریر، عبداللہ بن فرط سلام، افزارہ بن بہرام، معاذ بن سالم بن خلیل تمار، احمد بن ابراہیم بن جمعہ، قرار عفیقہ بن وقر بن ربیع حمزہ بن عباس بن جنادہ، زرگر علقمہ بن مداک، مروان بن حبل بن ورقا، طہور مولیٰ رزاز، ابن ابراہیم جمہور بن حسین زجاجی شیشہ گر، دیاشی بن سعد بن نعیم، تین

شخص سجستانی خلیلؔ بن نصر، اہل مرح سے شرکؔ بن شیبہ، ابراہیم بن علیؔ، موعورا سے ۸ شخص۔
مسیح جر بوز مشہر ینؔ بن پندار، داؤدؔ بن حریر، خالد بن عیسیٰؔ، زیاد بن صالح دوار، عرف طویل ابن کرد، مشاہد، نیشاپور سے بارہ ۱۲ شخص، اسمعانؔ بن فاخرا، ابولہانہ بن مدرکؔ، ابراہیمؔ بن یوسف قیصر، مالکؔ بن مسکین، ازودبنؔ سوگند یحییٰ بن خالدؔ، معاذ بنؔ جبرئیل، احمؔر بن عمر بن زفر، عیسیٰ بن موسیٰؔ سسواقؔ بن یزید بن دوست، محمؔد بن حماد بن شیث، جعفر بن طرفان، ہراتؔ سے بارہ ۱۲، سعیدؔ بن عثمان وّراق، سحرؔ ین عبداللہ بن حنبلؔ، معروفؔ بغلام کندی، سمعانؔ بن قصاب، ہارونؔ بن عمران، صالحؔ بن جریر، مالکؔ بن معمر خالد، عبدؔالاعلیٰ بن ابراہیم بن عبدہ، منزل بن خرم، صالحؔ بن ہشیم، وارمؔ بن علی، خالدؔ قواس،
(بوسنجؔ) سے ۴ طاہر بنؔ عمر بن مشہور باصلح، طلحؔہ بن طلہ، حسنؔ بن حسن بن سما، عمر بن عمر ہشام (رئی) سے ۷/ اسرائیل قطان، علیؔ بن جعفر بن خوازد، عثمانؔ بن علی بن درخت مرکان بن جبل بن مقائل، کرد بن شیبان، ہمدانؔ بن کرد، سلیمانؔ بن وبلے (طبرستانؔ) سے ۴/ اگرچہ دوسری جگہ 7 شخص بتائے گئے ہیں، جوشابؔ بن کردم بن بہرام بن علی، عباس بن حدسم، عبداللہ بن یحییٰ (قم) سے ۱۸ بہ عنانؔ بن محمد بن عنان، علیؔ بن احمد، عمرانؔ بن خالد، سہلؔ بن علی، عبدالعظیمؔ بن عبداللہ، حکم بن ہاشم، احوص بن محمد، بلبل بن مالک، موسیٰ بن عمران بن احق، عباسؔ بن زفر، حریدؔ بن شبیر، مروان بن علابہ، صیقی بن اسحاق کاملؔ بن ہشام، محمؔد اسماعیل، نعیؔم بن طریف، سعد بن طلحہ، جعفرؔ بن جرید، (قوسؔ) سے دو شخص محمد بن محمد بن شعیب، علیؔ بن حمویہ (جرجان) سے بارہ ۱۲ احمدؔ بن ہرقد بن عبداللہ، زرراہؔ بن جعفر، حسینؔ بن علی مطر، حمیدؔ بن نافع، محمؔد بن خالد، علان بن حمید، ابراہیؔم بن اسحاق، علیؔ بن علقمہ، سلمانؔ بن یعقوب، عریانؔ بن حفان ملعت بہ جال

روت، شعبہ بن علی، موسیٰ بن کردوبہ، (نوق) سے ایک یہ عبداللہ بن محمد بن ماحور (سندھ) سے دو شباب بن عباس نصر بن منصور (ہمدان) سے 4 ہارون بن عمران طیفور بن محمد، ابان بن سماک اضحاک عقاب بن مالک جمہور اور (جاویراں) سے کرد بن حنیف، ملحم بن خلیل خیاط زیاد بن دربن (تنوی) سے ایک شخص اس کا نام عطبہ بن فرات ہے اور (خلاط) سے ایک نام وہب ہے اور (تفلیس) سے ۵ شخص امجد بن زہت، ہانی عطاردی، جوار بن بدر، سلیم بن وصد، مفصل بن عمر اور (باب الابواب) سے ایک جعفر بن عبدالرحمٰن اور (نجار) سے ۴ عبداللہ بن زریق، شحم بن مطر، ہبۃ اللہ بن اریق، جبل بن کامل باقالیق اور (سمیات) سے موسیٰ بن زرقان اور (نصبین) سے داؤد بن بحر، وصاحب بوذری اور (موصل) سے سلیمان بن صبح اور (بلمورق) سے دو شخص رضا بن سعد، احمد بن حمید بن سوار، اور (یلہ) سے بورین بن زائیدہ بن سردان اور (رُحا) سے کامل بن عفیر اور (حرآن) سے ذکریا سعیدی اور (رقہ) سے تین شخص احمد بن سلیمان، نوفل بن عمر، اسعث بن مالک اور (رابعہ) سے دو شخص عیاض بن عاصم، ملیح بن اسعد (حلب) سے ۴ شخص یونس بن یوسف، حمید بن قیس، سمیم بن مدرک، مہدی بن ہند، اور (دمشق) سے ۳ نوح بن جریر، شعیب بن موسیٰ، حجر بن عبید اللہ، (فلسطین) سے سوید بن یحییٰ اور (بعلبک) سے منزل بن عمران اور (طبریہ) سے معاذ بن معاد اور (بافا) سے صالح بن ہارون، اور (نوس) سے دو شخص ارباب بن جلدہ جلیل بن سید اور (تہس) سے دو یونس بن صفر، احمد بن مسلم اور (دمیاط) سے علی بن زائدہ اور (اسوار) سے حماد بن جمہور اور (قسطاط) سے 4 شخص نصر بن حواس، علی بن موسیٰ فرازی، ابراہیم بن صفین، یحییٰ بن نعیم اور (قروان) سے دو شخص علی بن موسیٰ بن شیخ، عبرہ بن قرملہ اور (باغہ) سے سرچہل سعدی اور (تتلبس) سے علی بن معاذ ہے اور (یالس) سے ھمام بن فرات اور (صفا) سے

دو شخص ہیں فیاض بن ضرار بن شروان میسرہ بن عندز ین مبارک اور (ماذن) سے کریم بن عندز اور (طرابلس) سے ذوالنوری، عبدہ بن علقمہ اور (ایلہ) سے دو شخص یحییٰ بن بدبل، حواشی بن فضل اور (وادی قریٰ) سے حرّہ بن زمان اور (خیبر) سے سلمانؑ بن داؤد اور ایدار سے طلحہؑ بن سعد اور (حادث) سے حارث بن میمون اور (مدینہ) سے دو شخص حمزہؑ بن طاہر شرجیل بن جمیل اور (زبدہ) سے حماد بن محمد بن ابی نصر اور کوفہ سے ۱۴ شخص، ابیعہ بن علی، سہیم بن الیاس، عصر بن عیسیٰ، مطرفؑ بن عمر کندی، ہارونؑ، وکابا بن سعد، محمد بن دوابہ، احمد بن ریحان، حریر عبداللہ بن ساسان، عودہ اعلم خالد بن قدوس، ابراہیم بن مسعود، بکیر بن سعید خالد، عرف اعوانی اور (قلزم) سے دو شخص رجتہ بن عمر، شبیب بن عبداللہ اور (چین) سے بکیرؑ بن عبداللہ بن عبدالواحد (اور کوریا) سے حفصؑ بن مروان اور (طاہی) سے دو شخص حبابؑ بن سعید، صالحؑ بن طیفور (اہواز) سے دو شخص موکل بن عبد اللہ ھشام بن فاخر اور (موالیار سے) صید بن ابراہیم اور (نیل سے) شاکر بن عبدہ عمر بن فروہ اور (مدابن سے) ۸ شخص، محمد بن منذر، احمد بن منذر دونوں بھائی میمون بن حرب، معاذؑ بن علی، حرث بن سعید زہیرؑ بن طلحہ نفرؑ منصورؑ (اور علوان سے) باہازؑ بن کثیر، ابراہیم بن محمد (اور بصرہ سے سو شخص عبدالرحمٰن بن لطف، احمد بن ملیح، حماد بن جابر، اصحاب کہف بھی انہیں میں شامل ہیں اور وہ گیارہ آدمی جو روم میں پناہ گزین تھے) صہیبؑ بن عباس، جعفرؑ بن ہلال، ضرار بن سعد، حمید قدوس نادی، مالکؑ بن خلید، بکر بن حسر، حبیبؑ بن حنان، جابرؑ بن سفیان (اور شہدا سے ۴ شخص) سعیدؑ بن علی، حور بن طرحان، شاہ بن برزح، حرؑ بن جمیل (اور سیراف یا شیراز سے) حیسن بن علوان، دوسرے زیاد بن رزق اللہ اور ابوداؤد اور شعشاع دیگر عبداللہ بن ھاعد بن عقبہ دیگر تراوسؑ بن محمد، دیگر صخرؑ بن عبدالصمد قبائیلی، دیگر یزید فاخری ہے۔

مرقوم ہے کہ اس حدیث میں شہروں اور قریوں اور اشخاص کے جو نام بتائے گئے ہیں وہ اس زمانہ سے مشابہت نہیں رکھتے اور شہروں کے نام، غیر مشہور ہیں۔ شائد یہہ نام اس زمانہ میں دیئے جائیں گے۔ یا اس وقت وہ شہر آباد کئے جائیں گے۔ یہہ بھی ممکن ہے کہ یہ نام اطراف عالم میں صحراؤں میں دیہاتوں میں دریاؤں میں مشہور و معروف ہوں اور ہم نے بہ سبب دوری کے نہ سُنا ہو یہہ تو ظاہر ہے کہ ہر زمانہ میں ہر دور میں شہروں اور قریوں کے نام بدلتے رہتے ہیں۔

حضرت امام قائمؑ کے خروج اور آپ کے روز رحلت کے درمیان تین سو سال سے زیادہ عرصہ ہوگا اور ان کے اصحاب کی تعداد ۳۱۳ جن میں نو افراد بنی اسرائیل سے ہوں گے اور ستر افراد جنات میں سے اور ستر افراد وہ بھی ہوں گے جو اس وقت غضبناک ہوگئے تھے جب مشرکین نے آنحضرتؐ پر ہجوم کیا تھا اور انہوں نے حضرت رسولؐ اللہ سے خواہش کی تھی کہ وہ ان لوگوں سے جہاد کرنے کی اجازت دیں مگر آنحضرتؐ نے اجازت نہیں دی تھی اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

"إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيراً وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ" (سورۃ الشعراء ۲۲۷)

"مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اعمالِ صالح انجام دیئے اور ذکر خدا کثرت سے کیا تھا ان پر ظلم کئے جانے کے بعد ان کی نصرت کی گئی اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جلد ہی جان لینگے کہ وہ کسی کروٹ پلٹتے ہیں (ان کا انجام کیا ہوگا)

امام کے قیام میں عورتوں کا کردار:

بعض روایات کے مطابق قیام کے وقت چار سو عورتیں امام کے ہمراہ ہوں گی نیز انکی اکثریت دوا دارو معالجہ میں مشغول ہوں گی البتہ عورتوں کی تعداد کے بارے میں کہ قیام کے وقت

کتنی ہوں گی اختلاف ہے بعض روایتوں میں ۱۳؍عورتوں کے نام ہیں ظہور کے وقت حضرتؑ کے ساتھ ہوں گے شاید یہ عورتیں ابتدائی انصار میں ہوں۔ مفضلؒ بن عمرؒ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا! حضرت کے ہمراہ عورتیں، زخمیوں کا مداوا اور بیماروں کی تیمار کریں گی جس طرح رسولؐ اللہ کے ساتھ تھیں۔ اس نے کہا ان کے نام بتلایئے آپؑ نے فرمایا!(۱)قنوا(دختر رشید الجہری)(۲)ام ایمن(۳)حبابہ و البیہ(۴)سمیہ(مادر عمار یاسر)(۵)زبیدہ(۶)ام خالد(۷)رحمیہ(۸)ام سعید(۹)شفیہ(۱۰)صیانۃ ماشطہ(فرعون کی بیٹی کی خادمہ)(۱۱)ام خالد جھنیسہ(۱۲)رجمشیہ(۱۳)احیشہ (کتاب امام مہدیؑ ۱۸۹)

امام عصر کے ۳۱۳ اصحاب میں بعض ہستیوں کا تذکرہ

امام عصرؑ جب ظہور فرمائیں گے تو ایک خاتون جو فرعون کے زمانے میں اسکی بیٹی کو سنوارنے والی تھی جس کا نام صیانا ماشطہ تھا۔فرعون کے زمانے میں کوئی بھی شخص فرعون کے خلاف بات نہیں کرسکتا تھا۔کوئی مرد بھی گفتگو نہیں کرسکتا تھا۔صیاناؑ ماشطہ کے شوہر جناب حزقیل وہ بھی تقیہ میں تھے۔صیانا ماشطہ کے ہاتھ سے کنگی گری اسنے جھک کر اٹھانے کے لئے کہا بسم اللہ۔فرعون کی بیٹی حیران ہوئی بولی کون ہے تمہارا اللہ۔آپ نے فرمایا جو موسیٰؑ وفرعون کا خالق ہے جو چاند اور سورج کو روشنی بخشی۔جو جنت وجہنم بنائے۔وہ پوچھی کیا تو فرعون کو نہیں مانتی۔اسے نے کہا میں اسی کو اپنا رب مانتی ہو جو میرا اور تیرا خالق ہے۔یہ خبر فرعون کو پہنچی۔اس نے کہا میں صیاناؑ ماشطہ کو عبرت کا سبق دوں گا تا کہ کوئی صیانا ماشطہ نہ بنے لہذا آگ جلائی گئی مثل ابراہیمؑ کے لیکن فرق یہ ہے کہ وہاں ابراہیمؑ اکیلے تھے یہاں اسکے پانچ بچے تھے۔جو گود کے بچے سے لیکر بارہ سال کے تھے۔اس نے کہا تمہیں آگ میں پھینکے گے نہیں تمہارے سامنے تمہارے بچوں کو آگ میں ڈال دیا

جائے گا اسکے بعد تمہاری باری آئیگی ۔ چار اولادیں صیانا ماشطہ کی آگ میں ڈالی گئی ۔ اب صیانا ماشطہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ اس معصوم کو لیکر کسطرح آگ میں چلی جاؤں وہ تھوڑی دیر رکی تو اس بچے نے کلام کیا'' کبھی بھی اے ماں خود کو تنہا نہ سمجھنا وہ خدا جس نے ہمیں خلق کیا ہے اسی کو ہم اپنی موت اور زندگی کا اختیار دیتے ہیں آگ میں کود جا جب اس بچے نے جو ابھی بات تک نہیں کرتا تھا کلام کیا تو صیانا جان گئی کہ میں حق پر ہوں ۔ صیانا بچے کو لیکر آگ میں کود پڑی ۔ اُسکی یہ قربانی کی وجہہ سے جو اس کا آگ میں کود جانا یہ قرار پایا کہ اسکی استقامت اور صبر اور اللہ پر یقین نے صیانا کے لئے یہ قرار پایا کہ امام کے اصحاب ۳۱۳ ہیں ۔ جب وہ آئیں گے نصرت کیلئے تو یہ بھی آئیگی امام کے ناصروں میں سے ہوگی ۔ (اب ہم کو اندازہ کرنا چاہیے کہ امام کے وہ ۳۱۳ ناصر کیسے کیسے ہوں گے) ایک روایت میں ہے کہ امام کے اصحاب خاص میں ۵۰ عورتیں ہوں گی ۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت قائمؑ کے ہمراہ ۱۳ عورتیں ہوں گے جو زخمیوں کا مداوا اور بیماروں کی تیمارداری کریں گی جس طرح رسولؐ اللہ کے ہمراہ تھیں ان عورتوں کے نام اسطرح ہیں قنوا دختر رشید الہجری ٗ امّ ایمن ٗ حبابہ والبیہ ٗ سمیہ مادر عمار یاسر ٗ زبیدہ ٗ امّ خالد احمیہ ٗ ام سعید حنفیہ ٗ صیانہ مشاطہ ,وام خالد جھنیہ ٗ کتاب مستحب البصائر میں دو عورتوں کا نام وتیرہ ٗ احبشیہ بھی مذکور ہے ۔

☆☆☆☆☆

مصادر

سلسلہ	کتاب کا نام	مولف
۱	قرآن مجید	
۲	نہج البلاغہ	سید رضی علیہ رحمہ
۳	جمال منتظر	آیت اللہ العظمیٰ صافی گلپایئگانی
۴	اکمال دین واتمام النعمت	شیخ صدوق علیہ رحمہ
۵	ظہور امام مہدیؑ قریب تر ہے	سید محمد حسین نقوی
۶	وقائع ظہور (علائم ظہور)	محمد عباس جار چوی۔طبع حیدری کتب خانہ، حیدر آباد
۷	ینابیع المودۃ	شیخ سلیمان قندوزی حنفی
۹	امام مہدی عجہ	نامعلوم
۱۰	انوار امامت	حضرت مقدس اردبیلی علیہ رحمہ
۱۱	الامل والنحل	امام ابوالفتح محمد بن عبدالکریم بن ابی بکر احمد اشہرستانی
۱۲	حکومت مہدیؑ	شیخ الاسلام علامہ نجم الدین طبسی
۱۳	المہدیؑ	آیت اللہ العظمیٰ صدر الدین صدر
۱۴	آفتاب ظہور مہدیؑ	مولانا سید علی حسن اختر امروہی
۱۵	اعتقادات	شیخ صدوق علیہ رحمہ
۱۶	معرفت امام زمانہؑ	مدرسۃ القائم
۱۷	استقبال امام ہماری ذمہ داریاں	علامہ صادق حسن صاحب
۱۸	مہدیؑ حدیث کی روشنی میں	آیت اللہ سید محمد صادق شیرازی
۱۹	مہدیؑ فی القرآن	آیت اللہ سید محمد صادق شیرازی

۲۰	انتظار کا صحیح مفہوم	آیت اللہ محمد مہدی آصفی
۲۱	امامت و رہبری	آیت اللہ شہید مطہری
۲۲	کلام حسین	سید افتخار حسین نقوی النجفی
۲۳	عصرِ ظہور	علامہ علی الکورانی
۲۴	امام زمانہؑ کی واپسی	سید کفایت حسین پیراں شہری
۲۵	فلسفہ غیبت مہدیؑ	شیخ صدوق علیہ رحمہ
۲۶	آفتاب عدالت	آیت اللہ ابراہیم امینی
۲۷	صراط السّوی	سید محمد سبطین السرسوی
۲۸	علاماتِ قیامت عقائد ظہور مہدیؑ	مولانا سہیل باوا
۲۹	الامام المہدیؑ	سید محمد بدر عالم مہاجر مدنی
۳۰	اسلام میں مہدیؑ کا تصور	محمد یوسف خاں
۳۱	ظہور امام مہدیؑ اور شیعہ مسلک	ایچ ایم طارق
۳۲	بحار الانوار	علامہ مجلسی علیہ رحمہ
۳۳	شعایرِ حسنیہ	سید حسن حسینی شیرازی
۳۴	ملاقات امام	ڈاکٹر عظیم امروہی
۳۵	ظہور امام مہدیؑ سے چھ مہینے پہلے	علامہ سید افتخار حسین النقوی نجفی (مجتبیٰ السادہ)
۳۶	مناقب اہل بیتؑ ترجمہ القطرہ من بحار مناقب النبی والعترہ	آیت اللہ سید احمد مشبط قدس
۳۷	مکیال المکارم	آیت اللہ سید تقی موسوی اصفہانی
۳۸	ملاقات امام علیہم السلام	سید محمد قبلہ مجتہد امروہی
۳۹	دُرِّ مقصود	علامہ فوق بلگرامی

۴۰	عہد سے ظہور تک	سید اسد عالم نقوی
۴۱	صحیح بخاری	ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل
۴۲	صحیح مسلم	ابوالحسین مسلم بن الحجاج قشیری
۴۳	اصحاب المہدیؑ	سید ہاشم البحرانی الموسوی
۴۴	مہدی کے دوست اور دشمن	مولانا عاصم عمر
۴۵	اسلام ہی امام مہدیؑ کا تصور	پروفیسر یوسف خاں
۴۶	عقیدہ ظہور مہدیؑ	ڈاکٹر مفتی نظام الدین
۴۷	تفسیر قمی	قمی علیہ رحمہ
۴۸	ضمیمہ مقبول احمد	تفسیر
۴۹	قرآن تفسیر	ظفر حسن امروہی
۵۰	امالی شیخ مفید	شیخ مفید علیہ رحمہ
۵۱	امالی	شیخ صدوق علیہ رحمہ
۵۲	غیبۃ طوسی	طوسی علیہ رحمہ
۵۳	آخری ہادیؑ کائنات	ارشاد العصر جعفری
۵۴	ظہور سے چھ مہینے پہلے	علامہ سید افتخار حسین نقوی نجفی
۵۵	عرفان امامت	ظفر حسن کشمیری
۵۶	عیون اخبار الرضا	شیخ صدوق علیہ رحمہ
۵۷	ظہور مہدیؑ قریب تر ہے	سید حسین محمد نقوی امروہی
۵۸	نور العصر	سرکار خطیب مولانا سید محمد صاحب قبلہ (دہلوی)
۵۹	کتاب سلیم بن قیس	ابو صادق سلیم بن قیس ہلالی

دعائے فرج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِلٰهِیْ عَظُمَ الْبَلآءُ وَبَرِحَ الْخَفَآءُ وَ انْكَشَفَ الْغِطَآءُ وَانْقَطَعَ الرَّجَآءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَآءُ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِی الشِّدَّةِ وَالرَّخَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اُولِی الْاَمْرِ الَّذِیْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَ اَقْرَبُ يَامُحَمَّدُ يَاعَلِیُّ يَاعَلِیُّ يَامُحَمَّدُ اِكْفِيَانِیْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِیْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَانِ يَامَوْلَانَا يَاصَاحِبَ الزَّمَانِ اَلْغَوْثَ اَلْغَوْثَ اَدْرِكْنِیْ اَدْرِكْنِیْ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ يَآاَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے

خداوندا! آمائشوں کی یورش ہے رسوائی کا سامان ہو چکا ہے پردے ہٹ چکے اُمیدیں منقطع ہوگئیں زمین تنگ اور آسمان کے دروازے بند ہوگئے اب تیرا ہی سہارا ہے اور تو ہی فریاد رس ہے تمام سختیوں اور آسانیوں میں تیرا ہی سہارا ہے بارِالٰہا! محمدؐ وآل محمدؐ پر دُرود نازل فرما۔ یہ وہ صاحبانِ امر ہیں جن کی اطاعت تو نے ہم پر واجب کی ہے اور اسی لئے تو نے انکی منزلت ہم پر واضح فرمائی ہے پس ان کے حق کے طُفیل پلک جھپکنے بلکہ اس سے بھی پہلے ہماری مُشکل آسان فرما۔ یا محمدؐ! یا علیؑ! یا علیؑ! یا علیؑ! یا محمدؐ! ہماری حمایت فرمائیں کہ آپ ہماری حمایت کیلئے کافی ہیں ہماری مدد کریں کہ آپ ہی ہمارے مددگار ہیں اے ہمارے مولا یا صاحب الزّمان! آپ ہی کو پکارتے ہیں مدد فرمایئے مدد فرمایئے ابھی ابھی اور ابھی، بہت جلد، بہت جلد، بہت جلد یا ارحم الراحمین حضرت محمدؐ مصطفٰی اور ان کی آلِ پاک کا واسطہ۔

دیگر تالیفات و تصنیفاتِ جناب محمد مرتضٰی علی مجابؔ

☆ **خطباتِ لسان الطاہرینؑ** — چودہ معصومینؑ اور شہزادی زینبؑ، حضرت ابوالفضل العباسؑ، حضرت مسلمؑ بن عقیلؑ کے خطبات کا مجموعہ اور مولائے کائناتؑ کے وہ خطبات جو نہج البلاغہ میں شامل نہیں ہیں۔

☆ **عرفانِ ولایتِ امیرالمومنینؑ** — اِس کتاب میں قرآن کی آیتوں اور احادیث سے ولایتِ امیرالمومنینؑ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

☆ **نعمتِ عظیم** — جس میں درود کی اہمیت اور فضیلت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔
درود بر محمدؐ و آلہ الطاہرینؑ

☆ **مناقبِ امام المتّقینؑ** — زیرِ طبع
(سیرتِ امیرالمومنینؑ)

☆ **خون کے آنسو** — شہدائے کربلا کے درد و غم میں ڈوبے ہوئے نوحہ جات کا مجموعہ
(کلام: محمد مرتضٰی علی مجابؔ)

☆ **خون کی مہندی** — جس میں شہزادۂ قاسمؑ کے پچاس سے زائد نوحہ جات ہیں
(کلام: محمد مرتضٰی علی مجابؔ)

☆ **قتیل العبراۃ** — جس میں صرف امام حُسین علیہ السلام کے تقریباً ۱۱۰ نوحہ جات ہیں
(کلام: محمد مرتضٰی علی مجابؔ)

☆ **اطفالِ کربلا** — اس میں شہزادگانِ عونؑ و محمدؑ و پسرانِ حضرتِ مسلمؑ اور حضرت عبداللہؑ ابنِ حَسنؑ کے نوحہ جات کا مجموعہ (کلام: محمد مرتضٰی علی مجابؔ)

☆ **شبابِ کربلا** — شہزادۂ علی اکبرؑ کے نوحہ جات کا مجموعہ (کلام: محمد مرتضٰی علی مجابؔ)

☆ **ساقیٔ عطشان** — زیرِ طبع